

فہرست ابواب کتاب مستطاب رفع العجاہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثالث

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۲	حضرت صلعم کی قربانی کا بیان	۱۲	ذبیحہ کے باب -	۲۶	کتنے کے شکار کا بیان -
۳	قربانی کرنا واجب ہو یا نہیں	"	عقیقہ کا بیان -	۲۸	محبوسی کا گناہ شکار کر کے توہکا
۴	قربانی کا ثواب	۱۴	فرع اور عنبرہ کا بیان	"	کھانا کیسا ہے -
۵	گوشت جانور کی قربانی مستحب ہے	۱۵	جب فح کرے تو اچھے طرح ذبح کرے	"	تیرکھان کا شکار -
۶	اونٹ اور گائے کتنی آدمیت	۱۶	ذبح کے وقت ہاتھ نہ کہنا -	۲۹	اگر شکار کا جانور ایک اتار کر
"	لی طرفت کافی ہو سکتی ہے	"	کس چیز سے ذبح کرنا درست ہے -	"	غائب ہو جاوے پہرے
"	ایک اونٹ کتنی کبوتر کے برابر ہو	۱۷	پوست نکالنے کا بیان	۳۰	مراض کے شکار کا بیان -
"	گوشت جانور قربانی کر لیا کافی ہے	۱۸	دودھ والا جانور کس طرح سے لغت	"	جو کڑا زندہ یا بزرگ کا لیا جاوے
۸	قربانی میں کونسا جانور مکروہ ہے	"	عورت کے ذبیحہ کا بیان	"	بھیل اور نڈی کا شکار -
۹	ایک شخص نے قربانی کا اچھا جانور خریدا	"	جو چار پایہ قابو سے باہر ہو جاوے	۳۳	خذف کی ممانعت -
"	بکیر سپر بھیدت آئی	"	انسانی کا کھینو کرے -	۳۴	اگر گٹ اچھکیں تو قتل کا بیان
"	سارے گوشت کی طرفت ایک بکری	۱۹	جانور کو باندھنا اور شکننا	۳۵	ہر شے کا دندہ حرام ہے -
"	قربانی کے لیے کافی ہے -	۲۰	جانور سبھا کھاؤ ہر گوشت سے نعمت	۳۶	بکیر اور بومری کی بیان میں
۱۰	جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو وہی جو کی	"	گوشتوں کے گوش کا بیان	۳۷	بجھ کا بیان -
"	پانی یا کھجور سے دینے کے بعد بال بونا فسخ کرے	۲۱	بستی کر گدھوں کا گوشت کیا ہے	"	سوسا لنگر گوہ گھوڑ پور کا بیان
"	ساز و ساز جانور قربانی کا ذبح کرنا مستحب	۲۲	خج کے گوشت کا بیان -	۳۹	خزگوشت کا بیان -
۱۱	لینے والے سے قربانی کا سنا بہتر ہے	۲۳	پیشے کے بچہ کی کھانہ سکھان کی رعایت	۴۰	دریا میں جو بھیلی مرکز تیراؤ
"	قربانی کی کھانوں کا بیان	۲۴	شکار کے باب کتب کے بارے میں حکم	۴۱	کوٹے کا بیان -
۱۲	قربانی کے گوشت میں سر کھانا	"	شکاری یا کھیت کے کتے کے	"	بلی کا بیان -
"	قربانی کا گوشت رکھ چھوٹا	۲۵	کتے پالنے کی ممانعت اگر شکاری	"	کھانوں کے باب
"	عید گاہ میں قربانی کا سنا	"	یا کھیت یا جانوروں کا کتا	"	کھانا کھلانے کی فضیلت

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۴۳	ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کو کھانا دینا	۴۳	اس وقت تک نہ کھائے اور جب تک	۴۳	دو دوشین تین کھجور ملا کر کھانے سے ممانعت -
"	سین کی گنت میں کھانا ہے	"	دوسرے لوگ فارغ نہ ہوں اپنا ہاتھ نہ کھینچے -	"	اچھی کھجور کھجورون میں نہ کھانا
۴۴	اور کافرات آنتوں میں	۴۴	اگر کوئی شخص گنداری اور اس کے	"	کھجور مسک کے ساتھ کھانا -
"	کھانیکے بڑی کرنا منع ہے	"	ناچہ میں چکنی بو ہو کھانی کی -	۴۴	سیدہ کا بیان
"	کھانیکے وقت وضو کرنا -	"	جب کسی کو سانس کھانا پیش کیا جا	۴۵	بابیک جیاتون کا بیان -
۴۵	تکلیف لگا کر کھانا خلاف سنت ہے	۵۴	ہاں بعد میں کھانا کدیا ہے -	"	فالودے کا بیان -
"	کھانیکے وقت بسم اللہ کرنا -	"	کدو کا بیان -	۴۶	گھی میں چھری روٹی -
۴۶	دلہنے ہاتھ سے کھانا	"	گوشت کا بیان -	۴۷	گیہون کی روٹی کا بیان -
"	کھانیکے بعد انگلیاں جابٹنا	۵۸	کونے مقام کا گوشت عمدہ ہے	۴۸	جو کی روٹی کا بیان -
۴۷	پیالہ یا رکابی کو صاف کر دینا	"	بھنا ہوا گوشت -	۴۹	سیا نہ روی کھانا زمین اور پیٹ
۴۸	اپنے پاس سے کھانے کا حکم	۵۹	قدید کا بیان -	"	بھرنیکی کرابت
۴۹	زیر کی چوٹی پر سے کھانیکے نعمت	"	کیلجی اور تلی کا بیان -	۵۰	کھانا پیہنگنہ سے ممانعت
"	جب نوالے نیچے گری جائے	۶۰	نمک کا بیان -	۵۱	بیون سے پناہ مانگنا
۵۱	زیر کی فضیلت اور کھانا پیہ	"	سٹر کے سے روٹے کھانا	"	رات کا کھانا چھوڑ دینا کیسا
"	کھانیکے بعد ہاتھ پونچھنا -	۶۱	روغن زیتون کا بیان -	"	لوگوں کی دعوت کرنا
"	جب کھانا سے فارغ ہو لو میا کھو	"	دودھ کا بیان -	۶۲	اگر مہمان دعوت کو مکان میں
۵۲	کھانا ملا کر کھانا	"	مٹھائی کا بیان	"	کوئی بات خلاف شرع دیکھو
۵۳	کھانا زمین پھونکنا منع ہے	"	گلکڑی اور کھجور ملا کر کھانا	"	توٹ آوے -
"	جب کھانا کھا کر دھو تو ہس کھانا	۶۲	کھجور کا بیان -	۶۴	گوشت اور گھی ملا کر کھانا
"	سے تھوڑا سکوبھی دیوے	"	حب فضل کا پیلا میوہ آوے	"	جب کوئی گوشت کھا دی تو تھوڑا
۵۴	خانہ و دسترخوان کے بیان	"	گند کھجور اور خشک کھجور ملا کر کھانا	"	بہت رکھے
۵۵	جب دسترخوان سانس نہ اٹھایا جاوے	"			

فہرست ابواب کتاب مستطاب رفع العجاہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثالث

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۲	حضرت صلعم کی قربانی کا بیان	۱۲	ذبیحہ کے باب -	۲۶	کتنے کے شکار کا بیان -
۳	قربانی کرنا واجب ہو یا نہیں	"	عقیقہ کا بیان -	۲۸	محبوسی کا گناہ شکار کر کے توہم کا
۴	قربانی کا ثواب	۱۴	فرعہ اور عتیرہ کا بیان	"	کھانا کیسا ہے -
۵	کونسی جانور کی قربانی مستحب ہے	۱۵	حسب ذبیحہ کر کے تو اچھے طرح ذبح کرے	"	تیرکمان کا شکار -
۶	اؤٹ اور گائے کتنی آدمیان	۱۶	ذبیحہ کے وقت اہل علم کہنا -	۲۹	اگر شکار کا جانور ایک ان کے ہاں
"	کی طرف سے کافی ہو سکتی ہے	"	کس چیز سے نیکو ہاں ہے -	"	غائب ہو جاوے پہلے
"	ایک اؤٹ کتنی بکریوں کے برابر ہو	۱۷	پوست نکالنے کا بیان	۳۰	معارض کے شکار کا بیان -
"	کونسا جانور قربانی کر لیں کافی ہے	۱۸	دودھ والا جانور کس طرح سے نعمت	"	جو کڑہ زندہ جانور کو کاٹ لیا جاوے
۸	قربانی میں کونسا جانور کردہ ہے	"	عورت کے ذبیحہ کا بیان	"	بھیل اور مٹی کا شکار -
۹	ایک شخص نے قربانی کا اچھا جانور خریدا	"	جو چار پایہ قابو سے باہر ہو جاوے	۳۳	خذف کی مانعت -
"	بھیر سپر بھیکہ آئی	"	اٹھکی کا کہہ کر نہ کرے -	۳۴	گرگٹ اور چھپکلی کو قتل کا بیان
"	سارے گھر لوگوں کی طرف سے ایک بکری	۱۹	جانور کو باندھنا مثلاً اور مثلاً	۳۵	بہرناٹ لا دینا حرام ہے -
"	قربانی کے لیے کافی ہے -	۲۰	جینا نہ بچا کھاؤ شکار کو شکار سے	۳۶	بھیرے اور بوٹری کی قربانی
۱۰	جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو وہی جو کی	"	کھوٹوں کے گوشے کا بیان	۳۷	بجھو کا بیان -
"	بلی یا بچہ سے دو تین آپ بولنا یا نہ بولنا	۲۱	بستی کر گدھوں کا گوشت کیسا ہے	"	سوسا لہو گدھ بھوڑ پور کا بیان
"	نماز پہلے جانور قربانی کا ذبح کرنا نہ	۲۲	خیر کے گوشت کا بیان -	۳۹	خیر گوش کا بیان -
۱۱	اپنے ماتہ سے قربانی کا شہتر ہے	۲۳	پیشے کے بچہ کی کاہہ اسکا کی زبان	۴۰	دریا میں جو بھیل مر کر تیراؤ
"	قربانی کی کھانوں کا بیان	۲۴	شکار کے باب کے متوجہ لاریکا حکم	۴۱	کوٹے کا بیان -
۱۲	قربانی کے گوشت میں سے کھانا	"	شکاری یا کہیت کے کتے کے	"	بلی کا بیان -
"	قربانی کا گوشت رکھ چھوٹا	۲۵	کتے یا لہو کی مانعت گر شکاری	"	کھانوں کے باب
"	عید گاہ میں قربانی کا شہتر	"	یا کہیت یا جانوروں کا کتا	"	کھانا کھلائی کی فضیلت

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۴۳	ایک شخص کا کھانا خود کو کھانا	۴۳	اس وقت تک نہ کھائے اور جب تک	۴۳	دو دین تین کھجور ملا کر کھانے
۴۴	کھانے کی انت میں کھانا ہے	۴۴	دوسرے لوگ فارغ نہ ہوں اپنا ہاتھ	۴۴	سے مانعت -
۴۵	اور کافریات آنتوں میں	۴۵	نہ کھینچے -	۴۵	اجبھی کھجور کھجور میں نہ کھانا
۴۶	کھانے کی بڑی کرنا منع ہے	۴۶	اگر کوئی شخص کھانا کھائے اور اس کے	۴۶	کھجور مسکر کے ساتھ کھانا -
۴۷	کھانے کے وقت وضو کرنا -	۴۷	ہاتھ میں چکنی پو ہو کھانی کی -	۴۷	میدہ کا بیان
۴۸	کھانے کا کھانا خلاف سنت ہے	۴۸	جب کسی کو سانس کھانا پیش کیا جائے	۴۸	بابیک چپاتیوں کا بیان -
۴۹	کھانے کے وقت بسم اللہ کہنا -	۴۹	ہاتھ دینے کا کھانا کھانا ہے -	۴۹	فالودے کا بیان -
۵۰	دہنے والے ہاتھ سے کھانا	۵۰	کدو کا بیان -	۵۰	گھی میں چھری روٹی -
۵۱	کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا	۵۱	گوشت کا بیان -	۵۱	گیہوں کی روٹی کا بیان -
۵۲	پیالہ یا رکابی کو صاف کر دینا	۵۲	کونے مقام کا گوشت عمدہ ہے	۵۲	جو کی روٹی کا بیان -
۵۳	اپنے پاس سے کھانے کا حکم	۵۳	بھنا ہوا گوشت -	۵۳	میان روی کھانا زمین اور پیٹ
۵۴	زرد کی چوٹی پر سے کھانے کی نعمت	۵۴	قدید کا بیان -	۵۴	بھرنیکی کرابت
۵۵	جب نوالے نیچے گر جائے	۵۵	کیلجی اور تلی کا بیان -	۵۵	کھانا پیپنگہ سے مانعت
۵۶	زرد کی فضیلت اور کھانا پیر	۵۶	نمک کا بیان -	۵۶	پیون سے پناہ مانگنا
۵۷	کھانے کے بعد ہاتھ پونہ پھینا -	۵۷	سٹر کے سے روٹے کھانا	۵۷	رات کا کھانا چھوڑ دینا کیسا
۵۸	جب کھانا سے فارغ ہو لو گیا کھو	۵۸	روغن زیتون کا بیان -	۵۸	لوگوں کی دعوت کرنا
۵۹	کھانا ملا کر کھانا	۵۹	دودھ کا بیان -	۵۹	اگر مہمان دعوت کو مکان میں
۶۰	کھانا میں پھونکنا منع ہے	۶۰	مٹھائی کا بیان	۶۰	کوئی بات خلاف شرع دیکھو
۶۱	خلم کھانا کھانا کھانا کھانا	۶۱	ککڑی اور کھجور ملا کر کھانا	۶۱	توٹا آوے -
۶۲	سے تھوڑا سکھو دیوے	۶۲	کھجور کا بیان -	۶۲	گوشت اور گھی ملا کر کھانا
۶۳	خانہ و ستر خان کے بیان	۶۳	حب فضل کا پہلا میوہ آوے	۶۳	جب کوئی گوشت کھا دی تو تھوڑا
۶۴	جب کوئی ستر خان نہ پھا یا جاوے	۶۴	گند کھجور اور خشک کھجور ملا کر کھانا	۶۴	بہت رکھے

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۷۳	لہسن اور پیالوٹکندنے کا بیان	۸۴	برہنوں کو دھاپ دینا چاہیو	۹۶	حریرہ کا بیان -
۷۴	دہی اور گھی کا بیان	۸۵	چاندی کر برتن میں پینا	۹۷	سیاہ والی لینے کلو بنی کا بیان
۷۵	سیوون کا بیان	۸۶	تین سانس میں پانی پینا	۹۸	شہد کا بیان -
۷۶	اوند ہے ہو کر کھانا منع ہے	۸۷	مشاک کے موندہ کو پانی میں لکھنا	۹۹	گبنی اور عجمہ کا بیان -
۷۷	شرابوں کے بیان میں	۸۸	مشکون کا منہ لٹ کر پانی پینا	۱۰۰	سنا اور سنوت کا بیان
۷۸	شراب ہر رابی کی کجی ہے	۸۹	کھڑک ہو کر پانی نہ لکھنا ہے	۱۰۱	نماز میں شفا ہے
۷۹	جو کوئی دنیا میں شراب پیو	۹۰	جب مجلس میں کوئی پانی پیا اور	۱۰۲	نا پاک اور خبیث دوا سے علاج
۸۰	انکو آخرت میں شراب نہیں ملیگا	۹۱	کوئی چیز پیا جائے بعد از	۱۰۳	کرنے کی ممانعت
۸۱	جو کوئی ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے	۹۲	طرف اگر کو دیوے وہ پیو دینا	۱۰۴	مسہل کی دوا
۸۲	شرابی کی نماز قبول نہیں ہوگی	۹۳	طرف والے کو دیوے -	۱۰۵	غذہ کا علاج اور دباؤ کی ممانعت
۸۳	شراب کا ہوسے متنبی ہے -	۹۴	پانی کر برتن میں سانس لینا	۱۰۶	عرق الفسار کی دوا کا بیان
۸۴	شراب میں جس طرح پر لعنت آئی ہو	۹۵	پانی میں پھونکنا منع ہے یا	۱۰۷	زخم کا علاج -
۸۵	شراب کی سوداگری کا بیان	۹۶	اور کسی پینے کی چیز میں	۱۰۸	جو شخص عینج کر کسی طاعون اور
۸۶	آخر زمانہ میں شراب کی دوسری	۹۷	چلو سے پینا اور منہ پانی میں	۱۰۹	نہ جاتا ہو -
۸۷	نام رکھ کر اسکو پورین گے	۹۸	لگا کر پینا -	۱۱۰	ذات العجب کی دوا -
۸۸	ہر مسکر حرام ہے -	۹۹	جو شخص لوگوں کو بلاتا ہے	۱۱۱	بخار کا بیان -
۸۹	جس شراب کا کثیر لینے بہت مقدار	۱۰۰	آخر میں -	۱۱۲	بخار دوزخ کی بہانہ ہے
۹۰	نشہ پیدا کر تو اسکا قیل بھی حرام	۱۰۱	گلاس میں پینا -	۱۱۳	ہے سکوٹھنڈا کر پانی سے
۹۱	خیطین کی ممانعت -	۱۰۲	طب کے باب میں	۱۱۴	پچھتی لگانے کا بیان -
۹۲	نبذ لگانے اور پینے کا بیان	۱۰۳	اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں	۱۱۵	پچھتی کس مقام پر لگا دے
۹۳	شراب کر برتنوں میں نبذ بنانا	۱۰۴	ماتاری ایسی جسکا علاج نہ کیا ہو	۱۱۶	کرن دنوں میں پچھتی لگا دے
۹۴	کی ممانعت	۱۰۵	بیار اگر کسی چیز کے کھانے کی خواہش	۱۱۷	داغ لینے کا جواز -
۹۵	ان برتنوں میں نبذ بنانا بھی	۱۰۶	کرے -	۱۱۸	انڈ کا سرمہ لگانا
۹۶	پسٹی کو گہرے میں جو دھننی ہو	۱۰۷	پرہیز کا بیان	۱۱۹	جو شخص طاق پر سرمہ لگا دے
۹۷	نبذ بنانے کی ممانعت	۱۰۸	لگنا کہانی کے بل پر صبر نہ کرنا چاہیو	۱۲۰	شراب کا علاج کر کے ممانعت

نمبر	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ
۱۱	قرآن سے دو کرنا	۱۳۷	بالو کا کپڑا پہننا	۱۵۱	جو کوئی کہتا ہے مرد کی کھال اہل	
۱۲	اونٹ کی موت کا بیان	۱۳۸	سفید کپڑا کا بیان	۱۵۲	پیشہ نفع نہ اٹھانا چاہیے	
۱۳	اگر برتن میں کبھی گر پڑے	۱۳۹	جو شخص اپنا کپڑا ضرورت سے	۱۵۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تھی	
۱۴	نظر کا بیان	۱۴۰	زیادہ لنگھادے غرور اور فخر کی راہ سے	۱۵۴	جوتی پہننے اور تاریکی کا بیان	
۱۵	نظر کے منتر کا بیان	۱۴۱	پا جا بھگنا تک ہو سکتا ہے	۱۵۵	ایک پاؤں میں جوتا بند کر چلنے	
۱۶	جن منتروں کی اجازت ہے	۱۴۲	قیص پہننے کا بیان	۱۵۶	کی ممانعت	
۱۷	اون کا بیان	۱۴۳	قیص کا کتب با کرنا	۱۵۷	کھڑے ہو کر جوتا پہننا	
۱۸	سانپ اور بچہ کے منتر کا بیان	۱۴۴	قینیں کرانی تین کتنی چاہیے	۱۵۸	سیاہ موزے پہننا کیسا ہے	
۱۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے	۱۴۵	کھنڈین کھلی رکھنے کا بیان	۱۵۹	مہندی کا خضاب	
۲۰	لیکھے اور جو آپ کے لیے منتر کیا گیا	۱۴۶	پا جا بھگنا پہننے کا بیان	۱۶۰	سیاہ خضاب کرنا	
۲۱	بخار کا تعوید	۱۴۷	عورت کو نچل کھال لگانا درست	۱۶۱	زرد خضاب کا بیان	
۲۲	منتر پڑھ کر ہونے لگا	۱۴۸	سیاہ عمامہ کا بیان	۱۶۲	جس نے خضاب نہیں کیا	
۲۳	تعوید لگنا کیسا ہے	۱۴۹	عمامہ کا شلہ پشت پر دونوں	۱۶۳	جور اور جو ٹون کا بیان	
۲۴	اسب کا عمل	۱۵۰	موند ہون کے بچیں لگنا	۱۶۴	بہت نیچر ہال رکھنا مکروہ ہے	
۲۵	دو دھاری الارٹھ پڑا لیا چاہیے	۱۵۱	ریشمی کپڑا پہننا منع ہے اگر کوئی	۱۶۵	تفریح کی ممانعت	
۲۶	خال لینا اچھا ہو بد خالی منع ہے	۱۵۲	حکومت پر پہننے کی اجازت ہے	۱۶۶	انگشتی کا نقش	
۲۷	جدام کا بیان	۱۵۳	اگر کوٹ حریر کی ہو تو اجازت ہے	۱۶۷	سونیلی انگوٹھی کی ممانعت	
۲۸	جادو کا بیان	۱۵۴	عمہ چون کو برادر سونا پہننا درست	۱۶۸	انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف	
۲۹	گہرے ہٹا اور فینڈ کر اجازت ہے	۱۵۵	سرخ لباس نہ کو پہننا جائز ہے	۱۶۹	رکھنا پہننے کی حالت میں	
۳۰	کتاب کا بیان	۱۵۶	کمر کا رنگ دیکھ کر بے مکروہ ہونا	۱۷۰	دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا	
۳۱	کتاب لباس کی	۱۵۷	زرد رنگ دیکھ کر پہننا جائز ہے	۱۷۱	انگوٹھی میں انگشتی پہننا کیسا	
۳۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا بیان	۱۵۸	جو چاہے وہ میں سکتا ہے	۱۷۲	گھر میں تصویریں لگانا	
۳۳	آدمی جب نیکو کپڑے پہنے	۱۵۹	بشرطیکہ سرنگی گھبر کی راہ نہ ہو	۱۷۳	اگر روند لیا یا دانے کو مقام پر	
۳۴	لو کیا ہے	۱۶۰	جو شخص شہرت اور ناموری کرے	۱۷۴	تصویر ہو	
۳۵	جس طرح کپڑا پہننا منع ہے	۱۶۱	کپڑے سے بچو	۱۷۵	سرخ زین پوشوں چار جام لگنا	

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۱۶۲	چیتون کی کمال پروری کرنا	۱۸۱	جب کسی قوم کا عزت والا شخص	۱۹۲	نورہ لگانا کیسا ہے۔
"	بابا خلاق اور آداب کے	"	آؤ تو ہلکی عزت کرنا چاہیے	"	وخطابہ اور قصیدے بیان کرنا
"	ماننا پ سے نیک سلوک کرنا	"	چھینک کا جواب	۱۹۴	شعر کا بیان۔
۱۶۴	جس سے باب سلوک کرنا ہو	۱۸۲	ادبی اپنے ساتھی کی خاطر داری	۱۹۵	جو شعر پر بری ہیں
"	بیٹے کو بھی سلوک کرنا چاہیے	"	جو شخص کسی مجلس سے کھڑا ہو جاوے	"	جو سر کھینے کا بیان
"	باپ کو اولاد سے کیسے بتاؤ کرنا	"	پھر لوٹ کر آوے تو وہ آجگاہ	۱۹۶	کبوتر بازی کا بیان
"	چاہیے خصوصاً بیٹیوں سے	"	زیادہ حق دار ہے۔	"	تنہائی کی کراہت
۱۶۶	ہمسائے کا حق۔	"	عذر کر دینے کا بیان۔	"	راکتوں کی وقت چرلغ اور نکار
۱۶۸	مہمان کا حق۔	۱۸۳	مزاح کرنے کا بیان۔	"	راہ پر زنی کی ممانعت۔
۱۶۹	یتیم کا حق۔	۱۸۴	تقید بال اکھاڑا کیسا ہے	۱۹۷	تین آدمیوں کا ایک جانور
۱۷۱	راہ سوا کا شکار وغیرہ دور کرنا	"	کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں رہنا	"	خط لکھ کر اس پر سہمی ڈالنا
"	پانی کے تنک کی فضیلت	"	اونٹ سے نہ لینا منع ہے	"	اگر کہیں عین آدمی ہوں تو دو
۱۷۳	زمنی کا بیان۔	۱۸۵	علم نجوم سیکھنا کیسا ہے۔	"	آدمی ملکر کانا پہوسی نہ کریں۔
"	لوڈی غلاموں کو ساتھ نیک	۱۸۶	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت	۱۹۸	کوئی شخص تر لجاوے تو اس کے
"	سلوک کرنا	"	کوئی نام اللہ تعالیٰ کو پسند	"	پیکان تمام کر لیا جوے
۱۷۴	سلام کو فاش کرنا کیسا ہے	۱۸۷	بڑے ناموں کا بیان	"	ذکر الہی اور تلاوت قرآن
۱۷۵	سلام کا جواب دینا	"	بڑے نام کا بدل ڈالنا	"	اور دعا کے ابواب۔
"	ذمی کا وزن کے سلام کا جواب	۱۸۸	آنحضرت صلی علیہ وسلم کا نام اور کنیت	"	قرآن کی تلاوت کا ثواب
۱۷۶	بچوں عورتوں کو سلام کرنا کیسا ہے	"	جمع کرنا کیسا ہے۔	۲۰۲	ذکر الہی کا ثواب
"	مصافحہ کا بیان۔	"	آدمی کا بچہ ہونے پر کنیت	۲۰۳	لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت
۱۷۷	آدمی دوسرے آدمی کو تھک چوچے	۱۸۹	لقبوں کا بیان۔	۲۰۴	اللہ کی حمد کرنے والوں کی فضیلت
"	تو کیسا ہے۔	"	خوشامد کا بیان۔	۲۰۵	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت
۱۷۸	اندر جانے سے پہلے اجازت لینا	۱۹۰	جسے مشورہ لیا جاوے	۲۱۰	خدا سے استغفار کرنا
۱۷۹	آدمی سے یوں پوچھنا آئے	"	ایمانداری کا مشورہ دینا چاہیے	۲۱۱	نیکی کا ثواب۔
"	صبح کیسے کی۔	۱۹۱	حمام میں جانے کا بیان	۲۱۲	لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۲۱۳	دعا کے ابواب	۲۲۵	گھر سے جلد تر وقت کیا دعا پڑھ کر	۲۵۵	مسلمان کی جان کی حرمت
	دعا کی فضیلت	۲۳۶	گھر میں جا کر وقت کیا دعا پڑھ کر	۲۵۶	لوٹنے سے ممانعت -
۲	آنحضرت صلعم کی دعا کا بیان	۲۳۷	سفر کرتے وقت کیا دعا پڑھے	۲۵۷	مسلمان کو گالی دینا فسق ہے
۲	آنحضرت صلعم نے کن چیزیں	۲۳۸	بادل اور برسات کر وقت کی دعا		اور اس سے لڑنا کفر ہے -
	سے پناہ مانگی ہے -	۲۳۹	کسی آفت یا مصیبت والے کو	۲۵۸	آنحضرت صلوٰۃ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر
۲۲۰	جامع دعاؤں کا بیان		دیکھے تو کیا پڑھے -		نہ ہونا ایک دوسرے کی گواہی نہ کر
۲۲۱	عفو اور عافیت کی دعا	۲۳۸	خواب کو بغیر کے باب	۲۵۸	مسلمان اللہ تعالیٰ کو دے میتریز
۲۲۲	جب کوئی تمہیں یہ دعا کرے		نیک خواب خود دیکھے یا دوسرا		اپنی قوم کے لیے تعصب کرنے
	تو پہلے اپنے نفس سے شرع کرے		کوئی اس کے لیے دیکھے		کا بیان -
۲۲۳	دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ	۲۳۹	آنحضرت صلعم کو خواب میں دیکھا	۲۵۹	بڑی جماعت کے ساتھ رہنا -
	جلدی نہ کرے	۲۴۰	خواب تین طرح کا ہوتا ہے -	۲۶۰	ہر وقت میں جو فتنہ ہو مگر ان کا بیان
	آدمی کو یہ کہنا چاہیے	۲۴۱	جو شخص بڑا خواب دیکھے -	۲۶۱	فتنہ کے وقت حق پر جمے رہنا
	خدا اگر تو چاہے تو مجھ کو بخند دے	۲۴۲	جو خواب شیطان کی گسیل دیکھے	۲۶۱	جب مسلمان اپنی اپنی تلواریں
	اسمِ عظم کا بیان		وہ کسی سے بیان نہ کرے		لیکر ایک دوسرے سے بہرہ
۲۴۳	الہ جل جلالہ کو دعا کا بیان	۲۴۳	خواب کی جیسی تعبیر کہی جاوے	۲۶۲	فتنہ میں جان رکھنا
۲۴۴	ماں باپ کی دعا اولاد کے لیے		وہی ہی ہوتا ہے پس چاہیے	۲۶۳	تباہی اور گھوٹا گیری کا بیان
	اور مظلوم کی دعا		کہ دست راستے بیان کرے	۲۶۴	جس امر میں شبہ ہو اس سے باز رہنا
۲۴۵	دعائیں تکلف کرنا منع ہے		خواب کی تعبیر کس طرح دینا چاہیے	۲۶۵	اسلام غربت کی شروع ہوا
	دعائیں مانتا نہ تھا -	۲۴۶	جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے		اور یہ غریب ہو جاوے گا
	صبح اور شام آدمی کیا دعا کرے		جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے		کس شخص کو فتنے سے محفوظ
۲۴۷	جب آدمی سو نہ سکے یا بچھوٹے پر		اس قدر اس کا خواب بھی سچا ہوگا		رہنے کی امید ہے -
	جادو کر تو کیا دعا پڑھے -		خوابوں کی تعبیر کا بیان -	۲۶۶	ہر ایک امت کو کئی فرقہ ہونا
۲۴۸	جب تک کہ کھل جائے تو کیا دعا	۲۵۲	فتنوں کا بیان	۲۶۷	مال کا فتنہ
۲۴۹	سختی اور تکلیف کو وقت	۱۵۳	جو کوئی لا الہ الا اللہ کہتا ہو	۲۶۸	عورتوں کا فتنہ -
	کی دعا -		اسکو یہ مستانا	۲۶۹	اللہ عرف اور نبی عن المنکر کا بیان

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۲۹۴	اس آیت کا بیان کیا ہوا بیان	۳۵۸	جہنمی لوگ پروانہ کر سکتے۔	۳۸۶	بغاوت اور سرکشی کا بیان۔
۲۹۶	والو تم اپنی فکر کو تکو رو دے	۳۵۹	فقیری کی فضیلت	۳۸۷	تقوے اور پرہیزگاری کا بیان۔
۲۹۷	کی مگر ہی ضرر نہ کرے گی	۳۶۰	فقیروں کا مرتبہ۔	۳۸۸	لوگوں کا تعریف کرنا۔
۲۹۸	جب تم ہدایت پر ہو	۳۶۱	فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت۔	۳۹۰	باب میت کی بیان میں
۲۹۹	گناہوں کی سزا کا بیان	۳۶۲	جو بہت الدار میں انکا بیان	۳۹۱	انسان کی آرزو اور عمر کا بیان۔
۳۰۰	زنا کے سختی کا بیان۔	۳۶۳	قناعت کا بیان۔	۳۹۲	نیک کام کو ہمیشہ کرنا
۳۰۱	قیامت کی نشانیوں کا بیان	۳۶۴	آنحضرت معلّم کی آل کی زندگی	۳۹۳	گناہوں کا بیان
۳۱۲	قرآن و علم کا اٹھ جانا قیامت کی نشانی ہے	۳۶۵	آنحضرت معلّم کی آل کا	۳۹۴	توبہ کا بیان۔
۳۱۳	امانت کا دلون ہو کر چل جانا	۳۶۶	آنحضرت معلّم کے صحابہ کی	۳۹۵	موت کا بیان اور اسکے واسطے تیار رہنا۔
۳۱۴	قیامت کی نشانیوں کا بیان	۳۶۷	زندگی کیونکر گزری اسکا بیان	۳۹۶	قبر کا بیان اور مردے کے گن جانے کا۔
۳۱۵	زمین کو زمین سے کا بیان	۳۶۸	عمارت بنانا کیسا ہے	۳۹۷	حشر کا بیان۔
۳۱۶	بیدا کے لشکر کا بیان۔	۳۶۹	توکل اور یقین کا بیان	۳۹۸	اللہ کی رحمت جس کی امید کی جاتی ہے قیامت کے دن۔
۳۱۷	داتہ الارض کا بیان۔	۳۷۰	حکمت کا بیان۔	۳۹۹	حوض کوثر کا بیان
۳۱۸	پچھم سے سوچ نکلنے کا بیان	۳۷۱	تواضع کا بیان اور کبر کے	۴۰۰	شفاعت کا بیان۔
۳۱۹	دجال کا بیان اور حضرت عیسیٰ کے اترنے کا بیان	۳۷۲	چھوڑ دینے کا۔	۴۰۱	دوزخ کا بیان۔
۳۲۰	اور یا جوج ماجوج کے نکلنے کا بیان	۳۷۳	شرم کا بیان۔	۴۰۲	جنت کا بیان
۳۲۱	مہدی علیہ السلام کے نکلنے کا بیان	۳۷۴	حلم اور بردباری کا بیان	۴۰۳	ریا اور شہرت کا بیان
۳۲۲	کا بیان۔	۳۷۵	غم اور رونے کا بیان	۴۰۴	حسد کا بیان
۳۲۳	بڑی بڑی لڑائیوں کا بیان	۳۷۶	عمل کے قبول نہ ہونے کا ذکر رکھنا۔	۴۰۵	دنیا کی فکر کرنا کیسا ہے
۳۲۴	رنگ کا بیان۔	۳۷۷	ریا اور شہرت کا بیان	۴۰۶	دنیا کی مثال
۳۲۵	دنیا کی فکر کرنا کیسا ہے	۳۷۸	ریا اور شہرت کا بیان	۴۰۷	دنیا کی مثال
۳۲۶	دنیا کی مثال	۳۷۹	حسد کا بیان	۴۰۸	دنیا کی مثال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

نفع العجايز

عن

سنان بن مكا

عن سنان بن مكا عن أبيه عن جده عن أبيه عن جده عن أبيه عن جده

عن سنان بن مكا عن أبيه عن جده عن أبيه عن جده عن أبيه عن جده

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجُلْدُ الثَّانِي مِنَ النُّصُفِ الثَّانِي

ابْوَابُ الْأَصْلَحِي قُرَابِيُونِ بَابُ أَصْلَحِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يُخَوِّضُ يَكْبَشِينَ أَمْخَذَرَيْنِ وَلَيْسِي وَكَبْكَرٍ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُدْخِلُهُمَا وَاهِئًا قَدَمَهُ عَلَى حَقِّ
 النَّاسِ بْنِ مَالِكٍ رَوَيْتُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَابِيُونِ كَرْنِ تَبَعِ دُومِيْنِدْ هَرْ سِيَاهِ اَوْ سَفِيْدِ زَنْكِ طَرْ مَوْ سِيْنِدْ
 اَوْ رِسْمِ اَسْمِ كَهْتِ اَوْ رَا سْمِ اَكْبَرْ ذَوْجِ كَبُوْقْتِ اَوْ رِيْمِجْ دِي كِهْ اَبْ اَنِيْ اَتَهْمِ سَ ذَوْجِ كَرْتِ اَبْنَا بَاوْنِ اُنْكَ سُنْجِ پَر رَكْمَا
عَنْ جَدْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِيْدُ يَكْبَشَيْنِ فَقَالَ حَيْدَرُ
 وَجَعَهُمَا إِنِّي وَجَعْتُ وَجَعَهُمَا لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِرْ
 صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَا
 مِنْكَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأَمَّتِهِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِيْدُ يَكْبَشَيْنِ
 كِي عِيْدِ كِي دُومِيْنِدْ هَرْ مَوْنِ كِي قُرَابِيُونِ كِي اَوْ حِسْ مَوْتِ اَنْكَ سَمُوْنَهْ قَبْلُ كِي طَرَفِ كِيَا نُو فَرَا يَا إِنِّي وَجَعْتُ وَجَعَهُمَا لِلَّذِي
 فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِرْ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَللَّهُمَّ مِنْكَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأَمَّتِهِ تَرْجُمَا
 دَعَا كَا يَسْبَحُ مِيْنِ اَبْنَا سَمُوْنَهْ كِيَا اَسْ شَخْصُكِي طَرَفِ جِسْمِي پِيْدَا كِيَا اَسْمَانُوْنِ اَوْ رَزْمِيْنِ كُو اَوْ رِيْمِجْ سِيْدِ اَسْمَانُوْنِ

اور میں نے کہنے والوں میں نہیں ہوں بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت سب الہی کی ہے جو صاحب ساری جہانوں کا اُسکا کوئی ساجی نہیں اور مجھ کو یہ حکم ہوا اور میں سب پہلے اس کو تابعدار ہوں سے ہوں یا اللہ یہ قربانی تیری ہی طرف سے یعنی تو نے ہی اس کو پیدا کیا اور مجھ کو دی اور تیرے ہی واسطے ہر عمل اور اس کی ہر کھیر سے اس کو قبول فرماؤ اپنے دو مینڈ ہوں کو کانا اور نہ ایک سے مینڈ ہا یا ایک بکری سے کانا اور والوں کی طرف سے کافی ہے جیسا اگلی آویگا اسکی وجہ یہ تھی کہ ایک مینڈ ہا اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے کانا اور دوسرا اپنی است کی طرف سے اب اور لوگ جو قربانی کریں ان کو صرف ایک مینڈ ہا کانا کافی ہے اور حقیقہ عمدہ اور ہوتا مازہ ہوتا سہی افضل ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَيِّعَ امْرَأَتِي كَبَسَتْ بَيْنَ عَظْمَيْنِ سَمِيكَيْنِ أَفْرَانَيْنِ امْتَلَأَتَيْنِ مَوْجُونِ فَلَمْ يَحْ أَحَدٌ مِّنْ عَنَّا مَتْنٌ لِّمَنْ شَهِدَ لِّلَّهِ بِاللَّحْدِ جَدِّ وَشَهِدَ لِّبَلَاغِ وَنَجَّ الْأَخْرَجَ مُحَمَّدٌ وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ صَدِيقَةٍ بِأَحْبَابِ الْبُؤْهَرِيَّةِ بِرَوَايَةٍ أَنَّهَا أَخَذَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَّ قُرْبَانِي كَأَرَادَهُ كَرْتَةً ثَلَاثِينَ دُرَّةً بَرِّي مِثْلَهُ لِنَبِيِّ سِنَاكَ كَمَا لَمْ أَوْسَعِيهِ زَكَتِي خَرَيْتُ تَامِيَةً ابْنِي امْتِ كَيْطُوفٍ وَفَرَجَ لِي يَمِينِي اسْتَفْضَى كَيْطُوفٌ حَمْدُ لَوْ كَيْلَا يَهْتَمُّ بِهٖ رَيْسِي تَوْحِيدَ كَاتِلٍ هٖ، اور آپ کی پُٹھری کا اقرار کرتا ہے معلوم ہوا کہ جس نے توحید اور رسالت کو مانا وہ آپ کی ہست میں داخل ہے گو اور مسائل میں کتنا ہی اختلاف کرتا ہر بشر طیکہ اس کا وہ جہ کہ تک نہ پہنچا ہوا اور دوسرا مینڈ ہا محمد ابراہیم محمد کبطا و ہوا یعنی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے جیسے اوپر بیان ہوا **بَابُ الْأَصَابِ وَالْجِبَةِ هَرَامٌ لَا قُرْبَانِي كَرَادَ حَبِّ بَرِيَانِي عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُبْخَرْ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلِّدَنَا الْبُؤْهَرِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** سے روایت ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو طاقت ہو کہ اپنے اتنی دولت کے پاس ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آوے اس کو کال احمد نے ہی اور حاکم نے کہا وہ صحیح ہے حافظ نے فتح میں کہا اس کے راوی ثقہ ترین لیکن اختلاف ہے کہ اس کا سقوط ہونا صحیح ہے یا مرفوع ہونا ماطا و نے کہا اس کا سقوط ہونا صواب ہے یعنی زیادہ شبہ ہے یہ ایک دلیل ہے قربانی واجب کہنہ والوں کی صیور ہے اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث اور بعض مالکیہ کا قول ہے اور جو ہر کہتے ہیں وہ سنت ہے وجہ نہیں ہے اور روضہ میں وجہ کے قول کو ترجیح دی ہے تو الحمد للہ کا ہی مذہب ہر گاہ کہ صرف ایک جہ ساری گھر والوں کی طرف سے کافی ہے ہر ایک شخص کی طرف سے ضرور نہیں جیسے حنفیہ نے خیال کیا ہے **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ تَمَّ**

اَبُو سَرِيحٍ الطَّحَايَا اَوْ لَجَبَةُ هِيَ قَالَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِمْ وَجَرَتْ
 بِهِ الشُّكَّةُ ابْنُ سِيرِيحٍ كَمَا يَنْبَغِي بِنِ عَمْرِو بْنِ جَبَلٍ كَيْ قَرَّبَانِي وَاجِبٌ اَوْ نَوَاجٍ كَمَا أَنَّ حَضْرَتَ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَرَّبَانِي كِي اَوْرَسَلَانُونَ نِي اَبَجْ بَعْدَ قَرَّبَانِي كِي اَوْرِي سَنَتِ جَارِي بُو گئی وَف اسے یہ نہیں نکلتا کہ قَرَّبَانِي بُو
 نہیں ہے بلکہ سلف کا یہی طریقہ تھا کہ احتیاط کی راہ سے یوں ہی کہہ دیتے یہ کام حضرت نے کیا ہے پس تم بھی رو
 تھیں بھرتے اسکے جو ب کی اور اگر قَرَّبَانِي وَاجِب نہ ہوتی تو ابن عمر یہ کہہ دیتے کہ وہ واجب نہیں ہے اگر بالفرض وہ
 واجب ہو اس سے دلیل ہی یہ یوں تو ہم کہیں گے صحابی کے قول سے واجب باطل نہیں ہو سکتا عَنِ ابْنِ جَبَلَةَ بْنِ
 مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ كَرُمْتُكَ سَوَاءٌ تَرْجَمُهُ دَلْمُی رَدِیت ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ
 ابْنِ سَلِيمٍ قَالَ كُنَّا وَفُوقًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرُمُهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَيَّ كُلِّ أَهْلِ
 بَيْتِي فِي كُلِّ عَالَمٍ أَصْحَابَةٌ وَعَيْنَةٌ أَتَدْرُونَ مَا الْعَيْنَةُ هِيَ الَّتِي يَتَّبِعُهَا النَّاسُ الرَّحْبِيَّةُ مُخَفَّتُ بْنُ سَلِيمٍ
 رَدِیت ہریم آن حضرت صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس شیرے ہوتے عرفہ کے دن آپؐ فرمایا ای لوگو ہر گھر والوں پر
 ہر سال میں ایک قَرَّبَانِي ہے اور ایک عتیرہ ہے تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے جب کی قَرَّبَانِي وَف یہ پہلے واجب تھی
 شروع اسلام میں ہر جب کی قَرَّبَانِي سنوچ ہو گئی دوسری حدیث میں ہے عتیرہ کوئی چیز نہیں ہے اب نہیں رہی
 مگر عتیرہ کی قَرَّبَانِي احمدی سے بھی واجب نکلتا ہے اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے ہی نکالا لیکن اسکی بناؤ
 میں ابو رملہ مہول ہے اور واجب اس سے ہی دلیل لیتے ہیں فضل ربک انحر کیونکہ امر واجب کے لیے ہے نہ
 کہتے ہیں کہ آیت کا یہ مطلب ہے کہ انحر اس کے لیے کر لینے سوا خدا کے اور کسی کے لیے بخزنہ کر جیسے مفسرین بتا رہے
 والے بتوں کے نام پر بخز کیا کرتے تھے اس منہ کیا اس لیے عتیرہ کی قَرَّبَانِي کا واجب نہیں نکلتا ایک اور حدیث ہے
 جناب کی جگہ آگے آگے وہ بھی واجب کی دلیل ہے اور عدم واجب والی جابر کی حدیث سے دلیل لیتے ہیں اس میں یہ ہے
 کہ آنحضرت صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے قَرَّبَانِي کی اپنی استسکا ان لوگوں کی طرف سے جنہوں نے قَرَّبَانِي نہیں کی ایک سنید ہے
 کی اسکو نکالا احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور طبرانی وغیرہ نے باسناد حسن ابو رافع سے ایسا ہی نکالا لیکن بعد
 واجب پر دلالت نہیں کرتا اس لیے کہ مراد اس میں وہ لوگ ہیں جنکو قَرَّبَانِي کی قدرت نہیں اپنے واجب کا کوئی قائل نہ ہو
 اور یہ حدیث کہ جب کو قَرَّبَانِي کا حکم ہوا اور غیر فرض نہیں ضعیف ہے اسکی بناؤ میں وہ شخص جسکی طرف کذب کی نسبت
 ہے تو اس سے محبت لینا صحیح نہیں (روضہ) **بَابُ ثَوَابِ الْأَصْحَابَةِ قَرَّبَانِي كَا ثَوَابِ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ الْحَزَنِ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هُرَاقَةٍ دَمٍ وَأَنَّهُ

صحابہ کا اتباع کہ قربانی خریدنے میں بھی وہی اسی جائز دھونڈتے جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کیا تھا **عمر**
ابن اُمَامَۃُ الْبَاهِلِی أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحَمَلَةُ وَخَيْرُ الشَّعَايَا الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ
 ابو امام باہلی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر کفن وہ ہے کہ جوڑا ہو ایسے ازار اور چادر اور بہتر
 قربانی وہ ہے جو منبتہ ماہو بڑے سینک والا **باب** عَنْكَ كَمْ تُجْزِي الْبَذْنَةُ وَالْبَقَرَةُ اوٹ اور گاؤں کتنے
 آدمیوں کی طرف کافی ہو سکتی ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
 فَخَصَّرَ الْأَفْطَحُ فَأَشْتَرَكُنَا فِي الْجَزُورِ عَنْ عَشْرَةِ وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ ابْنِ عَبَّاسٍ سے روایت ہے کہ ہم ان حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تھے میں نے بھیج دی عید اُسی کے ہم شریک ہوئے قربانی میں اوٹ میں دس آدمی اور
 گاؤں میں سات آدمی **ف** اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے لیکن اور علماء کے نزدیک اوٹ میں ہی سات آدمیوں
 سے زیادہ نہ کر سکتے اور دلیل انکی جابر کھدیث ہے جو آگے آتی ہے وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہو اور نسخ
 کی کوئی دلیل نہیں ہے جب تک تاریخ معلوم نہ ہو **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ تَخَرَّكُنَا بِالْحَدِيدِ بِيَعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْبَذْنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ میں ان حضرت
 کے ساتھ اوٹ کو خر کیا سات آدمیوں کی طرف اور گاؤں کو بھی سات آدمیوں کی طرف **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرٍو اعْتَمَرْنَا مِنْ نِسَائِي فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ بَقَرَةٌ بَيْنَهُمَا ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت
 ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی بی بیوں کی طرف جنہوں نے عمرہ کیا تھا حجۃ الوداع میں (اس کے بعد حج
 بیٹے سے کیا تھا) قربانی کی ایک گائی کی ان سب کی طرف **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَلَّتِ الْأَيْلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُؤُوا الْبَقَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ سے روایت ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو آپ کے مائدے یا گائے کے خر کرنے کا سات آدمیوں کی طرف **عَنْ**
 عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَرَّكَ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ بَقَرَةً
 وَاحِدَةً أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آل محمد
 کی طرف ایک گائی خر کی حجۃ الوداع **باب** كَمْ تُجْزِي مِنَ الْعِذَةِ الْبَذْنَةُ ایک اوٹ کتنی کمربوں کے برابر ہوتا
 ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عَلَى بَذْنَةٍ وَأَنَا مُوسِرٌ بِهَا
 وَلَا أُجِدُّهَا فَأَشْتَرُ بِهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْبَاعَ سَبْعَ شِبَاهٍ فَيَكْتَبُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور بولا میرے اوپر ایک اوٹ اور میں قدرت رکھتا

[illegible]

ہوا بوجہ تہی دہلی جسکی ٹہریون میں مغرر گودا) نہا ہو عبید نے کہا میں برا جانتا ہوں اس جانور کو یہی جسکے کان پر
 نقص ہو رہا ہے کہا جس جانور کو نور برا سمجھو اسکو چوڑی لیکن دوسرے کو منع نہ کر اسکے لینے سے **ف** احمد
 کو احمد اور اصحاب میں نے بھی نکالا ترمذی اور حاکم اور ابن حبان نے بھی اور صحیح کہا **عَنْ عَلِيٍّ مَوْلَى مُحَمَّدٍ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُغَيَّضَ الْغَضَبُ الْفَرَّانَ وَالْأَذُنَ جَنَابًا مِمَّنْ رَدَّ رَدَّ
أَخْفَرْتُمْ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَ كَيْسَانِ ثَمَّةً اور کنٹھ سے **ف** لیکن جس جانور کا سینگ لگا ہی نہو
 وہ درست ہے ہر سطح اگر کان نصف ہو کم کٹا ہو نو ابو حنیفہ نے اسکو جائز کہا ہے پر حدیث مطہر ہے اور
 حدیث کا اتباع بہتر ہے اور احمد اور ابو داؤد اور حاکم اور بخاری نے تاریخ میں لکھا کہ ان حضرت نے منع کیا
 صفہ احس کا کان لگایا ہو اور مستاصلہ (جس کا سینگ ٹوٹا ہو) اور بخفا سے (جسکی آنکھ میں نقص ہو)
 اور شہد سے (جو اور بکریوں کے ساتھ چلنے کے ضعف اور لاغری سے) اور کہ میرے (جسکی ٹہریون میں
 مغرر رہا ہو) **بَابُ مَنْ اشْتَرَى أَهْجَةً صَحِيحَةً فَأَصَابَهَا عَيْدَةٌ شَيْءٌ** ایک شخص نے قربانی کا اچھا
 جانور خریدا پھر اس پر کچھ آفت **أَمَى عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَبَعْنَا كَثِيرًا نَضَعِي بِهِ فَأَصَابَ الذِّئْبُ**
مِنْ الْبَيْتِ وَأَكْنَه فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَضَعِي أَبُو عَمْرٍو خَدْرَى سے روایت
 ہے منہ ایک سینڈہ خریدا قربانی کے لیے پھر بیڑیا اسکے سر میں یا کان کاٹ لو گیا منہ ان حضرت صلی
 علیہ وسلم سے پوچھا اپنے فرمایا اسکی قربانی کر **ف** اسکا نکالا احمد ابو یحییٰ نے بھی لیکن اسکے اسناد
 میں جابری جعفی کذاب ہے اور علماء نے کہا ہے کہ اگر قربانی کے جانور پر خریدنے کے بعد آفت آوی تو اسکو طہان
 ضرور ہے **بَابُ مَنْ فَخَّحَ دِشَاءَهُ عَنْ أَهْلِهِ سَارِي كَرِهَ وَالْوَلَدُ كَرِهَ** سے ایک بکری قربانی کے لیے
 کافی ہے **عَمْرُو بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتْ الطَّحَايَا فِيكُمْ عَلَى**
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَيِّضُ
دِشَاءَهُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نِمَا كَلُونُ وَنُطْعَمُونَ لُتْمَةً بَا هِيَ النَّاسُ فَصَادَ كَمَا تَرَى عَطَانِ سے روایت ہے
 اور منہ ابو ایوب انصاری سے پوچھا تم ان حضرت صلی علیہ وسلم کے زمانہ میں کیسی قربانی کرتے تھے
 اور منہ کہا آپ کے زمانہ میں ہر آدمی اپنے اور اپنے لہ والوں کی طرح سے ایک بکری قربانی کرتا پھر وہ سب
 اس میں سے کھاتے اور کھاتے (فقیروں اور دوستوں) لیکن اسکے بعد لوگ فخر کرنے لگے قربانی میں
 اب تو یہ حال ہے جیسے تو دیکھتا ہے **ف** کہ ایک گھر میں دس آدمی ہیں تو دس بکری قربانی کرتے ہیں

اور میرا کہ اتنا ایک شخص کی طرف سے دس دس بکری کرتے ہیں یہ سیران اور بکری اور جو عبادت خلاف سنت اور فخر کی راہ کی جاوے اس میں بجائے نواب کے عذاب کا ڈر عمدہ بات یہی ہے کہ سنت کے مطابق ہر گھر چھ ایک بکری قربانی کیجاوے کہ حنفیہ کے جواز نہیں جانتے **عَنْ اَبِي سُرَيْجَةَ قَالَ حَمَلَنِي اُمِّي عَلَى الْجَنَادِ بَعْدَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الشُّنَّةِ كَاَنْ اَهْلَ الْبَيْتِ يُصْحَنَ بِالشَّاةِ وَالْقَاتِنِ دَالَانَ يَخْلَعَانِ حَيْثُ اُنَا اَبُو سُرَيْجَةَ رَوَيْتُ هُوَ مَا كَرِهَ الْوَلَدُ** نے حکم مجبور کیا خلاف سنت کام پر اس کے بعد جب ہم عمل کرتے تھے سنت پر پہلے یہ حال تھا کہ ایک گھروالو بکری یا دو بکریوں کی قربانی کرتے اگر لوگ زیادہ ہوتے، اور اب اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہماری ہمسایہ کو بخیل کہتے ہیں۔ **ف** تو ان کے طعن کے ذریعہ خلاف سنت بہت سی بکریاں قربانی کرنا بڑی بین لیکن خدا کے خاص بندے کیسے طعن و تشنیع سے نہیں ڈرتے اور سنت کو موافق فی کہ ایک ہی بکری کاٹتے ہیں **بَابُ مَنْ ارَادَ اَنْ يَصْحَوْ فَلَآ يَخْذُ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ وَافْخَا رَهْ** جو شخص سردانی کرنا چاہتا ہو وہ بیچھ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک اپنے بال اور ناخون نہ کترادی **ف** حکم استحباً ہے شافعی اور ان کے اصحاب کے نزدیک اور سعید بن جبیر اور ربیعہ اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور اصحاب حدیث نے کہا کہ حرام ہے ہر بال کترانا یا ناخون اس میں جتنا کہ قربانی سے فارغ نہ ہو اور ابوحنیفہ نے کہا جائز ہے **عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّكَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَارَادَ اَحَدُكُمْ يَصْحَوْ فَلَآ يَمْسُ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا يَكْتُمُ شَيْئاً اَمْ سَلِمَةَ رَوَيْتُ اَنَّ حَضْرَةَ اَلِ** اس پر علیہ وسلم نے فرمایا جب بیچھ کا جائز ہو جاوے اور تم میں کو کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو اپنے بال اور بدن میں سے کچھ نہ بیوے **ف** جب تک قربانی نہ کرے یہ حدیث دلیل ہے امام احمد اور المحدث کی **عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَاَرَادَ اَنْ يَصْحَوْ فَلَآ يَقْرَبَنَّ لُقْمَةً وَلَا خُفْرًا اَمْ سَلِمَةَ** نے کہا ان حضرات علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے بیچھ کا جائز دیکھے اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو تو اپنے بال اور ناخون نہ کترادی **بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الْأُصْحِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَا رَوَاهُ سَمِيعُ** جانور قربانی کا ذبح کرنا منع ہے **عَنْ النَّسَائِيِّ اَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ يَوْمَ الْحَسْبِ يَغْنَى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَأَقْرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يُعَيِّدَ اَنَّ بَنِي مَالِكٍ رَوَيْتُ اَنَّ اَبِي سُرَيْجَةَ رَوَيْتُ اَنَّ اَبِي سُرَيْجَةَ رَوَيْتُ اَنَّ اَبِي سُرَيْجَةَ رَوَيْتُ** ان حضرات علیہ وسلم نے حکم کیا دوبارہ قربانی کرنے کا **ف** ابن تیم نے کہا صحیح حدیثیں وارد ہیں کہ میں کہ نماز سے پہلے جو ذبح ہو گا کافی نہ ہو گا خواہ نماز کا وقت آگیا ہو یا نہ آگیا ہو اور یہی امر کا دین ہے حکومت اختیار کرتے ہیں اس کے خلاف باطل ہے اور مرد نماز سے المم کی نماز ہی عید گاہ میں یا مسجد میں اگر المم نہ ہو تو ہر

ف اسکو احمد اور ترمذی اور ابن حبان اور بیہقی نے نکالا اور ترمذی نو کما وہ صحیح ہے اور اکثر علما اور احمدیت
 کا یہی مذہب ہے کہ ٹکے کیطرت و عقیقہ میں دو بکریان کرنا چاہئیں اور ٹکے کیطرت ہوا ایک اور ابو داؤد اور ابن
 نے ابن عباس سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن کیطرت و عقیقہ کیا ایک ایک منبہ ہو کا صحیح کہا
 اسکو عبدالحق اور ابن دقیق العید نے اور مخالف نہیں ہے اہل حدیثوں کے کیونکہ ان میں زیادہ ہے اور قول لغز
 مقدم ہے اور امام مالک نے نزدیک عقیقہ میں ایک ہی بکری ہے حدیث کے رو سے اور محل نے کہا اصل سنت ایک
 بکری سے ادا ہوتی ہے اور دو بکریان کامل سنت ہیں اور شافعی نے کہا عقیقہ کمانے اور لصدق کرنے میں
 غسل قربانی کے ہے اور سنون ہے اسکا کثرت بیکار اور اسکی ہڈی نہ توڑیں گے (روضہ) **عَنْ سَلْمَانَ بْنِ**
عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الْعِلَامِ عَقِيقَةً فَأَخْرِجُوا عَنْهُ دَسًا وَاصْطُوا
عَنْهُ الْإِذَى سلمان بن عامر ضبی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ
 کے ساتھ عقیقہ ہے نو ایک خون اسکیطرت ہوا اور نجاست کو اسپرے دور کرو **ف** اپنے ساتویں دن اسکو
 بال کر اسکے بال نہ اداؤ اور عقیقہ کرو یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری نے بھی نکالا **عَنْ سَمُرَةَ عَمْرِو بْنِ**
لُحَيْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عِلَامٍ مَرْتَعَيْنِ بِعَقِيقَتِهِ تَذْنُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلِلُ رَأْسَهُ وَلَيْسَتْ سَمُرَةٌ
 روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک ٹکا کر دے اپنے عقیقہ میں جیسے گردی چیرے فائدہ نہیں
 اٹھا سکتے بغیر رو بہ ادا کیے ہوئے ایسی ہی لٹکے کبی صحت اور سلامتی اور مبارکی عقیقہ سے ہوتی ہے تو
 عقیقہ کا جانور ساتویں دن کا ناجاد دے گا اور سیدن اسکا سر منڈا جا دے گا اور ہکانام رکھا جاوے گا **وَلِكَاف**
 اسکو احمد اور ابن سنن اور مالک اور عبدالحق نے نکالا اور ترمذی نے کما وہ صحیح ہے مگر حسن نے سمر سے نہیں سنا
 اور احمد اور ابو داؤد نے عمر بن شیبہ عن ابیہ عن جدہ نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھ گئے
 عقیقہ سے آپ فرمایا میں عقوق (والدین کی نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا گویا آپ نے اس نام کو باجا نا لوگوں
 نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ سے پوچھتے ہیں اگر کچھ پیدا ہو تو کما کرنا چاہیے آپ فرمایا جو کوئی تم میں سے کچھ
 انہو کچھ کیطرت کرنا تو کرے ٹکے کیطرت سے دو بکریان اور ٹکے کیطرت ہوا ایک اور حدیث ہے یہی
 نکلتا ہے کہ عقیقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب بن کتا ہوں اکثر علما کے نزدیک عقیقہ سنت ہے مگر ابو حنیفہ سے
 منقول ہے کہ وہ سنت نہیں ہے اور ظاہر ہے اور حسن بصری کے نزدیک واجب ہے اور بچہ کے بال منڈ کر اسکو
 توٹے چاندی یا سونے سے وہ حیرات کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو ایسا ہی حکم دیا کہ امام حسن

کے بال منڈ کر اسکے وزن چاندی خیرات کرین نکالا اسکو احمد اور بقیہ نے بیہی کی ربوہ میں ہے کہ حضرت فاطمہ نے
 امام حسن اور حسین اور زینب اہل کلمہ ہر ایک کے بالوں کے وزن چاندی صدقہ دی اور ترمذی اور حاکم نے حضرت
 علی کے ایسا ہی نکالا اور طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے نکالا کہ سات باتین سنت میں کچھ میں ساتوین دن
 نام رکھنا ختم کرنا نجاست بد بیز نکالنا کان میں سوراخ کرنا عقیقہ کرنا سر منڈنا عقیقہ کا خون اسکے سر میں بہتہ کرنا
 بالوں کے ہموں چاندی یا سونا خیرات کرنا اسکے اسناد میں رواد بن جراح ضعیف ہے باقی راوی ثقہ میں
 اور کان چھیدنے اور سر کو خون سے بہتہ کرنے کا علمائے انکار کیا ہے اور ابو داؤد اور نسائی نے باسنا صحیح بریدہ
 سے نکالا کہ ہم جاہلیت کو زمانہ میں جب کچھ پیدا ہوتا تو بکری کا کٹ کر اسکا خون کچھ کے سر پر لگاتے جب اسکا
 اسلام کو لایا تو ہم بکری کاٹتے تو لیکن کچھ کے سر پر عطران لگاتے اور ایسا ہی نکالا بن جہان اور ابن اسکندر
 نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے (روضہ مختصر) **عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَزَلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغَوَّضُ الْعُلَامُ وَلَا يُمَسَّ إِلَّا بِدَمٍ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا عقیقہ کیا جاوے گا اس کے کھیر سے لیکن اس کے سر میں خن (عقیقہ کے جانور کا جیسے جاہلیت میں مروج
 تھا) نہ لگا یا جاوے گا **بَابُ الْفَرْعَةِ وَالْعَتِيرَةِ** فرعہ اور عتیرہ کا بیان **وَبِانْ دُونَ** ان دونوں کی تفسیر آگے
 آئی ہے **عَنْ نُبَيْتَةَ قَالَتْ نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا**
نَعْتَرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي نَجَبٍ فَمَا كُنَّا نَأْكُلُهَا قَالَ أَذْجُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي آيٍ نُسْهِرُكَانَ قَرِيبُ
بِهِ وَأَطِيعُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَفْرُجُ فَرْعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا كُنَّا نَأْكُلُهَا قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ
فَرْعٌ تَقْدُوهَ مَا شِئْتُمْ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَتْ ذَبَحْتَهُ نَضَلًا فَتَلْبَحِمُهُ أَرَأَيْتُمْ قَالَ بَلَى قَالَ عَلِ ابْنُ الشَّيْبِلِ بَانَ
ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ مِنْ بَنِيهِ روایت ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت
 کے زمانہ میں عتیرہ کیا کرتے تھے تو اب آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کے لیے ذبح کرو جس میں
 میں جاہلو اور نیکی کرو اس کے لیے اور کھانا کھلاؤ (غریبوں کو) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم فرعہ کیا کرتے
 تھے جاہلیت میں اب آپ کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر حربے والے جانور دن میں فرہ ہے جسکو جتنے تیرا جانور
 حرب وہ بوجہ لائے کے لائق رہے جو ان (جو جاوے ہو) تو اسکا گوشت تصدق کرے مسافروں
 پر تو یہ بہتر ہے **وَالْعَتِيرَةُ** کا تو بیان اوپر گزر چکا کہ وہ جب کی قربانی ہے اور فرعہ جاہلیت میں مروج تھی
 وہ پہلو نا بچہ ہے ناؤ کا اسکو شکر کاٹتے تھے تو ان کے لیے اور بعض لوگ کہا جب سوانٹ کسی کے

پاس ہو سی ہو جاتی تو وہ ایک بچہ کا مٹا اسکو فرع کہتے سلام میں بغیر ہو گیا اور آپؐ فرمایا کہ بچہ کے کاٹنے سے توبہ
 بہتر ہے کہ اسکو حیاں ہونے اور خبیث ضبط اور طیار ہو جاوے سوقت کاٹ کر مسافروں کو کھلا بعضوں کے کما فرع اور غیرہ
 اب بھی سب سے لیکن خدا کے لیے کرنا چاہیے اور حدیث کے فرع کا حوازی رکھتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ حبیب عجمان ہو جاوے
 تو اسکو اسکی راہ میں دید کہ جہاد میں اسپر ساری کیلوسے یا بوجہ لاوا جاوے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فِرْعَنَةَ وَلَا عَتِيَّةَ قَالَ هَاشِمٌ فِرْعَنَةُ وَأَوَّلُ الشَّنَجِ وَالْعَتِيَّةُ الشَّاهِدُ يَدُجُهَا
هَذَا الْبَيْتُ فِي حَبِيبٍ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ فرع ہے نہ عتیرہ
 اپنے وجہ اور ضرور نہیں ہے یا لغو ہے کیونکہ جاہلیت کی رسم ہے ہشام نے کہا فرع پہلونا بچہ اور غیرہ وہ بکر
 حکو کہہ دالے جب میں ذبح کرتے تھے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فِرْعَنَةَ وَلَا عَتِيَّةَ**
قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هَذَا ابْنُ فَرَايْدُ الْعَدَنِيِّ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُمَا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع ہے نہ عتیرہ
 ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث محمد بن عمر عدنی کے نام و حدیثوں میں **بَابُ إِذَا دَجَّجْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ** جب ذبح
 کرے تو اچھی طرح ذبح کرے **عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي أَسَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ**
كَتَبَ أَحْسَنَ عِلْمٍ لَكُمْ لِيَوْمِ نَادَى أَتَقْتُلُونَ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا دَجَّجْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلِيَوْمِ لَعَلَّكُمْ
تُفَرِّقُونَ وَلِيَوْمِ ذِيحِجَّةَ خدا و ابن اس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے
 ہر چیز میں احسان فرما کیا ہے (یعنی جم اور انصاف) جب تم قتل کرو تو اچھے طرح قتل کرو (تاکہ قتل کو تکلیف نہ ہو)
 اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طرح ذبح کرو اور تم میں سے ایک اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام دیوے **فَإِنْ ذَبَحْتُمْ**
بَعْدَ تَعْوِذِي دِيرَ ثِيَرٍ جَدِي مَيَّا تَكُ كُثْمُذُ ابو جاد ی سوقت کماں نکالے اور کاٹے یہ حدیث صحیح ہے اسکو امام احمد
 اور سلم اور سائی نے ہی نکالا **عَنْ أَبِي سَمِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلٌ رَهْوٌ مَجْجُ**
شَاةٌ يَأْذُنُهَا فَقَالَ دَعْ أَذُنَهَا وَخُذْ لِسَانَهَا ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص
 پر بگڑے وہ ایک بکری کو گسیٹ رہا تھا اسکا کان بکڑے آپؐ فرمایا اسکا کان چوڑی اور اسکی گردن بکڑ
 (تاکہ بکری کو تکلیف نہ ہو) سبحان اللہ آپؐ رحمۃ اللعالمین ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ**
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَا الشِّفَارِ دَانُ تَوَارِي عَنِ الْجَاهِلِمْ وَقَالَ إِذَا ذَبَحْتَ أَحَدَكُمْ
فَلْيُحْضِرْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ پرین کے تیز کر نیکا اور چہرین
 کو جانوروں سے چھپانے کا (تاکہ پہلے سے انکو مہیبت نہ ہو جاوے) اور فرمایا آپؐ سب کوئی تم میں سے ذبح کرے

حدی بن حاتم سے روایت ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تم نکال کر کیا کرتے ہیں تو کہی چہری نہیں ہوتی البتہ تیرے چہرے پر ہوتا ہے
یا لکڑی کی کپیاں (باریک ٹکڑا) آپ نے فرمایا جس سے جب اس سے خون بہا دو اور اس کا نام لے ف اسکو امام جم
اور شامی اور ابو داؤد اور حاکم اور ابن حبان نے ہی نکالا **عَنْ زُرَّافٍ بْنِ خَدَّاجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ فِي اللَّعَازِي فَكُلَّا نَكُونُ مَعَنَا مَذْيُ نَقَالَ مَا أَغْصَا
الذَّمُّ وَكَوْنُكُمْ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَكُلَّ عَابِرِ السَّبِيلِ وَالطُّفْرُ فَإِنَّ السَّبِيلَ عَظُمُ وَالطُّفْرُ مَذْيُ الْكَلْبَةِ رَافِعُ بْنُ خَدَّاجٍ
سے روایت ہے، ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک غریب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لڑائی میں ہوتے
ہیں اور ہماری ساتھ چہری نہیں ہوتی آپ نے فرمایا جو خون بہا دو اور اس کا نام لے اس پر لیا جاوے اسکو کما سوا دانت
اور ناخن کے ان دونوں چیزوں سے فرج کرنا درست نہیں ایسے کہ دانت ٹہری ہو اور ناخن جھنڈیوں کی چہری
ہے ف یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے نکالا الحمد للہ یہ حدیث کا یہی قول ہے کہ سوا دانت اور ناخن کے ہر دانت
دار تیز چیز سے فرج درست ہے اور دانت کو مثل ہے ہر ہڈی تو درست ہے جو کچھ کرنا تلو اور چہری اور نیزے اور تیر کے
بہال اور دوا ہر ہڈی اور لکڑی اور زکل اور کانچ اور آئینہ اور ٹیکری اور تانبے اور ٹین وغیرہ سے غرض جو چیز
تیز ہو کہ خون بہا کر اس سے فرج درست ہے اور ذبیحہ حلال ہے اور شامی نے کہا فرج میں معلقوم اور مری کا کٹ جانا
شرط ہے اور دو صین کلبی کا کٹ ڈالنا مستحب ہے امام احمد سے بھی اس حدیث کا یہی قول ہے اور لیث اور ابو ثور اور داؤد
اور ابن منذر نے لکھا ان سب کا کٹنا شرط ہے اور ابو حنیفہ نے کہا اگر ان چاروں میں سے کوئی بھی کٹ جاوے تو مستحب
ہے اور مالک نے کہا کہ معلقوم اور دو جان کا کٹنا ضرور ہے مری کا کٹنا شرط نہیں ابن منذر نے کہا علما کا جواب
ہے اس پر کہ جب معلقوم اور مری اور دو صین کٹ جاوے اور خون بہا جو فرج ہو گیا (نوی) در میں الحمد للہ
کے مذہب میں اور داج کا کٹنا ضرور قرار دیا ہے **بَابُ الْمَكَلِّ بِسُفِّ الْكَلْبِ** کا بیان ایسے جھیلنگ اور کمال
زَكَالْمُ كَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِغِلَامٍ يَسْلُكُ شَاةً فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتُ حَقٌّ أَوْ يَكُ فَاذْخُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ بَيْنَ الْكَلْبِ
وَالْحَمِيمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَمَرَّتْ إِلَى الْإِبْطِ وَقَالَ يَا غِلَامُ هَكَذَا مَا سَلَحُ نَمَتْ مَقَى وَمَقَى لِلنَّاسِ
وَكَمْ يَتَوَقَّعُنَا أَبُو سَعِيدٍ فَذَرَى سے روایت ہے، ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑکے پر گزے جو ایک بکری کی کمال
نکال رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا تو لاگ ہو چامین بچھ نہلاتا ہوں بہر اچھے اپنا ہاتھ گھیر دیا کمال لڑکوں
کے یہ جو میں جانتا کہ بغل تک آپ کا ہاتھ غائب ہو گیا آپ نے فرمایا اے لڑکے اس طرح ہو کمال نکال بہر آپ

وہاں چلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ یہ کہ مکہ بکری بخش نہیں کی۔ باب النبی عن ذیہذکات
 الذی دودہ والی جانور کے ذبح سے ممانعت عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلاً من
 الانصار فآخذ الشفرة لیذبح لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایاک والحلوب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درانصاری باس
 تشریف لائے اس نے چہری لی آپ کے لیے جانور کاٹنے کو آپ نے فرمایا دودہ والی ست کاٹو دودہ والی جانور
 کا بلا عذر کاٹا مکروہ ہے کہ یہ دودہ سے بہتوں کو فائدہ ہو سکتا ہے بہت دنوں تک لوگوں کو کھانے میں یہ
 فائدہ جاتا رہے عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ولیم انطلقنا
 الی الکوفہ قال فانطلقنا فی القصر حتی اتینا الحائط فقال مرحباً بآہلنا ثم أخذ الشفرة فشح حال
 فی الغنم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک والحلوب او قال ذات الذر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 عنہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اور حضرت عمر سے فرمایا ہماری ساتھیوں کو قہنی باس ابو بکر نے کہا
 ہر جم چلے جانے کی رات میں یہاں تک کہ بالغ میں پہنچے یہی وہ قہنی کے جس کا نام ہری بن عبد اللہ بن رفاعہ تھا
 تھا وہ بولام حباد اہل ہر اس نے چہری لی اور بکریوں میں گھوما آپ نے فرمایا دودہ والی بکری سے بچو دینے سے کہو
 ست کاٹنا باب ذبیحۃ الذبائح عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امرأۃ فجعت
 شاةً فحجبت فذلک لیسئل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذلک لیسئل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امرأۃ فجعت
 بکریاں تین جو بسلع ہاٹیں جہتی تین اکی ایک چوہری نے ایک بکری کو باہاد مرنے کے قریب ہی تو ایک بہر توڑا
 اس سے اس بکری کو فوج کر دیا بخاری ایک عورت نے ایک بکری کو ذبح کر دیا ایک بہر سے ہر اس کا ذکر آیا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ لوگوں سے کہا ابی اس بکری کو ست کہا وہ جب تک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم سے عورتوں کو نہ پہرہ خود گئے یا انہوں نے کسی کو بھیجا اس نے ان حضرت کو اس کو چھپا آپ اس میں کچھ
 برائی نہیں دیکھی احمد اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے حکم دیا انکو اس کے کہانے کا اس سے نہ نکلا کہ عورت
 اور غلام کا ذبیحہ جائز ہے اور یہی مذہب اہل علم کا باب الذکوۃ النادمین البہائم جو چار بہا بہ قابو سے
 ماہر ہو جاوے (یعنی وحشی ہو جاوے ہاگ نکلا) اس کی ذکوۃ یہ ہے عن رافع بن خدیج قال قال کنا مع النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا منک بعیراً فمروا رجلاً یسہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لہا
 اذیلاً احسبہ قال کا داید الوحش فما ملککم منہا فاصنعوا یہاں تک کہ ارفع بن خدیج سے روایت ہے

ہم ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا ایک غریب ایک اونٹ بگڑ گیا تو ایک شخص نے اسکو تیر مارا سوقت کو گرا
 لے پاس گھوڑی نہ تھی وہ تیر کھا کر رک گیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان جاہل باہون میں ہی بیٹھے وحشی
 ہوجاتے ہیں جنگلی جانوروں کی طرح ہر جو کوئی تم کو ہانتہ نہ آویز اس کے ساتھ ایسا ہی کرو ف یعنی تیر بچھی وغیرہ
 سے مار دو سب اسکو کھرا کر دہر جاوے تو حلال ہوگا یہ ذکوۃ اضطراری ہے اسکا حکم مثل ذبح کے ہے جب ذبح
 پر قدرت نہ ہو اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توبہ ہے اگر بندوق سب اسکو کھرا کر دہر جاوے اور جانور مر جاوی ذبح
 کرنے سے پہلے نوہ حلال ہے یہی قول ہے محققین الہدیت کا اگرچہ بعض خفیہ اسمین شک کرتے ہیں علیٰ کمالی
 العذر ایضاً یہ کہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَكُونُ الذَّكَاةُ الْإِنِّي الْهَكَوُ وَاللَّيْلَةُ قَالَ لَوْ كُنْتُ فِي
 فَيْدٍ هَذَا كَجَزَاءِ ابْنِ ابْنِ الْعَشْرَاءِ اسامہ بن مالک داری سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ذکوۃ نہیں
 ہوتی مگر خلق اور کوڑی کے بیچ میں آپ نے فرمایا اگر تو اسکی زبان میں کو بیج دیوی تو بی کافی ہے ف اسکو
 نکالا احمد اور اصحاب بن نے لیکن اسکی اسناد میں کئی محمول ہیں اور ابوالعشر ای محمول ہے اس کے کو
 نے روایت نہیں کیا سو احمد بن سلمہ کے اور اسکا باب بیجا نہیں جاتا تو اس روایت پر سند نہیں لے سکتے لیکن
 رافع کی روایت جو اب پر گزری وہ صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے بھی نکالا اور جو احمد بن حنبل نے اسکو اگر ان
 میں کو بیج دی تو وہ ہی کافی ہے اسکا مطلب ہے کہ جب بیج پر قدرت نہ ہو جیسے جنگلی جانور بھاگ رہا ہو یا گھریلو
 جانور وحشی ہو جاوے باب التھقی عن حنیب البہاقم عن المثقف جانور کو باند بکرنشانہ لگانا اور مثلاً
 کرنا منع ہے عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول یا ایہا النائم
 ابوسعید خدری نے اسے اسے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانوروں کا نشانہ کرنے سے
 ف یعنی انکا کوئی عضو کٹنے سے مثلاً ناک کان ہانتہ باہون وغیرہ کیونکہ اس میں جانور کی تعذیب ہو
 اور وہ حرام ہے عن ابی النضر بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حنیب البہاقم
 انس بن مالک سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانوروں کو باند بکرنشانہ سے مثلاً تیزون
 کا یا گولیوں کا نشانہ اسکو کرے عن ابن عباس بن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحسد
 شہتا فیہ الروح غیر متا ابن عباس نے اسے متا لای عمن سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
 چیز میں جان ہو اسکو نشانہ مت بناو عن جابر بن عبد اللہ اللہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول ان یقول فی الدواب حبلاً جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

کیا کسی جانور کو باندھ کر تیر لگانے سے وف جب جانور کو باندھ کر اس طرح سے مارنا منع ہوتا تو انسان کو اس طرح سے مارنا بطریق اولیٰ حرام ہوگا فہوسن کے کہ ہمارے زمانہ میں بٹے لوگ قاتل ہر وسیع فصاحس کہتے ہیں کہ اسکو اکابرے خستے باندھ دیتے ہیں پھر ب لوگ ملکر اسکو گولیوں سے مار دیتے ہیں اسکو تعزیر کہتے ہیں فیصل بالکل خلاف شرع ہے اور عجیب ہے کہ عرب کے علماء اس سے منع نہیں کرتے باب النبی عن الحکم الجلالہ کہ جو جانور نجاست کماوی دینے جلالت اسکے گوشت و مانت عمن انہی قال انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحکم الجلالہ الذوالکبرا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جلالت کے گوشت اور دودھ سے وف اسکو نکالا امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حسن ہے اور امام احمد اور ابو داؤد اور سنائی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے نکالا اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا اور ابن دقیق العید نے ابن عباس سے کہ منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالت کے گوشت کمانے اور اسکا دودھ پینے سے اور احمد اور سنائی اور حاکم اور داقطنی اور بیہقی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جہدہ سے ایسا ہی نکالا اور اس باب میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں اور یہی سند ہے امام احمد اور ترمذی اور شافعیہ اور امامیہ کا اور اہلحدیث بھی اسی کے قائل ہیں لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ جلالت کا گوشت حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے اور ظاہر احادیث اسکو مقضیٰ ہیں کہ حرام ہو دے اور یہی قول ہے اہلحدیث کا اور بعضوں نے کہا اگر مرغی جلالت ہو تو اسکو تین روز تک بند رکھو اور دوسرے جانور دن کو دس ذرا اور نجاست ان دنوں میں کمانے دے اس کے بعد اسکا گوشت کمانا درست ہے اور یہ قیاس کے موافق ہے کیونکہ حرمت کی علت نجاست کمانا تہی وہ جاتی رہی تو حرمت بھی نہ ہوگی رد و نہ زیادۃ باب الحکم الجلیل گوشتوں کے گوشت کا بیان وف گوشت کے گوشت میں اختلاف ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ وہ حلال ہے اور حنفیہ نے کہا کہ وہ حرام ہے حرمت اور عظمت کی وجہ سے انسان کا گوشت حرام ہے حرمت اور عظمت کی وجہ سے نجاست کی وجہ سے اور دلیل لی اوہنوں نے خالد بن ولید کی حدیث سے جو آگے آئی لیکن وہ ضعیف ہے اسکی سند میں یحییٰ بن ولید ہے اور صالح بن یحییٰ اور اسکا باپ محبوب ہے بخاری نے کہا اس حدیث میں اعتراض ہے اور بیہقی نے کہا اسکا اسناد مضطرب ہے اور خطاب بنی نے کہا اسکی اسناد میں اعتراض ہے اور صالح بن یحییٰ عن ابیہ عن جہدہ انہیں سے کسی کا سماع ایک دوسرے سے معلوم نہیں ہوتا اور ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے اور سنائی نے کہا اباحت کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہ اگر صحیح ہو تو منسوخ ہے اور باب کی حدیثیں صحیح ہیں انہی اباحت اور حلت گوشت کی معلوم ہوئی ہے اور یہی صحیح ہے سخن اکماؤہ نہایت اویس کہ قال شخرنا فرسنا فاکلنا

کہ وہ نجاست کہتا ہے و امام مالک اور ایک طاہفہ علیا کو نزدیک سببی کا لگد با حلال ہے وہ کہتے ہیں یہ مانفت
 اسوجہ سببی کہ اونہون نے لوٹ کا مال تقسیم پہلے کہنا ناجاہا اور وہ منع ہے جسیر اور پگنڈرا اور دلیل لیتے ہیں غالب
 بن ابی جرحی روایت سوا سکو ابو داؤد نے نکالا اس میں یہ ہے کہ کہلا انچر گمراہ والون کو سونی گد ہون میں سے اور منی
 انکو حرام کیا تھا نجاست کہنا نیکی و صبت لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور اضطراب الاسناد ہی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ابی معبد یکریب النکد فی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشیاء حتی ذکر الخمر الا نسیۃ
 مقدم ابن سعد دیکر یہ روایت ہو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو حرام کیا ان میں سے سببی کے گد ہون
 کا ہی ذکر کیا عیوب البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الخمر الخمر
 الاہلیۃ نیکۃ و نسیۃ نیکۃ لہ یا مرنایہ بعد برا بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے مکد یا سببی کے گد ہون کا گوشت ہینک بنی کے لیے کجا ہوا یا کجا ہوا اسکے بعد حکم نہیں دیا اسکو
 کہنا نیکا (تو مانفت قائم رہی) عن سکتہ بن الککوع قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم غزوة خیبر فامسى الناس وقد والینا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ما
 توفدنا قالوا علی الخمر الا نسیۃ فقال اھربوا ما فیھا و اکتسروھا فقال رجل من
 القوم اھربوا ما فیھا و تغسلوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذآلک سلم بن اکوع روایت
 ہنہ جہاد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کا پہر شام ہو گئی لوگوں نے آگ جلایا آپ نے فرمایا کیا کجا
 ہو او نہون نے کہا سببی کے گد ہون کا گوشت آپ نے فرمایا جو کچھ ہانڈی میں ہے اسکو بھاؤ اور ہانڈی میں توڑ
 ڈالو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم جو ہانڈی میں ہے اسکو بھاؤ اور ہانڈی میں توڑ ڈالیں آپ نے
 فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (میں نے اختیار ہے خواہ ہانڈی سمیت ہینک دیا ہانڈی کو دھو کر رکھ لو) عن
 الحسن بن مالک ان سادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نادى ان الله ورسوله یحبانکما عن الخمر
 الاہلیۃ فیاکھا یرجس ان بن مالک روایت ہو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا میں کہ کہہ دو
 اسکا رسول و دونہم کو منع کرتے ہیں سببی کے گد ہون کے گوشت سے کہو کہ وہ نا پاک ہر باب الخمر البقاع
 حجر کے گوشت کا بیان و حجر کے گوشت کی حرمت کیلئے کوئی صحیح حدیث نہیں ہے لیکن چونکہ حجر گد ہون
 گد ہون سے پیدا ہوتا ہے اور گد ہون حرام ہے اسوجہ ہی حجر کا ہی نہ کہنا بہتر ہے عن جابر بن عبد اللہ قال
 کما ناکل الخمر فقلت فالبقاع قال لا طبرین عبد اللہ سے روایت ہو اونہون نے کہا ہم گد ہون

کا گوشت کھاتے تھے میں نے کہا اور حُجْرُون کا اونٹوں نے کہا نہیں **ف** یہ حدیث صحیح ہے لیکن اس صحیح کی حرست نہیں نکلتی **عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ذَاتٍ لَحْمٍ لَأَكَلَتْهُ** وَحُجْرُونِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ حَضْرَتَ صَالِي اِسْمَ عَلِيٍّ وَسَلَمَ نَعْنِي كَبَا كُورُون اور گدھوں اور حُجْرُون کے گوشت سے **ف** یہ حدیث اگر صحیح ہوتی تو عمدہ دلیل تھی ان چیزوں کا گوشت حرام ہونے پر کہوں گا لا ابد اود اور اس میں نے بھی لیکن اوپر گزرا کہ یہ حدیث اس ہند لال کے لائق نہیں ہے اور بہت ضعیف ہے **بَابُ ذِكْوَةِ الْيَحْيَيْنِ ذِكْوَةُ اُمِّهِ** بیٹ کی بچہ کی ذکوۃ اس کی ماں کی ذکوۃ ہے **ف** یعنی اگر ایک عاقل کو فرج کیا اور اس کی بیٹ میں کچھ تباہ مردہ نکلا تو اس کا کھانا درست ہے کیونکہ اس کی ماں کا فرج کرنا گویا اس کا فرج کرنا ہے یہی مذہب ہے جمہور علماء اور ائمہ فقیہ کا اور اس میں کیسے کا خلاف نہیں سوا امام ابو حنیفہ کے انہوں نے کہا کہ بیٹ کا بچہ حلال نہ ہو گا مگر جب کہ وہ زندہ نکلا اور جدا کا نہ فرج کیا جاوے اپنی ماں کی طرح اور یہ قول ان کا صحیح حدیث کے برخلاف ہے امام محمد نے بھی اس مسئلہ میں اپنی امتاذا کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو حنیفہ حاد سے روایت کرتے تھے وہ ابراہیم بن محمد تھے کہ ایک نفس کی ذکوۃ دو نفسوں کے لیے کافی نہ ہوگی اور اگر یہ قول ابراہیم بن محمد تھے کہ ناجب ہو تب ہی حدیث کے خلاف ان کا قول لغو ہے اور حجت لغو کے لائق نہیں اور جو حنفیہ کے نزدیک ناجب کا قول حجت نہیں ہے اور امام محمد نے بسند صحیحہ مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا کہ جب نافہ نخر کیے جاوے تو اس کی ذکوۃ اسکے بچہ کی بھی ذکوۃ ہو جاوے گی جو اسکے بیٹ میں ہو محمد نے کہا ہم اسی کے قائل ہیں ابن تیمیہ نے کہا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ وارد ہے کہ جنین کی ذکوۃ اس کی ماں کی ذکوۃ ہے لیکن اس کو رو کیا گیا قیاس سے کہ یہ حدیث خلاف اصول ہے کیونکہ جہ حرام ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جبکہ زبان پریتہ کی حرست اور قری اسی نے مچلی اور ڈنڈی کو حلال کیا حالانکہ وہ بھی میتہ میں اور یہ شخص قائل ہے ان دونوں کی حلت کا اور جنین میتہ نہیں ہے وہ ایک جنین ہے اپنی ماں کا فرج کی گئی اور ہر جنین کی ذکوۃ ضرور جنین پس اگر حدیث اس کی حلت میں وارد نہ ہوتی حبیب ہی وہ قیاس کے رد کو حلال ہوتا تو کیونکر حلال نہ ہو گا حسب حدیث ہی وارد ہوئی اور وہ موافق ہے قیاس اور اصل صحیحہ کے پس تنفق ہوئے اس کی حلت پر نص اور قیاس اور اصل اور جنین اس کو حرام کیا اور سننے ان تینوں کا خلاف کیا اپنی فاسد رای کی وجہ سے اور اعلام الموقعین **عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْيَحْيَيْنِ فَقَالَ كُلُّهُمَا إِنَّ شَيْئَهُمَا فَإِنَّ ذِكْوَةَ اُمِّهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُمَا اِنْجَاةً لِي مَنْصُورٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ**

میں ہرگز فرشتے اس مکان میں نہیں جاتے جہاں موت ہو چکی ہو تاکہ اپنے رحمت کے فرشتے عن ابن عباسؓ قال امر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل الکلاب ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کتوں
 کے قتل کا حکم سننا عذرا ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رأی فیما صوّتہ بامر یقتل الکلاب
 وکانت الکلاب تفتل الکلب صیداً او ماشیۃ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے ان
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلند آواز سے حکم کرتے تھے کتوں کے قتل کا اور کتے قتل کیے جلتے رہا جبکہ
 زمانہ میں اگر شکار یا ریوڑ کے کتر باب النبی عن ائمتنا الکلب الکلب صیداً او حرثاً او ماشیۃ
 کتے پالنے کی ممانعت مگر شکاری یا کسیت یا جانوروں کا کتا عن ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلباً فانیۃ ینقص من عمرہ کلبوہ فیراط الکلب حرثاً او ماشیۃ
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اسکے عمل میں سے
 ہر روز ایک قیراط کم ہوگا مگر کسیت کا یا ریوڑ کا کتا ف دوسری روایت میں یوں ہے دو قیراط روزانہ کم
 ہوں گے اور تطبیق یوں کی ہے کہ شاید کتوں کی دو قسمیں ہوں بعضوں میں ایک قیراط کی کمی ہوتی ہو
 بعضوں میں دو قیراط کی اور بعضوں نے کہا یہ باعتبار اختلاف مقامات کہے تو کہ اور مدینہ میں اگر بیضرورت
 کتا پالے تو دو قیراط کی کمی ہوگی اور شہر میں ایک قیراط کی کیونکہ مکہ اور مدینہ فضل اور اعلیٰ مقام میں
 دامن کتا پالنا زیادہ نامناسب ہے اور اس قیراط کی مقدار کوئی سنیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے ایک روایت
 میں ہے کہ ایک قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہے یہ حدیث عمدہ نصیحت ہے مسلمان کے لیے کہ بلا ضرورت کتا پالنے
 سے پرہیز کرے اور ہمارے زمانہ میں یہ بلا نسبت پہلی ہے بہت مسلمان رضاری کی مشابہت پر مری جاتے ہیں
 اور انکی طرح بلا ضرورت گھروں میں کتا رکھتے ہیں یہ کیا ہے ایک آفت ہے مسلمانوں نے اگر رضاری کی باتیں
 سیکھیں تو وہ بھی ہی کوٹ و پتلون پہنا بوٹ ڈانٹا چرٹ پینا شرب اور امانکتے بغل میں رکھنا اغیز
 سے کوئی بات بھی انکے لیے مفید نہیں ہے نہ دنیا میں نہ آخرت میں بلکہ بعضوں میں دنیا اور آخرت دونوں کی تباہی ہے
 اور جو باتیں رضاری کے مفید اور قابل تقلید تھیں جیسے علوم و کمالات ضائع کی تحصیل بہت اور شجاعت اتفاق
 اور اتحاد جبارانی سیکھ سباحت اپنی قوم کی خیر خواہی امانت داری اور دیانت اپنی حکومت کی وفاداری اور
 بہلائی شجاعت اور امن کی ترقی ملک اور طرق اور شوارع کی آراستگی اہلک اور سامان حرب ضرب کی طباطبائی
 ان میں سے ایک بات بھی کوئی مسلمان حاصل نہیں کرنا نہ ان چیزوں کے لیے جہنہ اور اتفاق کیا جاتا ہے ۔

یہی قول ہے جو ابو علی اور فقہار کا حکم ہے اِنَّ لِّلْکَلْبَةِ الْحُسْنٰی قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَہْلِ کِتَابٍ کُلٌّ فِیْ اَرْضِنَا وَبَارِضِ صَیْدٍ اَیُّیْدُ یَقُوْنُیْ وَاصِیْدُ یُکَلِّبُی الْعِلْمَ
وَاصِیْدُ یُکَلِّبُی لَدَیْ لَیْسَ یُعَلِّمُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَمَّا مَا ذَکَرْتَ اِنَّکُمْ فِیْ
اَرْضِ اَہْلِ کِتَابٍ فَلَا تَاْكُلُوْا فِیْ اَرْضِنَا اِلَّا اَنْ لَا تَجُوْدَ وَامِنْہَا بَدًا فَاِنْ لَمْ تَجِدْ مِنْہَا بَدًا فَاغْضِیْہَا
وَاْكُلُوْا مِنْہَا وَاَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ اَمْرِ الصَّیْدِ فَمَا اصْبَبْتَ یَقُوْرُیْكَ فَاذْکُرْ اِسْمَ اللّٰهِ عَلَیْہِ وَکُلْ رَمًا
وَحَدَّثَ بِکَلْبِکَ الْمَعْلَمَ فَاذْکُرْ اِسْمَ اللّٰهِ عَلَیْہِ وَکُلْ مَا صِیْدُکَ بِکَلْبِکَ الَّذِیْ لَیْسَ یُعَلِّمُ فَاذْکَرْتَ ذَکُوْرًا
اَفْکُلْ اَوْ اُنْثٰی شِئْنِیْ سَ رُوْبِیْ ہُوْ اَوْنُوْنَ لَیْ کَمَا مِیْنُ کَحَضْرَتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہَا سَ اَیَا اَوْرَمِیْنِ عَرْضِ کَیَا یَا رُوْ
اِسْمِہِم اہل کتاب کے ملک میں ہتھ میں (یعنی بیڑ اور نصاری کے) کیا ہم انکے برتنوں میں کہا دین اور ہم اس
ملک میں ہتھ میں جہاں شکار بہت ہو میں شکار کرنا ہوں اپنی کمان سے اور اپنے سکھائے ہوئے سے
اور اس کتے سے جو سکھایا ہوا انہیں پُشکارا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تونے بیان کیا کہ ہم اہل
کتاب کے ملک میں ہتھ میں تو تم انکے برتنوں میں کمانت کہاؤ مگر حسبِ لہی ہی مجبوری ہو مثلاً دوسرا کوئی
برتن نہ ملے تو انکو وہوڈالو پھر ان میں کہاؤ اور وہ جو تونے شکار کیا بیان کیا تو جو شکار تو اپنی کمان سے کرے
اُس پر اس کا نام لے (تیسرا یہ توفیق) اور اسکو کہا اور جو سکھائی ہوئے کتے سے شکار کرے اس پر ہی اس کا نام لے
رکتے کو جو پڑتے وقت ابھرا اسکو کہا اور جو شکار کرے بن سکھائی کتے سے پھر تو اس جانور کو ہارے اور اسکو فریج
کرے (اور اس کے نام پر) تو کما ف اگر فریج کرنے سے پہلے وہ جانور مر گیا ہو تو اسکا کہا نام درست نہیں یہ حدیث
صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے ہی نکالا عن علی بن عبد اللہ بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عَلِیْہِ وَسَلَّم فَقُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَّصُوْدُ بِهَذِہِ الْکَلَابِ قَالَ اِذَا ارْسَلْتَ کِلَابَکَ الْمَعْلَمَ وَذَکَرْتَ اِسْمَ
اللّٰهِ عَلَیْہَا فَکُلْ مَا اسْتَرَ عَلَیْکَ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ یَّا کُلَّ الْکَلْبِ وَاِنْ اَکَلَ الْکَلْبُ فَلَا تَاْكُلْ
فَاَنْیَ اَخَاتُ اَنْ یَّکُوْنَ اِنَّمَا اسْتَرَ عَلَیْ نَفْسِہِ وَاِنْ خَالَکَ اَکَلَابُ اُخْرَ فَلَا تَاْكُلْ قَالَ اَبُو سَاخَبَ سَمِعْتُ
یَعْقُبَ عَلَیَّ بْنَ النَّدَّیْرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اِمَامَیْنِیْنِ وَحَسْبَیْنِ حَجَّۃً اَلْکَرْمَ رَاجِلٌ عَدِیْ بِنِ مَاتَمَ مَضٰی اِسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ
سَ رُوْبِیْ ہُوْ مِیْنُ لَیْ کَمَا مِیْنُ اَن اَتِیَ حَضْرَتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے جو پھانوس میں لے کہا ہم ان لوگوں میں ہیں جو کتوں سے
شکار کرتے ہیں میں اپنے فرمایا جب تو اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو جو پڑی اور اس کا نام اپنی لہی سے جو پھر
شکار کردہ پکڑ لیں اسکو کہا اگر وہ سکھارڈالیں مگر جس وقت میں کہ کمان اس شکار میں سے کہا لہی سے تو

اسکو مت کہا اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں شاید اس کتے نے اس شکار کو اپنے کمانے کے لیے پکڑا ہو (تیرے لیے) اور اگر سکھلاؤ کتے کے ساتھ جس کو تو نے بسم اللہ مکر چھوڑا (دوسرے کتے شریک ہو گئے تو تب ہی وہ شکار مت کہا) (کیونکہ ان کتن پر بسم اللہ نہیں کہی تھی اگرچہ وہ کتے سکھلا دیے ہوئے ہوں یا بن سکھلائے) امام ابن ماجہ نے کہا اس حدیث میں جو سیری شیخ ابن علی بن منذر میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے اسناد میں حج کیے ہیں اور ان میں اکثر حج پیدل کیے ہیں و امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نکالا امر فواجب کتا شکار میں سو کہا لیوے تو پھر اسکو مت کہا اس نے وہ شکار اپنے لیے پکڑا اور احمد اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ابو ثعلبہ سے یوں ہے کہ اگر کتا سکھلا یا ہوا ہو اور وہ شکار میں ہو کہا ہی لیوے جب ہی اسکو کہا ابن حجر نے کہا اسکے اسناد میں برائی نہیں حالانکہ اسکی اسناد میں داؤد بن عمر اووی ہے اس میں کلام ہے اور یہ روایت صحیحین کی روایت کا معارضہ نہیں کر سکتی جس میں صاف یہ موجود ہے کہ جب کتا شکار میں سے کہا لیوے تو پھر اسکو مت کہا اور احمد اور ابو داؤد نوعدی بن حاتم سے نکالا کہ جس کتے یا باز کو تو سکھلا دی ہے اس کو چھوڑی اللہ کا نام لیکر تو کہا اس کا شکار جو وہ پکڑ لیوے **بَابُ صَنِيدِ الْكَلْبِ الْمُجْبُوسِ مَجْبُوسٍ كَمَا شُكِرَ** تو اسکا کہا ناکیا ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شُكِرَ كَلْبٌ فَلَمْ يَنْتَهِ عَنْ شُكْرِهِ فَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ** تو اسکا کہا ناکیا ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** سے روایت ہے کہ جو ممانعت ہوئی مجبوس کے کتے یا پرندے شکار سے نہ لینے اگر مجبوس کا کتا یا باز شکار کرے تو وہ مسلمان کو درست نہیں ہے لیکن اگر مسلمان مجبوس کا کتا یا باز لیکر اسکو اللہ کا نام لیکر چھوڑے تو وہ شکار درست ہوگا اور اسکی مثال یہ ہے جیسے مسلمان مجبوس کی چہرے سے فوج کرے یا اسکی نیرنگان سے شکار کرے اور اگر مجبوس مسلمان کے کتے یا باز سے شکار کرے تو وہ درست نہ ہوگا اسکی مثال ایسی ہے جیسے مجبوس مسلمان کی تہری سے فوج کرے (موطا) **عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبُهْمِيِّ فَقَالَ شَيْطَانٌ** ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نیرنگا لے بھیجک کتہ کو (حسن بن اور کوئی رنگ نہ ہو) اپنے فرما یا وہ شیطان ہے اس سے امام ابن ماجہ نے یہ نکالا کہ کالے کتے کا شکار درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے اور شیطان کا فر ہے اور کا فر مشرک کا ذبیحہ درست نہیں ایسا ہی قتل ہے بعض علماء کا لیکن اکثر علماء نے کالے کتے کا شکار درست کہا ہے اور کہا ہے حدیث میں تشبیہ ہے شیطان سے یعنی ایسا کتا اکثر فریاد اور بیکار ہوتا ہے) **بَابُ صَنِيدِ الْكَلْبِ نِيرِكَانَ شُكِرَ** **عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الشَّامِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ ابْرَأْ لِحَبِشَتْنِي سَ رُوِيَتْ عَنْ أَنِ هَضْرَتِ صَلَی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا کہ اس شکار کو جو تیری کمان کرے حافظ ابو عبید بن جہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے صرف رملہ کے
 لوگوں نے اسکو روایت کیا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَاجِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتَقَوَّمُ نَتَقَوَّمُ
 قَالَ إِذَا سَمَيْتَ وَخَزَقْتَ فَكُلْ مَا خَزَقْتَ عَدِيٌّ بْنُ حَاتِمٍ سَ رُوِيَتْ عَنْ
 نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تیرا انداز لوگ ہیں آپ نے فرمایا حسب تو تیرا رے اور وہ گھس جاوے (یعنی زخم کرے)
 اندک ہسکار اور خون بہاوے) تو کہا اس جانور کو جسکو تو پہاڑی ف اگر حدیث عدی بن حاتم کی آتی ہے
 کہ جو شکار معراض سے ماری (معراض بے پروا اور بے پریشان کا تیر بطور لکڑی کے جو اپنے بوجہ شکار کو مارتا ہے
 وہ مردار ہے مگر جب معراض اس میں جب جادو بطور سنان کے اور پہاڑ ڈالے تو جائز ہے اسکا کھانا اور
 امام احمد نے نکالا کہ عدی نے کہا یا رسول اللہ ہم تیرا انداز لوگ ہیں تو کونسا جانور حلال ہے اسکو آپ نے فرمایا
 جس کو تم قبیح کرو اور جو اللہ کا نام لیکر اسکو کو خچان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے لیے صرف یہ کافی
 ہے کہ وہ آکے شکار میں گھس جاوے اور کو بچوے یعنی سداغ کرے اور پہاڑ ڈالے خون بہاوے اگرچہ وہ چیز
 بہاری ہو جیسے معراض پس بند ذوق کی گولی کا جو اس زمانہ میں رائج ہے شکار درست ہوگا اگرچہ اسکو قبیح
 ذکر کے بشرطیکہ اللہ کا نام لیکر گولی یا چھڑ ماری کیونکہ گولی بدن میں گھس جاتی ہے اور بدن کو پہاڑ ڈالتی ہے
 (روضہ) ملاحظہ کیا ہے فقہانے جو لکھا ہے کہ بندہ سچ جانور مارا جادو مردار ہے تو اس بندہ سے غلامی
 سچی کا گو لہر ادا ہے جسکو غلیل میں رکھ کر مارتے ہیں غلیل کا گولہ بدن میں گھسنا نہیں نہ سوراخ کرتا ہے بلکہ چوٹ
 لگاتا ہے اپنی بوجہ کی وجہ سے تو اسکا شکار درست نہ ہوگا الا جب کہ زندہ پا کر ذبح کر لے باب الصَّكْدِ
 يَغْنَبُ لَيْكَةً اِنْ شَارَكَ جَانُورًا اَيَّاتِ مَا كَرَّ غَابَ هُوَ جَادِيٌّ بِرُءِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَاجِمٍ قَالَ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَاكَ الصَّكْدَ فَيَغْنَبُ عَنِّي لَيْكَةً قَالَ اِذَا وَجَلَّتْ فِيهِ سَهْمُكَ وَلَمْ تَحْدِ فِيهِ شَيْئًا خَيْرُهُ
 فَكُلْهُ عَدِيٌّ بْنُ حَاتِمٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے شکار کے جانور کو تیرا تاتا ہوں
 بہرہ ایک ات میری نظر سے غائب ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا حسب تو اس میں اپنا تیر پاوے اور سوا اپنے تیر کے
 اور کو بچو زخم یا مار کا اثر یا چوٹ کا) نہ پاوے اس میں تو اسکو کھاؤ کیونکہ اس کے گمان غالب ہوتا ہے کہ وہ
 اسی تیر کے صدر کے مرا جو جسم اسکو لکھ مارا گیا تھا صحیحین کی روایت میں اتنا زیادہ ہے مگر جب تو اسکو جانی
 میں پاوے تو مت کھا معلوم نہیں وہ تیرے تیرے مرایا پانی میں گرنے سے ایک روایت میں امام احمد اور

بخاری کے یوں جو جب تو شکار کو ماری بہر اسکو ایک بن یا دو دن کے بعد کاہو اور اس میں ہوا تیرے تیر کے اور کسی چیز کا اثر نہ ہو تو اس کو کھالے اور جو پانی میں گرا ہوا لے تو نہ کھا اور بخاری کی ایک بات میں ہر قسم شکار کو دیکھا میں بہر کو ڈھونڈ کرتے ہیں دو دو تین تین دن تک بعد اسکے اسکو مردہ پاتے ہیں اس میں تیر گسا ہوا آپ نے فرمایا اسکو کھاؤ اگر اس کا دل چاہے تیر ذی کی ہر دہیت میں ہر جگر اور نہوں نے صحیح کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں شکار کو تیر مارنا ہوں بہر دوسرے دن اپنا تیر اس میں پاتا ہوں آپ نے فرمایا جو جب تو جانے کہ وہ تیر سے تیر سے مرے اور اس میں کسی دزد کو کا اثر نہ پادو تو اسکو کھا اور مسلم نے ابی ثعلبہ شنی سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جب تو تیر ماری اور شکار تین دن تک غائب ہو بہر تو اسکو پادو کہہ بتا کہ وہ بد بودار نہ ہو (روضہ)

باب حصید المعراض معراض کے شکار کا بیان (معراض کی تفسیر ابی گندرجی) **احمد بن عبدی بن حاتم** قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحصيد بالمعراض قال ما أصبت بحدية فكل وما أصبت بغيره فهو وقيد عدي بن حاتم سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا جو اسکی نوک ہرے تو اسکو کھا اور معراض میں اس کے لگ کر مردہ مردہ ہے رکبو کہ وہ ایسا ہوا جیسے کوئی لاشی یا پتھر کی مار ہرے وہ مردہ (احمد بن عبدی بن حاتم) قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المعراض فقال لا تأكل إلا أن تجزئ عدي بن حاتم سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کو آپ نے فرمایا مت کھا اسکا شکار مگر جب یہ بہار ڈالے **باب ما أقطع من البهائم** وہی حدیث جو بکر ازندہ جانور سے کاٹ لیا جاوے وہ مردہ ہے **عمر بن عمر** أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما قطع من البهيمة وهي حية فاقطع منها فهو ميتة ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بکر ازندہ جانور میں سے کو کاٹ لیا جاوے (مثلاً اسکا ہاتھ یا پاؤں یا سر) تو وہ مردہ ہے **ف** اگر چہ طلال جانور میں سے کاٹا جاوے جیسے گاؤں یا بکری میں سے عجمی بن نفعہ الدارقی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تأكل من لحم البقرة في آخر الزمان قوم ينجثون أسمة الإبل ويقتعون أذناب الغنم إلا كما قطع من حي فهو ميتة متيم داری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر زمانہ میں کو بیسے لوگ ہوں گے جو اونٹوں کی کوبان اور بکریوں کی دین کاٹ لیں گے آگاہ رہو زندہ جانور سے جو کاٹا جاوے وہ مردہ ہے **ف** یہ حدیث کا اسناد ضعیف ہے دو شخص سہیل بن عیاض اور بشیر بن جربہ دونوں کلام ہے **باب حصيد الغنم** حصید الغنم کا شکار **عمر بن عمر** أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

اور حکمران کی طرف سے اس پر انعام ملتا ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے اسکو خطیب نے بھی انس سے نکالا اور جابر سے اسکی اسناد میں موسیٰ بن محمد ثنی متروک ہے ابن ملقن نے کہا متفرد موسیٰ اسکی روایت ہے اور وہ منکر الحدیث ہے عمرؓ
 اِنْ هَدَرَةٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا جَلُّ مِنْ جَدَادٍ أَوْ خَرَجَ مِنْ جَدَادٍ يَجْعَلُنَا نَفَرًا يَفْعَلُنَا بِأَسْوَاطِنَا وَنَعَالِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَبِهُوا ابْرَأُوا بَرِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلی حج یا عمرے میں تو ہمارے سامنے ایک گرہ آیا مڈلین کا یا ایک نسیم کی ٹڈیاں آئیں ہم انکو مارنے لگو اپنے کوڑوں سے اور جوڑوں سے اپنے فرمایا اسکو کما وہ دیا
 کا شکار ہے و اسکو ابو داؤد نے بھی نکالا یہ حدیث بھی ضعیف ہے اسکی اسناد میں ابو المنذر ہے وہ ضعیف ہے ابو داؤد نے کہا یہ حدیث ہم سے ترمذی نے بھی اسکو نکالا اور کما غریب ہے ہم نہیں پہچانتے اسکو مگر ابو ہریرہ
 کی روایت سے اس میں شعبہ نے کلام کیا ہے و اگر ترمذی دریا کا شکار ہو تو مجوسی اور مشرک کی پکڑی ہوئی تندی
 ہی درست ہوگی جیسے مچھلی اسکی پکڑی ہوئی درست ہے ابن عباس نے کہا دریا کا شکار کما خواہ یہودی یا نصرانی
 یا مجوسی شکار کرے اور جمہور کا یہ قول ہے کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ شکار کی وجہ سے مر جاوے یا خود بخود مر یا
 مر جاوے اور خفیہ نے کہا اگر خود بخود مر یا میں مر جاوے تو وہ حلال نہیں ہے اور اللہ کا قول مطلق ہے اَظْلَ بَلْ مَصِيدِ
 الْمَجْرُوحِ شَالٍ ہے دریا کے ہر جانور کو اور ہر قسم کی مچھلی کو اور شافعی نے سمیٹک اور مجوسی اور کیکڑے اور کتا
 اور بھو کو حرام کہا ہے اور ابو حنیفہ نے سوا مچھلی کے دریا کے اور تمام جانوروں کو اور اناریہ نے بغیر پوست
 کی مچھلی کو بھی حرام کہا ہے (روضہ مختصر) بَابُ مَا يَنْهَى عَنْ قَتْلِ كَرْنِ جَانِوَرِ كَمَا لَا مَنَعَ عَنْ عَمْرِو
 اِنْ هَدَرَةٍ قَالَ نَهَى سُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الْقُرْدِ وَالْقُفْدِ وَالْقُلَّةِ وَالْقُلَّةِ
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا (صرد) چڑیا اور سمیٹک اور چوٹی اور
 مدد کے قتل سے عَمْرِو ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى سُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ
 الْقُلَّةِ وَالْقُلَّةِ وَالْقُلَّةِ وَالْقُلَّةِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوِيَ عَنْهُ رُوِيَ عَنْهُ رُوِيَ عَنْهُ
 صلے اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو قتل سے چوٹی اور شہد کی کہی اور مدد اور صرد و صرد ایک تہ
 کی چوٹی چڑی ہے یہ جانور ستائز نہیں بلکہ ان سے فائدہ ہے شہد کی کہی شہد بنائی ہے اور چوٹی کہی
 کا گڑا پڑا اناج اور کافت اٹال جاتی ہے اور انکے مایہ نہیں کوئی نفع بھی نہیں ہے ایسے منع فرمایا کہ
 قاصد تھا حضرت سلیمان علی نبی اللہ علیہ السلام کا اور اس میں گشت بالکل کم ہوتا ہے ایسے اسکا شکار یہ

اور ساری عمر اس سے بات کی عن عبد اللہ بن معقل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ
 اِنَّهَا لَا تَقْتُلُ صَبِيًّا اَوْ لَا تَنْكُرُ الْعَدُوَّ وَذَلِكُمْهَا تَقْتُلُو الْعَيْنَ وَتَكْسِرُ الْمِثْنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ رُوَيْتِ هِرَانَ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خذف سے اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار مڑتا ہے نہ دشمن زیر ہو سکتا ہے اللہ اذکرا و خبرتہ
 جاتی ہے اور نہ ت ثلث جاتا ہے **بَابُ قَتْلِ الْاَوْذَاعِ** گرگٹ اور چپکلی کے قتل کا بیان **ف**
 ہر چند یہ جانور کسی مکہ کھاتے نہیں نہ اید اوتیے میں لیکن اس نے دل کو نفرت پیدا ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ان
 میں سمیت ہوتی ہے بعضوں نے کہا وہ عرب کے ملک میں اوشنی کا تہن یکم کر دودھ جو پس لینا ہے عن اُمِّ سَلَمَةَ
 اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّهَا بِقَتْلِ الْاَوْذَاعِ اُمُّ شَرِيكٍ رَوَيْتِ اَنَّ هِرَانَ عَنْ رُوَيْتِ هِرَانَ
 حکم کیا گرگٹوں کے مارنے کا عن اَبْنِ مَرْيَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ دُرَّغَانِي اَوْ
 حَرَكِيَةً فَلَهُ كَذَا وَكَذَا احْسَنَتْهُ وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا اَوْ كَذَا اَوْ كَذَا مِنْ الْاُولَى وَمَنْ
 قَتَلَهَا فِي الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا احْسَنَتْهُ اَوْ كَذَا مِنْ الْاُولَى ذَكَرَهُ فِي الْمَوْتِ الثَّانِيَةِ اَبُو هُرَيْرَةَ
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گرگٹ کو پہلی بار میں مارے اس کو لیے اتنے
 نیکیاں ہیں اور جو کوئی دوسری بار میں مارے اس کو لیے اتنی نیکیاں ہیں لیکن اول سے کم اور جو کوئی تیسری
 بار میں مارے اس کے لیے اتنی نیکیاں ہیں دوسرے کم عن عائشۃ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لِدُرَّغَانٍ الْفَوَاسِقَةُ حضرت عائشہ سے روایت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو بدکارہ فرمایا ف او سکی
 خفیہ اور زندیل کے لیے عن سَائِبَةَ مَوْلَاةِ الْفَارِسِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي
 بَيْتِهَا رُحْمًا مَوْضُوعًا فَقَالَتْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا لِهَٰذَا فَقَالَتْ تَقْتُلُ بِهِ هَذِهِ الْاَوْذَاعَ
 قَالَتْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا لِهَٰذَا فَقَالَتْ تَقْتُلُ بِهِ هَذِهِ الْاَوْذَاعَ قَالَتْ تَقْتُلُ بِهِ هَذِهِ الْاَوْذَاعَ
 اِنَّ اَطْفَالَ النَّارِ غَيْرَ الْوَزْغِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَقْتُلُهُمْ عَلَيْهِ فَاَمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ
 سائبہ سے روایت ہوا جو مولاء (آزاد لونڈی) امتیں فاکہ بن مغیرہ کی وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس گئیں
 اُن کو گھر میں ایک برچہ رکھا ہوا پایا تو کہا اے ام المؤمنین اس برچی سے تم کیا کرنے ہو او ہونے کا اسم اس کے
 ان گرگٹوں کو مارتے ہیں اس لیے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا
 (مرد و مردود دے) تو ساری زمین میں کوئی جانور باقی نہ رہا جس نے آگ نہ بجھائی ہو سو اگر گٹ کے وہ اور آگ
 کو پہنکتا ہوا ابراہیم کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کے قتل کا ف احمد بن حنبل سے یہ نکلا کہ گرگٹ

کا قتل مذہبی عداوت کی وجہ سے ہے چونکہ وہ دشمن تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تو سارے مسلمانوں کو اس کا دشمن نہ رہنا چاہیے اور بعضوں نے کہا شیطان گر گٹ کی شکل بنکر آگ پہنکنا تھا ایسے اپنے اس شکل کو برا جانا اور اسکے ہلک کر زیکا حکم دیا۔ حدیث یہ نکلا کہ ایک شخص کے بے کام کرنے سے کہی اسکی ساری قوم ملعون ہو جاتی ہے اور مکہ وہ بھی جاتی ہے جیسے نبی امیہ کہ ان میں کے ایک شخص یعنی زید بلبید نے اہل بیت کرام علیہم السلام کو ایذا دی مگر لوگ ساری بنی امیہ کے دشمن ہیں اور انکو برا جانتے ہیں یہ افسطری ہے جسکی روکن نہیں ہو سکتی گو شرع کے رو سے قانونی حکم یہی ہے کہ ہر شخص جو برا کام کرے اسکی نذر اسی کو دی جاتی ہے نہ اس کے قرابت یا علاقہ والوں کو جیسے اور گندہ باب ۱۱ اکل کُلِّ ذی نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ہر دانت والا درندہ حرام ہے عَزَّوَجَلَّ اِنَّ ثَغْلِبَةَ الْخَثْعَبِيِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَخَفَّ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِی نَابٍ تَمَّ السَّبَاعِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَذَلِكَ اسْمُہُمْ بِہَذَا حَتَّی مَخَلَّتْ النِّکَامُ ابُو ثَعْلَبَةَ ثَنِی ہر دانت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والا درندہ کھانے سے زہری نوکھامیر نے اہدیت کو نہیں سنا یا ناک کہ میں شام میں گیا ف دہان کے لوگوں نے یہ حدیث رحمت کی زہری اہل مدینہ میں سے تھے دہان کے لوگوں کو یہ حدیث نہیں پہنچی تھی اب اکثر احادیث میں ہوا ہے کہ اہل کو دہان یا اہل مدینہ یا اہل شام یا اہل یمن سے خاص ہیں اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو بعد صحابہ سب ملکوں میں پھیل گئے تھے بعضی حدیثیں خاص خاص صحابہ کو معلوم تھیں جو پہنچانے والے انہی ملک والوں سے بیان کیں جہاں وہ رہے ہو جسے وہ حدیثیں اور ملک والوں کو نہیں پہنچیں یا امام ابوحنیفہ اہل کوفہ میں تھے انکو بھی بہت سے حدیثیں اہل مدینہ اور اہل شام اور اہل یمن کی نہیں پہنچیں اور مجبور ہو کر انہوں نے مسائل میں قیاس کیا جو کہیں حدیث کے موافق نہ پڑا کہ نہیں مخالف عبد بناری اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور احمد بن حنبل اور ابو نعیم اور ابو حاتم اور ابن ماجہ پر انکے بعد اور لوگ جیسے طبرانی اور بیہقی اور داؤد قطنی اور حاکم اور خطیب وغیرہم تمام ملکوں میں پہرے اور ہر ایک ملک والوں کی حدیثوں کو جمع کیا اور بہت سے مسائل میں جن میں انکے مجتہدین نے قیاس کیا تھا صحیح حدیثیں یا یمن اور جو لوگ اہل حق اور متبع رسول خدا جنہی ہوں یا شاہی ہوں یا مالکی ہوں یا حنبلی انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس مسئلہ میں صحیح حدیث مل گئی پس اس پر عمل کیا اور قیاس امدادی کو جو ان کے خلاف واقع ہوئی تھی چھوڑ دیا اور پھر اپنی کتابیں لکھیں اور یہی طریقہ قیاس تک اہل حق کا رہا انکا اشارہ چند جہلہ متعلدین اور متعصبین اسکی خلاف میں کہ حدیث پہنچے ہوئے اپنی مجتہد کا قول اس کے خلاف نہیں چھوڑتے غفر لی انکو اپنے عمل کا جواب دینا ہو گا وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اکثر الحدیث اور اسکا یہی قول ہے کہ ہر دانت والا درندہ یعنی جو دانت و شکار بکڑتا ہے اور حملہ کرتا ہے وہ حرام ہے مگر بہتر یا اور شیر اور کتا اور چیتا اور ریچکا اور بلی وغیرہ اور شافعی نے کہا کہ کفار (نحج) اور لوطی حلال ہے اور ابو حنیفہ نے کہا اور درندہ کی طرح یہی حرام ہے اس طرح گیدڑ اور بوجہ وغیرہ عن **ابن مسعود** عن النبی **صلی اللہ علیہ وسلم** قال **اکل کل ذی ناب من السباع حرام** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے **انظر** **صلی اللہ علیہ وسلم** نے فرمایا ہر دانت والا درندہ کا کھانا حرام ہے **عن ابن عباس** قال **کفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **بوم خیال** **عن اکمل کل ذی ناب من السباع** **وعن اکمل ذی فک** **عن ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیر کے دن ہر دانت والا درندہ کے کھانے اور ہر پنجہ والے پرندہ کے کھانے سے **ف** اسکو امام مسلم نے نبی کا لالہ پنجہ والے پرندہ سے مراد وہ پرندہ ہیں جو پنجہ سے شکار کرتے ہیں جیسے باز بھری شکرہ عقاب چیل گد وغیرہ اور ابوہی شکار کرتا ہے پنجہ سے لہجہ ہی حرام ہوگا اس قاعدہ کے موافق لیکن افسوس ہے کہ بعض فقہاء حنفیہ کو اسکی خبر نہیں ہوئی اور انہوں نے اپنی کتابوں میں انکو حلال لکھا ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ انکو کھانا جاویگا (روضہ میں ہے کہ کبوتر بھی پنجہ کرتا ہے لیکن وہ حلال ہے اس طرح چڑیا کیونکہ وہ پاک اور نفیس ہیں) **ما تخرجہ** **کما ہے** حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جو جانور پنجہ سے شکار کرتا ہے وہ حرام ہے اور کبوتر شکار نہیں کرتا پس اسکی حرمت کی کوئی وجہ نہیں اور یہ مطلب یہ ہے کہ جس طائر کا پنجہ ہو وہ حرام ہے ورنہ طوطا اور بیت پرند کو حرام کھانا ہوگا جو پنجہ کہتے ہیں لیکن کتا تو وہ حرام ہے دوسری حدیث کے رد میں کہ پانچ بدکار قتل کیے جا دیں حل اور حرم میں اور کوسے کو ان میں سے بیان کیا اور اہل حدیث نے کہا ہر کہ جس جانور کے قتل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ ہی حلال نہیں ہو سکتا اس طرح وہ جانور بھی حلال نہیں ہو سکتے جنکے قتل سے منع فرمایا جیسے صر اور ہمد اور سینڈک اور جیونٹی اور شہد کی مکھی وغیرہ **باب الذئب والتعلک** **بہرے** اور لوطی کے بیان میں **عن عروہ** **عن ابن جریج** قال **قلت یا رسول اللہ جئتک لاسألك عن آباش الارض ما نقول فی التعلک** قال **من یأکل التعلک قلت یا رسول اللہ ما نقول فی الذئب** قال **و یأکل الذئب أحد فیہ یختر خمرین خبری** سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے آباش زمین کے کبڑوں کو آپسے پوچھوں آپ کیا فرمائیں خبری میں آیا فرمادیا کہ کون کھاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں بہرے (رگڑ) میں آپسے فرمایا کہ میں سبلا آدمی بہرے کھاتا ہے **ف** یہ حدیث دلیل ہے المحدث کی کہ لوطی حرام ہے لیکن اسکا اسناد ضعیف ہے بوجہ عبد الکریم بن

ابن الحنفی کے اور شاغسی نے سکوملال کہا مگر لکڑی شکار کرنی ہے تو وہ دہنت والی دندلن میں سورہ باب
 الضبیع بوجہ کا بیان عمر بن ابن عتار و هو عبد الرحمان قال سألت جابر بن عبد الله عن الضبیع أصید
 هو قال نعم قلت أكلها قال نعم قلت أئتممت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم عبد الرحمن
 بن ابی عمار سورہ میں جابر بن عبد اللہ سے بوجہ کیا بوجہ شکار ہے انہوں نے کہا مان میں نے کہا میں سے کہو کہا وہ
 انہوں نے کہا مان میں نے کہا کہتے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا انہوں نے کہا مان و اس
 صاف لکھا ہے کہ بوجہ ملال ہے امام شافعی علیہ الرحمۃ کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں وہ دہنت والا درندہ
 ہے تو اور درندوں کی طرح حرام ہوگا اور جب تعارض ہو صحت اور حرمت میں تو اس سے بازر رہنا ہی احتیاط ہے
 عمر بن حذوفہ بن جندبہ قال قلت یا رسول الله ما تقول في الضبیع قال ومن يأكل من الضبیع ترمين
 خبری سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں بوجہ میں آپ نے فرمایا بوجہ کون کہا ہے و
 اس حدیث سے ابو حنیفہ نے دلیل لی بوجہ کی حرمت پر وہ کہتے ہیں یہ نسخ ہے پہلی حدیث کی مگر اس کا اسناد ضعیف
 ہے بوجہ عبد البکر بن ابی الحنفی کے اور بوجہ اگر درندہ ہے تو اس کی حرمت دوسری حدیث سے ثابت ہوگی جو ہر
 دہنت والا درندہ کی حرمت میں آئی ہے باب الضبیع سو مارینی گوہ گھوڑ پتھر کا بیان و بجلد
 ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر فقہاء اور اہل حدیث کے نزدیک اور اس کی حرمت کی کوئی قوی دلیل نہیں ہے
 اور اس کی حدیث کے ثبوت میں بہت سے احادیث وارد ہیں اور حرمت کی دلیل ان میں ایک ابو داؤد کی حدیث ہے کہ ہم
 کہا آپ نے گوہ کے کمانے سے لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے دوسرے امام محمد نے نکالا ابو حنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں
 نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ ان کو باسن گوہ ہدیہ آیا تو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انکو
 اسکے کمانے سے اور یہی اسل ہے ابراہیم سے حضرت عائشہ کو نہیں پایا تیسرے محمد نے عات سے ایسا ہی نکالا سو قوفاً
 یہی محبت نہیں ہے عن ثابت بن مرید الا نصاب قال كُنا مع النبي صلى الله عليه وسلم قال كُنا مع
 الناس فبأشرفها فأكلوها فاصبنا من عاصبنا فتوبته فكم أتيت به النبي صلى الله عليه وسلم
 فآخذ جريداً فجعل يعد بها أصابعه فقال إن أمة من بني إسرائيل مسحت دقات في الأرض
 إن لا أدري لعلها تم نقلت إن الناس فأكلوها فأكلوها فكم أتيت به النبي صلى الله عليه وسلم
 الفارسي سورہ میں ابراہیم ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں نے سو مار پکڑی اور انکو سہا اور کیا
 میں نے ہی ایک بکڑا اور سو مار بکڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپ نے ایک لکڑی لی اور اس سے اس کی انگلی

[illegible]

اپنا ہاتھ جکایا اسکے کمانے کے لیے ایک شخص جو وہاں حاضر تھا بولا یہ گوہ کا گوشہ ہے یہ سنا کر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا اس سے خالد نے عرض کیا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں لیکن وہ میرے ملک میں نہیں ہوتا تو میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں اس سے نفرت ہوتی ہے یہ سنا کر خالد نے گوہ کو سیرف ہاتھ جکایا اور اس کو کھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر یہ عرض کیا کہ ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اُحَرِّمُ بَعْضَ الصَّيِّئِ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گوہ کو حرام نہیں کرتا۔
باب الاَرْنبِ خرگوش کا بیان ف بطلال ہے مشہور علماء اور فقہاء اور المحدث کہ نزدیک سے انامیہ کے اونٹوں نے اس کو حرام کہا ہے اور جو کہ اس کو حیض آتا ہے ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک افغان سے دو گرتا ناخن نامی اور ایک صاحب شے یہی تھے خرگوش کی حلت اور حرمت میں بحث ہو رہی تھی شیعی صاحب بولے وہ حرام ہے کیونکہ اسے حیض آتا ہے ناخن بولا حیض تو کبریٰ کو ہی آتا ہے یہ سنا کر ساری مجلس دنگ رہنے لگی کہتے کہ لوٹ گئی اور شیعی صاحب غلاموں سے کہے کہ ابن عمرؓ قال قال مردنا یستری لظہران ناخننا اَرْنبًا فَسَعَوْا عَلَیْهَا فَلَبَّوْا فَسَعَيْتُ حَتَّى اَوْرَثْتُهُمَا فَاَنْتَبَیْتُ بِهَا اَبَاطِلُهَا فَلَذَبَّحْتُهَا فَبَعَثْتُ بِعَظْمِهَا وَدَرَكِیْهَا اِلَى الْمَدِیْنَةِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فَقَبِلَهَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سے روایت ہے کہ عمرؓ الزہریؒ نے گزرے درجہ ایک مقام ہے کہ سے قریب مدینہ کی راہ میں انہوں نے ایک خرگوش کو چھڑا کر لوگ اس پر دوڑی اور تنک لگے میں دوڑا اور میں نے اس کو پایا اور ابو طلحہ کے پاس لیکر آیا اونٹوں نے اس کو ذبح کیا اور سبکی راہ اور سرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجے آپ نے اس کو قبول کیا عمرؓ مُحَمَّدٌ بْنُ صَفْوَانَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنِّیْ اَصْبَبْتُ هَذِیْنَ الْاَرْنَیْنَ ثُمَّ اَحْدَحَلْتُ لَیْلَۃً اَکَلْتُھَا بِاَکْلِ لَیْلَۃٍ فَاَکَلْتُ کُلَّیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ سے روایت ہے کہ وہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے گزرے دو خرگوشوں کو لٹکائے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان دونوں کو پایا اور لوہے کی کوئی چیز نہ ملی کہ اس سے ذبح کرنا انکو تو میں نے ایک سفید تیز تہرے انکو ذبح کیا کہا میں انکو کھاؤں آپ نے فرمایا کہا عمرؓ خُرَیْمُ بْنُ جَزْدٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ جِئْتُكَ لِاَسْأَلَكَ عَنْ اَحْشَاشِ الْاَرْضِ مَا تَقُوْلُ فِی الصَّیِّئِ قَالَ لَا اَکُلُھُ وَلَا اَحَرِّمُھُ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اَکُلُ مِنْھَا لَمْ اُحَرِّمْ وَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ فَقَدْ بَدِیْتُ اَنَّهُ مِنْ الْاَسْمِدِ رَاٰیْتُ خَلْقًا رَابِعًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا تَقُوْلُ فِی الْاَرْنبِ قَالَ لَا اَکُلُھُ وَلَا اَحَرِّمُھُ قُلْتُ فَلَا اَکُلُ مِنْھَا لَمْ اُحَرِّمْ وَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ نَبِیْتُ اَنَّهُ اُکْلُ فِی خَرْمِ بْنِ جَزْدٍ سے

روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پہلے آیا ہوں کہ زمین کے کپڑوں کو بوجھوں آپ کیا فرماتے
 ہیں گھوڑہیز میں آپ نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں میں نے عرض کیا تو میں تو کھادوں گا اس چیز
 کو جسکو آپ حرام نہ کریں اور آپ کیوں نہیں کھاتے گھوڑہیز کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک گروہ گم ہو گیا تھا اور
 میں نے اسکی خلقت ایسی دیکھی کہ مجھے شک ہوئی (شاید گوہ وہی لوگوں کی نسل ہے جو گم ہو گئی تھی پسینے
 سے ہو گئی تھی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ خرگوش میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں
 نہ حرام کرتا ہوں میں نے عرض کیا میں تو کھادوں گا وہ چیز جسکو آپ حرام نہ کریں گے اور آپ کیوں نہیں کھاتے (خرگوش
 کو خرگوش کو) یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اسکو حیض آتا ہے ایسا مجھ سے کھا گیا فاما میں نے شاید ہی بار پر خرگوش
 کو حرام کھا ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسکی حرمت منقول ہے لیکن انس بن مالک کی حدیث میں
 ہے کہ آپ نے اسکا حصہ قبول کیا اگر حرام ہوتا تو آپ قبول نہ کرتے **باب الطَّائِفِ مِنْ صَيْدِ الْجُبْرِ دِيَا**
 میں جو مہجلی مر کر تیرا دے **ف** ہانی بڑا سکا کھانا حلال ہے ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور مالک نے سنائی
 اور ائمہ حدیث کو نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک مست نہیں اور دلیل انکی آگے آتی ہے نووی نے کہا دریا
 کے سب مرد درست ہیں خواہ خود بخود مرد جاوین یا شکار سے مردین اور اجماع ہے مہجلی کی حلت پر لیکن غلظے
 مہجلی میں اختلاف ہے (پسینے جو مر کر خود بخود ہانی پر تیرا دے) اور ماہری اصحاب کے نزدیک مینڈک حرام ہے اور
 ہانی دریا کے جانوروں میں تین قول ہیں ایک یہ کہ کل جانور دریا کے حلال ہیں دوسرے یہ کہ مہجلی کے سوا
 کوئی حلال نہیں ہے تیسرے یہ کہ جو خشکی کے جانور حلال ہیں انکی شبیہ دریا میں بھی حلال ہے جیسے گھوڑا دریا میں
 مگر دریا میں ہرن و سیائے اور جو خشکی کے جانور حرام ہیں ان کی شبیہ دریا میں بھی حرام ہے جیسے دریا میں کتا
 یا دریا میں سورہ اللہ علم حکم **اِنَّ هَذِهِ تَهْوُلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الْجُبْرُ الطَّحْوَرُ وَالْمَدَّ**
الْحِلُّ مِثْلُہٗ قَالَ ابُو عَبْدِ اللّٰهِ بَلَّغْنِی عَنْہُ لَیْسَ عُمَیْدُ الْجَوَادِ اِنَّہٗ قَالَ هَذَا اِنْصَفَ الْعِلْمُ لَا النَّسَبَ
بَرَّ الْجُبْرُ فَقَدْ اَنَّآلَ فِی الْجُبْرِ وَبَقِیَ الْبَرُّ ابُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا سمندر کا ہانی پاک ہے اور اسکا مردہ حلال ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور شامل ہے دریا کے تمام مردوں
 کو اس سے یہ نکلنا ہے کہ طائی مہجلی بھی حلال ہے **عمرہ جابر بن عبد اللہ اللہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
عَلِیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا اَلْفِی الْجُبْرُ وَجَدَ رَعْنُہُ کُلُّہٗ وَمَا سَاتَ فِیْہِ لَطِیْفُہٗ فَلَا یَاکُلُہٗ جَابِر بن عبد اللہ سے روایت
 ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جانور کو دریا کا رسے بڑا لے یا پانی کم ہو جانے سے وہ رہ

انکی قصد بق ہوا جاتی ہے اور جو لوگ معرفت میں کامل ہوتے ہیں وہ جبرہ دیکھ کر جھوٹے اندیچہ کو تمیز کر لینے میں عیسائی
 بن سلام ہیود کے بڑے عالم تھے اور تمام اہل کتب میں جواب کی نشانیاں انکی اتنی اُسے وقت تھے انہوں نے
 آپ کا جبرہ دیکھ کر بچان لیا کہ درحقیقت آپ ہی وہی بنی ہیں اخیر زمانہ کے جنکی بشارت حضرت موسیٰ اور حضرت
 عیسیٰ علیہما السلام نے دی تھی اور سب سے پہلے جو میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے ای کو گواش کرو سلام کو
 رینے سلام علیکم آپس میں ایک دوسرے کو کہا کرو اور کہا نا کہ لاد اور نا توں کو جوڑو اور رات کو نماز پڑھو جب
 لوگ سو رہے ہوں اور حُضبت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ و یعنی حبیب کام کرو گے فشار سلام اور اطعام
 طعام اور صلہ ارحام اور صلوة فی اللیل والناس نیام تو ضرور تم کو حُضبت یلگی سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحتیں
 ہیں اللہ یہ سب کام اصل میں سعادت اور نیک نعتی اور خوش اخلاقی کے ناما جوڑ لینے اپنے عزیزوں کے ساتھ
 عمدہ سلوک کرنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَ
 اطْعَمُوا الطَّعَامَ وَكُونُوا اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاش کرو اور آپس میں سلام کو اور کہا نا کہ لاد اور بہائی بہائی ہو جاؤ ایک دوسرے کے
 جیسے اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم کیا اور فرمایا یا صبیحتم بھرتہ اخوانا اور فرمایا انا المؤمنون اخوة احسنی عبد اللہ بن
 عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُمْنِي لَا سَلَامَ خَيْرًا قَالَ نَعْلِمُ الطَّعَامَ
 وَنَقْرُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتُمْ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سے روایت ہے ایک شخص نے آنحضرت صلے
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو عرض کیا یا رسول اللہ کون سا اسلام بہتر ہے رینے سلام کے ساتھ کوئی اعمال
 بہتر ہیں اسے فرمایا کہ لاد اور دوستوں اور مسکینوں اور یتیموں اور سافروں اور یتیموں کو اور میوؤں
 کو اور سلام کرنا اس شخص کو جسکو تو پہچانتا ہے اور جسکو نہیں پہچانتا تو وہی نے کہا ابتدا ربات سلام کرنا
 سنت ہے اور جواب دینا سلام کا واجب ہے اگر جماعت کو سلام کرے تو بعضوں کا جواب دینا کافی ہوگا اور افضل
 یہ ہے کہ جماعت میں ہر ایک ابتدا ربات سلام کرے اور ہر ایک جواب دیکو اور کم درجہ یہ ہے کہ اسلام علیکم کہے اور
 کامل یہ ہے کہ سلام علیکم صحۃ اللہ و برکاتہ کہے اور ابتدا علیکم سلام کہنا مکروہ ہے اور ضرور ہے اتنی آواز
 سے کہنا کہ مخاطب خود ہی طرح جواب دے پانے الغور اور ضرور ہے سلام کا جواب دینا جسکوئی شخص غائب کی طرف
 سے سلام ہو چنادی اور بہتر ہے کہ یوں کہے علیک علیہ سلام اور سلام علیکم الف و لام کے ساتھ افضل ہے
 تمہر بسم کہنا ہے سلام علیکم بغیر الف و لام کے بھی درست ہے اور اگر ان فقرے میں ہے سلام علیکم طہتم

یَعْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِمَوْضِعٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ الصَّلَاحُ أَبُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَوَيْتُ
 عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي الْبَيْتِ الْخَصِ بُولًا يَأْتِيهِ مِنْهُ ضَوْكًا بَابِي لَا يَنْتَهِ
 أَتَيْتُ فَرَأَيْتُ كَيْفَ يَنْتَهِ بِهَا جَانِبًا هُوَ فِي جَوْذِ ضَوْضٍ وَهُوَ مَعْلُومٌ هُوَ أَكْثَرُ مَا كَانَ يَنْتَهِ فِيهِ وَهُوَ فِي مَنَافِ
 بَابِهِ دَهْلِيٍّ هِيَ كَانِي فِي بَابِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا لَمْ يَكُنْ يَكْنُزُ كَمَا نَحْلُفُ سَنَتُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
 رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَكُلْ مُتَّكِئًا أَبُو جَعْفَرٍ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 نَزَلَ فِي بَابِ تَكْيِ لَكَارِئِينَ كَمَا تَأْتِي فِي حَدِيثٍ صَحِيحٍ هُوَ لَكَارِئِينَ فِي بَابِ تَكْيِ لَكَارِئِينَ كَمَا تَأْتِي فِي حَدِيثٍ
 تَشَانِي هُوَ مَعْرُوفٌ بِأَنَّهُ اسْتَبَدَّ بِرَبِّهِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 أَمَّا بَابُ عَرَبِيٍّ فِيهِ هُوَ تَبَعٌ لَكَفَى كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 بِرَبِّهِ مَيْتُ كَمَا تَأْتِي فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 لَكَارِئِينَ كَمَا تَأْتِي فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 شَاءَ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ يَا كُلُّ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ مَاهِدٍ الْجَلَسْتُ فَقَالَ إِنَّ
 اللَّهَ جَلَسْتُ عِنْدَكَ أَكْرِيًا وَلَمْ يَجْعَلْ جَنَارًا عَيْنُكَ أَعْبَادَهُ بَرٍّ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 أَكْبَرُ كَبْرِي تَحْتَهُ يَجْعَلُ كَيْفَ تَوَافُّهُ كَمَا تَأْتِي فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَجْهَدٍ بَنَدٍ مَهْرَبَانٍ (مُفَقَّتُ كَرْنِ دَالَا) كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 وَفَ أَوْ كَرُونِ لِيْنِ دُونِ أَوْ كَرُونِ كَرْنِ مَيْتَا عَلَامَتُهُ عَاجِزِي أَوْ كَرُونِ كَرْنِ كَرْنِ
 بِسَنَدٍ فَرَأَى أَوْ جَارِ زَانُو مَيْتَا بِسَنَدٍ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 هُوَ مَنَافِ كَمَا تَأْتِي فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 أَشَارُهُ هُوَ كَمَا تَأْتِي فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْحَدِيثِ كَمَا تَأْتِي فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 دَقْتُ بِسَمِئَةٍ كَمَا تَأْتِي فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ
 أَهْوَ يَهُ لِحَاجَةِ الْخَرَابِ فَكَانَ لَهَا بِلَقُوتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا لَوْ كَانَ قَالِ لِيْمُ
 اللَّهُ لَكُمَا كَمَا تَأْتِي فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ

پہر اسکو چاٹ کر دیو تو پیالہ اُسکے لیو دعا کرے گا مغفرت کی ف اس پر معلوم ہوتا ہے کہ حبادات میں
 بھی نفس اور عقل سے غرض شرع کر دے کوئی شر ایسی معلوم نہیں ہوتی جس میں نفس اور عقل نہ ہو کیا
 حیوانات کیا نباتات کیا حبادات اور بعضوں نے اسکی تاویل کی اور کہا کہ پیالہ کی دعا سے مراد ہے کہ پیالہ
 پونچھنا اُسکے لیو مغفرت کا سبب ہوگا کیونکہ یہ عاجزی و دلالت کرتا ہے عن رَجُلٍ مِّنْ هَؤُلَاءِ يُقَالُ لَهُ
 نَبِيْنَةُ الْخَيْرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نَبِيْنُهُ وَخَضَّ نَاصِيَّتَهُ فَقَصَعَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ فَلَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ نَدِيلُ كے ایک شخص سے روایت ہے کہ جو نبیۃ خیر
 کہتے تھے کہ نبیۃ ہماری پاس آیا اور ہم ایک پیالہ میں کھا رہے تھے اس نے کہا ہم سے آن حضرت صلی اللہ علیہ
 اکرم وسلم نے بیان فرمایا کہ جو شخص ایک پیالہ میں کھاوے پہر اسکو چاٹ لیو تو پیالہ اُسکے لیے ہفتا کرے گا
 بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيكَ اپنے پاس سے کھانے کا حکم عن ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُضِيعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَاكُلْ كُلٌّ مِّمَّا يَلِيهِ وَلَا تَنَادِلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ جَلِيْبِهِ
 ابن عمر سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ستر خوان بچھایا جاوے تو اپنے پاس سے
 کھاوے اور اپنے ساتھی کے سامنے سر نہ لیوے ف یہ بے تیزی ہے کہ دوسرے کے سامنے سے کھانا
 اپنی سامنے سے کھانا چاہیے اور کھانا سب کیساں ہے لیکن نوک اور سیوجات میں یہ جائز ہے کہ جہاں سے
 چاہے اٹھاوے عن عكرمة بن زهير قَالَ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ كَثِيرَةٍ الْتَزَمُوا
 وَالْوَدَّاعَاتُ قَاتِلَهُنَّ أَنْ كُلَّ مِنْهَا فَخَطَّتْ يَدِي فِي بَوَاحِيهَا فَقَالَ يَا عَكْرَمَةُ اشْرِي كُلَّ مَنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ
 فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَبْقٍ فِيهِ الْكُؤَانُ فَمِنْ الطُّغْبَى فَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي الطَّبْقِ وَقَالَ يَا عَكْرَمَةُ اشْرِي كُلَّ مَنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْحٍ وَاحِدٍ عَكَرَ اشْرِي مِنْ فَوْقِ
 روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا شرید اور روغن بتا شرید ایک کھانا
 ہے جو گوشت اور روٹی سے بنا یا جاتا ہے ہم اس میں سے کھانے لگے تو میں اپنا ہاتھ سب کو نوں میں
 (پالے کے) پہر اٹاتا اپنے فرمایا اے عکراش ایک طرف سے کھا کہ سب ایک ہی کھانا ہے پہر ایک طبق
 آیا جس میں کئی قسم کے رطب تھے (ترکجور) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ گھومتے لگا طبق میں اور
 اپنے فرمایا اے عکراش جہاں سے تیراچی چاہے وہاں سے کھا کیونکہ اس میں کئی طرح کے رطب ہیں
 ف اور ہر ایک کا ذائقہ اور مزاج جداگانہ ہوتا ہے اور بعضوں کو ایک طرح کا سیوہ پسند ہوتا ہے دوسروں

پسند نہیں ہوتا تو ایسے موقع میں ہر طرف ہاتھ پیرانا جائز ہو اور مختلف قسم کے کمانے یا مختلف قسم کے سیوے
 ہر غرض شرع اسلام میں جو حکم ہے وہ عقلندی اور دماغی کے ساتھ ہے سب جان اسے ایسا تو کوئی دین معلوم
 نہیں ہوتا **باب الثانی** عن اکمل من ذرودۃ التزید شریکی چوٹی پر کمانیکی مانعت و یعنی
 بیجا بیچ میں اسکی بلندی پرے کمانا منع ہے بلکہ نیچے کسی ایک طرف سے کمانے عن عبد اللہ بن ہشیر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ یقصعہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلن امین جوائہما
 ودعوہ ذرودۃ یبارک فیہا عبد اللہ بن جبر و روایت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک پیالہ لایا گیا
 زبرد کا یا اور کسی کمانے کا اپنے فرمایا اسکی چاروں طرف کو نون میں سے کمانا اور بیچ کی چوٹی رہنے دو
 اس میں برکت ہوگی **عن ابن کثیر** بن الاسقع اللیثی قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرۃ
 التزید فقال کلوا لہم اللہ من حوائجہم و اعفوا راسہا فان البرکۃ نایثہا من فوقہا فامد بن سہم
 سے روٹی ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبرد کی چوٹی پر (پیالہ کے بیجا بیچ بلندی پر) ہاتھ رکھا اور فرمایا
 کمانا اور کمانہ لیکر گرد سے اور اسکی چوٹی کو چوڑو واسیلے کہ برکت اور پست ازنی ہے (نیچے کو)
عن ابن عباس رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اوضع الطعام فخذوا من
 حاتمہ و ذرودۃ و سئلۃ فان البرکۃ تنزل فی سلعہ ابن عباس سے روٹی ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جب کمانا رکھا جاوے تو اسکی کنارے میں سو لو اور ہکا بیچ چوڑو واسیلے کہ برکت بیجا بیچ
 میں سے ازنی ہے **باب الثانی** اذا سقطت حب نوال نیچے گرجاوے **عن معقل بن یسار** قال
 بینما ہو یقعدی اذا سقطت منہ لقمۃ فتناولہا فاما طماکان فیہا من اذی فاکلہا متغامر
 یہ الذہاقین فقیل اھکم اللہ الامیسا ان ہولاء الذہاقین یتغامرون من اخذک اللقمۃ
 فبکین یدیک ہذا الطعام قال ان لم اکن لادع ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لھذا الا حاجم انما کنا نأمر احدنا اذا سقطت لقمۃ ان یأخذھا فیمیط ما کان فیہا من اذی
 و یأکلہا ولا یدعیہا للشیطان معقل بن یسار روایت ہر وہ صبح کا کمانا کھا رہے تھے اسے میں نے انکے ہاتھ سے
 ایک نوالہ گرتا ہوا دھونے اسکو اٹھا دیا اور جو کچھ کھرا اس میں لگ گیا بتا اسکو صاف کیا پھر اسکو کھایا یہ دیکھ
 عجب کے کسانوں نے انکی طرف اشارہ کیا انکے سے کہ کیا حقیر آدمی ہے اس پر جو گرا ہوا نوالہ اٹھا تا ہے یہ
 لوگوں نے کھا اور اس پر بھلائی کے ساتھ کہو یہ کسان آپکا اوپر انکے مارتے ہیں لقمہ اٹانے کی وجہ سے

حالانکہ تمہاری سلسلے آسا بہت اکہا مار کما ہے بفضل نے کہا میں تو وہ بات چوڑو نوالا نہیں جو میں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو ان مجبوس کیلئے ف بھی کہتے ہیں عرب کے سوا اور ملکوں کے رہنما کے کو فضل
کا مطلب یہ تھا کہ میں حدیث شریف کو نہیں چوڑوں گا گو مجھے آفاقی محمد پرستین یا طعنہ کریں یا برا کہیں سب
اسد ہر ایک ہومن کو حدیث شریف اور سنت کی پیروی ہی طرح سے لازم ہے اگرچہ دنیا کے کئے اور سر پر عمل کرنا
برا جانیں یا طعن تشنیع کریں یا انہادینے پر مستعد ہوں یا حقیر سمجھیں تسم میں ہر ایک حکم دیا جاتا ہے
اسکا نوا کر پڑتا کہ اسکو اٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ اس میں لگ جاوے اسکو دور کر کے اسکو کھالوے اور
شیطان کیلئے نہ چوڑے **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ اللَّفْظَةُ مِنْ**
بَيْدِ أَحَدِكُمْ فَلْيَكْسِبْهُ مَا عَلَيْهِ عَمَلًا ذی دلیلیا کے لہذا جابر روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم میں کسی کے ہاتھ سے نوا کر پڑے تو اس پر جو کچھ اور غیرہ لگ جاوے اسکو پونچھ ڈالے اور کھالے۔
ف حجتہ اللہ البالغہ میں ہے کہ ایک ذرا بیا اتفاق ہوا کہ ایک شخص ہماری ملاقات کو آیا ہننے کچہ کہا اس
کے سلسلے رکھا وہ کمار ہاتھ اتارنے میں ایک ٹکڑا اس کے ہاتھ سے گرا اور زمین پر پڑا مگر لگاؤہ اس کے پیچھے
ہوا اور ٹکڑا اس سے دور ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ سب حاضرین کو تعجب ہوا اور اس شخص کو محنت ہوئی اس
کے پیچھے جانے میں آخر اس نے اسکو پکڑ لیا اور کہا گیا چند روز کے بعد ایک آدمی پر شیطان آیا اور اس
کی زبان پر بولنے لگا میں فلاں شخص کے پاس گیا تھا وہ کمار ہاتھ مجھے پسند آیا لیکن اس نے مجھے
کچہ کھانے نہ دیا آخر ایک لقمہ میں نے اسکو ہاتھ سے اچکا لیکن اس نے وہ لقمہ ہی مجھ سے چھین لیا اور کھا
لیا اور ایک روز ہماری مکان کے لوگ گاجرین کمار ہوتے تھے اتنے میں ایک گاجر لڑکتی چلی ایک آدمی اس
کی طرف بھاگا اور اسکو لیکر کہا گیا اس کے سینہ میں اور معدہ میں درد شروع ہوا پھر شیطان اس پر چڑھ بیٹھا
اور اسکی زبان سے یہ بولا کہ اس نے میرے سے ایک لڑکتی ہوئی گاجر چھین لی اور اسکی مثل ہننے بہت
سے قصہ سننے میں یہاں تک کہ ہم کو معلوم ہو گیا کہ یہ حدیث جن میں شیطان کے کمانیکا ذکر ہے اپنے
ظاہری معنوں پر ہیں اور مجازی سننے مراد نہیں ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو علم اپنے نبی کو دیا تھا
اس میں یہ بھی تھا کہ آپ فرشتوں اور شیاطین کا حال ہی جانتے تھے اور انکا پہرہ نامیں میں
مترجم کہتا ہے جن اور شیطان کا وجود یقینی ہے اور اسکا سنکر کافر ہے چونکہ صد آیات اور احادیث
کا انکار لازم آتا ہے اور بہتے اخبار متواتر سے انکا وجود ثابت ہوتا ہے اگرچہ ہننے اتنی عمر میں کباب

۴۴ سال کی ہے اپنی اُمّت سے جن اور شیطان کو نہیں دیکھا اس طرح سے کہ کوئی شبہ باقی نہ رہے اور اب تک اس کو فکر میں کیا عجب ہے کہ اسے تعالیٰ اپنے فضل سے علم یقین کے ساتھ عین یقین ہی عطا فرماوے آمین بارہ اعلیٰ

باب فَضْلِ الزَّيْدِ عَلَى الطَّعَامِ ثرید کی فضیلت اور کمانوں پر (ثرید روٹی کے ٹکڑے شور با میں ہیکر بنا تے ہیں عن ابی موسیٰ الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ مَرٍّ مِنَ الْجِبَالِ کَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمَلْ مِنَ الشَّيْءِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ عُمَرَانُ وَآيِسَةُ فَمَرَّةٌ فِرْعَوْنُ وَإِنْ فَضَّلَ عَائِشَةُ عَلَى النَّبَاءِ كَفَضْلِ الزَّيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ابو موسیٰ اشعری روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں تو سب کا کھانا ہو

میں لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوا مريم بنت عمران اور آئیسہ فرعون کی بی بی کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی باقی کسانوں پر

ثرید ملا وقت نجانا ہے کہ اس کے ساتھ نہایت میرے اہضم اور خوش ذائقہ اور مقوی اور کثیر النفع ہے ایسی ہی جناب بی بی عائشہ سے مسلمانوں کو سب فوائد حاصل ہوئے اور صد ہا ہزار ہائے معلوم ہوئے اسے تعالیٰ آخرت میں جناب بی بی کے غلاموں اور خادموں میں ہیکر حشر کرے عن النبی بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النَّبَاءِ كَفَضْلِ الزَّيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ابن بن مالک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی باقی کسانوں پر

باب مَسْجِدِ الْبَيْتِ الطَّعَامِ کما یکر بعد ہاتھ پونچھا عن حباب بن عبد اللہ قال کُنَّا فِي ذِي قَعْدٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَلِيلٌ تَأْتِيهِ الطَّعَامُ فَإِذَا أَخْبَحُ وَحَدَّثَنَا أَنَّهُ تَكَلَّمَ لَنَا مَاءٌ يَلِي إِلَّا أَكَلْنَا وَسَوَاءٌ عَدْنَا وَاقْدَأْنَا ثُمَّ فَضَّلَ وَلَا تَوَضَّأْنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَرَأَيْتُمْ مُحَمَّدًا بِرِسْلَةٍ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کمانا سب کما پاتے تھے اور جب پاتے تھے تو ہمارے پاس تو المین اور رومال تھے پہیلیاں تھیں اور بازو اور پاؤں (اونسی پر ہاتھوں کو پہنچ لیتے) پھر ہم نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے

باب مَا تَقَالُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ حبیب کمانے سے فارغ ہو کر کیا کہے عن ابی سعید قال كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَمَنَا وَجَعَلَنَا مُؤْمِلِينَ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کمانا کھا چکے تو فرماتے الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وجعلنا مؤمنين

سقامنا وجعلنا مسلمين یعنی شکر اس خدا کا جس نے ہیکر کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا یہ نعمت مہربان پر ہے کہ وہین حق کی توفیق بخشی اگر دنیا سب ہی ہو لیکن دین تباہ ہو تو بڑی آفت ہے چند روز میں بیان فرماتا ہے سارے

فرمایا انھیں جو جاؤ اپنے کمانوں پر اور اس کا نام لیکر کمانوں میں بکرت ہوگی ف ایک ساتھ ملکر کمانے میں کبت
ہوتی ہے محبت بڑھتی ہے دل لگی ہوتی ہے کمانا خوشی سے کمایا جاتا ہے بہت کمایا جاتا ہے دل نہیں گھبراتا
عمدہ عمدہ کمانے مختلف قسم کے کمانے میں آتے ہیں کوئی کم خدراک ہوتا ہے کوئی بہت کمانیوالا سب کا پرٹ
بہر جاتا ہے غرض ہزاروں فائدے ہیں عن عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کلوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبِرَّ كَمَا مَعَ الْكَمَلَةِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سب ملکر کھاؤ اور جدا جدا نہ کرو اس لیے کہ بکرت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے باب النسخ فی
الطعام کمانے میں ہونکا منع ہے اس طرح بانی میں ایسا نہ ہو مرنے سے کچھ کرے کمانے اور پینے میں اور
لوگوں کو نفرت ہو

عَنْ

اللہ علیہ وسلم لَا يَفْخَرُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ وَلَا يَتَفَنِّسُ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سلم کہی نہیں ہو سکتے تھے کمانے اور بانی میں اور نہ برتن کے اندر سانس لیتے تھے اس میں بانی ناک کو چڑھ جاتا
ہے اور تکلیف ہوتی ہے (باب) إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامٍ فَلْيُيَاوِلْهُ مِنْهُ حَبْ خادوم کمانا
پکار لاؤ تو اس کمانے میں ہو۔ تھوڑا اسکو دیوے عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عَلَيْكُمْ سَلَامٌ إِذَا عَمَلَا أَحَدُكُمْ خَادِمًا بِطَعَامٍ فَلْيُجْلِسْهُ نَلِيًّا كُلِّ مَعَهُ فَإِنَّهُ لَفُلَانٌ وَلَهُ مِنْهُ أَبُو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تم میں سے کسی کے پاس اسکا خادوم کمانا لاوے تو اسکو بٹھالیوے اور
لپٹنے ساتھ کھلاوے اگر خادوم ساتھ نکھا جو یا مالک اسکو اپنے ساتھ کھانا لگاوارا نہ کرے تو اس کمانے میں کر
اسکو کچھ دیوے یہ مروت اور احسان ہے اگرچہ اس خادوم کے لیے کمانا مقرر نہ ہو نقد تنخواہ ہو یا اس کا
کمانا مالک ہو خادوم سے عام مراد ہے ٹوڈی ہو یا غلام یا مزدور یا نوکر یا خدمت گار یا مرید یا حیلہ وغیرہ۔

سبحان اللہ شریعت اسلام کی اور مسلمانوں کی مثل کس شریعت اور کس قوم میں اخلاق میں کہ میان اور
غلام دونوں ایک ساتھ ملکر کھاویں اور دونوں ایک سان کپڑے پہنیں اگرچہ اب بعض مغرور اور شکریہ مسلمان
انہیں عمل کرتے ہیں عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَحَدُكُمْ
قَرَّبَ إِلَيْهِ مَسْلُوكًا طَعَامًا قَدْ كَفَاهُ عَنَّا دَخَرَهُ فَلْيَدْعُهُ نَلِيًّا كُلِّ مَعَهُ فَإِنَّهُ لَفُلَانٌ وَلَهُ مِنْهُ أَبُو ہریرہ
لکھتے ہیں کہ اگر کسی کا غلام کمانا پکھرے یا منور
لاوے اُس کے پکانے کی تکلیف اور گرمی پٹائی ہو اور مالک کو اسکی وجہ سے یہ عیب ملی ہو تو

مالک کہو یہی اپنے ساتھ کمانے دو اگر ایسا لکری تو ایک لکڑی اُس کمانے میں سے لیکر اُسکے ہاتھ میں رکھو
 عَنِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَدَّ خَادِمٌ أَحَدَكُمْ يُطْعِمُهُ فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ
 أَوْ لِيَأْرِ لَهُ مِنْهُ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي سَلَّحَهُ وَدُخَانَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَرَدِيَتْ بِهِ حَبِيبُ بْنُ سَعْدٍ كَيْسِيكَ خَادِمٌ
 اسکا کمانا لیکر آوے تو اسکو اپنے ساتھ بٹالے (کمانے کے لیے) یا تو اسکا کمانا اُس میں سے لکڑی دیکھو کیونکہ
 اوس نے اُسکو (لکڑی کی) گرمی اور دھواں اٹھایا ہے (قوم کے خلاف ہو کر اسکی لذت سزدہ بالکل محروم
 ہے) **باب** مَا كَلَّ عَلَى الْخَوَانِ وَالشَّقَةِ خَوَانٌ اوردستر کا بیان عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَوَانٍ وَلَا فِي سَكْرَةٍ قَالَ مَثَلُ مَا كَلَّ أَنْتَا يَا كَلْدُوكَ قَالَ عَلَى الشَّقَةِ اَنْتَ
 بن مالک روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی خوان پر نہیں کیا یا نہ سکر کے ساتھ قادیانے کا پھر
 کا ہے پر کمانے تھے اُس نے کہا دستر خوان پر ہے جو چمے یا بیڈ یا بوریے کا ہوتا ہے اسپر کمانا سنت ہے اور
 خوان اور میز پر سب اُمرا کے نکلمات میں ہمہ کراں چیزوں کی طرف رغبت نہ تھی اور عاجزی اور فقری پسند
 تھی باوجودیکہ آپ بادشاہ تھے دونوں جہان کے سکر کے لغت میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا سکر جودہ سرت
 اور سنجین کبیرہ میں جبکہ اہل عجم کمانے کو ساتھ رکھتے ہیں اور جبارش اور چنپیان وغیرہ ان سے بیخبر
 ہوتی ہے کہ ہوک بُر ہو اور کمانا زیادہ کیا یا جودے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان چیزوں کی حاجت نہ
 تھی آپ کو ہفت کمانا ملتا جب فطرۃ خوب ہوک ہوتی اور اکثر پیٹ بھر کر نہ ملتا اور کبھی کبھی فاقہ ہوتا یہی
 طریقہ عمدہ ہے عقلاً و طبعاً اور اہل عجم کا طریق خوب منہج ہے جب جوارش اور چنپنی کے ذریعے ہوک لگا
 جاتی ہے تو رفتہ رفتہ سعدی کو ان چیزوں کی عادت ہوجاتی ہے اور بغیر ان کے ایک نواز نہیں کیا یا جاتا اور
 کبھی یہ ہوجاتا ہے کہ سعدی کی اصلی طاقت جو مضہم کی ہے وہ زائل ہو کر صفت سعدہ عارض ہوجاتا ہے
 طرح طرح کے امراض پیدا ہوتے ہیں سو جو ارشون اور سو چنپیون کے برابر یہ ہے کہ ہوک سے کسی قدم
 غذا کھاوی اور شکم سیری سے ہمیشہ بچتا رہے اور کبھی کبھی روزہ رکھی جیسے ہماری شرع میں وارد ہے تا
 کہ فاقہ سے سعدہ از سر نو قوی ہوجایا کرے ہوک برابر کوئی دوا نہیں ہے اور اس تدبیر سے انسان مالک عمر
 طویل تک زندہ اور صحیح اور سالم رہتا ہے دوسرے ہمیشہ غریب کے کھانے پینے سا دیکھانے کیا یا کرے
 جیسے دولیہ رقیہ دولیہ کعبہ یا مشہد دولیہ یا شک سال کے با وال کے ساتھ اور عمدہ زکار یوں اور سیولن
 کا استعمال رکھے ہے سبزی سلجم کدو آلو پاک کا ساگ خرفہ کا ساگ سیولن میں ہر ایک فصلی ہو کا جملہ

کے ساتھ استعمال کرے اس میں بھی صحت عمدہ رہتی ہے اور دماغی قوت قائم رہتی ہے ویسی عمدہ اور اسیری کھانڈ
 میں ہرگز نہیں رہتی اور اسیری کھانڈن کو بڑے بڑے امراض پیدا ہوتے ہیں جیسے قولنج بدھمی قبض و ہیر وغیرہ۔
 عرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عادات اور خصائل اور اخلاق سب عادت کے موافق تھے اور آپ کی بڑی
 کرنے میں دین اور دنیا دونوں کی بہلائی ہے اور یہی ایک نشانی کافی ہے آپ کے سچے بنی ہونے کی صلی اللہ علیہ
 اذو اصحابہ وسلم بعضوں نے کہا سکرہ ایک قسم کا چوٹا پیار ہے اس میں کھانا کھیا بخل کی علامت ہے عکر
 اَلَيْسَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى خَوَانٍ حَتَّى مَاتَ اَلَمْ يَرْضَ اَللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 روایت ہو مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خزان پر کھاتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ انتقال فرمایا بَابُ
 النَّهْيِ اَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ وَ اَنْ يَكُفَّ يَدَهُ حَتَّى يَقْضَى الْقَوْمُ جَبِكَ دَسْرًا مِّنْهُ سَوْءًا ثَابَا
 جابو اس وقت تک اوٹھے اور جب تک سرے لوگ فارغ نہ ہوں اپنا ہاتھ نہ کہینے عن عائشة اَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 روایت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھانے پر اوٹھنے سے یہاں تک کہ کھانا اوٹھا یا جاوے
 دسرخان اور لوگ فارغ ہو جاوےن اچھی طرح سے) عَنْ اَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَ اِنْ شَبِعَ حَتَّى يَقْضَى
 الْقَوْمُ وَلَبَعْدُ رَفَا الرَّجُلُ مَجْلًا جَلِيئًا فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسَى اَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ اِنْ عَمِرَ
 سے روایت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دسرخان بچایا جاوے تو ہر کوئی شخص کھانا نہ ہو یہاں تک
 کہ دسرا اوٹھا یا جاوے اور کوئی شخص اپنا ہاتھ نہ کھانے سے نہ اوٹھا دی اگرچہ سیر ہو گیا ہو یہاں تک کہ دوسرے لوگ
 بھی فارغ ہو جاوےن اور اگر ایسا ہی ضرورت ہو تو اپنا عذر بیان کر دیوے کہ وہ بیمار ہے یا اسکو کوئی حاجت
 ہے یا اسکو شہمتا نہ تھی اسکی وجہ یہ ہے کہ آدمی شرمندہ ہوتا ہے جب اسکا ساتھی کھانے سے ہاتھ نہ کہینے لیتا
 ہے اور شاید ابھی اسکو کھانے کی حاجت ہو فینے جب ایک آدمی مخصوص صاحب خانہ کھانے سے ہاتھ نہ
 کہینے لے تو دوسرے لوگ بھی کھانا چھوڑ دیتے ہیں اگرچہ ان کو شہمتا باقی ہو اور یہ اسلئے کرتے ہیں کہ لوگوں کو
 کی نظروں میں حذر نہ ہوں کہ بڑے کھانے میں پس آپ کو یہ ہدایت فرمائی کہ جب تک لوگ فارغ نہ ہوں خود
 بھی فارغ نہ ہو اگرچہ سیر ہی ہو گیا ہو تب بھی ہتھ نہ اوٹھا کھانا رہے کہ دوسرے لوگ بھی جانیں کہ یہی کھانا
 کھا رہا ہے بعضوں نے منع دینے سے نہیں کہے ہیں کہ قتل کرنا نہیں لینے کچھ کہتا ہے یا کوئی کام

ایسا کرے کہ یاس میں مصروف ہو اور دوسرے لوگ سپر ہر جاوین مثلاً بڑی کا چوسنا احکا منکر نکالنا وغیرہ وغیرہ
باب من بات دینی بدیدہ ریجہ غیر اگر کوئی شخص اسے گذارے اور اسکے ہاتھ میں چکینی ہو ہو کھانے
 کی (یعنی ہاتھ کو اچھی طرح دھو کر صاف کرے) **عن ابن الحسن بن الحسن عن اُمّہ فاطمہ بنت الحسن بن**
الحسن بن علی عن اُمّہ فاطمہ ابنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الا لا یؤمن امرؤ الا لنفسه یدبہ دینی بدیدہ ریجہ غیر اما حسن بن علی سلام
 روایت ہر انہوں نے اپنی والدہ جناب فاطمہ سے روایت کی جو صاحبزادی ہیں جناب امام ہمام سپر ہر ہمام
 علیہ سلام کی اور سنوئے روایت کی اپنی والدہ ماجدہ علیا حضرت خاتون جنت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا علیہا
 اسلام ہر انہوں نے فرمایا کہ آن حضرت رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو کوئی شخص اسے گذارے
 اور اسکے ہاتھ میں چکینی ہو (کھانہ کی یا گوشت کی) ہو (سپر اسپر کوئی آفت آوری جیسے کوئی جانور کاٹ کاٹا
 تو وہ خود اپنے تئیں ملاست کرے) کہ اسی کی غفلت سے یہ آفت آئی (معلوم ہوا کہ ہاتھ خوب صاف کر کے دھونا
 چاہیے کہ کھانے کی چکینا ہی بالکل نہ رہے) **عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
انما احدکم دینی بدیدہ ریجہ غیر فاکمل یدہ فاصابہ شیء فلا یؤمن الا لنفسه ابو ہریرۃ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ روایت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص تم میں سے سوجاوے اور اس
 کے ہاتھ میں چکینی ہو ہو سپر وہ اپنا ہاتھ نہ دھو تو خود اپنے تئیں ملاست کرے **باب عن الطحان**
حبیب کے سامنے کھانا پیش کیا جاوے **عن اکثماء بنت یزید قالت ابی الیثبی صلی اللہ علیہ**
وسلم یطعمنا نعرض علینا فقلنا لا لتتعبہ فقال لا تجتمعن جوعا وکدبا اسما بنت یزید ہر
 ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کھانا آیا اپنے ہم سے کھانے کو فرمایا میں نے عرض کیا کہ بہوک نہیں ہے
 اپنے فرمایا دو باتون کو اکٹھا کرے بہوک اور جھوٹ کوف بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کوئی کھانہ
 کو کہے تو بہوک رکھ کر دین کہتے ہیں مجھے خوش نہیں ہے اپنے اس سے منع فرمایا اگر بہوک ہے تو کھانا چاہو
 ورنہ جھوٹ بولنے میں بہوک کے بہوک کے رہو اور عذاب میں مبتلا ہو **عن حنظل بن اوس عن ابي**
مکالمہ رجل من بنی عکید قال انکبت الی الیثبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یطعمنا فقال ادن
فکل فقلت انضاکم کیا لہف نفسی ہلاکت طعمت من طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلمہ السن بن مالک نے اسے تعالیٰ عنہ سے روایت ہر جو ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

[illegible]

انس سے روایت ہے ام سلیم میری ماں نے ایک ٹوکڑہ بھیجا جس میں ترکھڑی تھی ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بار
میرے ہاتھ میں نے آپ کو نہیں پایا آپ کو ایک سوراخ (غلام) پاس تشریف لے گئے تھے اوس نے آپ کو بلایا
تھا اور آپ کے لیے کھانا طیار کیا تھا میں ہی وہاں گیا دیکھا تو آپ کھانا کھا رہے تھے آپ مجھ کو بھی بلایا
اپنے ساتھ کھانے کے لیے اور انس نے کہا اس غلام نے خریدنا یا تھا گوشت اور کدو کا انس نے کہا میں نے دیکھا
تو آپ کدو بہت پسند کرتے تھے آخر میں اس کے قتلے اکٹھا کرنے لگا اور آپ کے نزدیک کرنے لگا کہ کھانے
میں حبیب ہم کھا چکے تو آپ لڑے انہیں کہ کوئی دھوکہ کھور کا آپ کے سامنے رکھا آپ اس کو کھانے
لگے اور بانٹتے ہی جاتے تھے یہاں تک کہ بالکل اس کو تمام کر دیا یعنی باٹ دیا اور کچھ آپ کھایا یا عن
حکیم بن جابر عن ابنہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم یمومہ وعینا ہذا الذئب
فقلت انی شئی ہذا قال ہذا القرع ھو الذئب انما یذبحہ طعنا من جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے میں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کے گھر میں آپ کے پاس کدو تھا میں نے کہا یہ کیا
آپ نے فرمایا قرع یعنی کدو ہے (دوبار) ہم اس کو بہت کھانے میں ف بعض جاہلون نے ایک جھوٹی حدیث
بنالی ہے کہ اکل الذبہ داخل الجنة جس کے لفظ اور معنی دونوں غلط ہیں اتنی بات ہو کہ کدو بہت ترکاریوں
میں تھنرت کو زیادہ پسند تھا اور سوجھ سوسر مسلمان کو کدو پسند کرنا چاہیے **باب اللحم گوشت کا**
بیان عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدکم لکھام اھل الدنیا و
اھل الجنۃ اللحم ابوالدرداء سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردار دنیا والوں کے اور جنات کے
کھانا گوشت ہے عن ابی الدرداء قال ما دعی رسول اللہ علی اللحم قط الا احاب ولا اھدی
لہ اللحم قط الا قتله ابوالدرداء سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بلائے گئے گوشت کھانے کو یہ
تو آپ نے قبول کیا اور جس نے آپ کو گوشت کا حصہ بھیجا آپ نے قبول کیا معلوم ہوا گوشت آپ کو بہت پسند
تھا، **باب احباب اللحم** کون سو مقام کا گوشت عمدہ ہے عن ابی ہریرۃ قال انی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم بلحہ فرفع الیہ الذئع وکانت یحبہ فھمس منھا ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک من گوشت آیا تو آپ کو دست دیا گیا
وہ آپ کو پسند تھا آپ اس میں سے نوح رہے تھے دانتوں سے ف دست کا گوشت بے ریشہ اور عمدہ
ہوا ہے سوجھ سے آپ اس کو زیادہ پسند کرتے تھے بہت سے ان کے عن ابی عبد اللہ بن جعفر

يُحَدِّثُ بَنُ الرَّيْبِ وَقَدْ تَحَرَّمَ لَهُمْ جَزُورًا أَوْ بَعِيرًا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْقَوْمُ
يُلْقُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُولُ الْطَّيِّبُ اللَّحْمُ الطَّيِّبُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ زُبَيْرٍ
سے حدیث بیان کی اور انہوں نے لوگوں کے لیے ایک نٹ تحریر کیا تھا کہ انہوں نے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
اور لوگ آپ کے لیے گوشت ڈال رہے تھے آپ فرماتے تھے سب میں پاکیزہ اور عمدہ گوشت پیڑہ کا گوشت ہوتا ہے۔
باب بلی کا گوشت ہی زیادہ لطیف اور عمدہ ہوتا ہے ہر طرح گردن کا گوشت بے ریشہ اور نہایت نفیس ہوتا ہے
باب الشَّوَاءُ بِنَا هُوَ أَكْرَمُ عَنِ النَّاسِ بِنِزَالِ الْإِلَهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
شَاةً سَمِيطًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ اس بن اہک سے روایت ہے کہ میں نے جانا کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہی سموط بکری دیکھی ہو یا تک کہ اس پر ملال سے مل گئے **باب** سموط اور سمیطہ بکری ہے جس کے بال نکال کر
کمال سمیطہ ہوں ڈالتے ہیں یہ دنیا دار امیروں کا کھانا ہے اور دوسرے لوگ کمال نکال کر گوشت بھونٹتے ہیں اور
مطلب ہر کا یہ ہے کہ سموجی سموط بکری آپ نے نہیں دی ورنہ کل بائے سموط بناتے ہیں اور وہ آپ کے کما می ہیں
باب اَلْأَنْسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَا رَفَعَ مِنْ بَيْنِ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ شَوَاءٍ قَطُّ
وَلَا حَمَلَتْ مَعَهُ كُنْفَسَةً اَلْأَنْسُ بْنُ مَالِكٍ سَ رُوَيْتُ عَنْ هَذِهِ صَ لِي اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَانِي سَ كَبِي هَبَا هُوَ اَكْرَمُ
جو کھانے سے بچ رہے اور ان کا نہیں کھا گیا اس لیے کہ ایسا گوشت تھوڑا ہوتا اور کھانا نیولے بہت ہوئی کہی نہیں
بچتا اور نہ کہی آپ کے ساتھ بھجونا اور ٹھایا گیا رجبیہ دنیا دار امیروں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں جلتے ہیں چار
چارہ اور شرط بخیان اور قالین ساتھ رہتے ہیں بیٹنے کے لیے **باب** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِثِ أَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ
قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا إِلَى الْمَجِيدِ قَدْ شَوِيَ فَمَسَحْنَا أَكِيدُنَا بِالْحَصْبَاءِ
ثُمَّ قُلْنَا نَصْلِي وَكَمْ نَتَوَضَّأُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَارِثِ بْنِ خَبَرْتِ رُوَيْتُ عَنْ هَذِهِ صَ لِي اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَانِي سَ
گوشت کھا یا بسنا ہوا مسجد میں پھر بیٹھے اپنے ہاتھوں کو کنکر دین سے ہو چھا اور ہم کھڑے ہوئے آپ نماز پڑھالی
اور وضو نہیں کیا **باب** الْقَدِيدُ غَدِيہ کا یا غَدِيہ کو کا گوشت لگا کر ہونکر سکا رکھنے ہیں لنبے لنبے پارچے
اسکے کاٹتے ہیں یہ غریب لوگوں کی غذا ہے عرب میں کیونکہ امیر لوگ ہر وقت نازہ گوشت کھاتے ہیں **باب** عَنْ
اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحُلٌ فَكَأَنَّهُ لَيَجْعَلُ تَرَعْدُ فَرَأَيْنَاهُ قَالَ لَهُ هُوَ
عَلَيْكَ مَا لِي لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا اَبْنُ اِمْرَاةٍ فَأَكُلُ الْقَدِيدَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللَّهِ اِنَّهُ يَنْفَعُ رَحَدُ فَوْصَكُ
ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے ایک شخص آیا آپ اس سے باتیں کریں

سکا گوشت پھر کہ ہوتا رڈ کے ماری آپ نے اسے فرمایا تو ڈرنسین کیونکہ میں بادشاہ نہیں ہوں دنیا کے بادشاہوں
 میطاح الملک میں ایک عورت کا بیٹا ہوں جو قدید کہاتی تھی **ف** یعنی غریب عورت کا بیٹا ہوں سبحان اللہ
 آپ دونوں جہان کے بادشاہ تھے ایسے بڑے بادشاہ کہ تمام دنیا اور بادشاہ آپ کی جوتیوں کی خاک کے برابر
 ہی نہیں تھے آپ نے عاجزی سے یہ فرمایا قربان آپ کے تواضع اور انکسار اور اخلاق حسنہ کے عین نشانی
 قَالَتْ لَقَدْ كُنَّا نَرُكِعُ الْكَرَاعَ فَيَاكُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ مِنْ الْأَضَاحِ
 ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پاؤں اٹھا کر
 رکھتے آپ اسکو قربانی کے پندرہ دن بعد کہاتے **بَابُ الْكِبْدِ وَالطَّحَالِ** بھیجی اور تالی کا بیان عین
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَأْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ
 فَالْحَوْثُ وَالْجُرَادُ وَأَمَّا الدَّمَانِ فَالطَّحَالُ وَالْبَيْضُ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَى عَنْهُ أَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا يَمْشِيَانِ وَدَخَلَ مَرْدٌ تَوْبَتِي هُوَ أَوْ مَجْلِي وَدَخَلَ مَجْلِي هُوَ أَوْ تَوْبَتِي هُوَ أَوْ مَجْلِي
ف یہ دونوں ہی خون میں گرنے ہوئے ہیں **بَابُ الْمَلِيحَةِ** نک کا بیان عین ابْنِ مَالِكٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ آدَامِكُمُ الْمَلِيحُ اس بن مالک سے روایت ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے فرمایا تمہاری سالنوں کا سردار نک ہے **ف** سالن یعنی ادا م وہ ہے جس سے روٹی کھائی جاوے صیگو
 سرکہ اچار وغیرہ تو فرمایا نک ہی ایک عمدہ سالن ہے کیونکہ صرف نک سے ہی روٹی کھا سکتے ہیں دوسرے یہ کہ
 ہر سالن میں نک پڑنا ضرور ہے بغیر نک کوئی سالن زمیاد نہیں ہوتا **بَابُ الْإِنْدَامِ** بالخیل سرکہ سرور
 کہنا عین عائشہ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّ الْإِدَامُ الْخَلُّ حضرت عائشہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا سے روایت ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ سالن سرکہ ہے عین جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّ الْإِدَامُ الْخَلُّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَى عَنْهُ أَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ وَآتَا عِنْدَهَا فَفَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاةٍ قَالَتْ
 عِنْدَنَا خُبْزٌ وَنَمْرُوحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّ الْإِدَامُ الْخَلُّ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي
 الْخَلِّ فَإِنَّهُ كَانَ آدَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَلَمْ يَقْرَأْ بَيْنِي فِيهِ خَلٌّ ام سعدی روایت ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت عائشہ سے اپنے من انہی کے پاس تھے آپ نے فرمایا کچھ کھانا ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہمارے
 پاس کوئی ہے کھجور ہے سرکہ ہے آپ نے فرمایا عمدہ سالن ہے سرکہ یا اللہ بکت دی سرکہ میں کیونکہ یہی سالن

ہنا اکلہم برون کا اور وہ گھر کسی محتاج نہیں ہوا سالن کا جس میں سرکہ موجود ہے (کیونکہ سرکہ خود عمدہ سالن ہے)
باب الزیت روغن زیتون کا بیان عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُوا زَيْتُونًا
 بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مَبَارَكَةٍ حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روغن
 زیتون سے روٹی کھاؤ اور اس کو سر اور بدن میں لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے **ف** اللہ تعالیٰ نے قرآن
 شریف میں اس کو شجرہ مبارکہ فرمایا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُوا
 الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مَبَارَكٌ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا زیتون کا تیل کھاؤ اور اس کو سر اور بدن میں لگاؤ وہ بکثرت والا ہے **باب اللہن** دودھ کا بیان
 عن عائشۃ تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا أتى بکلبٍ قال بركۃ اگر بڑا کتاں حضرت عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب دودھ آتا آپ فرماتے ایک بکرت
 ہے یا دو بکرتیں یہ راوی کا شک ہے دو بکرتیں یہ ہیں ایک تہ لذت دوسری سیری یا غذا ایسی ہو یا بن ہی ہے
 اور چیرین یا غذا امین یا بانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ
 طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا خَيْرَ أَمْنَةٍ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ
 لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا مِنْهُ فَإِنَّ لَكُمْ مَا يَجْزِي مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ ابن عباس رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلاوے وہ یوں کہے اللہم بارک لنا فیہ
 وارزقنا خیر امنہ اور جب کو اللہ دودھ پلاوے وہ یوں کہے اللہم بارک لنا فیہ ووزنا منہ اسکی وجہ یہ ہے کہ میں نہیں
 جانتا کہ کوئی چیز دودھ کے سوا ایسی ہے جو کھانا اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرے **ف** تو اس کے بہتر دوا
 کھانا نہیں پس جب دودھ ملے تو یہ دعا کرے یا اللہ سیکو زیادہ کر اور دوسرے کھانے میں یوں کہو اس کو بہتر کھانا
 دے اور گندہ چکا **باب الحلو** آدہ شامی کا بیان عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یحب الحلو والآل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 پسند کرتے تھے شامی کو اور شہد کو **ف** شہد الطبع انسان کو مرغوب ہے اور شہد شہا بھی ہے اور اسکو
 ساتھ مفید بھی قرآن میں ہے فی شفاء الناس شہد میں تندرستی ہو لوگوں کے لیے **باب القنار** قال
 یجمعان لکرمی اور کھجور ملا کر کھانا **ف** یہ بڑا عمدہ نسخہ ہے لکرمی شہد می اور کھجور گرم ہے اور ایک دوسرے
 کی صلہ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلو والآل ان تَدْخِلْنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا اسْتَقَامَ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى أَكَلَتْ نَافِقًا يَالرُّطَبُ سَمِعْتُ كَاجَسِينَ سَمِعْتُ حَضْرَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا مِنْ رُوَيْتِ هِرَيْرِي مَانِ (امرومان) مجھو موٹا کر نیکی تدبیر کرتی تھی اس لیے کہ مجھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کچھ دست بین داخل کرے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت دہلی ہی نہیں) اور کم سن ہی تو انکی ماننے
جا ہا ذرا موٹی ہو جاوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں بہتر معلوم ہوگی اور عرب موٹی عورت کو پسند
کرتے ہیں لیکن یہ تدبیر میں نہیں پڑتی تھی (یعنی میں کسی ملاحج سے موٹی نہیں ہوتی تھی) ایسا تاکہ کہ میں نے
ککڑی اور کھجور کھائی ہر بین اجہی موٹی ہو گئی ف معلوم ہوا کہ ککڑی اور کھجور کے ساتھ سن بدن ہے
اور مزید اسی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْفَيْئَاءَ
يَالرُّطَبُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ رُوَيْتِ هِرَيْرِي تَحْفَظُ صَاحِبَةُ صَلَاحٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا كُزْبُ كَمَا تَقُولُ تَقُولُ
سَاحِبَةُ عَمْرٍاءُ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْبَطْنِ سَلِ بْنِ
سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رُوَيْتِ هِرَيْرِي تَحْفَظُ صَاحِبَةُ صَلَاحٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا كُزْبُ كَمَا تَقُولُ تَقُولُ
بَابُ التَّمْرِ كَخُورِ بَابِ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ
فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ حَضْرَةُ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ رُوَيْتِ هِرَيْرِي تَحْفَظُ صَاحِبَةُ صَلَاحٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا
كُزْبُ كَمَا تَقُولُ تَقُولُ سَاحِبَةُ عَمْرٍاءُ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
الرُّطَبَ بِالْبَطْنِ سَلِ بْنِ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رُوَيْتِ هِرَيْرِي تَحْفَظُ صَاحِبَةُ صَلَاحٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا كُزْبُ كَمَا تَقُولُ
تَقُولُ بَابُ التَّمْرِ كَخُورِ بَابِ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ
فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ حَضْرَةُ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ رُوَيْتِ هِرَيْرِي تَحْفَظُ صَاحِبَةُ صَلَاحٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا
كُزْبُ كَمَا تَقُولُ تَقُولُ سَاحِبَةُ عَمْرٍاءُ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
الرُّطَبَ بِالْبَطْنِ سَلِ بْنِ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رُوَيْتِ هِرَيْرِي تَحْفَظُ صَاحِبَةُ صَلَاحٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا كُزْبُ كَمَا تَقُولُ
تَقُولُ

ابن آدم حتی اکل الخلق بالجہنم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کو سوکھی کھجور کے ساتھ کھاؤ پرانی کوئی کے ساتھ کھاؤ کیونکہ شیطان غصے ہوتا ہے اور کہتا ہے آدم کا بیٹا زندہ رکھا یہاں تک کہ اس نے پانا سیوہ نے میوے کے ساتھ کھا یا ف شیطان آدمی کا دشمن ہے تو اسکی رحمت اور طول عمر سے ناخوش ہوتا ہے حبیب ابوت اور تقویٰ کے ساتھ ہو بعضوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے یحییٰ بن محمد اسکے اسناد میں ہر وہ بہت غلطی کرتا ہے عراقی نے کہا اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ کیونکہ شیطان آدمی کی حیات سے ناخوش نہیں ہوتا بلکہ اسکی ایمان اور اطاعت پر چہرے سے باب التمر عن قرآن التمر دو و تین تین کھجوریں ملا کر کمانے سے مانعت (حب دوسرے آدمی ہی کمانے میں شریک ہوں کیونکہ یہ ناگوار ہوگا دوسروں کو) عن ابن عمر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ یقترن الرجل بکین التمر تین حتی یتکاذبن اھن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ آدمی دو دو کھجور ملا کر کھا دی یہاں تک کہ ان پر ساتھیوں (جو اسکے ساتھ کھا رہے ہوں) اجازت لیوے عن سعید موالی نے بکرو و کان سعل ینخدا المین صلی اللہ علیہ وسلم و کان یعجبہ حدیثہ انہ التمر صلی اللہ علیہ وسلم نعو عن الاشرار یعنی فی التمر سعد سے روایت ہے کہ وہ خادم تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکو آپ کی خدمت یا آپ کی حدیث بہت پسند تھی وہ کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دو کھجوریں کو ملا کر کمانے سے باب التفتیش التمر اچھی کھجور کھجوریں میں ڈھونڈ کر کھا نا بحکم الن بن مالک قال رايت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اتي بتمر عتيق فجعل يفتشه حضرت انس بن مالک سے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کھا اپنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ باس پرانی کھجور آئی تو آپ اسکو چھانٹتے تھے وہ اپنے اچھی اچھی اس میں سے نکال کر کھاتے تھے اور اودکی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ اس میں سے کپڑے نکالتے تھے دوسری روایت میں کھجور چھانٹنے سے منع کیا اور یہ معمول ہے اس حالت پر جب نبی کھجور ہوا وقت چھانٹنے کی ضرورت نہیں باب التمر بالزبد کھجور کے ساتھ کھا نا یہ بہت عمدہ تقویٰ غذا ہے اگر کسیکو منظور ہو کہ زیادہ کھجور کھائی جاوین اور ہمیشہ نہ ہو تو مسکے کے ساتھ کھا دی عن ابنی نبیر السلمیین قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعنا تحتہ فلیفہ لنا مبینا حالہ صبا فجلس علیہا ما نزل اللہ عز وجل علیہ الوحی فی بکیتنا وکلنا لہ زبدا وتمر

وَكَانَ يُحِبُّ الرَّبِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا كَانَ يَسْمَعُ مِنْ جَدِّهِ جَدِّهِ بْنِ سَلِيمٍ مِمَّنْ تَبِعَهُ رَدِّتْ كَرْنَهُ مِنْ كَرْنِ
 حَضْرَتِ صَلَّی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہنر آپ کے تلے ایک جادوگر بھالی جبر پانی جبر کے کہنے سے گھونٹا کر لیا
 ہماخبر آپ سے ہر شے پیر اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی اتاری ہمارے گھر میں اور ہنر آپ کے سامنے مسکے کہہ اور
 کہہ اور آپ مسکے کو پسند کرتے تھے اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت بھیج اور سلام **بَابُ الْحَوَارِيِّ مَعْدِهِ كَابِلَا**
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَزْرَمٍ حَدَّثَنِي الْإِسْكَالِيُّ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ سَعْدٍ هَلْ رَأَيْتَ النَّفْقَ حَتَّى
مَا رَأَيْتَ النَّفْقَ حَتَّى فُجِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاحِلٌ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَيْتُ مَنَاحِلًا حَتَّى فُجِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَأَلَ قُلْتُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَةَ غَيْرَ مَكْحُولٍ قَالَ نَعَمْ كُنَّا نَكْنَعُ فَيُطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا
بَقِيَ تَرَبَّيَاؤُ ابْنِ حَزْرَمٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ
 یہاں تک کہ ان حضرت کی وفات ہوئی یعنی کہا گیا کہ حضرت کے زمانہ میں لوگوں کے پاس چلبلیاں تھیں انہوں نے کہا میں
 نے توجہ نہیں دیکھی بیان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا میں نے کہا یہ تم جو کہتے کہاتو
 کیا بغیر چبانے ہوئے انہوں نے کہا ہاں ہم اسکو دہیں کہ اسونک لیتے تھے ہر جو اڑنیوالا ہوتا وہ اڑ
 جاتا اور چونچ رہتا اسکو بگودیتے **و** اور گوند بکروٹی دیکھ لیتے عرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے وقت میں آتا چبانے کی اور میدہ کھانکی رسم نہ تھی یہ بعد کے زمانہ میں تکلف ڈالوں نے ایجاد کیا
 ہے اور اس تکلف میں کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ نقصان ہے اگر آج چانا جاوے اور ہکا ہوسا بالکل
 نکل جاوے تو وہ فقیل اور دیر بضم ہو جاتا ہے اور پیٹ میں سدہ اور قبض پیدا کرتا ہے آخر یہ چانے
 والے صاحب اتنا غور نہیں کرتے کہ پروردگار عالم نے جو حکیم الحکماء ہے کیوں میں ہوسا بیکار نہیں
 پیدا کیا پس بہتر یہی ہے کہ بے چہنا ہوا آٹا کھاوے اور اگر چہلے کسی تو تھوڑا سا سوٹا سوٹا ہوسا نکال دے
 لیکن میدہ کھانا بالکل خوفناک اور باعوث امراض شدیدہ ہے **عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ أَنَّهَا عَرَّيَتْكَ دَقِيقًا**
فَمَنْعَتْكَ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِيفًا فَقَالَ مَا هَذَا قَالَتْ طَعَامٌ بَصَصَعُ بِأَرْضِنَا تَأْجِبُهُ
أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا فَقَالَ رُذِيهِ فَبِيهِ ثُمَّ الْحَجِينِيهِ أَمِ امِنْ يَرُدُّتْ يَرِ اَوْنُونُ آتَا جَانَا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی طیار کی آپ نے پوچھا یہ کیا ہے وہ بولیں یہ ہر ملک کا کھانا تو میں
 نے جاکر آپ کے لیے اسکی ایک روٹی ہاؤں آپ نے فرمایا ہوسا اسی میں ڈال دے ہر گوندہ **عَنْ**

[illegible]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امتك بفقهم عليهم الارض ففاض عليهم من الدنيا حتى
انهمم ليا كلون من الفالودج فقال النبي صلى الله عليه وسلم وما الفالودج قال يخلطون التمن
والعسل جميعا فتشبع الشئ صلى الله عليه وسلم لذلك شقيقة ابن عباس رضي الله عنه سے روایت ہے پہلے جو
بھنے فالودہ کا نام سنا وہ اس طرح سے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض
کیا کہ آپ کی ہست ملکوں کو فتح کرے گی اور دنیا کا بہت مال انکو ملیگا یہاں تک کہ وہ فالودہ کھا دیں گے تب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فالودہ کیا ہے انہوں نے کہا گھی اور شہد ملا دیں گے یہ سنکر آپ نے رونے کی سی آواز
نکالی ف مجھے تو یہ حدیث موضوع معلوم ہوتی ہے فالودہ گھی اور شہد پیڑ بننا بلکہ نشاستہ سی متا ہے اور
فالودہ کھانا کوئی دلیل دنیا کی زیادتی کی نہیں ہے غریبا دمی ہی فالودہ کھانے پر یوحنا کنی نے کہا حدیث کو ابن
ابی الدنیاء نے ابن عباس سے نکالا اور عبد الوہاب بن منہاک سلمی جو شیخ ہے ابن ماجہ کا مترک ہے اور ابوجاہتم نے
کہا وہ جوتا ہے اور اسکی سوا اسماعیل بن عیاش ہی ضعیف ہے بہر حال احمدیث کی کوئی اصل زمین ہے باب
الخبر الملبور بالتمن گہی میں جبیری - وئی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم
وددت لو ان عندنا خبزة ببصحاء من برة سمراء مبلقة يمين ناكلها قال فتعجبوا ذلك رجل من
الانصار فاتخذته فجاء به اليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوبتي كان هذا التمن قال
في عكة صنيتي فاني انا ناكلك ابن عمر رضي الله عنه سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا
میں جا رہا ہوں کافش میرے لباس ایک سفیر روٹی ہوتی مبنی گہیوں کی اور گہی میں چپری ہوئی ہم اسکو کھاتے
یہ بات ایک انصاری ہونے سنی اور وہ ایسی ہی روٹی بنا کر لایا اپنے فرمایا یہ گہی کا ہے میں بنا اس نے کہا گوشت
پہڑ کی کمال کی ایک گہی میں اپنے اسکے کھانے سے انکار کیا ف اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ کو گوشت پہڑ سے
نفرت تھی اگرچہ حلال ہے جیسے اوپر گذرا پس اپنے اس میں رکھا ہوا گھی بھی کھانا گوارا نہ کیا اور ابو داؤد نے
احمدیث کی صحت کا انکار کیا اور داعی بھی ہے کہ آپ کی عادت شریف کرمات یہ حدیث مروی ہوئی ہے اپنے
کھانے پینے کی چیزوں کی کسی آرزو نہیں کی جو مل گیا وہ کھالیا عن النبی بن مالک قال صنعت أمّ سلمة
للنبي صلى الله عليه وسلم خبزة وصنعت فيها شيئا من تمر ثم قالت اذهب إلى النبي صلى الله
عليه وسلم فأدعه قال فانتيه فقالت أمتي تدعوك قال فقام وقال لي كأن عينا من الناس قوموا
قال تسبقهم إليها فاخبرتها بحاجتي للنبي صلى الله عليه وسلم فقال هاتي ما صنعت فقالت إنما

صَنَعْتُمْ لَكَ وَحَدَّثَكَ هَآئِثِهِ فَقَالَ بَا اَنَسُ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ عَشْرَةَ فَالَا فَاَزِلْتُ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ عَشْرَةَ
 فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَكَانُوا ثَمَانِيْنَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَوَيْتُ عَنْ اَمِّ سَلِيْمٍ اَنَّ حَضْرَتَ صَالِي اَلْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْلَ لِيْلَةٍ
 بَنِي اَلْمَدِيْنَةِ مِنْ كَيْلٍ كُنِيَ سَبِي ذَا اَلْمَدِيْنَةِ مَجْهُوْمًا نُوْحَضِرُكَ بِاسْ جَاوَا اَكْبَرًا بَلَا مِيْنُ كِيَا اَوْرِي مِيْنُ عَرْضِ كِيَا سِيْرِي مَانِ اَبْ كَر
 بَلَا تِي مِيْنِ پَسْنَكِرَ اَبْ كَرُتِي هُوَ اَوْرِي جَعْنِي لُوْكَ اَبْ كِيَا پَسْ تِي سَبْ اَبْ كِيَا فَرِيَا جَلُوْ اَنَسُ كِيَا مِيْنِ بِحَالِ
 دِكْمِكِرَ كَرِ اَنَ حَضْرَتَ صَالِي اَلْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَبْ لُوْكَوْنِ كُوْ بَلَا سِي لَاتُوْ مِيْنِ اَوْرِي كِيَا مَانُ صَرَفِ اَبْ كِيَا لَاتُوْ مِيْنِ هُوَ تَوْرَ اَسَا
 مِيْنِ اَنَ لُوْكَوْنِ سِي اَكْرَ اَبْ كِيَا مَانِ پَسْ اَبَا اَوْرِي كِيَا اَنَسُ اَتَمِيْنِ اَتَمِيْنِ اَتَمِيْنِ اَتَمِيْنِ اَتَمِيْنِ اَتَمِيْنِ اَتَمِيْنِ اَتَمِيْنِ اَتَمِيْنِ اَتَمِيْنِ
 فَرِيَا اَرَامِ سَلِيْمُ سِي لَاتُوْنِي كِيَا بَنِيَا سِي دِهْ بُولِيْنِ مِيْنِي تَوْرَ اَبْ كِيَا لِيَا اَكِيَلِي بَنِيَا سِي اَبْ كِيَا فَرِيَا لَا
 تَوْسِي بِرَ اَبْ كِيَا فَرِيَا لَسِ اَنَسُ اَنَ لُوْكَوْنِ مِيْنِ سِي اَوْرِي سَبْ اَبْ كِيَا سَاتِيَا سِي تِي اَوْرِي بِرَ كَرُتِي تِي
 عَرَفِ اَنَ حَضْرَتَ صَالِي اَلْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَا لَسْمُ كَرُتِي اَنَدَرَامِ سَلِيْمُ كِيَا پَسْ اَتَمِيْنِ تِي اَدَسُ دَسُ اَدَمِيُونِ كُوْ اَنَدَرِ لِي
 اَنَسُ لِي كِيَا مِيْنِ بَرَابَرِ دَسُ اَوْمِي اَنَدَرِ اَبْ كِيَا لَاتَا كِيَا اَذَرِ اَنَسُ سَبْ كِيَا يَابِيَا تَنَكُ كِيَا سَبْ سِي رُوْ كِيَا
 اَوْرِي دِهْ اَوْمِي اَتَمِيْنِ تِي وَفِ سَبْحَانِ اَلْمَدِيْنَةِ اَوْرِي كِيَا اَنَسُ اَوْمِي كُوْ كَانِي هُوْ كِيَا اَحَدِيْتِ
 مِيْنِ اِيَكْتِ بَرَا مَعْجُوْهَ اَبْ كِيَا نَدُ كُوْرِي اَوْرِي اَسْمُ كِيَا كِيَا بَرَا اَوْرِي كِيَا مَوْعُوْبِيْرَ اَبْ كِيَا مَعْجُوْهِيْ صَادِرِ هُوْ مِيْنِ
 حَضْرَتِ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سِي بَنِي اَبِيَا سِي مَعْجُوْهَ اَبْ كِيَا نَخِيْلِ شَرِيفِ مِيْنِ نَدُ كُوْرِي اَوْرِي كِيَا عَقْلِ كِيَا خَلَا فِ مِيْنِ
 اِيَكْتِ تَوْرِي جِيْزِ كَا بِيْتِ هُوْ جَابَانُ مَكْنِ سِي مَلِكِ اَلْمَدِيْنَةِ جَلَالِ كِيَا قَدَرِ تُوْنِ كِيَا سَامُوْ مَنَابِتِ سَهْلِ سِي دِهْ اَكْر
 جِيَا سِي تَوْدَمِ بِرِ مِيْنِ رَتِي كُوْ بِهَارُ كِيَا بَرَابَرِ كُوْرِي اَوْرِي بِهَارُ كُوْرِي بَرَابَرِ اَوْرِي جِيْنِ لُوْكَوْنِ كِيَا عَقْلِ مِيْنِ فَتَوْدَمِ
 اِيْسِي بَاتُوْنِ مِيْنِ شَبْ كَرْتِي مِيْنِ اَنَكُوْ اَبْ كِيَا مَكْنِ اَدَمَحَالِ كِيَا تَمِيْرِ مِيْنِ سِي اَوْرِي جُوْ اَمُوْرِ مَكْنِ مِيْنِ اَنَ كُوْرِي
 نَادَانِي سِي مَحَالِ سَجْهَتِي مِيْنِ اَوْرِي دَا كِيَا قَدَرِ كَانَا كَرُتِي مِيْنِ اَلْمَدِيْنَةِ اَنَسُ كِيَا شَرِ سِي هَرِ سَلَامِ كُوْ
 بِجَاوِي بَابِ خُبَرِ اَلْبَرِّ كِيَا رُوْ تِي كَا بِيَانِ عَمَلِ اَبِيْ هُدَيْرَةَ اَنَسُ فَالَ وَالدَّيْنِي تَقْنِيْنِي
 بِكِيَا مَاشِيْعِ نَبِيْ اَللّٰهِ صَلَّيْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تَبَا عَابِمِنْ خُبَرِ اَلْحَنَظَلَةِ حَتَّى تَوَفَّاهُ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
 جَلَّ اَبْرَهَرِي رَضِيْ اَلْمَدِيْنَةِ رَوَيْتُ عَنْ اَوْمِيْنِ سِي كِيَا مَقَرِ اَسْكِي جِيَا كُوْ اَتَمِيْنِ مِيْنِ بِرِي جَابَانِ سِي اَتَمِيْنِ
 اَلْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِيْنِ دِنِ پِي دِرِي كِيَا مِيْنِ كِيَا رُوْ تِي سِي سِيْرِ مِيْنِ كُوْرِي سِيَا تَنَكُ كِيَا اَلْمَدِيْنَةِ جَلَالِ سِي اَبْ كِيَا
 لِيَا فِ مِيْنِ بَرَابَرِ مِيْنِ دِنِ كِيَا كِيَا كِيَا رُوْ تِي اَبْ كُوْ مِيْنِ مِيْلِي اَسْطَحِ كِيَا بِرِثِ كِيَا مِيْلِي هُوْ سِيْرِ فِدِ مَلِكِ
 كِيَا اِيَكْتِ دِنِ كِيَا رُوْ تِي كِيَا مِيْلِي تَوْدَمِ دِنِ جُوْ كِيَا مِيْلِي اَوْرِي كِيَا بِرِثِ كِيَا مِيْلِي اَوْرِي مِيْلِي سَارِي

عمر نکلیت و فراق ہی میں کئی سبجان اللہ الفقیر مخزی ہی ہے **عمر عائشہ** قَالَتْ مَا شَيْعَ اَلْمُحَمَّدِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعَا مِنْ خُبْرٍ حَتَّى تُوْفِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل حبیب آپ مدینہ میں لے
 تین راتیں برابر بچے کیوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے انتقال فرمایا **باب**
خُبْرُ الشَّعْبِ جو کہ روٹی کا بیان **عمر عائشہ** قَالَتْ لَقَدْ تُوْفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي
 بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَيْدٍ اِلَّا سَطُرُ شَعْبٍ فِي رِثِي لِي فَآكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فِكْلُهُ تَقَعْنِي
 اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی
 اور میرے گھر میں کچھ نہ تھا آدمی کے کمانے کو موافق مگر تھوڑے سوجویر سبجان پہنچے میں اسی کو کھاتی ہی
 یہاں تک کہ بہت دنوں تک چلتی رہے آخر میں نے اسکو ما پات و ختم ہو گئی **ف** یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی برکت تھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کی خاص بی بی کو ان تھوڑے سوجویر ایسی برکت دیدی کہ اگر اسکو
 نہ مانتیں اور خدا تعالیٰ کے ہر دے پر اس میں سوجویر رہتیں تو شاید ساری عمر کافی ہوتی اور کسی کی محتاج
 نہ ہوتیں مگر نفس نے صبر ہے انہوں نے مایا تو وہ برکت موقوف ہو گئی دوسری حدیث میں جو آئی ہے اپنا
 کمانا ما پو اس میں برکت ہوگی تو مراد اس سے یہ ہے کہ بیچتے اور خریدتے وقت ما پ لیا کرو پس وہ حدیث کو غلط
 نہ ہوگی **عمر عائشہ** قَالَتْ مَا شَيْعَ اَلْمُحَمَّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْرٍ الشَّعْبِ حَتَّى تُبَيِّنَ
 اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل (یعنی آپ
 کے کہنے والے اور گروہ) جس میں بی بیان بھی داخل ہیں (جو کہ روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ کی
 وفات ہوئی) سیر ہونے کو مراد یہ ہے کہ ہمیشہ جو کہ روٹی ہی پیٹ بہر کر نہیں ملی **عمر ابن عباس** قَالَتْ
 رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّيْتُ لَيَالِي الْمَتَايَعَةِ طَاوِيًا وَاهْلًا لَا يَجِدُ دُونَ الْمَتَايَعَةِ وَكَانَ
 عَائِمَةً خُبْرُهُمْ خُبْرُ الشَّعْبِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچے
 کئی راتوں تک فاقہ سہرتے اور آپ کے گروہ والوں کو رات کا کمانا نہیں ملتا اور اکثر ان لوگوں کی روٹی جو
 کی ہوتی **عمر ابن عباس** قَالَ لَبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوْفَ وَاتَّخَذَ الْخُصْفَ
 وَقَالَ أَكُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسًا وَلَبِسَ خَشِيًّا فَقِيلَ لِحَسَنٍ مَا اللَّبَسُ قَالَ عَلَيْهِ الشَّعْبُ
 مَا كَانَ لَبِيْعَةً اِلَّا يُجِدُّ عَرَةً مَاءِ السِّنِّ بْنِ مَالِكٍ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صوف پہنتے

بنا اور سوتے جو ہشتین بند کی جاتی ہیں تو انکو بہت ناگوار ہوگا اور جو لوگ کم کہاتے ہیں انکی خواہش کماؤ کی طبعیت نہیں
 ہوتی بلکہ بقای حیات اور اداسی عبادت کے لیے رفع ضرورت اور دفع وجع کر لیتے ہیں انکی خواہش عبادت اور تصفیہ
 قلب کی ہوتی ہے اور وہ سوت کہ بعد قائم رہیگی پس بہ رحمت اور عیش میں رہیں گے **عَنْ عَلِيٍّ عَطِيَّةُ بْنُ عَامِرٍ الْجَمْعِيُّ**
قَالَ سَمِعْتُ لِمَانَ بْنَ أَكْبَرَةَ عَلَى طَعَامٍ يَأْكُلُهُ فَقَالَ حَسْبِي أَنْ تَسْمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شَبَعَانِي اللَّذْنِيا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عطیہ بن عامر حبشی سے روایت کر رہے ہیں
 سلمان مرودہ زبردستی کیے کئے کما نا کما نو پر اوہنوں نے کما مجھے کافی ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو لوگ دنیا میں زیادہ سیر رہتے ہیں وہی زیادہ ہو کے رہیں گے قیامت کے دن **بَابُ**
مِنْ الْأَسْرَافِ انکی کُل کُل مَا اسْتَهْجَيْتَ بہ امر کہ جس چیز کی نفس غلبت کرے اسکو کماؤ و اسراف میں
 داخل ہے و اگرچہ یہ وہ اسراف نہیں ہے جو بشریعت کو رو سے حرام ہے پر اہل امہ اور صوفیہ کے نزدیک
 یہ بھی اسراف ہے کہ ہمیشہ نفس کی خواہش پر عمل کرنا اور جس چیز کو چاہے اسکو فوراً کما لینا اور اکثر اس کے
 ضرر پہی پیدا ہوتا ہے بزرگ لوگوں نے برسوں نفس کو مارا ہے اور جس کمانے یا میوے کی نفس نے آرزو کی ہو
 اسکو ایک مدت تک اس سے محروم رکھا ہے تاکہ نفس ٹوٹ جاوے اور صبر کی صفت مستحکم ہو اور نفس عقل کی
 اطاعت کرنے لگو ساری حکمت اخلاق اس آیت میں ہو **قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا** چھکار ہی پائی اس شخص نے جس
 نے نفس کو پاک کیا یعنی نفس کو عقل سلیم اور شرع ستقیم کے تابع کر دیا اور نفس میں دو فو توں میں ایک ہی میوے
 اکل و مشرب اور عمدہ غذا کی خواہش دوسرے سبھیہ یعنی غضب اور مقام کی خواہش ان دونوں فو توں کو مار ڈالنا
 اور عقل اور شرع کے موافق انہیں چلایا پس یہی تزکیہ نفس اور تحسین اخلاق ہے جب یہ دونوں فو توں عقل کی محکوم ہو جائیں
 ہو وقت عقل کو زور دینا اور اکالت اور علوم اور زہد اور عبادت اور استغراق فی اللہ اور ترک عماسوی اللہ سے
 پس یہی قصود اور درویشی ہے **عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ السَّوَادِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اسْتَهْجَيْتَ** انس سے
 روایت ہو حضرت مسلم نے فرمایا کہ اسراف ہے جو چیز کو چاہو کہ کماؤ **بَابُ النَّبِيِّ عَنِ الْقَادِ الطَّعَامِ** کما یا پسینکے سے ممانعت **عَنْ عَلِيٍّ**
قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَرَأَى كِسْفَةً مُتَلَفَةً فَآخَذَهَا لَسْتَحْهَا فَاخْرَجَهَا وَأَنَاكَ يَاعَالِيَةَ الْوَجْهِ كَرِيمًا يَا نَاهَا نَاهَا نَاهَا عَنْ تَوَمُّ
عَقْدَ نَعَادَتِ الْكَيْفِ حضرت عائشہ سے روایت ہو حضرت مسلم کہہ رہے ہیں تشریف لائے تو ایک روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا آپ نے
 اسکو اوٹھا یا اور بوچھا یا بہرہ اسکو کما لیا اور فرمایا اسے عائشہ عزت کر عزت والو کی رہنے اس کے رزق کی کہہ نہ کہ
 اللہ کا رزق جب کسی قوم سے بہر گیا تو پھر انکی طرف نہیں آتا ف ملکہ ہمیشہ نفس اور محتاج ہی رہتے ہیں دوسرے

روایت میں ہر روئی کی عزت کرو اور عزت اسکی یہ ہے کہ جب بلی دسترخوان پر رکھی جاوے تو اسکا کمانا شروع کر دے اور اس کا منتظر نہ رہے **باب الثَّعْوُزِ مِنَ الْجُوعِ** ہوں کہ بپاہ مانگنا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّكَ بَيْتُ الضَّعِيفِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِدَايَةِ فَإِنَّهَا بَيْتُ الْبَطَالَةِ** ابوبہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے تھے یا امیرین تیری بپاہ مانگنا ہوں ہوں کہ بری ساتھی ہے (انسان کی) اور بپاہ مانگنا ہوں نیری خیانت (مخبر جو بری) سے وہ بری اندرونی صفت ہو رہا برا ستر ہے لہذا نہ کہتو میں اندر کے کپڑے کو اور ظہارہ اوپر کے کپڑے کو بیٹے ابرو کو **باب تَرْكِ الْعَشَاءِ** رات کا کھانا چھوڑ دینا کیا ہے **ف** لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دو کو دو پہر کی وقت ایک ہی بار کھاتو میں اور رات کا کھانا بیٹھے عشاء بالکل نہیں کرتے اس سے آدمی جلد بوڑھا جاتا ہے تھوڑا سا کھانا رات کو بھی کھا لینا فوت قائم رکھتا ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا الْعَشَاءَ وَلَوْ يَكْفِيَنَّ تَمْرًا فَإِنَّ تَرْكَهُ يَهْدِمُ جَارِبِينَ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشاء کو ریختے رات کے کھانیکو است چھوڑو اگرچہ ایک شے کھجور ہی کی سی لیتو تھوڑا ہی شے ہی میلے کہ اس کا چھوڑ دینا آدمی کو بوڑھا کر دیتا ہے **ف** اسکے اسناد میں ثقیف میں سوا ابراہیم بن عبد السلام کے وہ ضعیف ہے اور زندی نے اسکو انس کے نکالا اور کما وہ منکر ہے ہم نہیں پہچانتے اسکو مگر اسی طریق سے اور غلبہ ضعیف ہے اور عبد الملک مجہول ہے اسکے اسناد میں اور ابن جریر اور شوکانی نے محدث کو موضوعات میں ذکر کیا **باب الضِّيَافَةِ** لوگوں کی دعوت کرنا **عَنْ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ اسْتَرْعَ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُعْتَمَرُ مِنَ الْفَقْرِ إِلَى سَنَامِ الْبُعْثِ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسائی اس گھر کی طرف جلدی جاوے گی جس میں سہارا لے رہے ہیں چہرے سے جھانٹ کی کوہان کی طرف جاتی ہے **ف** اونٹ میں کوہان کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے لوگ اسی کو جلدی سے کاٹ لیتے ہیں تو فرمایا کہ جس گھر میں بسافروں کی سہارا ہوتی ہو اس میں طیر و برکت اس سے بھی جلد جاوے گی جتنی جلد چہرے کوہان کی طرف دوڑتی ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ اسْتَرْعَ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الْفَقْرِ إِلَى سَنَامِ الْبُعْثِ** ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاتا ہے یعنی سہارا وہاں زیادہ آئے ہیں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مِنَ السَّنَةِ أَنْ كَيْفَ الرَّجُلُ مَعَ ضَعِيفٍ**

کو پھر کے لائے اتنی ہی دنیا کی آہستگی نہیں ہے گو عوام لوگوں کے لیے ہر امر منع نہ ہو عوام کو صرف حرام سے بچنا کافی ہے اور خواص مکروہ اور مباح سے ہی بچتے ہیں ایسا نہ ہو کہ حد و سرغفلت ہو جاوے **کتاب الجمع بین السمین واللحم** گوشت اور گہی ملا کر کھانا **عمر بن عمر** قال دخل علیہ عمر **رضی اللہ عنہ** فوعد علی ما یدعی فادسح لہ عمر صدر الجمل فقال بسم اللہ ثم ضرب بیدہ فلقم لقمة ثم کنی یا خوی شہ قال انی لا احلکم دسم ما هو بیدسم اللحم فقال عبد اللہ یا امیر المؤمنین انی خرجت الی السوق اطلب الشبین لا تشرب فوجلت علیا فاشتريت بذرهم من المختزل وحملت علیہ بذرهم سمننا فاردت ان یتردد عیال عظماء فقال عمر ما اجتمعوا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط الا اکل احدهما و تصدق بالآخر قال عبد اللہ خذنا یا امیر المؤمنین فکلن یجمعنا عندی الا فعلت ذلک قال ما کنت لا فعل ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عمر **رضی اللہ عنہ** انکو پاس گئے وہ اپنے دسترخوان پر تھے اونہوں نے باپ کے لیے جگہ دی مجلس کے صدر میں باپ نے بسم اللہ کہی پھر ہاتھ مارا (کہا نے پر) اور ایک لقمہ لیا پھر دوسرا لقمہ لیا پھر کہا کہ میں چکائی کا فروہ پاتا ہوں اور وہ گوشت کی چکائی نہیں ہے عبد اللہ نے عرض کیا ای امیر المؤمنین میں بازار میں گیا تھا تو ماگوشت خریدنے کو تو میں نے اسکو ہنگا پایا پھر میں نے ایک درم کا درہ ملا گوشت لیا اور ایک درم کا گہی لیکر اسپر ڈال دیا میں نے یہ چاہا کہ میری سب گہی والوں کو ایک ایک ہڈی تو آوی را اگر موٹا گوشت فینا تو وہ ہنگا تھا ایک ایک ہڈی ہی حصہ میں نہ آتی کیونکہ ابن عمر کے بال بچے بہت تھے پس نہ کہ حضرت عمر نے کہا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو جب گہی اور گوشت دونوں اکٹھا ہوئے تو اپنے ایک کو کہا باؤدسک کو صدقہ دیا عبد اللہ نے عرض کیا اب تو کہا لیجیے لے لے امیر المؤمنین پھر جب گہی اور گوشت دونوں جگہ ملیں گے تو میں ایسا ہی کروں گا حضرت عمر نے کہا میں کہی کھانے والا نہیں **کتاب من طبخ فلیکثر مائدہ** جب کوئی گوشت پکاوی تو شورہ بہت رکھو **عمر بن عمر** قال اذا عملت مرقۃ فاکثر مائدہ و اخرجت فلیجوز انک منہا البور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سالن پکاوے تو شورہ بہت رکھو اور اپنے ہمسایوں کو ایک ایک چمچ دے **باب اکل التوم والبصل والکراث** لسن اور پیاز اور گندے کا بیان - **عمر بن عبد ان بن ابی طلحۃ البصری** عن ان عمر بن الخطاب قال یوم الجمعة خلیا لحیدۃ اللہ و اثنی علیہ ثم قال یا ایہا الناس انکم تاكلون فحجرتین لا آراہما الا خبیثتین

هَذَا التَّوْمَ وَهَذَا الْمَهْلَ وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْجَلُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيُحْبَسُ كَانَ أَكَلُهُمَا كَالْبَذْلِ فَلَيْمَتُهُمَا طَبْعًا مَسْلُومًا
 بن ابی طلحہ میری سہ رویت ہے حضرت عمرؓ کے دن خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو اس کی حمد کی اور تعریف پر فرمایا اے لوگو تم ان دو درختوں کو کھاتے ہو اور میں تو انکو حبث سمجھتا ہوں ایک تو لہسن دوسرے پیاز اور میر نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہ کسی شخص کے دندہ سوانکی ہو آتی تو اسکا مانند بکڑ کے بقیع کو نکال دیتے اب اگر کوئی انکو کھا دے تو پکا کر انکو مار ڈالے ف یعنی کچا نہ کھا دے چونکہ کچے میں بو بہت ہوتی ہے اور پکاتے ہو کم ہوجاتی ہے ہر چند پیاز اور لہسن حرام نہیں ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو برا جانتے تھے اور نہیں کھاتے تھے اسوجہ کہ آپ پر وحی آتی اور فرشتوں کو اسکی بو ناگوار ہوتی اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی یہ حکم ہے کہ کچا نہ کھا دیں اگر کچا کھا دیں تو انکو کھا کر مسجد میں نہ جا دیں تاکہ دوسرے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو عن اُمِّ ابیوبَ قَالَتُ صَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبُقُولِ فَلَمْ يَأْكُلْ وَقَالَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُؤْذِيَ صَلَاحِي اُمِّ ابِیوبَ رُویت ہے میر نے اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا اس میں ان سبز بون میں سے کچھ پڑا تھا یعنی پیاز اور لہسن میں سے اپنے اسکو نہیں کھایا اور فرمایا میں برا جانتا ہوں اپنے ساتھی کو ایذا دینا ف قبح الباری میں ہے کہ پیاز اور لہسن اور گندہ ناعلال میں سبکیں جو کوئی ان کو کھا دے اسکو مسجد میں جانا مکروہ ہے اور فقہانے سنی کو بھی ان کی مثل سمجھا ہے اور جس ترکاری میں بڑی بو ہو وہ اسکی مثل ہے اور جمہور سنیوں کا قائل ہیں کہ کراہت تدریجی ہے اور نظام ہر یہ المحدث سوانکی تحریر منقول ہے عن جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوَّجِدَ مِنْهُمْ رِيحًا لَمْ تُكْرَأَتْ فَقَالَ أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذَى مِنْهَا بَأْدَى مِنْهُ إِلَّا نَسَانُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رُویت ہے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہیں سے گندہ لڑکی ہو آتی تھی آپ نے فرمایا میں نے تمکو منع نہیں کیا تھا اس درخت کو کھانے سے یہ کھانے شترانہ پاتے ہیں ان چیزوں سے جس سے انسان ایذا پاتا ہے عن ابی عُبَيْدَةَ بْنِ عَجْأٍ مِرَ الْجَمْعِي يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَابُوا لَنَا كَلُوا الْبَقِيلَ ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَةً أَلَيْسَ عَفِيفِينَ عَامِرِينَ سَ رُویت ہے اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا پیاز نہ کھاؤ پھر اہستہ سے فرمایا سبھی پیاز کو اب اکل لُحْنٌ وَالسَّمْنُ وہی اور گہبی کا بیان عن سلمان الفارسی

میرے جانی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شراب رست پی وہ کل برائیوں کی کنجی ف آدمی ہر ایک برائی سے عقل
کی وجہ کو چپکے سے عقل پر ہی ہے تو خوف خدا ہوتا ہے شراب پینے سے عقل ہی میں فتور آجاتا ہے بہر خوف خدا
کمان ہا سیکڑوں گناہ شرابی سرسزد ہونے میں اسلیو او سکوام الحجاب کتہر میں یعنی سب برائیوں کی
جرعہ کتاب بنی الاارت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ اَيَّاكَ وَالْخَمْرَ فَإِنَّ خَطِيئَتَهَا
تَفْرُغُ الْخَطَايَا كَمَا إِنَّ شَجَرَهَا تَفْرُغُ الشَّجَرَ خَابِ بْنِ اَرْتِ رُویت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شراب بچارہ ہکا گناہ سب گناہوں کو گمیر لیتا ہے (یعنی جمع کر لیتا ہے) جیسے انگور کا درخت دوسرے
درخت پر پیل جاتا ہے **باب** مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ جو کوئی دنیا میں شراب
پئے اسکو آخرت میں شراب نہیں ملیگا **عن** ابْنِ عَسْرَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ
شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ اَلَا اَنْ يَتُوبَ ابْنِ عَمْرٍ رُویت ہر آن حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا میں شراب پیے (بشرطیکہ توبہ نہ کرے) اسکو آخرت میں شراب نہ ملیگا
مگر جب توبہ کر لیوے (کیونکہ توبہ کرنے سے آدمی ایسا ہو جاتا ہے جیسے اُس نے وہ گناہ نہیں کیا) **عن**
ابْنِ تَهْمِيْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي
الْآخِرَةِ ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی ایسے ہی رُویت ہر **باب** مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ
عن ابْنِ تَهْمِيْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي
عَنْہِ رُویت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ شراب پینے والا گناہ میں بہت پوجنے والے کی مثل
ہے **ف** حالانکہ بت پوجا شرک ہے اور شرک سب گناہوں میں بُرا ہے مگر شراب پینا ہی ایسا بُرا گناہ ہے
کہ ہمیشہ کرنے سے وہ شرک کے مثل ہو جاتا ہے جیسو صغیرہ گناہ ہمیشہ کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے اس میں ڈر ہی شرابیوں
کے لیو ایسا نہ ہوا انکا خاتمہ برا ہو بعضوں نے کہا مدین خمر سے ہکا بانیا لامر او ہے بعضوں نے کہا جو کوئی ایسا ہو
کہ جب شراب اسکو لے پی لے وہ مدین ہے **عن** ابْنِ الدُّوْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مُدَمِّنٌ خَمْرٍ ابُو الدرداء رُویت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ جنت
میں نجا ویگا **ف** بس اور شرک بت پرست بار ہو بعضوں نے کہا مدین خمر کا خاتمہ ٹھیک نہیں ہوتا ضرور وہ
شرک اور کفر میں گرفتار ہو کر مرے اس بچارے **باب** مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ شرابی کی نماز قبول
نہ ہوگی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَسُكِرَ لَمْ تُقْبَلْ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ بقرہ کی امیر آیتیں اوتریں سو وہ کے باب میں قرآن پڑھ کر
 لکھے اور اپنے شراب کی سوداگری حرام کی عین ابن عباس قال بکرمہ عثمان سمعہ باع خمرًا فقال قال
 اللہ سمعہ کہ یصلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الیہم حرمت علیہم الخمر
 فجعلوها قبا عوھا ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو خبر ہو چکی کہ عمرو نے شراب بیچا تو انہوں نے کہا اسے تباہ
 کرے عمرو کو کیا اسکو یہ معلوم نہیں کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اسے لے بیوہ پرانہ چربی حرام
 ہوئی تو انہوں نے اسکو گلایا اور بیچا ف اور بیچکر اسکی قیمت کمائی معلوم ہوا کہ جیسے شراب حرام ہے
 ویسے ہی اسکی قیمت لینا اور سوداگری کرنا بھی حرام ہے ہنس ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعض مسلمان تاجر
 اپنی دوکانوں میں شراب ہی رکھتے ہیں اور خیال رکھتے ہیں کہ شراب کے بیچنے میں اتنا گناہ نہیں ہے
 جیسے اسکے پینے میں حالانکہ حدیث کے رو سے یہ سب برابر ہیں اور سب پر لعنت آئی ہے اور شراب کا بیس
 حرام ہے اسکا کھانا اور کھلانا دونوں جائز نہیں یہ بیس سودا کا بیس اور جو سودا اگر شراب اور سودا کا بیوہ پار کرتا
 ہوا اسکی دعوت میں جانا تقویٰ کے خلاف ہے باب الخمس یمتو فیھا یمتو فیھا غیر ما من لک
 شراب کے ذکر کا نام رکھ کر اسکو پینے کے عین ابی امامۃ الباہلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لا تذهب الیائی ولا یام حتی تشرب فیھا طائفۃ من ائتی الخمر یمتو فیھا یمتو
 ائیمہا ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زات اور دن سنیں گندین کے
 یعنی تمام سنیں ہونگے ایسا تک کہ میری ہمت میں سے بعض لوگ شراب پینے کے اسکا نام بدکروں میری
 شربت سفح کیسے گا کوئی عرق النشاط کوئی شراب الصالحین نام بدلنے سے کیا ہوتا ہے جو چیز حرام ہے
 وہ ہر طرح حرام ہے عین عبادة بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشرک ناکر
 من ائتی الخمر یا یمتو فیھا ائیاہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میری ہمت کہ کچھ لوگ شراب پینے کے اسکا کچھ اور نام رکھ کر باب کل مسکرحرام ہر مسکرحرام ہے
 عین عائشہ تنبغیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل شراب اسکر فهو حرام امل المؤمنین باب
 عائشہ سے روایت ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شراب جو نشہ کرے وہ حرام ہے عین ابن عمر قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکرحرام ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکرانہ کرنا حرام ہے عین ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں فرمانے ہیں کہ حنفی مذہب میں یہ ثابت ہو کہ اجماع متاخر خلاف تقدم کو اوشادینا ہے اور اس میں کچھ شک نہیں
 کہ وہ حنفیہ کے بعد اس پر اجماع ہو گیا کہ تمام سکرات مطلقاً حرام ہیں درمختار میں ہے کہ اس پر فتویٰ ہے اور شرح
 دہبانیہ میں ہے کہ یہی مروی ہے کل علماء اور بزازہ میں ہے کہ امام محمد نے کہا جس کا کثیر مسکر ہو ہکا قلیل حرام ہے
 اور بخس ہی ہو اور اگر اسکے پینے سے متوالا ہو جاوے تو اس کو حد بھی لگائی جاوے گی اور یہی قول ہے مالک اور شافعی
 اور احمد وغیرہم کا کہ جس شراب میں نشہ ہو وہ مطلقاً حرام ہے قلیل اور کثیر اور اگر حنفیہ نے ہی اس پر موافق
 فتویٰ دیا ہے اس لئے مختصراً باب النبی عن الخلیطین علیین کی ممانعت و غلیطہ ہے کہ کھجور اور
 انگور کو ملا کر یا کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بگو یا جاوے پھر اس کا شربت پین جس کو بنید کہتے ہیں فبذہ طلال ہے بافتالہ
 علماء بشطہ ملکہ اس میں نشہ نہ ہو اور شربت کی طرح سینٹا ہو لیکن غلیطہ سے منع کیا اس خیال سے کہ اس میں طبعی
 نشہ پیدا ہو جاتا ہو گا اور امام احمد اور مالک کا یہی قول ہے کہ غلیطہ حرام ہے اگرچہ اس میں نشہ نہ پیدا ہو ظاہر
 حدیث کریمہ اور اکثر علماء نے یہ کہا کہ اگر اس میں تیزی یا سر نہ پیدا ہو جاوے تو وہ حرام ہے ورنہ حرام نہیں
 نووی نے کہا مہر کا یہ قول ہے کہ یہ نبی تنزیہی ہے اور مخرب نہیں اور حرام جب ہی ہو گا کہ اس میں نشہ
 پیدا ہو جاوے لیکن درمیان میں ماہدیت کا مذہب احمد اور مالک کے موافق قرار دیا ہے اور سائی اور احمد
 نے اس سے نکال دیا کہ منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کا ملا کر بنید بنانے سے اس کو راوی ثقہ
 میں (روضہ) عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعل ان یبذل الثمری
 الذئیب جمیعاً وکلی ان یبذل البسر والشرط جمیعاً قال الکیث بن سعد حدثنی عطاء بن
 ابی رباح انک عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم منکھ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کا ملا کر بنید بنانے سے اور منع کیا گدڑ
 اور خشک کھجور کا ملا کر بنید بنانے سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عطاب بن ابی رباح نے حدیث روایت کی جابر
 بن عبد اللہ سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی وہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم
 نے ہی نکالا اور سلم نے ابو قتادہ اور ابو سعید اور ابو ہریرہ سے ایسی ہی روایت کی (روضہ) عن ابی
 ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکیدوا الثمر و الثمر جمیعاً و انیدوا کلاً و احد
 منہما اعل حدتہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشک کھجور اور
 گدڑ کھجور کا ملا کر بنید مت بناؤ اور ہر ایک کا الگ الگ بناؤ عن ابی قتادہ انک رسول اللہ صلی

اپنی قربانی کی کمال میں سے ایک شکر بنا لیا کرے پھر انہوں نے کہا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مٹی کے گڑے
 میں منیذ بنانے کو اور ایسے برتن میں ایسے برتن میں البتہ سرکہ ان میں بنا سکتے ہیں و کیونکہ سرکہ میں نشہ کا اثر
 نہیں اور وہ ضد ہر شراب کی بعض روایتوں میں ہے کیا میں شراب کا سرکہ بناؤں آپ نے فرمایا نہیں اسکو احمد
 اور ابو داؤد اور ترمذی نے انس سے نکالا اور ان تینوں نے انس سے نکالا کہ ابو طلحہ نے آن حضرت سے پوچھا کہ
 چند تیموں کو شراب ترکہ میں ملا ہے آپ نے فرمایا اسکو بہا دی ابو طلحہ نے کہا ہم اسکا سرکہ بنا لیں آپ نے فرمایا
 نہیں ترمذی نے کہا اسکو مسلم نے نکالا اور احمد نے ابوسعید سے ایسا ہی نکالا ابن قیم نے کہا اسباب میں ابو
 الزبیر اور جابر سے مروی ہے اور حضرت عمر سے بھی ایسا ہی صحیح ہوا اور کسی صحابی سے اسکو خلاف ہم نہیں جانتے اور
 ہمیشہ اہل مدینہ اسکا انکار کرتے رہے کہ شراب کا سرکہ بنایا جاوے قتیب نے کہا میں مدینہ میں آیا امام مالک کے
 زمانہ میں اور ایک قاضی کے پاس گیا اُس سے پوچھا میرے پاس شراب کا سرکہ ہے اُس نے کہا واہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے حرم میں تو شراب کا سرکہ نہ ہوتا ہے پھر میں امام مالک کے مرتیلے بعد مدینہ میں گیا اور شراب کے
 سرکہ کا ذکر کیا تو کسی نے اسکو برا نہیں کہا غرض شراب کا سرکہ بنا کر درست نہیں الحمد للہ ابراہیم اور احمد
 کے نزدیک البتہ اگر خود بخود سرکہ ہو جاوے تو نہ اسکا استعمال درست ہے اور امام ابو حنیفہ نے برخلاف ان تمام ائمہ
 کے یہ اختیار کیا ہے کہ شراب کا سرکہ بنا کر درست ہے اور سرکہ بنا دینے سے شراب پاک ہو جاوے گی حنفیوں کے نزدیک
 اور الحمد للہ کہ نزدیک شراب حرام ہے نیک خبر نہیں ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان شرب الخمر ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مٹی
 کے روغن برتنوں میں منیذ بنانے سے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال انی التی صلی اللہ علیہ وسلم بدین
 جبریل فقال اضرب بھذا الخائط فان ہذا شراب من لا ین من باللہ والیوم الآخر ابوہریرۃ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مٹی کے گڑے میں منیذ بنانے جو جوش مار رہا تھا میرے پیڑ
 اس میں نکل رہا تھا، آپ نے فرمایا اسکو دیوار پر مار دو اسکو وہ پیچے گا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت پر۔
باب تخمیر الکناہ برتن کو دھاب دینا چاہیے عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ قال غطوا الاناء وادکو السقاء واطفئوا السراج واعلقوا الباب فان الشیطان لا یجمل
سقاء ولا ینفخ بابا ولا ینکف اناء فان لم یجد احدکم الا ان ینع من علی اناءہ عودا دین کے
اللہ فلیفعل فان الفوسیقة تھب علی اهل البیت یمت طابرن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت

نے فرمایا برتن کو ڈھانپ دو اور مشک میں ڈانت لگا دو اور چراغ کو بجھا دو اور دوڑو گے کو بند کرو (سو تیوقت)
 اس لیے کہ شیطان رشک کو نہیں کہوتا (جو بند ہی ہوئی ہو) نہ دروازہ کہوتا ہے (جو بند ہو) نہ برتن کو کہوتا
 ہے (جو ڈھنپا ہو) پھر اگر تم میں سے کوئی برتن نہ پاوے تو ڈھانپنے کے لیے) مگر ایک لکڑی اور سکولی تو اسی کوڑا
 کر کے اپنے برتن پر رکھ دو اور جسم اہل کفر اور چوہا لوگوں کے گھر جلادیتی ہے ف چراغ کی بتی ہونہ میں
 بکڑ کر لی جاتی ہے اس سے آگ لگ جاتی ہے تو سو تیوقت چراغ بجھا دینا لازم ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ پانچ
 کا برتن ڈھنپا رہنے میں ایک تو شیطان سے حفاظت ہو دوسرے دبا سے حفاظت ہے جو سال بہر میں ایک ات میں
 آسمان سے اترتی ہے اور کہلو برتن میں سما جاتی ہے تیسرے نجا ستون سے حفاظت ہے چوتھی کپڑوں سے حفاظت
 ہے اور کبھی پانی میں کپڑا ہوتا ہے اور آدمی غفلت میں بی جاتا ہے اور ضرر اٹھاتا ہے اس لیے برتن ڈھانپنا بہت
 ضرور ہے دوسرے روایت میں اتنا زیادہ ہے جب ات کا ایک حصہ گند جاوے تو انچو بچوں کو روک رکھو غرض اس حدیث
 میں دین اور دنیا دونوں کے فائدے جمع ہیں **ترجمہ** کہتا ہے مجھ کو سوتے وقت چراغ بجھانے کی ایسی عادت
 ہو گئی ہے کہ اگر چراغ جلتا رہے تو ساری ات نیند نہیں آتی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ نَارِ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَغْطِيفَةِ الْإِنَاءِ وَالْإِكْبَادِ السَّيْقَادِ وَالْإِنَاءِ الْإِبْرَهْرِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ برتن ڈھانپ دو اور رشک میں ڈانت لگا دینے کا اور برتن کو اولٹ کر
 رکھ دینا (جیسے بہنا وغیرہ تاکہ جس کپڑے وغیرہ اسکے اندر ہونہ نہ لیں) **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ لَعْنُ**
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ آيَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ مُحْتَمَةً إِيَّاهُ لِيُطْفِئَهُمْ وَإِنَاءَ لِيَسُواكِهِ وَإِنَاءَ لِيُكْبِدَهُ
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سات کو تین برتن رکھتی تینوں ڈھانپ کر ایک برتن
 تو اسکے ہتھبک کے لیے دوسرا مسواک کے لیے (یعنی دھونے کے لیے) تیسرا پینے کے لیے **بَابُ التَّوْبَةِ فِي آيَةِ**
الْفِضَّةِ چاندی کے برتن میں پینا ف چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے مرد اور عورت
 دونوں کے لیے اس طرح اس میں قبل النہا یا سر نہ لگانا منع ہے اور برابر ہے کہ برتن چوٹا ہو یا بڑا اور عیسا ان
 برتنوں کا استعمال منع ہے دیباہی انکا بنانا بھی منع ہے اور اگر کسی کے سامنے چاندی یا سونے کے برتن میں
 کھانا رکھا جاوے اور وہ سکودور نہ کر سکے تو اس برتن میں سے کھانا نکال کر دوسرے برتن میں رکھ کر کھاوے
 یا روٹی پر کھانا رکھ کر کھاوے یا بائین ہاتھ پر اس طرح اگر مردہ ان چاندی یا سونے کے ہونے سے مراد رکھیں یا فیل
 کر اس میں سے لگا دو (روضہ) **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

تَاكُلُ اِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي اِنَاءٍ الْفِضَّةِ اَفْثَا يَجْرُجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ بِي بِلَى سَلَّمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَرَوَاهُ
 اَنَّ حَضْرَتَ صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندنی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ
 اُتارتا ہے و ف نودی نے کہا اجماع ہے چاندی اور سونے کے برتن میں کمانا اور پینا دونوں حرام ہونے پر
 اس میں کسی کا خلاف نہیں نیکیشافعی کا قول قدیم اور امام داؤد ظاہری کا یہ قول ہے کہ چاندی اور سونے کے
 برتن میں صرف پینا حرام ہے لیکن کمانا حرام نہیں ہے کیونکہ حدیث میں صرف پینے کا لفظ ہے اور یہ مذہب
 باطل ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر طرح کا استعمال حرام ہے مگر حجیم کتاہر درمیں المحدث کا یہ مذہب قائم
 کیا ہے کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کمانا اور پانی حرام ہے اور دوسری استعمال جیسے تیل لگانا یا سر
 لگانا یا ان میں تھوکانا یا نہانا یا ہاتھ پاؤں دھونا ان کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں ہے سوا قیاس کے اور
 نودی نے امام داؤد کے مذہب کو باطل کہا کیونکہ دوسری حدیث میں کمانیکا لفظ ہی موجود ہے اسکو سوا
 یہ کہہ سکتے ہیں کہ کمانا اور پینا ایک ہی قبیل سے ہیں اور ایسے قیاس جلی کا ازکار ٹھیک نہیں ہے اور یہی
 وجہ ہے کہ المحدث نے صرف کمانے اور پینے کو ان میں حرام رکھا جمیعین میں خلیفہ کی روایت میں حرمت
 کمانا و چاندی اور سونے کی رکابیوں میں اور ایک روایت میں سلم کے یون ہے جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے
 سوز یا چاندی کے برتن میں عَنْ حُلْدَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ مِنْ
 اَنِيةِ الذَّهَبِ الْفِضَّةِ وَقَالَ هُم لَهْمُ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمُ فِي الْآخِرَةِ خَلِيفَةُ رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ صَلَّی
 اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سوز اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور فرمایا یہ انکے لیے ہیں دینے کا فزون کے لیے
 دنیا میں اور تمہارے لیے آخرت میں میں عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَرَبُّبٍ فِي اِنَاءٍ
 لِقَةِ فَمَا يَجْرُجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاندی کے برتن میں پیا وہ گویا غٹ غٹ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ اُتارتا ہے
 بَابُ الْقُرْبِ ثَلَاثَةُ اَنْفَاسٍ مِّنْ سَانِسٍ مِّنْ بَانٍ مِّنَا عَنْ النَّبِيِّ اَنَّهُ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ
 ثَلَاثًا وَرَعَمَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا اَنَّ سَے روایت ہے
 وہ پانی میں تین سانسون میں پیتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے و ف تیز
 سانسون میں پانی پیا مستحب ہے مگر ضرور ہے کہ جب سانس لیوے تو برتن کو اپنے موند سے علاحدہ کرے اور دوسرے
 حدیث میں جو برتن میں سانس لینے سے منع کیا ہے اسکا یہی مطلب ہے کہ برتن منہ سے لگا ہو اور سانس لیوے

دیکر وہ ہے کس لیے کہ پانی نہاں میں چڑھ جانے کا ڈر ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
تَنَفَّسَ فِيهِ وَهَرَاكَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا اور پیتے میں دو سانسیں
 بین و فہ اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں تین سانسون میں پینا مذکور ہے کیونکہ اس میں اس سانس کا
 نہیں کیا جو پانی پینا شروع کرنے سے پہلے لی جاتی ہے اس سانس کو اگر ملا تو تین سانسیں ہو جاتی ہیں اور پانی
 پیتے میں دو ہی سانسیں لی جاتی ہیں اور بعض نے کہا یہ بیان حجاز کے یہودی ہے اور غرض یہ ہے کہ ایک سانس
 میں کل پانی نہ چڑھا جاوے جیسے برتیز لوگ کرتے ہیں کم سے کم دو سانس میں پیے اور تین میں پینا اور بہتر ہے
 ایونکہ یہ طاق عدد ہے اور آپ طاق کی رعایت پسند کرتے تھے اور اکثر دو تینوں میں آپے تین ہی سانسون
 میں پینا منقول ہے بعض بزرگوں نے لکھا ہے کہ پانی پیتے میں پہلے سانس میں بسم اللہ کے دوسرے میں الحمد
نِسْرَةٍ مِنَ الرَّحِيمِ بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاةِ مشک کے سونہ سے پانی پینا کیا ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاةِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے سونہ سے پانی پینے سے منع کیا **فَوَجِبَ مَانَعَتُ كَيْ لَا يَأْكُلَ**
 ہے کہ پانی اس صورت میں نظر نہیں آتا اور احتمال ہے کہ پانی میں کوڑا یا کھڑا ہوا اور وہ بی جاوے دوسرے
 یہ کہ مشک میں ہو جو جانیکا خیال ہے سونہ لگ کر قیہ یہ کہ پانی گرنے کا اندیشہ ہو اور یہ بنی تنزیہی ہے
 اکثر علماء کے نزدیک (انجاء) **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّسَ أَنْ يَشْرِبَ**
 میں تم السقاة ابن عباس سے ہی ایسے ہی مروی ہے **بَابُ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ** مشکون کا سونہ
 اولٹ کر پانی پیا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَنَفَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَانِ**
الْأَسْقِيَةِ أَنْ يَشْرِبَ مِنْ أَفْوَاهِهِمَا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے منع کیا کہ سونہ اولٹ کر اسکی سونہ سے پانی پینے سے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَنَفَّسَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ وَإِنْ رَجَلًا بَعْدَ مَا تَنَفَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى سَقَاةٍ فَاحْتَنَنَتْهُ فَحَزَبَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ روایت
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ سونہ اولٹ کر اسکی سونہ سے پینے کو اور ایک شخص نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ممانعت کے بعد رات کو اسکی مشک کے سونہ سے پانی پینا چاہا اس پر
 ایک سانپ نکلا **فَإِنْ يَأْكُلُ سَمُومًا** کہ حدیث کا خلاف کرنے سے ایسی آفتیں آتیں ہیں آئندہ

کے لیے اس نے توہم کی ہوگی غرض آنحضرت کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہے اور مسلمان کو آپ کے ہر ایک حکم پر جان بیا یا جائے

باب الثُّرْبِ قَائِمًا کَثُرَ ہو کر پانی پینا کتنا ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مِنْ نَزْعِهِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَلَمْ يَكُوتْ ذَلِكَ لِعِبَادَتِهِ فَنَعَلَتْ بِاللَّهِ مَا نَعَلَ ثَمْبِي نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے نازعہ سے پانی پلایا آپ کثرت سے رکھ پیا شیعی نے کہا میں نے
 یہ حدیث عکرمہ سے بیان کی اور نبی اللہ کی قسم کھائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا ف لیخبر
 کثرت سے ہو کر پانی نہیں پیا یہ عکرمہ نے اپنے گمان کے موافق قسم کھائی ورنہ مشہور روایتوں سے یہ ثابت ہو کہ آپ
 نازعہ کا پانی کثرت سے ہی رکھ پیا اور علمائے کماہر کہ نازعہ کا پانی اور وضو سے بجا ہوا پانی کثرت سے رکھ پیا مستحب ہے
 اور باقی کل پانی بیشک پینا جائز ہے اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نازعہ کا پانی کثرت سے رکھ پیا
 یہ عذر کیوجہ سے ہو کہ وہ ان بیٹھنے کی جگہ اپنے نہ پانی ہو جو محرم کیوجہ سے اور بعضوں نے کہا کہ کثرت سے رکھ پانی پینا
 پہلے منع تھا پھر اسکی ممانعت منسوخ ہو گئی اور بعضوں نے کہا پہلے جائز تھا پھر منع ہوا جابر سے ایسا ہی مروی ہے
 غرض بہتر یہی ہے کہ بیشک پانی سے یہ مجرب ضرورت ہو تو کثرت سے ہو کر بھی پی سکتا ہے **عَنْ كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ مَعْلَقَةٌ فَشَرِبَ سِتْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ
فَمَ الْفِرْيَةَ نَبْتِي بَرَكَةً مَوْجِعَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْشَةُ الصَّدِيقِ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم لنگے پاس گئے اور وہ ان ایک شک پانی کی ٹسکی تھی آپ نے اس شک سے پانی پیا کثرت سے رکھ کر شک
 سے سونہ لگا کر کبشہ نے کہا میں نے اس شک کا سونہ کاٹ کر رکھ دیا تبرک کے واسطے کیونکہ آپ کا سونہ اس سے
 لگاتار احمدیث کو یہی نکلا کہ بزرگ اور قدس لکھنؤ کی چیزوں سے برکت لینا اور انکو تبرک سمجھنا درست
 ہے اور دوسری حدیث میں جو شک سے سونہ لگا کر پینے سے منع کیا اور بیان آپ نے خود ایسا کیا اسکی وجہ یہ تھی
 کہ آپ کے جوٹھے سو لوگ برکت لیتے تھے پس آپ کے پینے میں یہ ڈرنہ تھا کہ دوسروں کو نفرت پیدا ہوگی وہ سکر یہ
 کہ آپ نے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ ضرورت سے اسباب کا درست ہے اور یہ بیان کرنا چاہا کہ وہ نئی خبر نہیں ہے **عَنْ كَبْشَةَ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَعَ عَنْ الثُّرْبِ قَائِمًا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کثرت سے رکھ پانی پینے سے منع کیا **باب إِذَا شَرِبَ أَخْلَعَ الْأَمِينَ** فالأَمِينَ حب مجلس میں کہی
 پانی یا اور کوئی چیز ہے تو اپنے بعد وہی طرف والیکو دیرے وہ اپنے داہنے طرف والیکو دیرے **عَنْ**
النَّسَائِ بْنِ سَالِثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى يَلَمِينَ فَلَمْ يَلَمِينَ يَلَمِينَ يَلَمِينَ يَلَمِينَ يَلَمِينَ

کی چیز میں ہو گئے نہ تھے ہاں شربِ نکاح کا کتبہ لکھ کر پنا اور سرنہ بانی میں لگا کر پنا عین وہی
ابن محمد بن یزید بن عبد اللہ بن عمر عن ابنہ عن عبد اللہ قال نقانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
شربِ حل بطلو نیا وهو الکفر وبقا ان نکثت بالید الواحده وقال لا یلزم احدکم کما یلزم الکلب
ولا یشرب بالید الواحده کما یشرب القوم الذین یخطوا علیہم ولا یشرب باللیل فی اناء حتی
یجوز لہ ان یتکون اناء محمدا ومن قریب پیدا وهو یقید علی اناء یدید التواضع کتب اللہ لہ بعد
اصابع حساوت وهو انما علیہ بن مریم علیہما السلام اذا طرح القلح فقال اوب هذا مع الدنيا
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم کو منع کیا اور نہ ہیٹ کر بانی پینے سے
پینے کے سے ف وہ یہ کہ نہ برتن سے پیر نہ چلو سے بلکہ مونہ سے یہ اسی وقت منع ہے جب اندہ ہر چادر
اور مونہ بانی میں ڈال کر پیر جانور کی طرح ت اور منع کیا ہم کو ایک ہاتھ سے چلو پینے سے (کیونکہ اس میں بانی
کم آتا ہے اور بار بار لینے کی ضرورت پڑتی ہے لہذا بانی گر بھی جاتا ہے دونوں ہاتھ سے چلو لینا بہتر ہے) اور
فرمایا تم میں سے کوئی بانی میں اس طرح مونہ ڈالے جیسے کتا ڈالتا ہے اور نہ ایک ہاتھ سے پیر جیسے وہ لوگ کرتے
ہیں جنہر اللہ غصہ ہوا (پینے پرورد) اور نہ رات کو کسی برتن کا بانی پیر صینک کو ملانے (مگر چپ وہ برتن ڈھانپا
ہو ہو) اس میں کیرے وغیرہ کے جانے کا اندیشہ ہو) اور جو شخص اپنے ہاتھ سے بانی پیرے اور وہ قدرت رکھتا ہو
برتن سے پینے کی اور اس کی نیت ایسا کرنے سے تواضع کی ہو اپنے عاجزی اور انکسار کی اتوا اللہ سبحانہ و تعالیٰ
اسکی اور نگاہوں کے شمار کے موافق اس کے لیے نیکیاں لکھے گا اور ہاتھ برتن ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ
ہاتھ سے بانی پینے اور ریت کو جمع کر کے اسکا بکیہ لگاتے سمجھاں اللہ ترک دنیا ہو تو ایسا ہو) جب انہوں نے
پیارا بیگ لیا اور کہا افسوس یہی دنیا کا سامان ہے عن جابر بن عبد اللہ قال دخل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من الانصار وهو یحول الماء فی حائطہ فقال لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان کان عندک ماء بأت فی شین فاسقنا ولا کدعنا قال عندی ماء بأت
فی شین فاطلقوا واطلقنا معہ ان العیز لیس لکلب لہ شاة علی ساء بأت فی شین فشررب کما فعل شیل
ذلک بصاحبہ الذی معہ ما بر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم کو منع کیا اور نہ
انصاری باس گئے وہ اپنے باغ میں بانی دے رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا اگر تیرے پاس باسی بانی ہو تو کتن
تو ہم کو بلا اور نہ ہم کو کرب کرین گے (معلوم ہوا کہ کرب جانور ہے) وہ بولا میرے پاس باسی بانی ہے مشک میں پیر

وہ گیا آدم ہم ہی اس کے ساتھ گئے تھوڑی کی طرف اوس کے ایک بکری کا دودھ دوہا اور اس مٹی پانی پر ڈالا جو شرک
میں تھا آپ نے اوسکو پایہ چڑھایا آپ کے ساتھ تھے ان کے ساتھ ہی انیساہی کیا ف یعنی انکو بھی دودھ پلایا پانی پر دودھ
یہ ساتھ والے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا عَلِمَ بَيْنَ كَتِفَيْهِمَا تَكَرُّعٌ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْرَعُوا وَلَكِنْ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا فَإِنَّهُ لَكَيْسٌ إِنَاءٌ أَطْيَبُ مِنْ
الْغَدِيقِ ابن عمر سے روایت ہویم پانی کے ایک عرض پسے گزے تو اس میں کرع کرے لگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا است کرع کرو لیکن اپنے ہاتھ ہو پھر ہاتھ سے پوا علیہ کہ کوئی برتن ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ نہیں ہے۔
ف کرع یعنی ہونہ سے میز میں ایک قباحت یہی جو کہ اکثر کوڑا یا کثیر اسی پانی کے ساتھ ہونہ میں چلا جاتا ہو
اور ہاتھ سے پیئے میں یہ بات سنیں ہوتی آدمی پانی کو ہاتھ میں بیکر دیکھ لیتا ہے پھر اسکو پیتا ہے **باب**
سَاقِي الْقَوْمِ الْخِرُفُّمْ شَرِبًا حَوْضُ لَوْ كُنَ كَوْمًا لَمَا هُوَ رِيْنٌ سَاقِي (سب لوگوں کے بعد
جو پیم رہے) **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقِي الْقَوْمِ الْخِرُفُّمْ شَرِبًا** ابو قتادہ
سے روایت ہو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو پلانا غول الا اخیر میں ہے یہ مروت اور ادب کے طور پر
ہے **وَجَاءَ بَابُ الشَّرْبِ فِي الْكُحْجِ كَلَسَ مِنْ بِيَارٍ يَنْفَعُ ثِيْلَةً** اور کحج میں، **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ**
كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْحٌ فَوَازِيْرُ كَثِيْرٌ يَنْفَعُ ابن عباس سے روایت ہو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھانیشہ کا آپ اس میں پتے **ابْوَابُ الطَّبِّ طَبِّعَ بَابُ مِيْن ف**
یعنی دوا اور علاج کے بہت شریف علم ہے کیونکہ اس میں انسان کے بدن سے بحث کی جاتی ہے سن حیث
اصحوا والمرض اور یہ کا درجہ علم اخلاق کے بعد ہر اس میں روح کی صحت اور مرض سے بحث کی جاتی ہے اور
روح بدن کو اشرف ہو اسکو علم اخلاق کو طب روحانی کہتے ہیں اور شریعت مصطفوی میں اصل بحث
طب روحانی سے ہو لیکن کہیں کہیں طب جسمانی کو بھی بیان کر دیا ہے کیونکہ جب جسم میں خلل پیدا ہوتا ہے تو
روح میں بھی خلل آتا ہے اسبطح جب روح میں مرض ہوتا ہے تو اسکا اثر جسم پر پڑتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ روح
اور بدن میں حکم الہی ایسا تعلق رکھتا ہے کہ ایک کے گھر ت اور صدمہ کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اور اس
تعلق کے سمجھنا اور اسکی حقیقت دریافت کر نہیں آج تک بنی آدم عاجز رہے ہیں باوجودیکہ ہزار ہا سال سے بڑے
بڑے حکیم اور فیلوسف اس میں غمگن رہے ہیں یہ تعلق موت کی وجہ سے جاتا رہتا ہے لیکن نہ روح معدوم ہوتی ہے
بحکم کے الجراست جاتے ہیں دونوں اپنی اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں اب حشر کیا ہے اس تعلق کا دوبارہ قائم

کو دنیا اور بدن کے اجزاء جو متفرق ہو گئے ہیں انکو ایک عالمی پر جمع کر دینا یہ امر نہ محال ہے نہ خدا کی قدرت کے سامنے کچھ
 مشکل ہے ایک حکیم کا قول ہے کہ انسان میں دو چیزیں ہیں ایک روح و دوسرے جسم پس ہمیشہ انسان کو ان دونوں کی
 درستی اور صحت کی فکر رکھنا چاہیے اور جن باتوں میں روح یا جسم میں امراض پیدا ہوتے ہیں ان سے احتراز کرنا چاہیے
 لیکن یا مریض اسکے نہیں ہو سکتا کہ انسان طب و دوائی اور طب و جانی دونوں علموں کو اچھی طرح سے حاصل کرے
 اس کو معلوم ہوا کہ تمام علموں میں دو ہی علم انسان کو سب سے زیادہ ضرور ہیں اور مبارک ہے وہ انسان جو اپنے
 اوقات عزیز کو ان علموں میں صرف کر دے وہ کیا میں علم اخلاق اور علم طب باقی رہے اور علوم جیسے جغرافیہ اور
 طبیعی اور ہیات اور نجوم وغیرہ یہ علوم انسان کی ذات سے متعلق نہیں ہیں بلکہ دوسری چیزوں سے اگر ان دو
 علموں کو فراغت اور فرصت حاصل ہو تو بقدر ضرورت انکو بھی سیکھ اور اگر نہ سیکھے تو کچھ حاجت نہیں مثل
 مشہور ہے اول خویش بعدہ درویش اور قرآن میں ہے دنی نفسکم افلا تعبدون یعنی اپنے نفسوں میں کیوں غور
 نہیں کرتے اور انسان کو اپنی حقیقت اور ترکیب اور مزاج اور آثار کا جو کچھ علم ہو سکتا ہے وہ انہی دو علموں کے
 بدولت ہوتا ہے علم طب تمام اعضا کا حال اور ہر ایک عضو کا نفع اور ہر ایک حرکت اور سکون کے اور ان میں
 خلل پڑے تو انکے درست کرنے کے طریقے معلوم ہوتے ہیں اس طرح علم اخلاق میں روح کی ماہیت اور اثر
 اور اسکی صحت اور مرض اور روح کی بیماریوں کے علاج بیان کیے جاتے ہیں گو روح کی حقیقت صریح چاہیے
 ویسی کسیکو معلوم نہیں ہوئی مگر جانتا کہ انسانوں کے غور کرنے سے معلوم ہوا ہے اسقدر حاصل مہیا یہی ایک
 بڑی نعمت ہے اب بعض لوگ جو علم طب کو برا جانتے ہیں اسوجہ سے کہ وہ ذریعہ ہوتی ہے شرک کا تو یہ غلط ہے مومن
 دواؤں کی تاثیر کو تسلیم کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ یہ تاثیر بحکم الہی ہے اور اس تاثیر کا انکار نہیں ہو سکتا
 کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ کے بخوبی ثابت ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد حدیثوں میں علاج اور دوا
 کرنا حکم دیا ہے **باب** مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاوُدَ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً لِمَنْ يَمْرُؤُا بِمَارِئِي
 اِیسی جبکہ علاج نہ رکھا ہو **عَنْ** اِسْمَاعِیْلَ بْنِ شَرِیْکٍ قَالَ شَهِدْتُ اَلْاَعْرَابَ یَقُولُوْنَ اَللّٰہِ صَلِّ عَلَیْ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلٰیئَا حَرَجٌ فَاِذَا اَعْلٰیئَا حَرَجٌ فِیْ کَذَا فَقَالَ عِبَادُ اللّٰہِ وَضَعَ اللّٰہُ الْعَصَیَّ اِلَیْمِنْ اَقْدَرَ
 مِنْ عِزْرِ اَخِیْرِ شَیْئًا فَاِذَا اَلَّذِیْ حَرَجٌ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ عَلَیْنَا جَاحٌ اَنْ لَا تَدَاوِیْ قَالَ
 تَدَاوِ عِبَادَ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سُبْحٰنَہٗ لَمْ یُضَعْ دَاۡءٌ اِلَّا وَضَعَ مَعَہٗ شِفَاۡءً اِلَّا الْعَرَمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
 مَا خَیْرٌ مَا اَعْطٰ الْعَبْدُ قَالَ خَلْقُ حَسَنٍ اِسْمٍ مِنْ شَرِّ کُلِّ رَمِیْتٍ ہر میں موجود تھا جس وقت گنوار لوگ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہے تھے کیا اس میں کوئی گناہ ہے ہم پر کیا امین کچ گناہ ہے ہم پر (اگر ہم دو انکرین) آپ نے فرمایا اے اللہ کے بند اس نے گناہ کسی میں نہیں رکھا مگر اس میں نہ آدمی اپنے بہائی کی عزت میں خلل ڈالے نہ میری اسکی آبروریزی کرے ایسی گناہ ہو پھر وہ نہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم کچ گناہ ہے اگر ہم دو انکرین آہن فرمایا دو اگر وہ اس کے بند دیکھو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جسکی وہ نہ بنائی ہو مگر ایک بیماری وہ بڑا بڑا ہے اسکی کوئی دوا نہیں ہے اب جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ بڑے کو دوا ہے جو ان کر دیکھا تو وہ جھوٹ ہے پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خیر ہے جو سب سے بہتر نہ دیکھو دی جاتی ہے آپ نے فرمایا خوش خلقی و سخاوت اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی دوا کوئی باوصف آدمی ہو نیکی وہ با تین تہا میں جنگو بڑے بڑے حکیم اور فیلسوف لوگوں کو ساری عمر محنت کر کے پیدا کیا ہے یہی ایک کھلی نشانی تھی آپ کے پیغمبر ہو نیکی۔ اس حدیث میں آپ نے پہلے عوام لوگوں کو طب جہانی کی رغبت دلائی حبیب انہوں نے سوال کیا کہ سب سے بہتر علم کون سا ہو تو فرمایا اخلاق کا علم گویا آپ نے احادیث میں ہدایت کر دی وہ دونوں علموں کی حاصل کرنے کی جیسے علم طب اور علم اخلاق کی۔ احادیث کو یہ نکلتا ہے کہ دوا کرنا جائز ہے کیونکہ آپ نے امر کیا اسکا اور انہی درجہ امر کیا ہے کہ وہ فحشی و سباحت پر اور بعضوں کو کما دوا کرنا مستحب ہے اللہ اس پر اعتراض ہوا ہے کہ اگر دوا کرنا مستحب ہے تو دوسری حدیث میں آپ ان لوگوں کی تعریف کرتے جو نہ دوا کرتے ہیں نہ منتر ملک اپنے ملک پر بہرہ و سار کرنے پر اور اسکا جواب یہ ہے کہ بیان دوا سے داغ دیا مراد ہے اور داغ نہ دینا بہتر ہے برخلاف دوسرے علاجوں کے انکی کہی حدیثوں میں ترغیب آئی ہے اور خود آپ نے علاج کیا ہے آپ جو کوئی ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی نیت کر دوا اور علاج کرے تو ضرور اسکو اجر اور ثواب ہی ہوگا۔ احمدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن خزمہ اور حاکم نے بھی روایت کیا اور ترمذی اور ابن خزمہ اور حاکم نے اسکو صحیح کہا عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ آيَتْهُ اذْوَِيَّةٌ تَتَدَاوَى بِعَادُوَيْهِ مُسْتَرْتِفٍ بِعَادَتِهِ تَقِيْمًا هَلْ تَدُوْنِ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ تَشِيًّا

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کیا فرماتے ہیں دوا میں جس سے ہم علاج کرنے ہیں اور منتر میں جسکو ہم پڑھتے ہیں اور بجاؤ کی چیزوں میں جس سے ہم بچاؤ کرتے ہیں ف لڑائی میں جیسے ذل و سب پر زور بکھر جاوے وغیرہ اور ممکن ہے کہ حدیث میں بعضی تفہیم سے پرہیز مراد ہو جسے معنی بیماریوں میں جو بعضے کماؤ اور غذاؤں سے پرہیز کرنے ہیں اور یہ معنی زیادہ مناسب مقام کے ہوتا ہے کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر

کو کچھ رد کر سکتی ہیں آپ فرمایا یہ چیزیں خدا کی تقدیر میں داخل ہیں سبحان اللہ کیا عمدہ جواب دیا کہ سوال
کر نیوالے کو اب کچھ کہنے کی گنجائش ہی نہیں رہی مطلب آپ کے جواب کا یہ ہے کہ سب پاؤں ڈال رکھنا بادوا یا علاج کرنا نقد
اتنی سے خارج نہیں ہیں جو فعل و یا میں واقع ہو وہی معلوم ہوا کہ اس کی تقدیر میں بتا پس انسان کو لازم ہے کہ
تدبیر اور علاج میں کمی نہ کرے ہوگا تو وہی جو تقدیر میں ہے اس طرح جو کوئی علاج نہ کرے تو سمجھنا چاہیے کہ اس کے
لیے تقدیر ہی ہر غرض اس کی تقدیر بند کیو معلوم نہیں ہو سکتی جب کوئی فعل بندے سے ظاہر ہو جاتا ہے ہوت
تقدیر معلوم ہوتی ہے۔ حدیث کو احمد اور ترمذی نے ہی نکالا اور ترمذی نے کہا وہ حسن ہے **عَنْ عَنِ النَّبِيِّ**
عَزَّ وَتَعَالَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاخِلًا إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اناری جسکی دوا نہ اناری ہر ف معلوم ہوا کہ بیماریا
اللہ کے طرف سے اور تنہا ہی **عَنْ** **ابْنِ مَسْرُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ**
دَاخِلًا إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہی ایسی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ اللہ نے کوئی بیماری نہیں
اناری مگر اسکی شفا ہی اناری ف حدیث کو بخاری نے ہی نکالا اور مسلم نے جابر سے نکالا کہ ہر بیماری کی
دوا ہے ہر جیبہ دوا ہو بختمی ہے تو بیمار اچھا ہو جاتا ہے اللہ کے حکم سے یہ کہنا کہ دوا سے صحت پہلی شکر ہے
اگر یہ سمجھ جائے کہ دوا خود تاثیر کرتی ہے اور جو یہ سمجھ کر کہا دوا سے کہ اللہ کے حکم سے تاثیر کرتی ہے تو شکر نہیں ہے
اسی طرح ہر چیز کو سمجھنا چاہیے کہ اسکا نفع اور ضرر حکم اتنی ہے اور جو کوئی یہ سمجھ کر کہیگا کہ فلان چیز سے نفع ہوا
تو وہ شکر نہ ہوگا اور جب اس چیز کو مستقل اور مختار نفع میں جائیگا تو وہ شکر دوا سے کا شکر نہیں ہے سمجھتے ہو
کہ اللہ تعالیٰ نے بعضے اپنی مقبول بندوں کو اختیار دیدیا ہے کہ وہ جو چاہیں کریں اب وہ جسکو چاہیں اپنے اختیار
سے نفع ہو چائے ہیں اور اللہ کا حکم ہر معاملہ میں نہیں لیتے یہ عقائد شرک ثنیر اور مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ بعض
ایک بندے سے دوسرے بندے کو نفع یا نقصان ہوتا ہے لیکن یہ نفع اور نقصان اللہ کے حکم سے ہوتا ہے تو یہ شکر
نہیں **بَابُ الْمَيْيُوسِ فِي تَيْيُوسِ النَّبِيِّ** بیمار اگر کسی چیز کے کما نکی خواہش کرے رہے بشرطیکہ وہ چیز اسکو ضرر
نہ ہو **عَنْ** **ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ**
دَاخِلًا إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے ایک شخص کی عیادت کی اس کے بوجھنے کو تشریف لے گئے بیماری میں آپ اس سے بوجھنا نہ فرما

کسی چیز کے کھانے کو چاہتا ہے وہ بولاجی ہاں کہیوں کی روٹی کھا لیکو جی چاہتا ہے آپ نے فرمایا جس شخص کے ہاں
 کہیوں کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیج دیوے بہر اس کے بعد اپنے فرمایا جب تم میں سے کوئی بیمار ہو اور وہ کسی
 چیز کی خواہش کرے تو اسکو کھلا دو عرف بشر طیکہ وہ چیز علانیہ مضمر نہ ہو جیادوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے
 اور محدث سے یہ نکلنا ہے کہ مریض کو سخت پرہیز کرانا اور اسکی خواہش کے موافق بالکل غذا دینا یا غذا کھانیکر
 لیے اسپر جبر کرنا جیسا بعض نیم حکیم خطم رہ جان کیا کرتے ہیں مصلحت جمالت ہو ہر مرض کے علاج میں بڑا ضروری
 امر یہ ہے کہ مریض کی طاقت اور قوت قائم رہے اور یہ جب ہوتا ہے کہ مریض کے خواہش کے موافق غذا اور سیو
 وغیرہ دیو جابوین عنہ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَعْلٍ بَعْدَ وَدْعِهِ قَالَ**
الْشَّيْءُ نَسِيًا الشَّيْءُ كَعَمَّا قَالَ نَعَمْ فَكَلِمَاتُ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَوَيْتُ عَنْ تَحْفُظِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكٍ بَارِ
 کے پوچھنے کو گئے آپ نے فرمایا تیرا جی کسی چیز کو چاہتا ہے کیا کھا کھانے کو چاہتا ہے وہ بولاجی ہاں کہیوں
 اسکے یوں شکوایا کیا رکھا ایک قسم کی روٹی ہے فارسی میں اسکو کاک کہتے ہیں حضرت قطب الدین مختیار کاکی
 اس قسم کی روٹیاں لوگوں کو بانٹا کرتے تھے اور کاک لقب کاکی ہو گیا **بَابُ الْخَمِيَةِ بِرَبِّهِ كَابَانَ عَمْرُو**
أُمِّ الْمُتَلَدِ بْنِ قَبِيلَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ وَعَلِيٌّ نَاقِرٌ مِنْ مَرِضٍ وَلَمَّا دَوَّاهُ مَعَكَفَةً دَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا
فَتَنَاقَلُوا عَلَى يَأْكُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ إِنَّكَ نَاقِرٌ قَالَتْ فَصَنَعْتُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ هَذَا مَا صَبَّ بَائِنًا
 آنفع لک ام سند بنت قیس سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری باس آئے آپ کے ساتھ حضرت علیؑ تھے
 اور وہ ناتوان تھے ایک بیاسی جو چنگر ہو کر اندھاری باس کھجور کے خوشی فکے ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم انہیں سے کھا رہے تھے حضرت علیؑ نے بھی انکو لیا کھانے کے لیے آپ نے فرمایا اسے علیؑ ٹھیرو تم ابھی ناتوان
 ہو ہم اندر سے کھا رہے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیے تسلیم اور جو پکائے آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا
 علی اس میں سے کھاؤ یہ کھجور زیادہ مفید ہے **فَإِجْعِدْ ثَوْبًا لِمَا كَرِهْتَ كَرَاهِيَةً وَدُورِي مَدِيَّتِي**
 ہے کہ پرہیز کرنا یہ سہرے ہر علاج کا اسحج ہی ہے کہ پرہیز کرنے سے مدد کی تاثیر جکم اتھی طبعی ہوتی ہے
 اور بہر پرہیزی سے بڑی خرابیاں اوتھتی ہیں **عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَدْ مَنَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَيَكُنْ لَدَيْهِ حَبْرٌ وَمُسَرٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْبُنْ فَاخَذْتُ الْكَلِمَةَ مِنَ الْعَصِيرِ

لازم کر لو اپنے اور ہر ہر کو جسکو گمانیکو دل نہیں چاہتا لیکن وہ فائدہ دینا ہے حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا آپ گھر والوں میں جس کوئی بیمار ہوتا تو ہمیشہ ہانڈی جو لے پڑتی (اور ہر ہرہ طیار رہتا) یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جاوے یا مہر جاوے و بیشک ہر ہرہ بہت عمدہ اور سیرلہ مضمر غذا ہے اور پانی ہی اس میں شریک ہے علاحدہ پانی پینے کی ضرورت نہیں ہوتی اور وہ کھجری سے بہتر ہے جسکو ہماری ملک میں بیماریوں کو کھلاتے ہیں کیونکہ کھجری سے پیاس ہی لگتی ہے اور کھجری کمانے میں دیر چاہیے بر خلاف ہرہ کے اسکے چبانے کی ہی ضرورت نہیں پڑتی اور کھجری قبض ہی کرتی ہے ہرہ اگر ہو کہ ہو تو قبض نہیں کرتا۔ اگر بخار صغریٰ ہو تو نکلیں ہرہ ترشی وغیرہ ڈالکر بنا دیں ورنہ خفیف شیرینی شریک کر کے **باب الحبیۃ** السوداء سیاہ دانہ سے کھونجی کا بیان **عن ابن ہریرۃ** ر **أنہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول** ان فی الحبیۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام والاسام الموت والحبیۃ السوداء الثوبین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اسے دانے میں ہر بیماری سے شفا ملتی ہے مگر موت اور کالادانہ کھونجی **عن سالم بن عبد اللہ** **حدث عن ابنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بہیضہ الحبیۃ السوداء فان فیہا شفاء من کل داء الا السام ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کر لو اپنے اور سیاہ دانہ کو اس میں تندرستی ہر بیماری سے شفا ملتی ہے مگر موت کی بیماری کے **عن خالد بن سعید** قال خرجنا ومعنا غالب بن الحبحر فمرض فی الطریق فقد منا المدیۃ وهو مریض فعادہ ابن ابی عیینہ وقال لنا علیکم بہیضہ الحبیۃ السوداء فخذوا منها حبتا أو سبعاً فامضوا شفا انظر وہا فی انفہ یفطر کربیت فی ہذا الجانب فی ہذا الجانب فان عانت فمحلک ثم انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ہذہ الحبیۃ السوداء شفاء من کل داء الا ان یكون السام قلت واما السام قال الموت خالد بن سعید روایت ہے کہ ہم سفر میں تھے اور ہماری ساتھ غالب بن جبر ہی تھے وہ راہ میں بیمار ہو گئے پھر مدینہ سورہ میں آکر وہ بیمار تھے ابن ابی عیینہ ان کی عبادت کو لے اور کہنے لگا سیاہ دانہ از سے پانچ یا سات دانہ لو اور انکو پیکر زنیون کو تیل میں ملا کر چند قطرے انکو ناک میں ڈالو دو نو ہفتنوں میں کیونکہ حضرت عائشہ نے ان کو حدیث بیان کی کہ انہوں نے ساجنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس سیاہ دانہ میں شفا ہے ہر ایک بیماری سے مگر حجام آٹے میں نہ کھاسا گیا ہے انہوں نے کھاسوت **ف** یسے اگر موت آئی ہے تو کسی علاج سے بچو والا نہیں کھونجی ہی مفید نہ ہوگی باقی سب بیماریوں میں کھونجی مفید ہے یہ سچ ہے میں نے بہت کرمسین کا ملین کو دیکھا کہ ہر ایک بیماری میں کھونجی کھا لیتے ہیں اور حکم الہی شفا پاتے ہیں **باب**

عمر کو گن کو قبض اور قلت شہتا کا عارضہ ہوتا ہے انگریزوں کے لیے بہت مفید ہو وہ نسخہ یہ ہے چارسین اور ایک شین چار
 سین ہر سنا اور سوٹھ اور سوٹ اور سوٹ کے کربج مراد ہیں یہ چاروں دو آئین ہوں میں لیجا دین اور شین
 یعنی شہد کے ساتھ معجون بنا کر رکھ لیا جاوے جب قبض یا نفخ کی شکایت ہو تو وجہ ہاں اس میں سے سو تودت کھا
 لینا چاہیے۔ اس نسخہ میں تین چیزیں ایسی ہیں جنکی تعریف قرآن اور حدیث میں موجود ہے یعنی سنا اور سوٹ اور
 شہد **باب فی الصلوة شفاءً** ما زین شفا ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَمَّا نَجَّيْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ الْمَلَكُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْكُكَ ذَرَدْتُ نَعْمَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ فَصَّلَ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 وہ پہر کو چلے میں ہی چلا پہر میں نماز پڑھی اور بیٹھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا
 اشکب در یعنی تیر کی پشت میں درد ہے یہ فارسی جملہ ہے امین نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا
 اوٹھ نماز پڑھ نماز میں شفا ہے **ف** فیروز آبادی نے کہا جتنی حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فارسی
 بولنے میں آئی ہیں جیسے اشکب درد یا عنب دو دو والی ترکیب یکا ان میں سے کوئی حدیث صحیح نہیں ہے
 میں کہتا ہوں محدث کے راوی معتبر ہیں سوا ذوالدین علیہ وضعیف **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَمَّا نَجَّيْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ الْمَلَكُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْكُكَ ذَرَدْتُ نَعْمَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ فَصَّلَ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خبیث دو اسے یعنی زہر سے **ف** دوسری روایت میں کہ
 حرام سے دواست کرو اور زہر سب حرام ہیں اس مقدار میں جس سے مرز کا اندیشہ ہو بیوقوفی نے کہا اگر یہ دونو
 حدیثیں صحیح ہوں تو سوا خبیث اور حرام ہو سکتے ہیں جس چیز میں نشہ ہو اور یہ اس حال میں ہے جب بلا ضرورت
 ایسا کیا جاوے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ سَمًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ**
فَهُوَ يَسْحَاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زہر پیا اور اپنے تئیں مار ڈالا وہ ہمیشہ زہر پیتا رہے گا دوزخ کی آگ میں اور
 ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہے گا **ف** سخت وعید خود کشی کرنے والے کے لیے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ تشدد
 اور سختی کے طور پر ہے اور مومن اگرچہ کیا ہی سخت گناہ کرے ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ کبھی

نکبسی و فرخ سوزن کا لاجو لگا۔ باب دوا الموشی سہل کی دوا **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ
 عُمَيْرٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَدَا كُنْتُمْ سَتَمْتُمِينَ قُلْتُ يَا شَرِيمُ قَالَ حَارَّ جَارُ
 لُحْمٍ اسْتَمْتَلَيْتُمْ بِالسَّافِقِ لَوْ كَانَ ثَمْنِي لَيَنْقُ مِنْ الْمَوْتِ كَانَ الشَّكَا وَالشَّكَا شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ اسما
 بنت عمیر سے روایت ہے جو بی بی تین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم سہل
 کہ چیز کا لیا کرتی تین بیٹے عرض کیا شہر کم کار وہ ایک دانہ ہے چنے برابر بنایت گرم اور سخت سہل ہے (آپ نے
 فرمایا وہ تو گرم آگ ہے میں نے کہا ہر مین سنا کا سہل منیر لگے آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت کے شفا ہوتی تو
 سنا میں ہوتی اور سنا شفا سے موت کے **باب** دوا العذرة والتهی عن الغنم عذره کا علاج اور دبا
 کی مانعت ف عذره ایک نرم ہے طلق میں جو بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے عورتیں دبا کر اونگلی سے ہکا علاج
 کرتی ہیں **عَنْ** امِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصِنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعَذَرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْعُرَن اَوْلَادَكَ لَنْ يَصْلَحَ الْعِلَافُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْعَوْدُ
 الْهِنْدِيُّ ثَلَاثٌ فِيهِ سَبْعَةٌ اشْفِيَهُ لِيَسْعَطِبَهُ مِنَ الْعَذَرَةِ وَبِكُلِّ يَمِينٍ ذَاتِ الْجَنْبِ ام قيس بنت
 محسن سے روایت ہے کہ میں اپنا ایک بیٹا لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور میں نے اس کا حلق دبا دیا ہوتا
 عذره کی شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہیں اپنے اولاد کا حلق دباتی ہو اور اطلاق کرتی ہو
 لازم کرو اپنے اور عود ہندی کو اس میں سات بیماریوں کو شفا ہے اگر عذره ہو تو اسکی ناس نہ یاد دے اور
 اگر ذات الحجب ہو تو اسکا لدو کیا جاوے رلدو کہتے ہیں منہ کے اندر دو انگلیوں **عَنْ** امِّ قَيْسٍ بِنْتِ
 مَحْصِنٍ عَمْرٍ السَّخَرِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْفٍ قَالَ يُونُسُ اَعْلَقْتُ يَفْنِي عَمْرُوتٌ و دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے
 ام قیس سے اور اطلاق کے معنی دبانار اور دگر کے معنی ایک ہی مٹا اور بچہ کے ناک میں ڈالنا اسکا زور و دم کے
 مقام تک پہنچنا ہے اور کالے رنگ کا خون اس میں سے نکلتا ہے **باب** دوا عرق النساء عرق النساء
 کے دوا کا بیان ف یا ایک سخت درد جو ایک گ میں ہوتا ہے حکوننا کہتے ہیں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ سَالِكٍ
 يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شِفَاءُ عَرَقِ النَّسَاءِ اَلْيَةُ شَاةِ اَحْمَرَ بِلَيْتِهِ تَذَابُكُمْ
 تُخْبَرُ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ تُنْزَلُ عَلَى الرَّبِيِّ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رِجَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے عرق النساء کا علاج یہ ہے کہ چھلکی بکری کی چمپتی (جربلی کی) لیجاوے اور اسکو
 کھلا کر تین حصے کیے جاوے اور ایک حصہ اس میں سے نار موئدہ پاجاوے **باب** دوا الجرحه زخم کا

علاج عن سہل بن سعد الساعدي قال جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يوم أحد وكسرت رباطيها وهشمت البقيضة على رأسه فكانت فاطمة تغسل الدم عنه
 وعلى نيكب عليه الماء بالبحر فكثارت فاطمة أن الماء لا يزيد الدم إلا كثرة أخذت قطعة حصير
 فأحرقتها حتى إذا صار رصاصاً ألزمتها الجرح فاستمسك الدم سهل بن سعد رضي الله عنهما أن حضرت علي
 ابن أبي سلمة كوزخم لكان احد کے اور آپ کا سامنے کا ایک انت ٹوٹ گیا (بتر کی مارت) اور خود آپ کے سر
 میں گھر گیا تو جناب فاطمہ زہرا آپ کے بدن سے خون دھوتی تھیں اور حضرت عثمان غنیؓ سے پانی ڈالتے تھے جب
 حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو اونہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا لیا اور اسکو
 جلایا جب یہ راکھ ہو گیا تو آپ کے زخم میں بہر دیا سو فت خون رک گیا ف سبحان الله اس کے خاص صیب
 اور لڑائی میں بقدر صدمی اوشماے یہ آزمائش تھی پروردگار کی اور پروردگار ہمیشہ اپنے نیک بندوں پر
 مصیبتیں ڈالتا ہے اور انکو آزماتا ہے عن عبد المصم بن عتبیس بن سہل الساعدي عن ابن
 عن جده قال أتني كعرب يوم أحد من جرح وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن كان يوقى
 من وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ويده ومن يحمل الماء في الحجج ويأدو ويؤي إليه الكلم
 حتى تقي أسامه كان يحمل الماء في الحجج تغلي أو تأس من كان يداوي الكلمة ففاطمة أحرقت
 لفحجين لم يرقا قطعة حصير خلقي فوضعت رماده عليه فوقي الكلمة سهل بن سعد برويت هو اونہوں نے
 کہا میں بچا تا ہوں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مونہ مبارک زخمی کیا احد کے دن ف مشہور
 یہ ہے کہ عبد اللہ بن مئیہ ملعون نے آپ کو زخمی کیا اور بعضوں نے کہا ان جابر ملعون کا فردن نے آپ کے
 قتل کا عہد کیا تا کہ اسے عبد اللہ بن مئیہ اور عتبہ بن ابوقاص اور عبد اللہ بن شہاب زہری اور ابی بن
 خلف نووی نے تنذیب میں کہا کہ عتبہ بن ابی وقاص وہی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مونہ
 مبارک زخمی کیا اور آپ کا دانت ٹوڑا احد کے دن اور میں نہیں جانتا کہ وہ مسلمان ہوا ہو اور نہ اگلے
 کیسے اسکو صحابہ میں ذکر کیا اور بعضوں نے کہا وہ کافر مائرجم کہتا ہے اگر آپ اس ایذا پر سبی کھان
 قریش کے لیے بد دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر سخت اترتا مگر میں ایذا کی حالت میں آپ نے یہ دعا
 فرمائی کہ یا اللہ انکو ہدایت کر یہ نہیں جانتے ف اور جو آپ کا زخم دھوتا تھا اور آپ کی دوا کرتا تھا اور جو
 پانی لاتا تھا ڈال میں اور جس چیز سے زخم کی دوا کی کسی بیانتاک کہ خون تم گیا لیکن پانی لا یزائے تو وہ

حضرت علیؓ تو اور زخم کا علاج حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا جب خون بند نہ ہوا تو انھوں نے بورے کا ایک ٹکڑا جلایا اور اسکی راکھ زخم میں رکھ دی خون بند ہو گیا **باب** مَنْ قَطَّبَ دَكَّ ثَعْلَبٍ مِنْهُ طِبُّ جَوْشَقِ عِلَاجِ كَرَسِ كَسِيكَ اَوْ طَبَّ نَجَاسًا هُوَ سَجَانُ اسْمِ شَرَعِيَّتِ مُحَمَّدِيٍّ كَوْنِي بَابِ نَسْنِ جَبْوَري الْكُثْرُ سَدَسَانِي رِيَا سَنُونِ مِيْنِ دَكِيَا جَانَا هِي كَدَا هِرْ اَوْ هِرْ كِي عَطَائِي دَرُوْشِ عَطَارِ وَغِيْرَه لَو كُوْنِ كِي دَوَا اَوْ عِلَاجِ كَرَسِ مِيْنِ اَوْ عِلْمِ طَبِّ سِيْ وَتَقِفِ نَسْنِ هُوْنِي غَلَطِي كَرَسِ مِيْنِ لَو كُوْنِ كُوْضِرْ هُوْنَا هِي طَبَّوْشِي لَو كُوْنِ كُوْضِرْ اَوْ يُوْیْ اَوْ اَنَكُوْ عِلَاجِ سَوَا زَرَسِي سَبَا هِي مِيْنِ هِي كَا اَكْرَ اَكْبِ حَجَامِ نِي اَكْحِي مِيْنِ سِي كُوْشْتِ كَانَا اَوْ رُوْه حَافِقِ تَهَا مِيْنَايِي جَانِي سِي تُوَا سَبْ بَصْفِ دِيْتِ لَا زِمِ هُوْگِي عَنَ عَسِيْدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَزَّيْزٍ عَزَّيْزٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَّبَ دَكَّ ثَعْلَبٍ مِنْهُ طِبُّ قَبْلَ ذَلِكَ هُوَ ضَائِكٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَمَّاسٍ سِي رُوَيْتِ هِرْ جَسِي عِلَاجِ كَسِيكَ اَوْ اَسِي سَبِيْلِيْ وَهِي مَشْهُوْرَه تَهَا عِلْمِ طَبِّ مِيْنِ (اور اسكے علاج كِي كُوْنِي لَفْضَانِ هُوَا) تُوْه ضَائِكِ هُوْگَا اَسِي لَفْضَانِ كَا فَا اَكْرَ عِلَاجِ جَانِي هِي تُوْپُوْرِي دِيْتِ دِيَا هُوْگِي اَوْ جُوْ كُوْنِي مَحْضُوْرِكِي اَوْ جَوَاوِيْ نُوَا سَكِي دِيْتِ دِيَا هُوْگِي **باب** دَدَا اَرْذَاتِ الْجَنْبِ ذَاتِ الْجَنْبِ كِي دَوَا رَفِ وَهِي اَكِي رَمِ هِي جُوْ سَبِيْلِيْ مِيْنِ هُوْنَا هِي اُوْرِي مَرَضِ مَبْتِ سَوْتِ هِرْ اَكْثَرِ لَمَّا كَرُوْگَا هِي عَنَ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ قَالَ نَبَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ فَرَسَاوْ قُسْطَايَ زَيْتَا لَيْكِيْدِيْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ سِي رُوَيْتِي هِي اَنْ حَضْرَتِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي ذَاتِ الْجَنْبِ مِيْنِ اَسِي سَخِي كِي تَعْلِيْفِ كِي دَرَسِ رَا اَكِي كَمَا نَسِي هِي زَرْجُوْ شَبُوْ دَا رَا اَوْ قُسْطَا (يعني عودِ هِنْدِي) اَوْ زَيْتُونِ كَا تَلِ اسكَا لَدُوْ كِي جَوَاوِيْ فَا يِنِيْ يِي مِيْنُونِ دُوْ هِيْنِ لَمَّا كَرُوْ مَوْنِي مِيْنِ اَكِي طَرَفِ سِي دَا لَدِيْ جَوَاوِيْنِ لَدُوْ اَسِي دَا كُوْ كِيْتِي مِيْنِ جُوْ بَا رِي كِي سَوْنِي مِيْنِ اَكِي جَوَاوِيْ نَا كِي بِيْثِ مِيْنِ جَلِيْ جَوَاوِيْ لَعِيْضِ قَدِيْمِ طَبِيْبُوْنِ نِي اَسِي سَخِي پَرَا عَمْرَاضِ كِيَا هِي كِي قُسْطَا (يعني عودِ هِنْدِي) مَبْتِ كَرَمِ هِي تُوْ ذَاتِ الْجَنْبِ مِيْنِ جُوْ مَرَضِ حَارِ هِي اسكَا دِيَا كِي سِي مَنَاسِبِ هُوْگَا اُوْرِ هِمِ كِيْتِي مِيْنِ كِيَا عَمْرَاضِ مَحْضِ لَعُوَاوِيْ فَا لَتِ مَعْرِفَتِ سِي پِيْدَا هُوَا هِي لَعِيْضِ دُوْ هِيْنِ بَا لَمَّا حَصِيْتِ اَكِي بَا رِي كُوْ مَضِيْ هُوْگِي مِيْنِ جِي سِي كُوْ مِيْنِ حَارِ هِي اُوْرِ جَاوِيْ كِي لِي كِي سِي اُوْرِ اَتَا شَكِ كِي لِي سَفِيْدِيْ هِي اُوْرِ اَبِ بَا رِي زَمَانِي مِيْنِ جُوْ طَبِّ مَرُوْجِ هِي اَسِيْنِ نَامِ عِلَاجَاتِ خَاصِيَّتِ كِي سِي جَانِي مِيْنِ حَرَارَتِ اُوْرِ بَرُوْتِ سِي كُوْنِي كَبْتِ نَسْنِ هِي اُوْرِ عِلَاجِ بَا لَكِيْفِيْتِ جُوْ قَدِيْمِ يُوْ نَا مِيُوْزِ كَا طَرِيْقَتَا لَمَّا لَكَلِ رَكْرَكِيَا كِيَا اُوْرِ خِيْرَاتِ وَسِيْعِيْ اَكِي مَبْتِ غَلَطِيَانِ ثَابِتِ هُوْ مِيْنِ اَسِي جُوْ كُوْ اُوْرِ كِي رَسُوْلِيْ نِي فَا لَمَّا هِي خِيْرِيْ هِي صَحِيْحِيْ نَكَلَا اُوْرِ قَدِيْمِ طَبِيْبُوْنِ كِي نَا فَنِيْ اَوْ حَاقَتِ اَبِ كَهْلِيْ كِي اُوْرِ رُوْزِ رُوْزِ كَمَلَتِي جَانِي هِي عَنَ اَتَمَ فَا لَكِيْ نَبَتْ مَحْضِيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَامٌ بِالْعَوْدِ الْعِنْدِيْ يَغِيْبِيْ پِيْدَا لَكِيْ

پر اعتراض کیا یہ وہ محض جاہل ہے اب ڈاکٹری کتابوں میں کتنی قسم کے بخاروں میں آب سرد غسل کرنا مفید قرار دیا ہے اور عرب کا ملک طے ہے وہاں اکثر صحرابی بخار عارض ہوتا ہے ہمیں ٹنڈے بانی سے غسل کمال مفید ہوتا ہے یہ تجربہ جو معلوم ہو چکا ہے اور کوئی طبی طباق اسکا انکار نہ کرے گا اور ممکن ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہو کہ بخار جنہم کی بہا ہے اسکو ٹنڈا کرو بانی سے یعنی پسینے سے مطلب یہ کہ پسینہ لانے کی فکر کرو خواہ مریض کو اوڑھ کر خواہ کوئی دوا کمال کر صورت میں تو کوئی شکل ہی نہ ہوگا اما خیر کا معنی ایک امام اسی ہے جو ترجمہ کو ہوا و المہ المستعان علی عیالہ ان اللہ علیہ وسلم قال الخی من فیہ جعۃ فاکبر و دہا بالماء حضرت عائشہ روایت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جنہم کی بہا ہے تو اسکو ٹنڈا کرو بانی سے و خود حدیث دلالت کرتی ہے کہ بیان وہ بخار مراد ہے جو گرمی سے ہو کیونکہ بانی سے وہی ٹنڈا ہوگا اور جو بخار سردی سے ہوگا اس میں تو آگ سے گرم کرنا مفید ہوگا اور بخار جنہم کی بہا ہے اس میں کوئی شکل نہیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ گرمی اور سردی دونوں جنہم کی سانس سے ہوتی ہیں گرمی تو اس حصہ جنہم کی بہا ہے ہوتی ہے جو گرم آگ سے ہے اور سردی اس حصے کی بہا ہے جو زہر ہے اور بخار ہمیشہ با گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے یا سردی سے پس کتنا بالکل صحیح ہوا کہ بخار جنہم کی بہا ہے کیونکہ سبب سبب بتایا ہے اور علت کی علت ہوتی ہے علی ابن عبد اللہ عن عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان فیہ جعۃ فاکبر و دہا بالماء ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کی شدت جنہم کی بہا ہے اسکو ٹنڈا کرو بانی سے علی زافع بن خدیجہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخی من فیہ جعۃ فاکبر و دہا بالماء فدخل علیہ ابن عمر فقال اکتفی الباس رب الناس الماکار رافع بن خدیج سے روایت ہر میں سنن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں بخار جنہم کی بہا ہے تو اسکو ٹنڈا کرو بانی سے اور آپ شریف کے گئے عمار کے ایک بیٹے کے پاس (وہ بیمار تھا) آپ نے فرمایا اے ابی اوس یوں کے دور کرو بیکار کو اے خدا اوس یوں کے علی اکملہ بنت ابی بکر انھا کانت توی بالمراۃ الموعوۃ قتلت عیالہا فقتلہ فی حبیبہ و تقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکبر و دہا بالماء و قال انھا من فیہ جعۃ اما بنت ابی بکر سے روایت ہر انکے پاس وہ عورت لائی جاتی جسکو بخار ہوتا وہ بانی منگو امین اور اسکے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ٹنڈا کرو اسکو بانی سے اور فرمایا وہ جنہم کی بہا ہے علی ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخی من فیہ جعۃ

کثیر جہلکے فتح تھا عنکم بالماء البارد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہمارا ایک بھتیجہ جہنم کی آگ میں دھواؤ اپنے سے ٹہنڈے پانی سے **باب** الحجامة بچپن لگانے کا بیان
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان کان فی شیء مما تد اودن یہ بخیر فالجامة
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری علاجوں میں کسی میں بہتری ہو تو
 وہ بچپن لگانے میں ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ردت امیری
 لی نبالہ من الملائکۃ الا کلمہ یقول علیک یا محمد بالجامة ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 روایت ہے کہ میں معراج کی رات میں فرشتوں کے کسی گروہ پر نہیں گزر سکا کہ وہ سب مجھ پر کہتے تھے اے محمد لازم
 کر لے اپنے اور بچپن لگانے کو **فائدہ** بچپن لگانا جب بدن میں خون کی کثرت ہو نہایت مفید پڑتا ہے
 اور بعض امراض میں فوراً اس سے تسکین ہوتی ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نعم العبد الحجامة یذهب بالدم ویخفف الصلابة یجکؤ البصر ابن عباس سے روایت ہے کہ اچھا ہے
 وہ بندہ جو بچپن لگاتا ہے بچپن لگانا خون نکال دیتا ہے اور کمر کو ہلکا کر دیتا ہے اور مینائی کو روشن کر دیتا
 ہے **عن** انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ردت لیکلہ امیری لی ہیکلہ
 الا قالوا یا محمد ما انتک بالجامة انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میں معراج کی رات کو فرشتوں کی جس جماعت پر گذر تا وہ کہتے تھے اے محمد اپنی است کو حکم کرو بچپن لگانے
 کا **عن** ام سلمۃ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم استاذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 الحجامة فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اباطیبہ ان یحجموها وقال حسبت انہ کان اخاها
 من الرضاۃ او غلاما کلمہ یحکم ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی بچپن لگانے کی آپ نے ابوطیبہ کو حکم دیا کہ انکے بچپن لگا دی جا رہے کہا میں
 سمجھتا ہوں کہ ابوطیبہ حضرت بی بی ام سلمہ کے دودھ پھانسی تھے یا نابالغ لڑکے تھے **ف** ورنہ صبر
 مرد کو آپ کیسے حکم دیتے بچپن لگانا اگرچہ حضرت کی وقت طیبہ کو نظر کرنا جائز ہے بیماری کے مقام کیطون
باب منہم الحجامة بچپن کس مقام پر لگا دے **عن** عبد اللہ بن جحشۃ یقول احدث رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لی حجل وهو محرم وسطرا سیر عبد اللہ بن جحشۃ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے بچپن لگاؤ حلی محرم (جو ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) اور آب احرام باندھے ہوئے

نے اپنے بچا بچہ سر میں رہنے مالاو جاندا میں اَعْن عَلِيٍّ قَالَ تَزَلَّ جَبْرِئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِحَاجَاتِهِ الْأَخْدَاعِينَ وَالْكَاهِلِ جَابِ عَلِيٍّ رُوِيَ هُوَ أَخْفَضَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا كَوَلَّمَهُ يَأْ
كَرْدَن كِي رَكُون اور دونوں مؤثر ہوں کہ حج میں بچہ لگانے کا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْفَجَ فِي الْأَخْدَاعِينَ وَعَلَى الْكَاهِلِ السَّيِّئَةِ رُوِيَ هُوَ أَخْفَضَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بچہ لگانے کا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(گردن کی رگمین) اور کالہل میں (کالہل وہ مقام ہے جو دونوں مؤثر ہوں کہ حج میں بچہ لگانے کے نیچے عمر
أَبُو كَبْشَةَ الْأَنْبَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْفِجُ عَلَى هَامَتِهِ وَيَكْنِيهِ كَفَيْهِ
يَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْهُ هَذِهِ الدِّسَاءَ فَلَا يَضُرُّهُ أَنَّ لَا مَيْدَ أَوْ لَيْسَ لَيْسَ أَبُو كَبْشَةَ أَنَارِي رُوِيَ هُوَ أَنَّ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند بار بچہ لگاتے تھے اور دونوں مؤثر ہوں کہ حج میں اور فرماتے تھے جو کوئی
ان مقاموں میں سے خون بہا دے گا اس کو نقصان نہ کرے گا اگر اور کسی بیماری کے لیے کوئی دوا کرے عَنِ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرْسِهِ عَلَى حَنْدِ كَفَيْهِ قَدْ نَفَكَتْ قَدْ نَفَكَتْ قَدْ نَفَكَتْ قَدْ نَفَكَتْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْفَجَ عَلَيْهِمَا مِنْ دُونِي جَابِرُ رُوِيَ هُوَ أَنَّ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
گھوڑے پر سے گب کھجور کے ایک کڑے پر نواب کا باؤں میں گب لگا دیا کہ گب کے لیے کوئی مطلب ہے کہ آپ نے
بچہ لگانے کے لیے صرف درد کی دھبہ سرف جابوؤں میں تھا تو غریب میں درد کو کہتے ہیں جو کسی عضو میں پیدا
ہو بغیر اس عضو سے کہ باب فی آی الأیام یخفجہ کن دنوں میں بچہ لگانے کا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيُحْدِثْ سَبْعَةَ عَشَرَ وَشِعَةَ
عَشَرَ أَوْ أَحَدًا وَعَشْرِينَ وَلَا يَبْتَغِ بِأَحَدٍ كُنْ لَمْ يَفْقَهُهُ ابْنُ مَالِكٍ رُوِيَ هُوَ أَخْفَضَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سلم نے فرمایا جو کوئی بچہ لگانا چاہے وہ مینے کی سترہویں یا اونیسویں یا اکیسویں کو لگا دے اور ایسے
دن میں نہ لگا دے جو جب خون کا جوش ہو گا مڑا دے ف ابوداؤد نے کہنے سے روایت کی کہ انکو باب منع
کرتے تھے منگل کے دن بچہ لگانے کو اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منگل کے دن
ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا اور منگل کا دن خون کا دن ہے اور آگے ابن عمر کے
حدیث میں آتا ہے کہ میرا منگل کے دن بچہ لگانا پس دونوں مخالفت ہو گی اسکا جواب یوں دیا ہے کہ
ابن عمر کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو مینے کی سترہویں تا بیسویں کے دنوں میں ہے کیونکہ طبرانی نے معقل بن
سبار کو نکالا مرفوعاً جس نے بچہ لگانے کے دن سترہویں تا بیسویں کے دنوں میں لگانے کے لیے دوا ہونگی سال بتا

اور کتبہ کی حدیث میں کہ منگل ہر ادبے جو ستر ہون تارنج کے سوا اور کسی تارنج میں نہیں اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ سے لکھا کہ فرعون نے بچپن لگا کر ستر ہون یا دانیسین یا اکیسین کو ٹوٹھا ہونگے اسکے لیے ہر بیماری ہو سکی اسناد میں کوئی برائی نہیں عن ابن عمر قال یا نافع قد تکبیر فی الدم فالتیس حجاماً ما جعلہ رقیلاً استطعت ولا تجعلہ شیخاً کثیراً ولا صلیاً صغیراً فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لِحجامۃ مَحَلَّ الرِّیقِ امثل دَیْبہ شفاءً و بَرَکَۃً وَ تَزِیْدُ فی الْعَقْلِ وَ فی الْحَفِظِ فَاحْتِمْوْا عَلَی بَرَکَۃِ اللّٰهِ یَوْمَ الْحَدِیْسِ اجْتَنِبُوا الْحِجَامَۃَ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَ الْجُمُعَۃِ وَ التَّلَیْثِ یَوْمَ الْاَحَدِ خَیْرٌ یَّادَ احْتِمْمُوا یَوْمَ الْاِثْنِیْنِ وَ الثَّلَاثِ فَلَا نَیْلَ الْیَوْمِ الَّذِی عَافَا اللّٰهُ فِیْہِ اَیُّوْبَ مِنَ الْبَلَاءِ وَ ضَرَبَہُ بِالْبَلَاءِ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ فَلَا نَیْلَ لَا یَبْکُیْ وَ اَجْدَامٌ وَ لَا بَرَصٌ اِلَّا یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ اَوْ لَیْلَۃِ الْاَرْبَعَاءِ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اے نافع ایسا بن عمر کے مولیٰ میں نے غلام آزاد ہے اور بڑی فقیر ہے امام مالک نے انہی سے روایتیں کی ہیں میرے خون میں جو شہ ہو گیا ہے تو ایک بچپن لگانے والے کو مالاش کر جو نرم مزاج کا ہو لیکن بوڑھا ہو جس اور جو بچہ نہ ہو کیونکہ میں نے سنا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حجامت کرنا یعنی بچپن لگانا منار منہ بہتر ہے اور اسمین نفا اور برکت ہے اور اس سے عقل بڑھتی ہے اور حافظہ تیز ہوتا ہے و حبیبیہا پر لگائی جاوے لیکن تہال کے ساتھ خون نکالے اگر خون زیادہ لکھاوے گا یا مویع لگائی جاوے گی تو جنت میں حافطہ ہے وہ بھی جاتا رہیگا چنانچہ سمر رادی نے کہا میں نے چند یامین حجامت کرائی تو میرا حافطہ خراب ہو گیا اور شاید چند روزوں کے لیے ہوا ہو بہر ان کا حافطہ اچھا ہو گیا ہو اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس سے لکھا کہ فرعون کہ سر میں بچپن لگانا شفا ہے سات بیماریوں سے تو حجامت کر اور اللہ تعالیٰ برکت دیگا جمعرات کو دن اور بچہ حجامت سے چار شنبہ اور جمعہ اور ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن یعنی ان دنوں کا قصد کر کے ان میں حجامت کرنا اگر ضرورت سے ایسا اتفاق ہو جاوے تو خیر اور حجامت کر اور پیر کے دن اور منگل کے دن کیونکہ منگل وہ دن ہے جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے تندستی دی حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے اور چار شنبہ کے دن انہر بیماری آئی تھی اور جب بدام یا برص ہوا تو شنبہ کے دن یا چار شنبہ کی رات کو نود ہوتا ہے و حجامت سے بیان بچپن لگانا مراد ہے لیکن چ حجامت بکھندوستان میں حجامت کہتی ہیں یعنی بال مستدانا تو وہ ہر دن درست ہے اور بعض مشائخ نے اس حجامت کو بھی اس حجامت پر قیاس کیا ہے اور جمعرات اور پیر اور منگل کو صلا بنانا بہتر کہا ہے اور چار شنبہ کو مکروہ جانے مگر اسپر کوئی دلیل نہیں ہے عنک یافع قال قال ابن عمر

[illegible]

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابی بن کعبؓ کہ ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس ایک طبیب کو بھیجا اس نے انکی اکھ پر (جو ایک لگ ہوا) دوا دیا عنک جابر بن عبد اللہ اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی سعد بن معاذؓ فی الجملہ قرآن میں جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو دوا دیا ان کی کھل میں دوبار باب النحل بالائتدائہ کا سرہ لگانا ائمہ ایک سرہ کا پتھر ہے جو صفحہ ان سے آتا ہے عنک سائرین عبد اللہ محمد بن عزیبہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم ثلاثا فائتدوا بالبحر ویئنت الشجر ابی عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر ائمہ ہر سرہ کو وہ تیز کرتا ہے مینائی کو اور لگاتا ہے بالون کو رملک کے عنک جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علیکم بالائتدائہ عند النوم فائتدوا بالبحر ویئنت الشجر جابر ہی ایسی ہی روایت ہے اس میں یہ کہ سو تیوقت لازم کرو عنک ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا لکاحکم الا لئلا یجملوا البصر ویئنت الشجر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پتھر تمہاری سرہوں میں ائمہ ہے سرہ صفحہ ان (وہ تیز کرتا ہے مینائی کو اور لگاتا ہے بال کو باب من النحل وشراب جنس طاق بارہ لگا دے عنک ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیؤتو من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرہ لگا دے وہ طاق بار لگا دے جو ایسا کرے وہ اچھا ہے اور نہ کرے تو کچھ قباحت میں ہے ف احمدی کہ یہ لکنا ہے کہ مطلق اور جو کچھ لیے ہو اور چونکہ میان بھی وجوب کا لگانا تھا تو اپنے اس کو رفع کر دیا یہ فرما کر طاق کی رعایت کہنا مستحب ہے و جب نہیں ہے اگر کوئی جفت بار لگا دے تو بھی کچھ برائی نہیں عنک ابن عباس قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکلۃ فیکحل فیہا لکنا فی کل عین ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک سرہ انی تھی آپ اس میں سے تین تین بار ہر ایک اکھ میں سرہ لگاتے باب الثانی ان یبذل اذی سائر الخ شراب علاج کرنے کی ممانعت عنک طارق بن سیدہ الحضری قال قلت یا رسول اللہ ان بارضنا اعصابا نعصرها فنشربہا قال لا فکرجعک قلت انا کنت شری فیہ یلمر یض قال ان ذلک لیس بشفاء ولکن کدأ طاق بن سوید حضری سے روایت ہے ہر مریض نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ملک میں انکھ میں جس کو ہم بچہ کر پوین (یعنی شراب) اپنے فرمایا نہیں میں نے دوبارہ پوچھا اور عرض کیا ہمارے سے دوا کرتے ہیں بیماری کی اپنے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ خود بیماری ہے ف بیماری کے دو معنی ہو سکتے ہیں

ایک یہ کہ گناہ ہے اور ہر گناہ بیماری ہے دو سکر یہ کہ شراب سے بیماری پیدا ہوتی ہے شفا نہیں ہوتی دونوں بھرمین
 شراب سے مسلمان کو سوائے ضرر کے کبھی فائدہ حاصل نہ ہوگا اور بادی النظر میں جو کسی کو شراب پینے سے پہلے پہل
 کچھ فائدہ نظر آتا ہے یہ فائدہ نہیں بلکہ مقدمہ ہی اسٹج سے نقصان کا جو آگے چل کر پیدا ہوگا اب تمام اطباء اتفاق
 کرتے جاتے ہیں کہ شراب میں نقصان ہی نقصان میں اور فائدہ سوہوم اور ابوسہرہ کی حدیث اور پگندری کہ آن
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع کیا اسکو مسلم نے نکالا اور ابوداؤد نے نکالا ابوالدرداء اسکو کہتے تھے
 صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوا اتاری اور بیماری اور ہر بیماری کی دوا اذنا می تو دوا کرو لیکن حرام
 سے دوا مت کرو اس کے اسناد میں یحییٰ بن عیاض ہے اور شراب کو دوا کرنے کی ممانعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے صحیح ہوئی اسکو مسلم نے نکالا اور بخاری نے ابن سعد و نکالا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہماری شفا جس چیز
 میں نہیں کی جسکو تم چاہو کہ اس کی اجازت دی تھی وہ اس کے خلاف نہیں ہے کس لیے کہ اونٹ کا موت نہ بخش تھانہ
 حرام اور اگر اس کی حرمت کو مان لو میں تو یہی جمع ممکن ہے اس طرح سے کہ یہ خاص ہے اور خاص علم کے معارض
 نہیں ہوتا اور سوسے میں ہے کہ بخشے علاج کرتے میں اختلاف ہو اکثر نے اسکو جائز رکھا سوا شراب کے کیونکہ
 آپ نے عرینہ والون کو اجازت دی اونٹ کا موت پینے کی لیکن شراب کے باب میں فرمایا کہ وہ بیماری ہے دوا نہیں
 ہے اور بعضوں نے کہا بخش چیز ہے دوا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ خبیث ہے اور منع کیا آپ نے خبیث دوا سے
 اور بعضوں نے کہا خبیث و زہر مراد ہے (رومنہ) **باب** اَلَا تَسْتَفْتَانِ بِالْقُرْآنِ قرآن سے دو گنا عفت
 عَلَیْہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الدُّعَاءِ الْقُرْآنُ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دوا قرآن ہے (صبر سورہ فاتحہ اور سورہ شعلہ ہر بیماری کے لیے اسکا
 الْحِجَابُ مَسْنَدِی کا بیان علی رضی اللہ عنہ سے ہے اَمَّا رَفَعِ مَوْلَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَا يُعْسِبُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَلَا شَوْثٌ وَلَا دَمْعٌ عَلَيْهِ الْحِجَابُ اسے سے روایت ہے یعنی ہم رافع سے جو مولانا
 تین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی زخم لگتا یا کانٹا
 چبھتا تو آپ وہاں مسندی لگا دیتے تھے مسندی ہر درد کی دوا ہے **باب** ابُو الْإِبِلِ اونٹ کو موت کا
 بیان عن النبی ان ناساً من عرینہ قد موا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المذیبة فقال
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلَیَّ دَدِدْکُمْ فَشَرِبْتُمْ مِنْ الْکِبَابِهَا دَابُّوا لَهَا فَفَعَلُوا انس سے روایت ہے عرینہ

[illegible]

الْقَدَرُ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ عَبْدُ بَنِ رِفَاعٍ سَمِعَ رُوَيْتَ هُوَ اسما بنت عمیس نے کہا یا رسول اللہ صغیر کے بچوں کو نظر لگتی ہے کیا میں ان کے لیے منتر کر دوں آپ نے فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے ہو سکتی تو وہ نظر ہوتی ف اوسکو نکالا احمد اور انسائی اور ترمذی اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور تقدیر سے آگے ہو سکا یہ طلب ہے کہ اگر کوئی چیز بغیر اللہ کے تقدیر کے ضرر پہنچا سکتی تو وہ نظر نہ ہوتی لیکن بغیر تقدیر اللہ کے کوئی چیز نہ ضرر پہنچا سکتی ہے نفع عن ابی سعید فا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستعین الحاکمین اللہ من اعین الانس فلما نزل الموعودان اخذهما وتوکل مایوی ذلک ابو سعید روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر ملگتے تھے جنوں کی نگاہ سے بہرہ اسیوں کی نگاہ سے جب یہ دونوں سو مرتین اتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تو اپنے اند دونوں کو پڑھنا شروع کیا ان کے سوا اور دعائیں چھوڑ دیں ف جو نظر سے بچنے کے لیے آپ پڑھتے یہ دونوں سو مرتین حبس کو معوذتین کہتے ہیں عمدہ منتر ہیں ہر بلا اور بد نظر سے بچنے کے لیے اور مجرب ہیں دفع سحر کے لیے ہی اور لبید بن جھم یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سچ کیا تا اور بالوں میں گرہیں دی تھیں جب یہ سو مرتین اتریں تو حضرت جبریل علیہ السلام کے کہنے پر آپ نے وہ گرہ دار بال ہی ایک اندھیر کنوے سے منگوایا اور ایک ایک آیت ان سورتوں کی آپ پڑھتے جاتے تھے ایک ایک گرہ کٹتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کٹ گئیں اور اس مرد کو کاٹھن پل ہوا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج جو بہت کسلند رہتا تھا جاق اور درست ہو گیا عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرھا ان تستفی من العین حضرت عائشہ روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ملکہ یا نظر کا منتر کرنے کے لیے وف روضہ میں ہے کہ منتر میں کچھ قباحت نہیں بشرطیکہ اس میں شرک کے الفاظ نہ ہوں اور اگر حدیث اور قرآن سے ہوں بہت عمدہ ہے اور جن محدثوں میں منتر تعویذ سے ممانعت ہو وہ محمول ہیں شرک کی مضامین پر یا اسباب پر نہ کیا کرنے پر بطرح کہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جاوے اور منتر کے طریق مختلف سلف سے مروی ہیں بانی میں بڑے بڑے ہونیکہ وہ بیمار کو بلا نا چحضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور مجاہد نے کہا کوئی قباحت نہیں اگر قرآن لکھا جاوے اسکو دھوکہ دیا کہ یہ یوں ہے اور ابن عباس نے دروزہ میں آیتیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ دیا اور سعید بن المسیب نے کہا کچھ قباحت نہیں قرآن لکھا کہ عمر تون یا بچوں کے گلے میں لکھا نا بشرطیکہ جاندی یا چھری میں بند کر دیا جاوے اور ابن عمرو بن عاص دھوکہ لکھا کہ جو بٹے بچوں کے گلے میں لکھتے انتہی سے زیادہ و خضار

باب ما رخص فیہ من الزکاة من منتر و ان کی اجازت ہے انکا بیان عن بريدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رقیۃ الا من عین او حجة بریدہ روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منتر

کیا اور جو آپ کے لیے منتر کیا گیا عن عائشة قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَرْيَضَ قَدَعَا
 لَهُ قَالُوكَ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ الْمَکْرَمِ أَشْفِیْ أَنْتَ الثَّانِیَ لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءٌ لَا یُعَادِرُ سَمْعًا حَضَرَ
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پاس آتے تو اُس کے لیے دعا کرتے
 اذْهَبِ الْبَاسُ رَبِّ الْمَکْرَمِ أَشْفِیْ أَنْتَ الثَّانِیَ لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءٌ لَا یُعَادِرُ سَمْعًا یعنی اے پروردگار آدمیوں کے
 دور کردی بیماری کو اور تندرستی عنایت فرما تو ہی خیر کا کریمو اللہ ہے اور تندرستی وہی ہے جو نوریہ سے ایسی تندرستی
 عنایت فرما کہ کوئی بیماری نہ چھوڑے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ
 بِإِزْنِهِ يَا صَبِغِ بِسْمِ اللَّهِ خُزْنَةً أَرْضِنَا بِرِقَّةٍ بَعْضُنَا يَشْفِي سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا حَضَرَ عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی بن تنوک لگا کر بیمار کے لیے یون فرماتے
 بِسْمِ اللّٰهِ رَبَّنَا بِرِقَّةٍ بَعْضُنَا يَشْفِي سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا یعنی اللہ کے نام سے ہم میں کسی کی تنوک سے
 ہماری زمین کی خاک سے شفا ہوگی ہمارے بیمار کو ہماری مالک سے حکم سے ابخاج میں ہے اسکا مطلب ہے کہ اس
 منتر کو چستہ وقت آپ کلمہ کی انگلی پر تھوکتے اور اسکو سٹی سے لگا کر بیمار کے بدن پر یا بیماری کے مقام پر پٹتے
 اور یہ منتر پڑھتے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَبَنِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُنِي فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ يَدَكَ اليمْنَى عَلَيْهِ وَقُلْ اَعُوْذُ
 بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَقُلْتُ ذَلِكَ نَشَأَنِي اللَّهُ عُمَانُ بْنُ أَبِي
 الْعَاصِ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ایسا درد تھا کہ ہلکا کرنے کے قریب تھا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اپنا دامن ہاتھ ورد کے مقام پر رکھ اور یہ کہہ بسم اللہ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ
 وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ بَارِئِیْنِ ابِیْہِمَا کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دی عَنْ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ جِبْرَائِيلَ
 أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اسْتَكَثَّتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَبَسَ اللَّهُ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ
 مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْعَيْنٍ أَمْحَاكِ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ اَللّٰهُمَّ سِدِّدْ رُوحِيْہِمْ حَضَرَ جبریل علیہ
 السلام جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کیا آپ بیمار ہیں اس نے فرمایا ہاں اونہوں
 نے یہ دعا پڑھی بسم اللہ ارقیک من کل نفس او عین او حاسد اللہ شفیک بسم اللہ ارقیک
 یعنی میں منتر کرتا ہوں تمہارے نام سے ہر چیز سے جو تمکو اذیت دے اور ہر نفس اور آنکھ اور حاسد کی برائی
 سے اللہ تم کو شفا دیوے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تمہارے عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ حَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

کہا ہم اللہ ارنیکا من کل غی بوزیک من جدہ سادہ من کل عین اللہ شفاک **باب** التفت فی الزمۃ منتر
 بڑ بڑ ہونکا عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفت فی الزمۃ جناباً لثہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم منتر میں ہونکتے تھے **ف** یعنی دعا پڑھ کر اپنے اور بڑ بڑ ہونکتے تھے
 بادوسر بڑ بڑ بڑ ہونکتے تھے احمدیث سے یہ نکلا کہ جبار ہونک سب ہی سبط بائین دعا ہونک وہ بیمار کو ملانا
 اور سب باتین سلف شربت میں اور جس نے ان باتوں کا انکار کیا ہے وہ کلم علم ہے **عن عائشۃ ان النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ائسکل لیکر علی نفسه بالمعوذات ویفت فلما اشتد وجعہ کنت اذ
علیہ وامنہ علیہ سیدہ رجاہ بَرَکَتِہا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذتین اقل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) اپنے اور بڑ بڑ بڑ ہونکتے
بہ جب آپ کی بیماری سخت ہوئی اور من موت میں ان میں آپ بڑ بڑ ہونکتے معوذتین کو اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پیر فی کت
کی اسید صرف کہ شاید آپ کو شفا ہو جاوے بی بی آپ کی جدائی کہی گوارا نہیں کر سکتی تھیں اور دل سے جاتی
تھیں کہ آپ اچھے ہو جاوین لیکن منظور خداوندی نہ تھا اور اخیر وقت ان ہو چکا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی
مرضی ہی تھی کہ آپ بارگاہ خداوندی میں شریف لجاوین اور دنیا سے سفر فرماوین آخر وہی ہی ہوا امامہ وانا
الیرجعون **باب تذاہب الشمایم تعویذ لکام کیا ہے عن زینب کانت عجمہ تَدْخُلُ**
علیہا ترقی من الحمرۃ وکان لکام سریر لھویل القوا یشیر وکان عبد اللہ اذا دخل یحجہ وصوت نذر
یوما فلما سمعت صوتہ اخرجت منہ فجاء یحس الی جانبی فسنی فوجدت خیط فقال ما هذا
فقلت رئی فیہ من الحمرۃ فجذبہ فقطعہ فرمى بہ وقال لکام اکتب ال عبد اللہ اغنیاء عن الشرا
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرقی والتمایم والتلوۃ تیرک قلت فانی حوجت
یوما نا بصری فلان قد معت عنی النبی تلیو فاذا رقیتمہا سکت دمعہا واذا ترکتمہا دمعت قال
ذاک الشیطان اذا اطعتم ترکک واذا عصیت رطن باضیعہ فی عینک وکن لو فعلت کما فعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان خیر الک و اجد ان تشوین نضجین فی عینک الماء وتقولین
اذھیب الباک رب الناس اشع انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یفادر سقما زینب سے
 روایت ہے کہ جو بی بی زینب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک بڑ بڑ بڑ ہونکتے تھی وہ منتر کرنی ہی سرخ
 بادہ کا اور ہماری بائیں ایک تخت تھا اسکے پاس لیٹتے تھے عبد اللہ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب وہ اندر آتے تو کسٹکارنے

اور آواز دیتے ایک روز وہ اندام کی حبس میں نہ آئی اور سنی تو ان حجاب کیا اور آئے اور سیری ایک طرف بیٹھ
اور مجھ سے سراس کیا ایک گنڈا اذنی کے ہاتھ کو دگا (جو میرے گلومین پڑا تھا) انہوں نے کہا یہ کیا ہے میں نے کہا سرخ
بادی سے بچنے کے لیے ایک منتر ہے (تعوذ) انہوں نے ہسکو کمینچا اور توڑ کر ہینک دیا اور کہا کہ عبد اللہ کی آل
شرک کی حاجت نہیں رکھتی میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے منتر اور تعوذ اور گنڈے
(جو گلے میں لٹکائے جاویں) اور ٹوٹا حجاب کا گنڈا یا سچکا ڈورا یا ریشہ شرک میں سے اس نے کہا ایک روز میں باہر نکل
مجھے فلان شخص نے دیکھ لیا تو میری اس آنکھ سے آنسو بہنے لگو جو اس شخص کے قریب تھی جب میں اس پر منتر کرتی
تو آنسو نہم جاتے ہر جب منتر چھوڑتی تو آنسو بہنے لگتا عبد اللہ نے کہا یہ شیطان کا قریب تھا حجاب تو اسکی اطاعت
کرتی را در منتر کی پناہ ڈھونڈ سکتے) تو وہ بچکے جو بڑ دینا اور جب تو اسکی نافرمانی کرتی (اور منتر کو ترک کر دینی)
تو وہ اپنی انگلی باتا تیری آنکھ میں تیری آنسو بہنے لگتی تاکہ تجھے منتر پر اعتقاد آوے اور تو شرک میں گرفتار ہو
لیکن اگر تو وہ کرتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو بھر ہوتا میرے لیے اور غالباً شفا ہو جاتی تو اپنی آنکھ
میں پانی چھڑکتے اور کہتی اذہب الباس ب الباس انت اشرانی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یناد ر شفاء۔
ف ہر جہہ تعوذ گنڈے جب سہارا الہی یا آیات قرآنی کے ساتھ ہو تو وہ جائز ہے جیسے ادھر گذرا اور بعض سلف
سے ہی منقول ہے اس طرح وہ منتر جس میں شرک کا مضمون نہ ہو جیسے کئی حدیثوں سے ثابت ہوا مگر عبد اللہ بن مسعود
نے سرخ بادہ کے گنڈے کے توڑ ڈالا جو جو کہ وہ آیات قرآنی اور اسماء الہی سے نہ ہوگا اور جس ٹیپیلے سے کو دیا
تھا اسکی منتر کہہ کرے گا گمان ہوگا ایک روایت میں ہے کہ دعوت یہودی تھی اور یہودی اکثر جادوگر ہوتے تھے دوسرے
سوقت منتر کا زمانہ قریب گذرا تھا اور عورتیں اپنی قدیم رسوم کی طبع طلبہ لامل ہو جاتی ہیں پس عبد اللہ یہ ڈرے
کہ کمین انکی عورت ہی شرک میں گرفتار نہ ہو جادوے اور ایک طائفہ علمائے اسی حدیث کر دے ہر طرح کے گنڈے
اور تعوذ اور ٹوٹے اور بار اور عمل کو مکروہ رکھا ہے یہاں تک کہ آیات قرآنی اور اسماء الہی کے بھی گنڈے
اور تعوذ کو اور جہوہر علمائے کما ہے کہ اگر اس میں شرک کے مضامین نہ ہوں تو وہ جائز ہے اور شاہ ولی اللہ
نے قل انہیں من حیچ کے دفع کے لیے سورہ رحمان کا گنڈہ لکھا ہے امدہ ہمارے ملک میں بہت رائج ہے
کہ جس بچے کو حیچ نکلو کا ڈھرو لیکن نکلنا شروع نہ ہو تو ایک ڈھرو پاک صاف لیکر سورہ رحمان پڑھنا
شروع کرے اور ہر فباہی آلہ پر ایک گرہ آٹھ دیا جادو کی سیانتیک کہ یہ سورت تمام سوا در یہ ڈھرو بچے کے گلومین لٹکا
دیا جادو سے بچے ہی سے کوڑا لیا ہے اور اپنی اولاد پر کیا ہے مگر اب جو دان سب باتوں کے الحمد للہ

اور اہل توحید میں تعویذ گنڈے کا اتنا رواج نہیں ہے جتنا اہل بدعات میں ہے اور اہل توحید کو بچون کی شناخت ہو جاتی ہے اس طرح کہ انکے گلوں اور بازوؤں پر تعویذ فیتے کم ہوتے ہیں اور سینے تو اپنے بچوں کے گلے میں کہیں کوئی گنڈہ یا تعویذ ہمیشہ کے لیے نہیں ڈالا البتہ سوۃ حسن کا گنڈہ کہیں کہیں بچا کی حالت میں جب چپک کا ڈر ہو ہے کسی بچے کو پہنا دیا ہو اور ڈالا اور مارا ہے کچھ ہمیشہ سادی اور صاف تعویذ گنڈوں کو خالی ہے میں اگرچہ تعویذ میں ادعیہ یا آیات قرآنی لکھا کر لٹکانے بچے کے گلے میں بعض سلف سے منقول ہے اور اسکی جواز میں کلام نہیں مگر یہ جواز سیوہ سے ہے کہ اس میں شرک کا اندیشہ نہیں اگر کسی تعویذ یا نقش میں کہیں شرک کا اندیشہ پیدا ہو تو وہی کرنا چاہیے جو عبد اللہ نے اپنی عورت کے ساتھ کیا کہ گنڈے کو کاٹ کر پینکے دیوے اور جس کے گلے میں یہ گنڈہ یا تعویذ ہو اسکو جہلا دی کہ اللہ کے سوا کوئی نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر تجھ کو شیطان کے شر کا اندیشہ ہے تو صبح شام یہ دعا پڑھ لیا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامہ من شر ما خلق ومن شر کل شیطان و ملہ و عین لائتہ غرض اولی تو یہی ہے کہ گلے اور بازو پر تعویذ گنڈے ڈور نہ باندھتے اور سنت کے موافق حذو دعا پڑھ لیا کرے اور چوٹے بچوں پر ان کے ولی رٹ پکھڑ پکھڑ دیا کریں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر پڑھا کرتے تھے اور اگر گنیز شرک کا اندیشہ نہ ہو اور تعویذ میں آیات قرآنی اور اسماء الہی یا ادعیہ ماثورہ ہوں تو چوٹے بچے کے گلے میں اسکو لٹکا دینا بھی درست ہے اسکے سوا گنڈے اور تعویذ دن کی کثرت کہ ہر بڑے اور چوٹے کے گلے میں ہر وقت پڑے رہنا یہ سلف کے طریق کے خلاف ہے اور اہل بدعات اور اہل شرک کی اس میں مشابہت ہو پس اس سے احتراز کرنا اولے ہے۔ انجاء میں ہے کہ جب کا تعویذ سینے ٹوٹا یا نظر کے دفع کے لیے بعضی پتھر یا لکینے لٹکانا بچوں کے گلوں میں یا سحر کا گنڈہ یا سب چیزیں باطل اور لغو میں شریعت محمدی تھے انکو باطل کر دیا کیونکہ ان چیزوں کا رکنا دلالت کرتا ہے اس پر کہ رکھنے والے کو ان کی تاثیر کا اعتقاد ہے اور یہ شرک کی طرف لیجاتا ہے اللہ بچا دے انتہے۔

ما ترجمہ کہتا ہے حدیث میں تولا ہے تولا کہتے ہیں ٹوٹے کو ٹھیکے دہانگے کو جو عورتیں اپنے گلے میں یا بازو پر رکھتی ہیں اس غرض سے کہ خاندان سے محبت کریں اور بعضوں نے کہا یہ سحر کی ایک قسم ہے یہ شرک ہے جیسے حدیث میں وارد ہے اور ظاہر ہے کہ شرک اس عودت ہوگا حبیب کی بالذات اور مستقل تاثیر کا کوئی اعتقاد کرے لیکن اگر کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ حکم الہی اسکا اثر ہوگا دوا کی طرح تو یہ اعتقاد شرک نہ ہوگا مگر دوا کا اثر تجربہ ہے اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے اور جب کہ تعویذ کا اور ٹوٹے کا اثر تجربہ سے معلوم نہیں ہوا پس یہ اعتقاد بھی کہ حکم خدا وہ اثر کرے گا ایک ہے اصل اور غلط اعتقاد ہوگا اور بعضی چیزیں خود شرک نہیں ہوتیں لیکن کفار کی نسبت

کیونکہ اس میں منکر کا حکم یا جائز ہے صبر و ثبات اور ایسے کام کو منکر کے عقائد سے نہ ہون تب ہی حرام ہوتے ہیں
 پس کیا عجب ہے کہ تولد یعنی حب کا ٹوٹنا ہی اسی قبیل سے ہو اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم چیز کے حرمت اور جواز میں
 یا کراہت اور جاز میں اختلاف ہی ہو اس سے باہر ہمارے طریق احتیاط اور تقویٰ کا مقتضی ہے اور یہی صحابہ
 کرام کا طریق تھا ائمہ حدیث اور اہل تفسیر اس زمانہ میں نمونہ میں عبد اللہ بن مسعود اور دوسرے صحابہ کرام کے کہ جہاں
 تک ہو سکتا ہے کفار کے رسوم اور عادات سے پرہیز اور اتباع سنت اور پیروی حدیث رسول اللہ میں منکر
 لیکر پاک غرق رہتے ہیں اور ان کے ہونے میں اللہ اور رسول کے رنگ سے دل بجا فون فی ذلک لوطہ لائم و اکلان
 غیر ملایم اللہ ارض عن اہل الحدیث والوحدہ احسن ما معہم امین یا رب العالمین عن غیر ان بن الحصین
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم راى رجلاً فی سبیلہ خلقہ من صغیر فقال ما هذا الخلفہ قال هذا
 من الداہنۃ قال انزعھا فانھا لا تزیڈک الا دھنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اسکی ہاتھ میں چلا ہوا پتیل کا آگے فرمایا یہ چلا کیا ہو وہ بولا وہنہ کی
 بیماری کا ہے وہ ایک بیماری ہے یا رنگ ہو ہاتھ میں آگے فرمایا اسکو مار ڈال اس سے تجھے اور میں پیدا
 ہوگا ف وہم کہتے ہیں بستی اور کمالی اور ضعف کو آگے فرمایا کہ اس چلے سے بعض نفع کو اور نقصان
 ہوگا اور شاید اس شخص نے تقویٰ کے طور پر اس چلے کو سفید بنا کر پہنا ہوگا تو آپ نے اس سے منع فرمایا
 باب النشۃ انیب کا عمل عن ائجندب قال رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی
 جمرۃ العقبة من بطن الوادی یوم النحر ثم انصرف وتبعته امراة من خنعم ومعها صبی
 لها یم بلاء لا یحکمہ فقالت یا رسول اللہ ان ہذا ابني وبقیۃ اہلی ان یم بلاء لا یتکلم
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتونی بشی من بلاء فانی یم ففعل یدنیہ ومطمص فاه
 ثم اعطاها فقال اسقیہ منہ وصی علیہ منہ واستشفی اللہ لہ قالت فکفیت المراة فقلت
 لو وھبت لی منہ فقالت انما هو لھذا المبتلی قال فکفیت المراة من الحول فسا لھا عن
 الغلام فقالت بر ادعقل عقلا لیس کمقول الناس ام حذی روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھا آپ نے خمر عقبہ پر کندھا رکھ دادی کے نشیب میں یوم النحر کو پر آپ لوٹے اور خنعم کی ایک عورت
 آپ کے پیچھے ہوئی اسکے ساتھ ایک بچہ تھا اور سر ہلاتی رہتے جیسے شیطان وغیرہ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ
 یہ میرا بچہ ہے اور میرے گھر والوں میں یہی باقی ہے اسکے اوپر ایک بلا ہے وہ بات نہیں کرتا یہ سنکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑ اپنی لاؤ لوگ پانی لئے آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اس میں دھو کر اکل کی اس میں بہرہ پانی اس سعادت کو دیدیا اور فرمایا یہ پانی اس بچے کو پلا اور اس کے بدن پر ڈال اور اس سے دعا کر اوسکی ہڈیتے کے لیے ام حبیبہ کے کما میں سعادت کر لی اور میں نے اس کے کما توڑ اپنی اس میں سے کچھ کھجکھی می سے دہ بولی یہ تو اس بیاز کچھ کے لیے ہر ام حبیبہ کے کما میں سعادت کے دوسرے سال ملی اور میں نے اس کو اس کچھ کا حال پوچھا اس نے کہا وہ بچہ اچھا ہو گیا اور ایسے عقل والا ہوا کہ لوگوں کی عقل سے بڑھ کر ف باتو مجھوں اور دیوانہ بنا یا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹے پانی پلائے سورہ اسیب شیطان فوراً ہباگ گیا اور بچہ اچکا سیانوں سے سیاد ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فیوض اور انوار اور برکات کے سامنے یا مہر نایت حقیر تھا سبلا سعادت کو تو آپ اپنے ہاتھ دھو کر اور کھلی کر کے پانی دیا تا شیطان اور جن اور اسیب کی کیا مجال تھی کہ وہ پانی پلانے یا لگنے کے بعد وہ قائم رہتا لیکن آپ جہاں گزر جاتے تھے یا جسکو ہاتھ لگا دیتے تھے وہاں سے شیطان کو سون ہباگتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تہ بہت عالی تھا آپ کے غلام اور آپ کے اہل بیت کرام میں سے صد ہا ہزار اولیا اور محدثین ایسے گندری میں کہ شیطان اور جن اور اسیب ہمیشہ ان سے کاہنتے اور رنستے رہی جیسے نقل ہے کہ امام ہمام ابن تمیمہ جس شخص کو اسیب ہوتا اسکے اسیب کو اپنا سلام کہلا بیٹھتے وہ فوراً ہباگ جاتا یہ حدیث شریف کی برکت تھی جس میں امام ہمام ابن تمیمہ ساری عمر مشغول ہے اور حضرت سیدنا شرف جہاگیر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار تبرک کچھ چوچہ میں ہے اپنی زندگی میں صد ہا اسیب دنوں کو اچا کرتے رہا تک ان کے مزار شریف پر اسیب زندہ کو لیجاتے ہیں تو فائدہ ہوتا ہے غرض ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نور برکت بہت ہی تھی آپ کے نام مبارک کے لینے سے اور آپ کی حدیث میں مشغول رہنے سے ایسی برکت ہوتی ہے کہ شیطان اور بلید اور خبیث سب اس شخص سے ہل گئے ہیں اور ایسے شخص کو انڈیا دینا تو کجا مولانا شاہ عبدالعزیز اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی اس قسم کے کئی قصے منقول ہیں کہ کئی جنوں اور اسیبوں کو صرف حدیث کی برکت سے انہوں نے ہباگ دیا اور حص حص میں اسیب زندہ کے لیو دوسری دعا منقول ہے وہ یہ ہے کہ اسکو اپنے سامنے بٹھا دے اور فاتحہ اس پر پڑھے پھر الم مغفون تک اور انکم الدواعی خیرات تک اور آیتہ الکرسی اور لہم انی السموات وانی الارض خیر سورہ بقرہ تک و شہد انہ لا الہ الا ہو و خیرات تک اور ان ربکم اللہ سے خیرات تک جو سورہ اعراف میں ہے اور فتالی اللہ سورہ سورہ مومنون تک اور دس آیتیں سفر سورہ و احصافات کی لازب تک اور تین آیتیں خیر سورہ حشر کی اور انہ تعالیٰ خیرات تک سورہ جن میں اور سورہ اخلاص اور مودتین نکالا اسکو حاکم اور احمد نے اور یہ حدیث آگے اس کتاب میں ہی آئیگی باب قتل ذی الطغیۃ دود ماری والاسنا

مارڈا لیا جائیوے **ف** جسکو عربی میں ذوالطیفین کہتے ہیں وہ ایک خبیث زہر لیا سانچہ اسکی پیڑ پر دو سیاہ کھیر
ہوں میں **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْنَيْنِ فَإِنَّهُ يَكْتُمُ الْبَصَرَ وَ**
يُصْنِبُ الْحَبْلَ یعنی خبیثہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ذوالطیفین سانچے قتل کا حکم کیا کیونکہ وہ آنکھ پہڑ دیتا ہے اور حاملہ عورت کا حمل گرا دیتا ہے ایک خبیث سانچہ ہے +
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ أَقْتُلُوا إِذَا الطُّفَيْنَيْنِ وَلَا تَكُونُوا
فَانْتَهَمَا یکتُمَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبْلَ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مارڈو الرساہون کو اور مارڈو الودود وباری دالے سانچے کو اور دم کئے کو یہ دونوں آنکھ کی تالاش میں ہوتے
ہیں رینے آنکھ کی بنیائی کمودیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں **بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ لَفَا وَبِكْرُهُ الطَّيْرَةُ**
فَالْغَالِ لِحَسَنِ وَبِكْرُهُ الطَّيْرَةُ ابورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیک فال اجہی معلوم
ہوتی تھی اور بد فال کو آپ برا جانتے تھے **ف** فال میںے شگون لینا شریعت میں اسکی کچھ اصل نہیں ہے لیکن عجائبات
کے لوگوں کا اور آپ تک بلوں کا یہ حال ہے کہ شگون لیا کرتے ہیں جانور دن کی آواز سے عدت اور بلی کے سامنے
انہیے کیسے چھپا کٹینے سے اور انہیے سے کئی ایک چیزوں کو منحوس جانتے ہیں اور انہیے بد شگون لیتے ہیں تو
حدیث میں یہ آیا ہے کہ یہ شگون لینا شرک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسکو برا جانتے تھے البتہ فال نیک سے
آپ خوش ہوتے اور اسکی مثال یہ ہے کہ مثلاً جنگ کے لیے جاتے ہیں ایک شخص سامنے سے آیا اسکا نام فتح خان نکلا
اس کو کہنے نیک فال یا کس فتح ہوگی کیونکہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ ہوگا تو وہی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہے
مگر نیک فال لینے سے مسلمان کو خوشی ہونی ہے اور نیک کام کے لیے اور زیادہ مستعد ہوتے ہیں بر خلاف بد شگون
کے کہ وہ علاوہ شرک اور حرام ہونیکے دل میں دوسرا رنج پیدا کرتا ہے اور نیک کام میں آدمی کو تردد کر دیتا ہے
اب ہمارے زمانہ میں جو فال مروج ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص قرآن شریف میں فال دیکھتا ہے کوئی دیوان حافظ
کوئی کسی بزرگ کے فالنامے میں اور اس سے آئندہ کی بات بتلاتا ہے یا علم حاصل کرتا ہے یہ محض وہابیات ہیں اور قرآن
ایسے نہیں اتر اگا اس میں فال دیکھا جاوے بلکہ کلامات اور تدبیر اور عمل کے لیے اترتا ہے اور بہت علم لانے کہتا ہے
کہ قرآن میں فال دیکھنا حرام ہے اور آئندہ کی بات کا کسی کو علم نہیں بخیر خداوند کریم کے یہاں تک کہ اولیاء اور انبیاء ہی
اس میں عاجز ہیں غیر خدا کے بتلائے ہو **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْلَمُوا ذِي وَلَا طَيْرَةً**

مَوْحِبُ النَّعَالِ الصَّالِحَةِ الرَضِیَ الرَّعْنَةُ رُوِیَ عَنْ رَأْسِ حَضْرَتِ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نَہَیَ عَنِ السَّیْرِ کَالْمَکِ عَابًا رَیْبُہُ عَدُوٌّ
اور بدشگون کوئی خیر نہیں اور میں پسند کرتا ہوں نیک کھڑکے فوجی ایک لوگ عدوی کے قاتل میں بننے کی بجائے
مستعدی ہوئیے اور کئی ایک ماضی میں حال کے ڈاکٹر و ن نے ہی گمان کیا ہے کہ وہ مستعدی میں جیسے ہیضہ ہذا
بعض قسم کے بیمار مگر بزرگان ہی گمان ہے اور جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بتلایا وہ کبھی صحیح ہو سکتا ہے
اگر ایک شخص کی بیماری کے بعد دوسرے کو بھی وہ ہو جاوے تو ہم کہیں گے کہ خدا کی مرضی سے ہوئی جس نے پہلے شخص کو بیمار کیا
نہ کی بیماری مستعدی ہوئی عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْطَّيْرَةُ شَرُّكُمْ وَمَا مِثْلُهَا إِلَّا
وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ فِيهِ بِالْثَوَكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْحِبِ الرَّعْنَةُ رُوِیَ عَنْ رَأْسِ حَضْرَتِ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نَہَیَ عَنِ السَّیْرِ کَالْمَکِ عَابًا
لینا شرک ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دے اور اگر وہ نیکو کی وجہ سے فوجی بنے خدا کو
اور پرہیزگار کرنے سے یہ ہم جانتا رہے گا انسان کو چاہیے کہ اگر ایسا وہم کبھی دلوں آوے تو اس کو بیان نہ کرے اور وہ نہ
سے نہ نکالے اور اس پرہیزگار سے جو وہ چاہے وہ ہو گا امام بخاری نے کہا سلیمان بن حرب کہتے تھے یہ قول دامنا خیر
تک ابن سعد کا قول ہے یہ نزدیک عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدُوَّ
وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَّةَ وَلَا حَافَّةَ ابْنِ عَبَّاسٍ رُوِیَ عَنْ رَأْسِ حَضْرَتِ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نَہَیَ عَنِ السَّیْرِ کَالْمَکِ عَابًا
ہے اس طرح ہمارے اس طرح صفر کا مہینہ فوجی کو کد کدائی دیا ہے تو وہ رات کو نکلتا ہے اور اکثر فوجی
میں ہوتا ہے عرب لوگ اس کو منجوس جانتے تھے اور بعض یہ سمجھتے تھے کہ مقتول کی روح الوین کر پکارتی پیرنی ہے
جب اس کا بدلہ لے لیا جاتا ہے تو وہ اڑ جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خیال کو باطل کر دیا اس طرح
صفر کے مہینے کو ایک لوگ منحوس جانتے ہیں عورتیں وغیرہ میں کوئی بڑا کام جیسے شادی بیاہ وغیرہ کرنے نہیں
دیتیں یہی لغو ہے صفر کا مہینہ اور مہینوں کی طرح ہے کچھ فرق نہیں ہے عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا عَدُوَّ وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَّةَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْبَعْضُ يَكُونُ فِيهِ الْحَجَرُ
فَنَجَدْتُ فِيهِ الْوَابِلَ قَالَ ذَلِكَ الْقَدْرُ مِمَّنْ أَجَدَبَ الْوَابِلُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الرَّعْنَةِ رُوِیَ عَنْ رَأْسِ حَضْرَتِ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
اللہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے نہ بد فاعلی نہ ہمارا ایک شخص اور مٹا آپ کی طرف اور بولا یا رسول اللہ ایک اونٹ کو غار میں
ہوتی ہے پھر اس کی وجہ سے سب اونٹ خاشقی ہو جاتے ہیں (تو عدوی ثابت ہوا) آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے بدلا پہلے
اونٹ کو کس نے خاشقی کیا فوجی اور جو ڈاکٹر یا حکیم ہمارے زمانہ میں بعض بیماریوں میں عدوی بتلانے میں آتے
جب یہ اعتراض کرو کہ بدلا اگر عدوی صحیح ہوتا تو جس گھر میں ایک شخص کو ہیضہ ہو تو چاہیے کہ اس گھر کے ملک یا

مرد کے سب لوگ مرد ہیں تو اس کا کوئی معقول جواب نہیں دیتے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ بعضی مزارعون میں اس بیماری کے قبول کرنے کا مادہ ہوتا ہے انکو بیماری لگ جاتی ہے بعضی مزارعون میں یہ مادہ نہیں ہوتا انکو باوجود قرب کے بیماری نہیں لگتی ہم یوں کہتے ہیں کہ اس مادے کا مزارعین پیدا کرنے والا کون ہے خدا ہے تو یہ سب امور خدا ہی کی طرف سے ہوئے اسکی مرضی اور تقدیر سے یہ عدد دی کا قائل ہونا کیا ضرور ہے **عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ الْمَرْءُ عَلَى الْمَصْحَةِ أَبَوهُ رِيهَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** سے روایت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار آدمی نذرست کر پاس نہ لایا جاوے ورنہ اگرچہ عدد دی کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ اس قبیل کے جیسے جذامی ہو درخت کا حکم ہے ایک حدیث میں اور اس میں یہ ہے کہ بعض لوگ ضعیف الاعتقاد ہوتے ہیں ایسا یہود و ہمارے قریب رہیں اور انکو کوئی بیماری تقدیر سے ہو جاوے اور ضعف البیان کی وجہ سے انکو عدد دی کا خیال گذرے اور تقدیر کا بہرہ ساجانا رہے مگر جو لوگ قوی البیان ہیں وہ اگر بیمار کے پاس ہیں تو کچھ اندیشہ نہیں جیسے ایک حدیث میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا کھانا اسہ بہرہ و سادہ توکل کر کے **بَابُ الْجَدَامِ** خدام کا بیان اور کہ شہر ضعیف بیماری ہے جس سے سارا بدن گلجاتا ہے اور اعضا جڑنے لگتے ہیں **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْدُومٍ فَأَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ نَفَقَةً يَا اللَّهُ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اسکو اپنے ساتھ شریک کر لیا پیالے میں (کھانے کے) بہرہ فرمایا کھانا اسہ پر اعتماد ہے اور بہرہ و سادہ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُدِيمُ الْتَلْكَ إِلَى الْمَجْدُومِ** ابن عباس سے روایت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جذامیوں کی طرف برابرت و کمیی جاؤں کیونکہ زیادہ دیکھنے سے دلین و سوس اور اندیشہ پیدا ہوگا اگر کسی ایسی بلا اور آفت رسیدہ نظر پڑ جاوے تو یوں کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک فیضانی علی کثیر من خلق تفضیلاً **عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ قَالَ كَانَ فِي دَفْنٍ تَقْفٍ رَجُلٌ مَجْدُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ شَرِّكَ الْأَدَمِ الْأَخْضَرِ نَبَا اسکا نام عمرو تھا اس سے روایت ہوئی کہ تقیف کے قاصدوں میں ایک شخص جذامی تھا اپنے اسکو کھلا بیجا تو لوٹ جلیٹنے تجھے ہیبت کر لی ورنہ اس کے ہاتھ نہیں ملایا اسکی وجہ یہ ہے کہ جذامی سولہ ہاتھ لاسنے میں نفرت پیدا ہوتی ہے **بَابُ السَّحَرِ** جادو کا بیان و سحر اور جادو یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جسکو عادتاً لوگ نہیں کر سکتے اور ان کا من کا ذریعہ اور سبب عبادت**

اور تقویٰ اور دعا اور تلاوت اسماء الہی نہ ہو ورنہ ہسکو کرہت یا عمل کیلئے نہ اسباب ظاہرہ صیور آلات و کام لینا مثلاً
ریل گاڑی و تار برقی وغیرہ کسرت میسر سی پہلنا یا گھوڑے پر سواری نئے نئے طور پر کرنا چونکہ یہ کام شوق اور محنت
سے ہر ایک آدمی سیکھ سکتا ہے اس طرح وہ کام جنکے اسباب خفیہ ہوں لیکن طبعی اسباب صیور آلات آنگ سونہ کی نشتر
میں اور تار دینا یا اندا خود بخود ہوا میں اور چڑھنا کہ یہ دو ایون کے آثار سے ہوتے ہیں انکو شعبہ اور طلسم کہتے
ہیں اور بعض لوگ کہ شعبہ اور طلسم ہی سحر کے قسم سے ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ فرعون کے پاس جو جادوگر لائے
تھے انوہوئے اس قسم کا شعبہ کیا تھا کہ رمیو نہ کچھ ملکہ ڈالا وہ دھوپ نکلتی ہی سانپوں کی طرح ہٹنے لگیں اور
اسے تعالٰی نے لٹکے حق میں فرمایا و جاوا اس عظیم اور میرے نزدیک شعبہ اور طلسم کو جادو یہ اور آلات کی مدد سے
ہو سحر میں داخل کرنا ٹھیک نہیں کیلئے کہ ہمارے زمانہ میں جو ایجا دین اہل یورپ نے کی ہیں وہ سب اس قسم کی
ہیں بس ان سب کو سحر کہنا ہو گا جیسے ریل تار برقی انواع و اقسام کی گٹر یاں راگ مانے جو کجی دینے سے بچتے
ہیں دور زمین جسے اجرام فلکی کے حالات آدمی بیان ہو دیکھ سکتا ہے خور و زمین جسے بہت جہتی چیزیں صیور
پانی کے کیڑے بڑے بڑے و مکملائی ہیں کپڑا بننے کی کلین سینے کی کل تیل نکالنے کی کل جہا پنے کی کل فمیر کے
کل برقی صندوق برقی گلو بند برقی چراغ گیس کی روشنی جو صرف دھو میں سے ہوتی ہے وغیرہ و غیرہ صد ہا
چیزیں ہیں کہ اگر اگلے لوگ ان سے بہت اثر کر ہی کوئی چیز دیکھتو تو اسکو خلاف عادت جانتے اور سحر کا گمان کرتے
مگر اب یہ سب چیزیں عادت کے موافق ہوتی جاتی ہیں اور لوگ انکے اسباب اور آلات کو سمجھنے لگے ہیں پس کوئی
انکو تعجب کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ہے اور سب زیادہ عجیب آگہ ہے جو آواز کے روکنے کے لیے حال میں ایجا
ہوا ہے اس طرح قوت ساسہ کو بڑھانے کا آگہ اس طرح پانی میں بلا تکلف چلنے کا آگہ ہوا میں پرند کی طرح اڑنے کا
آگہ یہ سب شاید ملک امریکہ میں جاری ہو چکے ہیں اور تار پید ویسے آگہ جاز شکن اور ڈائنا سیٹ یعنی آگہ ہند
عمارات عظیمہ ہی نہایت عجیب میں اس طرح انواع و اقسام کی توہین کہ بعضی توپ سے ایک سنٹ میں دس ہزار
گولے چوڑے جاتے ہیں اس طرح انواع و اقسام کے جنگی فولادی جہاز جو بخار کے زور سے دریا میں چلتے ہیں
اور بعضے پانی میں ڈوب کر چلتے ہیں اس طرح وہ ریل جو کھربائی قوت سے اب امریکہ میں چلا جاتی ہے اس طرح
غبارہ جس میں فوج اور توپ خانہ رکھ کر ہوا میں اڑتا ہے اور جہاں چاہیں اسکو اتار دین یہ سب عجائب اشیا
آلات اور ادویہ کے زور سے ایجا کی گئی ہیں کوئی ان میں سے سحر نہیں ہے گو بعضے نا فہم ہسکو سحر سمجھتے ہیں
بنی اسرائیل کے ساحر و سحر یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ کل سحر آلات ہی کے زور سے کیا تمنا ملک احتمال ہے کہ انکے

سحر بن بہت سحر بن الیسی ہی ہون گی جو بغیر دالات کی ہون بامداد اور اخ خبیثہ وغیرہ اور بعض جنہرین آلات ولودہ
ت ہی ہون اور پروردگار نے مجبوعہ کو تغلیبا سحر کہا ہو بالجمہل سحر وہی علم ہے جس سے بذریعہ تسخیر کو اکب یا بذریعہ ارواح
اور اجنبہ خبیثہ یا شیطا طبع کے کوئی کام خلوات عادت کیا جادو یا بذریعہ ایسے اعمال کے جنکو ان امور میں دخل ہو کہ بطور
ضنی جیسے بالون میں گرہیں دینا یا ریل پوٹروناک شیطا طبع انہیں شریک سمجھیں یا بذریعہ نظر وغیرہ کے کسیکو بد ہوش کیا
جاتا ہے جو سحر بن الیسی سحر بن اب عام ہے کہ اسکے حاصل کرنے کے لیے کلمات کفر و شرک کہنہ کی حاجت ہو یا
نہ ہو ہر طرح ہر ایک تم کا سحر کفر ہے اور سحر وہ جب القتل ہے المحدث کا یہی مذہب ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَهُ**
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَيْسِدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ
مَكْلًا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَفْعَلُهُ قَالَتْ حَتَّى لَئِنْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ دَعَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اشْعُرِي أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا
اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ
رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا دَجَمَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ
مَنْ كَتَبَهُ قَالَ لَيْسِدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُنْطِطٍ وَمُسَاطِطَةٍ وَحِفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرَ قَالَ دَايِرَ
هُوَ قَالَ فِي بَيْدِ ذِي أَرْدَنَ قَالَتْ فَأَتَانَا هَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَتَانٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ حَبَلَةً فَقَالَ
وَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ لَكَاتِ مَاءَهُمَا نَقَاعَةُ الْحِمَا ذَكَرَ كَأَنِّي أَخْلَاهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَلَا أَحَرَقْتُهُ قَالَ لَا أَمَا أَنَا فَقَدْ عَاتَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرٌّ أَنَا مَرَبِّهَا
فَدُفِنْتُ جَنَابًا مِ الْمَوْنِينَ فَهَئِذَا هِيَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَدِيتُ بِهَا أَنَّ فَهَئِذَا هِيَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
نے بنی زریق کے یہودیوں میں سے جادو کیا جسکا نام لیسید بن اعصم بتا بہا نک کہ آپ کا یہ حال ہو گیا کہ ایک کام کو آپ
کر رہے میں حالانکہ اسکو نہیں کرتے تھے ایک دن یا ایک ات ایسا ہوا کہ آپ دعا کی اور دعا کے یہودی دعا کی پھر دعا
کی پھر فرمایا اے عائشہ بیشک اس نے مجھکو بتلادی وہ بات جو میں اُس سے پوچھتا ہا میرے پاس دو شخص آئے (شیراز
میں سے) ایک سیر سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس پیر جو میرے پاس بیٹھا اُس نے کہا اُس سے
جو پاؤں پاس بیٹھا تا یا جو پاؤں کے پاس بیٹھا تا اُس نے کہا اُس سے جو سر کے پاس بیٹھا تا اس شخصکو کیا بیماری
ہے (میں نے) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (دوسرا بولا) اسپر جادو ہو اسے اس نے کہا کہ اس نے جادو کیا دوسرے کو کیا
لیسید بن الاعصم (یہودی ملعون) نے اس نے کہا کہ جنہر میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہنگی میں اور بان بالون

جو کنگھی کرتے وقت سرے کرتے ہیں ترکھور کے خوشنور کے خلاف میں رکھو کا دھت نرا اور مادہ ہوتا ہے اس کے گما یہ
 چیزیں گمان میں دوسرے نے کہا ذی اروا کے کھنڈے میں ریا ذروان کے کھنڈے میں جو بنی زریق کا ایک گمان تھا جانا
 یہودی ملعون ہوتا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ریحہ بنابر کے اس کھنڈے پر آئے آپ کے ساتھ
 کئی لوگ تھے آپ کے اصحاب میں سے آپ نے ان چیزوں کو کھنڈوں سے نکلو یا وہ کنگھی نکلی اس میں بال ہی تھے جس میں
 گرہیں دی تھیں کھجور کے ایک دست میں احب آپ لوٹ کر آئے تو فرمایا قسم خدا کی اسے عائشہ اس کھنڈے کا پانی پیا
 تھا جیسے ہندی کا پانی (یعنی رنگین) اور وہاں پر جو کھجور کے دھت تو گواہ سر میں شیطانون کو ایسے کر یہ
 منظر اشد حشت خیر ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ان جادو کی چیزوں کو ملا یا کیوں نہیں تاکہ سب لوگ اس
 کو دیکھیں اور گواہ رہیں یہودی شرارت پر آپ نے فرمایا میں مجھ کو تو اس نے تندرست کر دیا اور مجھے برا معلوم ہوا لوگوں
 میں اس کی برای پیلانا ہر آپ کے حکم یا وہ چیزیں دفن کر دی گئیں و دوسری دیت میں ہے کہ آپ پر سورہ ہود
 اور میں آپ ایک ایک آیت ان میں سے پڑھتے جاتے اور ایک ایک گرہ بال کی کہلتی جاتی یہاں تک کہ گیدہ گرہ میں کہل
 گئیں جب گیدہ آئیں جو ان دونوں سورتوں میں میں پوری ہوئیں اور سحر کا اثر آپ پر جو جاتا رہا آپ نے اس خیال سے
 اس معاملہ کو فاش نہ کیا کہ بیفائدہ اور مردود یہودی زیادہ دشمن ہو گا کہیں اور کچھ سحر نہ کرے دوسرے اور ہڈی
 کر دیا اور ثبوت گواہی سے نہ تھا یہ ظاہر کرنا اور تمام یہودیوں کی عداوت کو ترقی دینا کیا ضرور ہے تیسرے یہ کہ اگر
 آپ فاش کرتے تو وہ مردود یہودی اپنے دل میں پھول جاتا کہ میرے سحر کا آپ پر خوب اثر ہوا اب تو اسکو معلوم ہی ہوا
 کہ اس سحر کچھ اثر ہی کیا یا نہیں جو تھے یہ جب اس یہودی کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ سحر نکال کر بینک یا گیا تو وہ اور دوسرا طیار
 کرتا اب تو اسکو یہی خیال رہا کہ وہ سحر اپنے عالی پر قائم ہے اگر اللہ جل جلالہ چاہتا تو آپ پر سحر کی تاثیر نہ ہوتی مگر آپ
 پر جو سحر کا اثر ہوا اس میں کئی حکمتیں تھیں ایک یہ کہ سحر کی حقیقت ثابت ہو جاوے جب آپ پر اسکا اثر ہوا تو اور لوگوں
 پر بھی اثر کرنا بعید نہیں دوسرے یہ کہ آپکا ساحر اور جادو گر نہ ہونا ثابت ہو جاوے جیسے شرکین گمان کرتے تھے کہ آپ
 ساحر ہیں ہاں اسکو یہ کہ ساحر پر سحر کا اثر نہیں ہوتا اور یہ سحر ہفتہ کیا گیا تھا جب آپ حدیبیہ سے لوٹ کر آئے
 سہ ہجری میں اور سہا اثر چاہیں نہ زیادہ مہینے یا ایک سال تک ہا عیون ابن عمرؓ قال قالک اثم سلمۃ کیا
 رسول اللہ لا ینزال ینھنک کل عام وجر من الشاة الیہم مہ الی اکلت قال ما اصابتی شیء منھا
 الا وہو مکتوب علی ادم فی طینتہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہوا ان المؤمنین ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ آپ
 ہر سال بیماری ہمارا کرتی ہے اس ہر بل مکرری سے جو آپ نے کماٹی تھی (خیبر میں ایک یہودی کی دعوت میں) آپ نے

فرمایا جبکہ کچھ نہیں ہوا اگر جو میری تقدیر میں لکھا تھا جب آدم علیہ السلام مٹی کے تلوے سے بنا رہا تھا تو مجھ سے روایت میں ہے کہ آپ نے عرض کیا کہ میں فرمایا اسے عایشہ میں اس کے ساتھ لایا گیا تھا کہ باپ ہوں جو میں نے خیر میں لکھا یا نہ لکھا میرے دل کی کہ معلوم ہوتا ہے میری کشت گئی معاذ اللہ کہ شدت کا زہر اس حدیث یہودیہ ملعونہ نے اس کبریٰ میں ملا باپنا آپ نے ایک ہی نوالہ لکھا یا نہ لکھا کہ اگر برون تک با آخر اسی کے اثر سے وفات پائی اور یہ عین شہادت ہے ہر سورت ملعونہ کا نام زینب بنت عاص تھا جو حبیبہ کی بہن تھی اور مر حب کو جب باپ نے جنگ خیمہ میں دھل جہنم کیا تھا اس اختلاف ہے روایات کا کہ آپ نے اس عورت کو قتل کرایا یا نہیں بعضوں نے کہا بشر بن برا اس کو قتل کر کے لکھا ہے مگر تو آپ نے اس عورت کو قتل کر دیا انہوں نے اس کو قتل کیا **باب الفرج والادق** وَمَا يَتَعَوَّذُ مِنْهُ لَمَّا رَأَتْ اَدْنَىٰ عَنِّي خَوْفًا يَمُوتُ حِكْمَةً اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مَلَأَ قَالِ اعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّانِيَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ نِى ذَٰلِكَ الْمَكْرُؤُ شَيْءٌ حَتَّى يَتَحَلَّ مِنْهُ خَوْفُ زَيْتٍ عَكِيمٍ مِنْ رُوحِ النَّفْسِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی جب جگہ میں اترے (سفر میں) اور یہ کہے عوذ بکلمات اللہ ان بات میں نہ داخل تو اس منزل کی کوئی چیز اس کو نقصان نہ پہنچے گی یہاں تک کہ وہ ان کو کچ کرے **عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ جَلَّ عِرْضُ لِي نَتِيُّ فِي صَلَوتِي حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أَصِلِي فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَٰلِكَ رَحَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَاحَبًا بِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرَضَ لِي نَتِيُّ فِي صَلَوتِي حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أَصِلِي قَالَ ذَٰلِكَ الشَّيْطَانُ أَذْنُهُ نَدَنَوْتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ عَلَى صِدْقٍ دَرَسْتُ قَدْ كُنِيَ قَالَ فَقَرَّبَ هَدْيُ بَيْتِهِ وَتَقَلَّ فِي نَفْسِي رِقَابًا أَخْرَجَ عَلَيَّ اللَّهُ فَفَعَلْتُ ذَٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ بِعَمَلِكَ قَالَ فَقَالَ عُمَانُ فَلَمْ يَنْهَ مَا أَحْبَبْتُ خَالَطَنِي بَعْدَ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ مِنْ رُوحِ النَّفْسِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھے طائف کا عامل کیا تو مجھے نماز میں کچھ خیال آنے لگا یہاں تک کہ مجھ کو یاد نہیں رہتا تھا کہ میں نے کتنی رکنیں بننے پڑیں حبیب میں نے یہ حال دیکھا تو میرے سفر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے فرمایا ابو العاص کا میاں ہے نیز عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو کہو لا آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں مجھے ابیا خلیل آنے لگا ہے جس سے مجھ کو یاد نہیں رہتا کتنی رکنیں میں نے پڑھیں آپ نے فرمایا یہ شیطان کا کام ہے میرے نزدیک آمین تو دیکھ گیا اور اپنے باؤں کی انگلیوں پر (مردب) مٹیا آپ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا اور کہہ سونہ میں اپنا تو کہ ڈال دیا کہ سبحان اللہ نہ تو تم عثمان بن ابی**

العاص کی بااثر مکرہی اپنے چہرے کے پاؤں چومنا اور انکو سوچ لگانا نصیب کر اور فرمایا نکلیا اسے اس کے دشمن میں
 بار آئیے ابیہی کیا ہے فرمایا جا اپنے کام پر جا رہے طائف کو عثمان نے کہا تم میری عمر کی میں نہیں جانتا کہ اسکو
 بعد شیطاں نے مجھے بلایا ہو یا میرے سر خط کیا ہو (یعنی ملا ہو) **عَنْ ابْنِ لَیْلَی قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ**
صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذْ حَاوَتْہُ اَعْرَابٌ فَقَالَ اِنَّ لِیْ اَخًا وَجَعًا قَالَ مَا دَجَّ اَخِیْکَ قَالَ یٰہِ لِمَ قَالَ اَذْهَبْ فَاَنْتَ
یٰہِ قَالَ فَذْهَبَ فَجَاوَزَہُ فَاَجْلَسَہُ کَیْنٌ یَدَیْہِ فَسَمِعَتْہُ جَوْدَہُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَارْبَعِ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ
وَایْتَنِیْنِ مِّنْ وَسْطِہَا وَالْہٰکُمُ الْاِلَہُ دَاخِلٌ دَاۤیْمَہُ الْکُرْسِیُّ وَثَلَاثَ اٰیَاتٍ مِّنْ حَاتِیْتِہَا دَاۤیْمَہُ مِّنْ اِلْغَمَ اَنْ لِّحِیْبِہُ
قَالَ شَہِدَ اللہُ اَنْتَ لَا اِلَہَ اِلَّا ہُوَ دَاۤیْمَہُ مِّنْ اَلْاَعْرَابِ اِنَّ رَنْکُمُ اللہُ دَاۤیْمَہُ مِّنْ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَسُوْکُہُ یَدْمُہُمُ
اللہُ اِلَہًا اٰخَرَ لَا بُرْہَانَ لَّہِمْ دَاۤیْمَہُ مِّنْ الْحِجْرِ وَاِنَّہُ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا عَشْرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ السَّافَاتِ وَ
ثَلَاثَ اٰیَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْخَشْرِ وَقُلْ ہُوَ اللہُ اَحَدٌ وَالْمَعُوْذَتَیْنِ فَقَامَ الْاَعْرَابُ یَدْمُہُمُ لَکِنِّ لَّہُمْ اَبْسَلُ
 سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنی میں ایک گھڑا آیا اور کہنے لگا میرا ایک بیانیہ بیار ہے
 اپنے فرمایا کیا بیاری ہے وہ بولا اسکو تکیب ہو گیا ہے (کیسی ایک طرح سے ہوتا ہے جن انسان کے بدن میں سا
 جانا ہے اسکو بوجہ سے معلوم ہوتا ہے اور کبھی جن صدر پہنچا دیتا ہے تو عقل یا جو اس میں فرق آجاتا ہے مغرض جب
 جن کا سامنے تکیب ہوتا ہے تو وہ اسے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مرمن بڑھتا جاتا ہے) اپنے فرمایا جا اور اسکو لیکر آ
 وہ گیا اور اسکو لیکر آیا اپنے اسکو اپنے سلتے بٹھلایا میں نے سنا اپنے سودہ فاتحہ اس پر پڑھی پھر چار آیتیں شروع
 سورہ بقرہ کی اردو آیتیں اسکو پڑھی کی و اللہم اے احد اوساۃ الکرسی اور تین آیتیں اسکو اخیر کی اور ایک آیت سورہ عمر
 کی میں سمجھتا ہوں یہ آیت تھی شہد اللہ ان لا الہ الا ہو اخیر تک سورہ اعراف کی یہ آیت ان ربکم اللہ اور سورہ مؤمنین
 کی یہ آیت من یدع اللہ الہا اخر لا برہان لہ یر اور سورہ جن کی یہ آیت و انہ تعالیٰ جدر بنا اخیر تک امدوس آیتیں
 شروع سورہ اہصافات سے اور تین آیتیں جن سورہ طہ کی اور قل ہوا احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
 برب الناس (یعنی اخلاص اور معوذتین) بہرہ کنوارا ایسا کترا ہو گیا جیسے اسکو کوئی بیاری نہ تھی **فَسَجَّانَ اَسْمَا**
 پاکین ایسی ہی تاثیر ہے کہ تمام شیاطین اور جنیت جن اس سے ہباگ جلتے ہیں مگر یہ تاثیر اسوقت بہت طلبہ ہوتی
 ہے جب پڑھنے والا اللہ کا مقرب بندہ ہو اب بھی یہ تاثیر کلام پاک کی اور حدیث نبوی کی موجود ہے مگر ہمارے
 گنہ گروں کی وجہ سے بخوبی یہ تاثیر ظاہر نہیں ہوتی چنانچہ ایک شخص جن آیا ایک بزرگ نے یہ آیت سنائی قل اللہ
 اذن لکم ام علی اللہ تغفرون جن لا و اللہ لا و اللہ کہتا ہوا ہا کا ایک صاحب وہاں موجود تھے انہوں نے یہ آیت دوسرے

کسی شخص پر جس پر اتفاق ہو وہی جن آیات میں بولا آیت نو وہی ہے مگر پڑھنے والا وہ نہیں ہے مسلمان کو چاہیے کہ جب یہ کماطل ہو تو یہی آیتیں اس پر پڑھنے اور دعا کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پر فتوح سے توسل کرے بغیر نہ ہے کہ وہ سب دفع ہو جاوے گا اور اگر دفع نہ ہو تو یہ سبھنا چاہیے کہ ہمارے گناہوں کو جس سے اور علل کی روٹی نکھالو سے پورا اثر نہیں ہوتا اس وقت کسی اور متقی پر میرے گناہ اثر سے بزرگ سے رجوع کرے ان کو یہی آیتیں اس پر پڑھوادی اگر اس سے بھی دفع نہ ہو تو ان بزرگوں کی فتور کی زیارت کر اوسے جو دفع آیت اور شیطانیہ کے لیے نہ ہو تھے جو حضرت سید انور جہانگیر رحمہ اللہ علیہ نے ملاحظہ اور حرم نبوی میں آیت زود کو لیا وہ اگر ہو سکے اسے چاہے تو ضرور دفع ہو جاوے گا **کتاب اللباس** کنہ لباس کی (یعنی پڑا پہننے کے احکام کی) **باب لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس کا بیان **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْصَتِهِ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَعْلَتَنِي أَعْلَامٌ هَذِهِ إِذْ هَبُوا بَعْضًا إِلَى بَعْضٍ وَأَتَوْنِي بِأَنْجَانِيَةِ** ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک اولی چادر میں جس میں نقش تھے بہ نماز پڑھ کر آپ نے فرمایا کہ اس چادر کے بل بوتے نے مجھ کو غافل کر دیا (نماز میں) یہ چادر کو جو ہم پاس ہے جاؤ (انہوں نے یہ چادر آپ کی خدمت میں گذرانی تھی) اور اس نے ایک چادر مجھے لا دو **ف** احمدیہ کو کئی باتیں نکلیں ایک یہ کہ نماز میں خشوع یعنی دل لگانا عاجزی و ضرور ہے دوسرے یہ کہ اگر خشوع میں خلل پڑ جاوے تو نماز درست ہو جاوے گی کیونکہ آپ سے یہ منقول نہیں ہوا کہ آپ نے اس نماز کا اعادہ کیا جو نقشی چادر میں پڑھیں مگر بعض بزرگوں کو منقول ہے کہ ساری نماز میں اگر فراموشی دیر سے خشوع ہو جاوے تو نماز صحیح ہو جاوے گی لیکن اگر کل نماز میں اس کے لیکر اخیر تک بالکل خشوع نہ ہو تو نماز جائز نہ ہوگی تیسرے یہ کہ نماز میں ایسے لباس کا پہننا جس میں ایسے بامی نماز پڑھنا جہاں زینب زینت زیادہ ہو اور نماز کو خشوع نہ ہو سکے مگر وہ ہے چوتھے یہ کہ انبیاء ہی لبس میں اور صفات بشری سے محرومین میں کہیں انکا دل ہی دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور بادلہ ہی سے غفلت ہو جاتی ہے لیکن وہ فوراً توبہ اور استغفار کرتے ہیں جس چیز کو میرے غفلت ہوتی ہے اسکو نکال دالتے ہیں حضرت سلیمان نے جو گھوڑوں کو مرداؤں والا وہی اس پر بھرتا کہ انکو دیکھنے میں نماز کو غافل ہو گئے تھے اور ہمیشہ اہل اس نے ایسا ہی کیا ہے کہ جو چیز یاد آتی ہے غافل کر دی اسکو ترک کر دیا ہے نفس کو سزا دینے کے لیے یا بخوبی یہ کہ جو سفر میں بارگاہ الہی میں انکو مباحات میں ہی مصروف ہونا سزاوار نہیں ہے البتہ بقدر ضرورت مباح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن ہمیشہ پرہیز کرتے ہیں میرے آپ نے کیا کہ نقشی چادر کو دایس کر دیا حالانکہ اس کا

پہننا درست تھا اور عوام کو گون کو یہ باتیں منع نہیں ہیں **عَنْ أَبِي سُبْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنَةِ فَاحِشَةَ لِي إِذَا رَأَى غُلَيْظًا مِنَ النَّبِيِّ تَصْنَعُ بِالْيَمِينِ وَكَسَاءً مِنْ هَذِهِ الْأَكْسِيَةِ الَّتِي تُدْعَى الْمَلْبَدَةُ وَأَقَمَّتْ لِي لَقَبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا أَبُورِدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** سے روایت ہو میں جناب عائشہ صدیقہ باس گیا اونہوں نے ایک موٹر کپڑے کا تہ بند نکالا جو میں میں بنتا ہے اور ایک کسل ان کلموں میں جو جنکو ملبدہ کہتے ہیں را ایک قسم کا موٹا اور ارزان کسل ہے عرب میں اور قسم کھالی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اندونو کپڑوں میں وں سبجان اگرچہ عید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کسل اور ایک تہ بند پر الٹنا کی تو یہ ہوں کو ان دو چیزوں پر اعتقاد رکھتا ہے کہ دنیا داروں کی خوشامد کرنے سے اور یہود و کفار نے سے ہمیشہ پر ہنر رکھے اور وفات کو اپنا شمار گردانے اور سوال اور حاجت لی جانے کو اپنے تئیں ذلیل و خوار نہ کرے۔ بڑی حاجت و چیزوں کی ہے اگر یہ ظہن تو انکے لیو فکر کرنا ضرور ہے اور کوشش کرنا جانتا ہے کہ ایک کمانا بر وقت گر سنگی اور خندیدہ جو ع کے بقدر سدرت کوئی کمانا ہو اگرچہ ایک ڈٹی جو کی باجواری اور ایک سپاہ پانی ہی کا سہی دوسرے کوئی کپڑا ستر عورت کو لیے اور کوئی کپڑا سردی سے بچنے کے لیے پس ستر عورت کو لیے ایک تہ بند کافی ہے اور سردی سے بچنے کے لیے ایک کسل کافی ہے اب اگر کمانا بقدر سدرت اور پہننے کو ایک تہ بند اور ایک کسلی لمباوے تو آدمی بے پرواہ ہے کسی کی خوشامد کرنے سے اور سوال کرنے سے اور اپنے تئیں ذلیل کرنے سے اس سے زیادہ کی حاجت نہیں ہے لیکن اگر خداوند کریم اپنے فضل سے کسی اپنے بندے کو زیادہ کنشائش دیوے تو عمدہ کمانے کمانا یا عمدہ کپڑے پہننا منع نہیں ہے آپ کماوے اور پہنے اور دوسرے مستحق بہائی مسلمان کو یوے اور تیمون اور بیوون اور جو رو بچون اور ناتے والوں کی خبر گیری کرے لگو یہ تو ہم سے نہ ہو سکے گا کہ ہم عمدہ کمانے یا عمدہ کپڑے یا عمدہ کچھو کے لیو دنیا داروں کے سامنے ذلیل ہووین اور اپنے اپنی حاجت ظاہر کریں گا یا ناس کا ان اور جو شخص ان چیزوں کے قطع میں بہن جاوے وہ ہمیشہ فقیر اور محتاج ہی رہے گا اور کتنی ہی دولت اسکا پاس ہو مگر اس سے زیادہ کا طلبگار ہو گا کیلئے قطع کی کوئی انتہا نہیں ہے اور دولت کی کوئی حد نہیں ہے ہر ساری عمر اسی قلت اور رسوائی اور تکلیف اور خواری اور سرگردانی میں گزرے گی اور کبھی عیش اور چین نہ ملے گا نہ کبھی رحمت اور خوشی اور بے فکری حاصل ہوگی و تلک عذاب الیم **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي شَمْلَةٍ قَدْ عَقَدَ عَلَيْهَا عِبَادَهُ بَنِي صَاسَةَ** روایت ہو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس پر گرہ دو بلی تھی (تا کہ کھل نہ جاوے) **فَازْمِنَ أَحْمَدُ بْنُ سَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

جہاں ہوتا ہے نواسنہ سے ستر کھلیا جاتا ہے اسلئے منع ہوا اور اگر ایک کپڑے میں اعتبار کرنے سے یعنی گوٹ مار کر مٹینے
 سے اجتناب رکھا جائے اس کپڑے میں کوئی نہ ہو کیونکہ اس میں اکثر ستر کھلیا جاتا ہے **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ لِبَسَتَيْنِ عِزَّائِمَالِ الْقَمَّاءِ وَعَنِ الْإِحْتِكَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُفْقِي بِفَرْجِهِ
إِلَى السَّمَاءِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے کہ ایک کپڑے میں اعتبار کرنا منع فرمایا اور
 طح پر کہ شتر گاہ آسمان کی طرف کھلی رکھے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ**
لِبَسَتَيْنِ اِشْتِمَالِ الْقَمَّاءِ وَالْإِحْتِكَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْتَ مُفْقِي فَرْجِكَ إِلَى السَّمَاءِ حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا سے یہی روایت ہے کہ **بَابُ لِبَسِ الثَّوْبِ بِالْوَنِّ** کا کپڑا پہنا **عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ**
قَالَ يَا بَنِي كَوْثَرٍ هَذَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَكُمُ السَّمَاءُ وَلَحِثْتُمْ أَنْ
تُرِيَحُوا فِي الصَّكَّانِ ابوہریرہ سے کہ میں نے اپنے بیٹے ابوہریرہ سے کہا میں نے تم کو اس وقت کا حال دیکھا جب ہم آن
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہر جہاں پہاڑی پر تھو تو سمجھتا کہ ہماری بوہیر کی بو ہے **فَ** کیونکہ بالوں کے کپڑے
 جب بیگٹے ہیں ان میں سے ایسی ہی بو بوٹ نکلتی ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيَّ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ مِنْ صُوفٍ مَصْبُغَةٍ أَلْيَافُهَا كَالْبَيْضِ
عَلَيْهِ ثِيَابٌ غَيْرُهَا عِبَادَةُ بَنِي صَانِتٍ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر برآمد ہوئے آپ روم کا ٹھنڈا
 پہنے ہوئے تھے بالوں کا ایک ستیون کا اپنے نماز پر ہائی ٹھنڈا اور سوا اسکے اور کوئی کپڑا آپ پر نہ تھا **عَنْ**
سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فَقَالَ جُبَّةٌ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ لِسْمٍ بِهَا جَبْهَةٌ
 سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بالوں کا جبہ جو آپ پہنے تھے
 اسکو اوٹ کر اس سے سونہ بونچھا **عَنْ النَّسْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ**
غَنَمًا فِي إِذْ أَيْهَا وَرَأَيْتُ كَهْمًا رَأَيْتُ كَيْسًا انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں
 کو دافع دے رہے تھے انکو کانوں میں اور سینے دیکھا آپ ایک کھلی کا تہ بند باندھے ہوئے تھے **فَ** جو کچھ کھلی
 اکثر بالوں کی ہوتی ہے اسلئے مولف نے حدیث کو اس باب میں لایا **بَابُ الْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ** سفید کپڑوں
 کا بیان **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَالْبَسُوهَا**
وَكَفُّوا عَنْهَا مَوَاطِنَ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر کپڑے
 تمہاری سفید ہیں انہی کو پہنو اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو **عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ**

راہوں کا ذکر تو اسے تعالیٰ قیاس کے دین کیطرت نہیں کیے گا **باب** موضع الازار ایٹھو بالجامہ کنانک
 ہو سکتا ہے **عن** حذیفۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سئل عن عَصَا سَاقِ اَوْ سَاقِہ فَقَالَ مَذَن
 مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْأَلْ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْأَلْ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَاقَ لِّلْاِزَارِ فِي الْکُفَّیْنِ حذیفہ سے
 روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہڈی کا نیچے کا پٹا کپڑا اور فرمایا ازار کا یہ مقام ہے (یعنی نصف ساق میں)
 اگر تو یہ نہ کرے تو اس سے نیچے رکھ کر یہی ذکر کرے تو ٹخنوں سے نیچے ازار کا حق نہیں ہے **عن** حذیفۃ عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم مثله دوسری روایت ہے حذیفہ سے ایسی ہی ہے **عن** المداود بن عبد الرحمن عن ابن عباس
 قال قلت لابی سعید هل سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا في الازار قال نعم سمعت رسول
 الله صلى الله عليه وسلم يقول اذ رة المؤمن الى انصاب ساقه لا جناح عليه ما بينه وبين الكعبين
 وما اسفل من الكعبين في المار يقول ثلثا لا يخطر الله الى من جاز ازاره بطن ابي الرحمان سے روایت ہے
 میں نے ابو سعید خدری سے کہا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کے باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے
 آپ سے سنا کہ مومن کی ازار اس کے نصف ساق تک پہنچتی ہے اور اگر ٹخنوں تک پہنچے تو وہی اسپر کچھ گناہ نہیں ہے
 لیکن ٹخنوں سے جھنجھے ہوئے تو دوزخ میں ہے تین بار آپ فرماتے تھے کہ اگر جل جلالہ اس شخص کی طرف نہ دیکھ لگا جو
 اپنی ازار تکبیر کی راہ سے ٹکادے **عن** المغيرة بن شعبه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا سفلين
 ان سفل لا تسيل عان الله لا يحب المسفلين معمر بن شعبہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اے سفلیان بن سفل اپنے کپڑے کو مت لٹکا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ دوست نہیں رکھتا کپڑا لٹکا بنو الن کو ف
 ازار لٹکانا سخت گناہ ہے اور اس میں بڑی وعید آئی ہے کیا روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار
 لٹکانے والے کو نماز اور وضو دونوں کے اعادے کا حکم دیا اکثر علمائے نزدیک حکم نقد اور تمدید کے طور پر لٹکانے کو
 وضو ٹوٹنے کی کوئی وجہ نہیں ہے بہر حال ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھنا بڑی خرابی کی بات ہے کہ اس میں نماز صحیح ہوئے
 کا اندیشہ ہے اور شعبان کی شب کی فضیلت میں جو حدیث آئی ہے اس میں یہ ہے کہ اس شب میں سب کی مغفرت
 ہوتی ہے مگر جو دائم الخمر ہو اور جہادہ لعنت کیا کرتا ہو اور جہاز لٹکانا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وعید اسی کے لیے
 ہے جو غرور اور تکبر کی راہ سے آپ کی اور جسکی ازار خود بخود کسی ٹخنوں سے نیچے ہو جائے کہ وہ اس وعید میں داخل
 نہیں ہے بدلیل اس کے کہ ابو بکر نے عمر سے کیا میری ازار کسی ٹخنوں سے نیچے ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا تو ان لوگوں
 میں سے نہیں ہے اور لٹکانا کچھ انار سے خاص نہیں ہے بلکہ ہر ایک کپڑے میں مقدار سنت یا مقدار حدت سے

بڑا ہمارا لکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اذرا نصف ساق تک ہوتی اور یہی فضل ہے اور ٹخنوں تک نہایت
 ہے اس سے بچو حرام ہے اس طرح عمار کا شکم نصف پشت سے زیادہ لکھا نہ بدعت اور حرام ہے اور اس رات ہر لمعات
 مختصراً **باب** لُبِّ الْقَيْصِ مَبْعُوثٍ كَابِيَانِ عَنْكَ اَمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَكَ يَكُنْ لَوْ كُنْتَ نَوْبًا حَبَّتْ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَيْصِ اَمَّ الْمُؤْمِنِينَ اَمَّ سَلَمَةَ رَوَيْتُ عَنْكَ اَنَّ حَضْرَتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّيْ كَبْرًا كَرْتِ
 سے زیادہ پسند نہ تھا **ف** مینے سیکے ہو جو کچھ مین اب بکیرے کی جنس تو دوسری روایت مین ہے کہ سب سے
 زیادہ پسند آنکچو جبرہ تھا مینے دہری دار کچھ امین کا جس مین سرخ کاڑیاں ہوتی مین اور اُس زمانہ مین یہ کچھ اردو کے
 سب کچھ دن مین عمدہ تھا **باب** طَوْلِ الْقَيْصِ مَبْعُوثٍ كَابِيَانِ حضرت سے زیادہ منع ہے اور یہ بھی سبیل
 مین داخل ہے اور بتدریج ہے کہ تمیز کنندوں تک ہو اور انتہا نصف ساق تک اس سے بچا کرنا منع ہے اور دن کے
 لوگ انگا ٹخنوں سے بھی نیچے پہنتے مین یہی اس رات ہر اور حرام ہے مگر اب ایسے انکو سو قوف ہوتے جاتے مین شکر
 خدا کا **عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَالَ فِي الْأَزَارِ وَالْقَيْصِ وَالْعِمَامَةِ مِنْ
 حَزَنِيًّا حِيلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَغْرَبَهُ ابْنُ عَرَفَةَ** حضرت سے روایت ہے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبیل ازار مین ہے اور قیص مین اور عمار مین اور جس نے ان مین سے کسی کو لکھا یا کچھ اور مضر
 کی راہ سے تو اس کی طرف نہیں دیکھے گا قیامت کے دن ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا یہ حدیث کہی غریب ہے **ف** مین
 نے کہا حدیث کو ابو داؤد اور ابی لکھا اباس مین اور نسائی نے زینت مین لیکن سب کے اسناد مین حسین بن علی جعفی
 ہے اور ابن ابی رواد جو ضعیف ہے اور ابن حبان نے افراط کیا اور کما ابی رواد متروک ہے اسکا نام عبد الحمید بن
 عبد العزیز ہے وہ بچاتا لیکن خطا کرتا اور مرجع مین سے متاخر **خارج** **باب** كَيْدِ الْقَيْصِ كَمْ يَكُنْ مَبْعُوثٍ
 رکتہ کی استین کتنی جا ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ قُبَيْصًا قَصِيرًا
 الْمَيْدِينَ وَالطَّوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارْتِ لَسَا بَتَا اور اسکی استین چوٹی ہو تو
 رہو ٹخنوں تک **باب** حِلِّ الْأَدْرَاكِتِ بَيْنَ الْغُرَيَّانِ کی کہلی رہنا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْظَةَ عَنْ أَبِيهِ
 قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَتْهُ وَارْتَدَّتْ نَفْسُهُ لَطْلُقَ قَالَ عُرَّةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ
 وَلَا ابْنَهُ فِي شَيْئٍ وَلَا صَيفٍ وَلَا مُطْلَقَةٍ أَزْرَكَرْهُمَا قَرَّةً سے روایت ہے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باس آیا مین
 آپے بیعت کی آپ کی تمیز کا نہ کلا ہوا تھا عروہ نے کہا مین نے معاویہ بن قرہ اور اسکے بیٹے کو دیکھا وہ گرمی
 اور جا بھر مہمیت تکہ کلا رکھتے **ف** گر بیان کا سبجان اور صحابہ کو چوٹی چوٹی سنتوں مین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی پیروی کا کتنا خیال تھا جس حال میں اور جس وضع میں انکو دیکھا ساری عمر وہی وضع اور رخس اختیار کی افزین
انکی عشق اور محبت پر اور کمال ایمان ہی ہو کہ آپ کی پیروی کی جادے عبادات اور عادات میں گرو عادات میں یہ پیروی
کرنا دھبہ نہیں ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپ کرتے کا گریبان بچہ میں رہتا **بَابُ لُبْسِ الشَّرَازِیْلِ بِاجَابَتِهِ**
کا بیان **عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَبْسٍ قَالَ اَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَسْنَا سَرَاوِيلَ سُوَيْدِ بْنِ قَبْسٍ رُوِيَ**
التَّحْزَنُ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ هَارِي بِاسْأَلِ اپنے باجامہ چکایا **ف** اس سے یہ نکلنا ہے کہ اپنے باجامہ پسند کیا اور شاید
بہنا ہی ہو مگر باجامہ کا پہننا آپ ثابت نہیں ہے **بَابُ ذِكْرِ الْمَرَاةِ كَمَا يَكُونُ عَمَلُهَا فِي الْبَيْتِ كَمَا نَدَرْتُ**
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحِبُّ الْمَرَاةُ مِنْ ذِيهَا قَالَتْ شَبْرًا ثَلَاثًا إِذَا
يَكْتِفُ عَنْهَا قَالَتْ ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
عورت کتنا انجل لٹکا دے اپنے فرمایا ایک بالشت رینے رینے سے ایک بالشت بچا رکھے اپنے عرض کیا اتنے
میں تو باؤن کہلجی دے گا اپنے فرمایا ایک ہاتھ بچا رکھے اس سے زیادہ مکرے **عَنْ أَبِي سُرْدَانَ أَنَّ أَوْدَاجَ النَّبِيِّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخِصَ لَهُنَّ فِي الذَّلِيلِ ذِرَاعٌ فَكُنَّ يَكْتَفِينَ مَذْرَعًا لَهُنَّ بِالْقَصْبِ ذِرَاعًا ابْنُ عَرَفَةَ
الرَّعْنَةَ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو ذیل رینے انجل یا پانچ ازار کا ایک ہاتھ لٹکانے
کی اجازت تھی وہ ہمارے پاس آئیں ہم ایک بکری سے ہاتھ کے ماب انکو بنا دیتے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَاظِلَةَ أَوْ لَا تَمْسِكِي ذِيكَ ذِرَاعٌ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سے یا حبیبہ بی بی ام سلمہ سے فرمایا اپنا ذیل ایک ہاتھ رکھ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ذِيُولِ النَّسَاءِ شَبْرًا ثَلَاثًا عَالِيَةً إِذَا أَخَذَتْهُنَّ سَوْفَهُنَّ قَالَ
ذِرَاعٌ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے انجل میں فرمایا کہ ایک بالشت
لٹکا رہے حضرت عائشہ نے عرض کیا بصورت میں تو انکی پٹہ لیاں کہل جادگی اپنے فرمایا ایک ہاتھ سہی
بَابُ الْعِمَامَةِ السُّودَاءِ سیاہ عمامہ کا بیان **عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ عمر بن حریث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے آپ کا لایعمامہ باندھے تھے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ دَخَلَ مَسْجِدَهُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے داخل ہونے کے بعد
کہ فتح ہوا اور آپ کا لایعمامہ باندھے تھے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتَحِ مَسْجِدَهُ**

لَوِ اتَّعَتْ هَذِهِ الْحَلَّةَ لَوُكِدَ وَلَيْكُمُ الْجُمُعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بِلَيْسَ هَذِهِ مَنْ
 لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْأَخِيرَةِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَدِيتُ عَنْ حَضْرَتِ عُمَرَ سِيرَ الرَّكَّطِ (طه) کہتے ہیں جو دروازہ رکھتا ہے جو حریک
 تھا وہ کیا بازار میں بچتا ہوا سیر کر رہا اور بعض لوگ کہا مختلف (الوان) انہوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اس طہ
 کو خرید کر بیچیں اور جب باہر کے لوگ آپ پاس آتے ہیں اس وقت اور جمعہ کی دن اسکو پہنیے آپ فرمایا اسکو تودہ پہنے گا خبر
 کو حضرت ابن کوی حصہ نہیں ف یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے ہی نکالا **بَابُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رُحَصٍ لَهُ فِي لَيْسَ الْحَرِيرِ**
 حکو حریر پہننے کی اجازت ہو **عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ
 ابْنِ الْعَدْنَاءِ وَلِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لَيْسَ مِنْ حَرِيرٍ مِمَّنْ دَجَّكَ كَانَ بِهِيَ حُكْمُ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَدِيتُ
 ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف کو حریر کا قمیص پہننے کی ایک
 بیماری کی وجہ سے جو کھلی تھی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو دن کی شکایت تھی **بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمَةِ**
فِي التَّوْبِ اگر کوٹ حریر کی ہو تو اجازت ہو **عَنْ عُمَرَ** أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالذَّبَّاجِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا
 ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبُعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّلَاثَةَ ثُمَّ الرَّابِعَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَانَا
 عَنْهُ حَضْرَتِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ رَدِيتُ عَنْهُ مِثْلَ مَا رَدِيتُ عَنْهُ مِثْلَ مَا رَدِيتُ عَنْهُ مِثْلَ مَا رَدِيتُ عَنْهُ
 انگلی سے پہر دوسری سے پہر تیسری سے پہر چوتھی سے (پہنے جا) انگل تک اگر کناروں یا جوڑوں میں جو حریب یا گریبان
 پر لگا دو تو درست ہے اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہو اس سے **عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أُمِّهِ**
قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَشْرَى عِمَامَةً لَهَا عِلْمٌ بِدَعَايَا الْفُلَّانِ نَقَصَهُ فَنَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّهِ تَذَكَّرْتُ ذَلِكَ
لَهَا فَقَالَتْ بَوَسَّ الْعَبْدُ اللَّهُ يَأْخُذُ بِهَا حَرِيرَةً هَاتِي جُبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ تَلْفُوْةٍ
الْكُمَيْنِ وَالْجُبَّةِ وَالْفُرْجَيْنِ بِالذَّبَّاجِ ابو عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو جو بولی تھا اسما رکھا کہ ابن عمر کو میں نے دیکھا
 انہوں نے ایک عمامہ خریدا جس میں حاشیہ تھا اسنے کنارہ رشیم کا (انہوں نے قیمتی منگوائی اور اسکو کتر ڈالا بہر میں
 اسما رہا پس گیا ان سوا کا ذکر کیا انہوں نے کہا آنت ٹپس عبد اللہ پر ہے جو کرے ذرا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب
 لیکر آوے ایک حبہ لیکر آئی جبکی ستینوں اور گریمان اور سامنے کے دونوں کلیوں پر دیبا کی کوٹ لگی ہوئی تھی ف
 شاید ابن عمر کو اس شخص کی خبر نہ ہوگی اور شاید انکے عمامہ کا حاشیہ چار انگل سے زیادہ ہوگا اسلیے انہوں نے
 کاٹ ڈالا **بَابُ لَيْسَ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ** عورتوں کو حریر اور سونا پہنا درست ہے اور بعض اہل
 حدیث نے عورتوں کو سونا پہنا درست کہا ہے لیکن یہ قول مجہور علماء اور ائمہ اربعہ کے خلاف ہے اور مستعد

احادیث سے عورتوں کو سونا پہننے کا جواز نکلتا ہے اور امام شوکانی نے خاص اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے **عَنْ عَلِيِّ بْنِ ابْنِ طَالِبٍ يَقُولُ اخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيرًا لَبِيًّا لَهُ وَذَهَابًا بَيْنَهُمَا لُفْعَةً رَفَعَ بِهَا يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي حِلٌّ لَنَا فَهَيِّمُ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ میں حریر لیا اور دائیں ہاتھ میں سونا لیا یہ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اور فرمایا یہ دونوں چیزیں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر اور حلال ہیں میری امت کی عورتوں پر جو لوگ عورت کر لیے ہیں ہونا پہننا ناجائز کہتے ہیں اور دلیل لیتے ہیں کہ حدیث کے جو کوئی لپٹے محبوب کو انگار کا چیلہ پہنا چاہے وہ سونیکا چیلہ پہنا دے اور دوسری روایت میں ہے جو کوئی عورت تم میں سے سونیکا زویر پہنے اسکو ظاہر کرتے ہو تو وہ عذاب دیجاوگی اس سے اور مخالفین کہتے ہیں کہ پہلی حدیث میں محبوب کے لاکھ مارا ہے اور دوسری میں کہ میں یہ مقصود ہے کہ گہرا اور غور کی راہ سے پہنوں یا غیر مردوں کو دکھلانے کے لیے اور بی بی ام سلمہ کے گنگن سونے کے تپے جیسے دوسری روایت میں وارد ہے اور بعضوں نے کہا عورتوں کو غیر مطلق یعنی بغیر کٹا سونا پہننا منع ہے جیسے ایک بوڑھلا سونیکا **عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مَكْفُوفَةً وَخَيْرَ رِثَا سُدَاهَا وَأَمَّا حُلَّتُهَا فَارْسَلُ بِهَا إِلَيْكَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ بِهَا أَلْبِسُهَا نَأَلُ لَا وَ** لیکن انھیں آخر میں ابی القوام حضرت علی سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ آیا ایک جوڑہ کپڑے کا جس میں ریشم شریک تانے میں یا بانے میں آپ نے وہ مجھ کو بھیج دیا میں آپ پاس آیا اور عرض کیا رسول اللہ میں اسکو کیا کروں کیا پہنوں آپ نے فرمایا نہیں لیکن اسکو پہاڑ کر اوڑھنیاں بنا دی تینوں فاطمہ کی فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی ان دو سسر فاطمہ بنت امیر حمزہ تیسری سیدہ النساء جناب فاطمہ زہرا صاحبہ اور علیہا شان **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِحْدَى بَلَدِهِ ذُكُوبٌ مِنْ حَرِيرٍ وَفِي الْآخَرَى ذَهَبٌ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ مَحْذُومٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي حِلٌّ لَنَا فَهَيِّمُ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے آپ کے ایک ہاتھ میں کپڑا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کو حلال ہیں **عَنْ النَّبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيْصَ حَرِيرٍ يَدُوكِ السَّيْفِ** سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زینب کو جو صاحبہ اوی تھیں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک قمیض پہنی دیکھا سیر کا جو تیری تھا **كَابِ لَبْسِ الْأَخْمَرِ لِلرِّجَالِ** سرخ لباس مردوں کو پہننا جائز ہے اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے

بعض صحیح سنن زنگ مردوں کے لیے مطلقاً جائز رکھا ہے کما کہ کم کا رنگ ہر یاد رکھی چیز کا اور یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ اور تابعین کا اور شافعی کا اور بعضوں نے مطلقاً ناجائز رکھا ہے اور صحیح مذہب محققین المحدث کا یہ ہے کہ کم کا رنگ مردوں کے لیے ناجائز ہے اور کچھ چیز کا سرخ رنگ درست ہے یہی نے کما کہ کم کا رنگ کی حرمت مردوں کے لیے صحیح حدیثوں سے ثابت ہو اور اگر شافعی کو یہ حدیثیں پہنچتیں تو انہی کے موافق عمل کرنے کا حکم دیتے لیکن انہوں نے وصیت کی ہے صحیح حدیث پر عمل کرنے کی اور بعضوں نے کما کہ قصد زنت اور شہرت سرخ رنگ کا پہننا مکروہ ہے اور گہرین اُس کا پہننا جائز ہے امام مالک سے یہی منقول ہے اور بعضوں نے کما کہ خالص سرخ منع ہے بعضوں نے کہ ہڈی سرخ لیکن ہلکا سرخ یعنی گلابی جائز ہے اور ان لوگوں نے کما کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سرخ رنگ کا جوڑا پہننا منقول ہے اس سے مراد یہ ہو کہ دھاری دار سرخ ہٹا اور مین کی چادر مین ایسی ہی ہوتی مین (قط) انجھ مین ہے کہ درمختار مین سرخ رنگ کا کپڑا پہننا لباس بہ لکھا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکروہ متزہی ہے اور شرعی لابی نے اس میں آئندہ قول کہے مین امنیج سے ایک یہ ہو کہ اس کا پہننا مستحب ہے اور بعضوں نے لکھا کہ وہ شیطان کا لباس ہے

مترجم کہتا ہو سو کم کے رنگ کے باقی اور کسی چیز کے سرخ رنگ کی مانعت پر مردوں کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے اور جس نے اسکو مکروہ یا حرام کہا ہے وہ نادان ہے احادیث سے اور صحیح مذہب المحدث کا یہ ہے کہ کم کا رنگ مردوں کے لیے درست نہیں اور سرخ رنگ درست مین اور امام بیہقی شافعی مذہب کے کتو تھے لیکن صحیح حدیثوں کو انہوں نے ہا کر اپنے امام کا قول ترک کیا اور یہ کما کہ اگر شافعی کو یہ حدیثیں پہنچتیں تو وہ بھی انکے قائل ہوتے اور انہوں نے وصیت کی صحیح حدیث پر عمل کرنے کی اور یہی حال ہے اگلے علماء کا کہ ان مین سے بعض صرف نام کے لیے خفی یا شافعی یا مالکی تھے یعنی جن مسائل مین حدیث نہیں ملتی تھی ان مین جس مجتہد کے ساتھ زیادہ اعتقاد ہوتا اسکی تقلید کرتے لیکن جب حدیث صحیح لمجانی تو اسوقت تقلید کو بالاموطاق رکھتے اور حدیث پر عمل کرتے مؤخیر کا یہی شیوہ ہو اور ایک طائفہ اگلے علماء کا یہ کرنا کہ جن مسائل مین حدیث ملتی ان مین تو حدیث پر عمل کرتا اور جن مسائل مین حدیث ملتی ان مین اپنی رائے اور فہم پر عمل کرتے یا کسی غیر معین مجتہد کا قول اختیار کرتے مثلاً بعض مسائل مین شافعی کا بعض مسائل مالک کا بعض مین ابو حنیفہ کا اب ہمارے زمانہ مین جو تقلید رائج ہوئی ہے کہ انما دہندہ تمام مسائل مین ایک ہی مجتہد کی پیروی کرنا اور صحیح حدیث پاتے ہوئے بھی اسی مجتہد کے قول پر جمے رہنا اور حدیث کی مخالفت کرنا یا اسکی فاسد تاویل کرنا معاذ اللہ یہ ایک جبار عظیم ہے جسکی نظیر اگلے زمانہ میں کہیں نہیں ملتی اور اس قسم کی تقلید انہی لوگوں نے اختیار کی ہے جو علم قرآن و حدیث سے بہرہ اور نور ایمان

اور انبا حسن و مطہرین شاد ولی اللہ صاحب نے ایسی ہی فقہا کی شان میں لکھا ہے کہ خدا کا قریب ہے فقیہوں کے دور رکھ کر حاصل کرنا چاہیے اور ایسے ہی مقلد و کاتبین حضرت شیخ عبد القدیر جیلانی افاض اللہ علیہما من برکاتہ لے فرمایا کہ کوئی ولی خفی مذہب میں نہیں گذرے اور انکی یہی ہے کہ جو کوئی ایسا سخت حنفی ہو معاذ اللہ یا ایسا سخت شافعی کہ حدیث صحیحہ لمجانے پر ہی اپنے امام کا قول نہ چوڑے تو وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا ایسے کو ولایت بغیر محبت خدا اور رسول کے حاصل نہیں ہو سکتی اور ایسے مقلد کو تو محبت اپنا امام کی زیادہ ہے خدا اور رسول کی محبت سے اللہ تعالیٰ ایسی تقلید سے بجا و عین البراءۃ قال ما رأیت أحمل من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخرجاً فی حلقہ حمراء برار سے روایت ہو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا بالون میں کسنگہی کیے ہوئے سرخ جوڑہ پہنے ہوئے و سبحان اللہ آب کا جمال جہاں آراں کہوں میں بہر رہا ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن پاک عقائد متبع سنت کو آپکی زیارت نصیب کرے عن عبد اللہ بن یزید أن أباه حدثه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يحطّب ناقبل حسن وحسين عليهما ميصان احمران يعلمان ديقومان فانزل النبي صلى الله عليه وسلم فآخذهما فوضعهما في حجره فقال صدق الله ورسوله انما امواكم واولادكم فتنه راكع هذين فلم اعه برئتم اخذني خطبتهم بریدہ سے روایت ہو سینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے اتنے میں جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دونوں لال کرتے پہنے ہوئے تہہ کرتے تھے اور اٹھتے تھے (صغیرین کی وجہ سے) انکو دیکھ کر آپ (منبر پر سے خطبہ چوڑ کر) اترے (اللہ اللہ کیا خاطر ہے ان صاحبزادوں کی) اور انکو اٹھالیا اور گود میں لے لیا بہ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا انما امواکم واولادکم فتنہ یعنی تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ میں (یعنی خدا سے غافل کر دیتی ہیں) سینے اندونکو دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا (آخر میں نے منبر پر سے اتر کر انکو اٹھالیا) ابھر آپ خطبہ پڑھنے لگے و احديث سكرى باثنين نكسين اياك يه خطبة كسرنا بات کرنا اور بچوں کا اٹھالنا اور سیکام کے لیے منبر پر سے اترنا اور تھوڑی دیر کے لیے خطبہ ہو قوف کرنا درست ہے دوسرے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی جلالت شان اور عظم قدرت میری انتہاء محبت آپکی اندونون صاحبزادوں کے ساتھ جو حتیٰ ابنیا کا لازم بشریت ہے پاک نہ ہونا باخچوں سرخ رنگ کا جواز کیونکہ یہ دونوں صاحبزادے سرخ رنگ کے قمیض پہنے ہوئے تھے اگر یہ ناجائز ہوتا تو آپ اس سے منع فرماتے یا انارہ کا حکم دیتے مخرجہم کہتا ہے جب ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عین خطبے کی حالت میں اندونون صاحبزادوں کا زمین پر گرنا اور پڑنا گوارا نہ ہوا اور

اور آپ نے خطبہ چھوڑ کر انکو اٹھا لیا اور آپ صبر نہ ہو سکا تو قیاس کرنا چاہیے کہ عالم برزخ میں ایسا حال کیا ہوا ہوگا اور آپ کو کس قدر صدمہ اور کبھی بغیر اسی ہوئی ہوگی جب یہ اشقیاء بد بناؤں ان دونوں صاحب زادوں کو بڑی بے رحمی کے ساتھ شہید کیا ترمذی نے روایت کی کہ حضرت بی بی ام سلمہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جب امام حسین علیہ السلام کر بلا ی معلیٰ میں ٹھہرے آپ کے بالوں اور ڈاڑھی پر خاک پڑی ہوئی تھی اور آپ بہت پریشان تھے بی بی نے اسکی وجہ پوچھی ارشاد ہوا کہ میں ابھی اس مقام میں گیا تھا جہاں حسین شہید ہوئے امامہ و اما الیہ راجعون **باب** کذا ھَبَّتِ الْمُعْصِفُ لِلتَّجَالِ کسم کا رنگ مردوں کے لیے مکروہ ہونا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُقَدَّمِ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا الْمُقَدَّمُ قَالَ الْمُشْتَبَعُ بِالْعَصْفَرِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مقدم کو زید بن ابی زیاد نے کہا (جو راوی ہر حدیث کا) میں نے حسن بن سہیل سے کہا مقدم کیا ہے انہوں نے کہا جو کپڑا خوب سرخ ہو کسم کے رنگ سے **ف** اس سے یہ نکلتا ہے کہ ہلکا سرخ رنگ کسم کا بھی درست ہے **عَنْ** عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَانِي عَنْ لَبْسِ الْمُعْصِفِ جَبَابِ مِرِّ الْمُسْنِينِ حضرت علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجھ کو میں بینین کستا کہ تم کو منع فرمایا کسم کا رنگ پہننے سے **ف** یہ احتیاط تھی جناب امیر کی صیحت کے بیان کرنے میں کہ جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبط نقل کیا لیکن احکام شرعیہ میں جناب علی اور دوسرے مومنین میں کوئی فرق نہیں ہے پس اور وہ کو بھی کسم کا رنگ منع ہوگا اور سلم نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسم کے رنگ کو پہننے سے منع فرمایا یہ کافرون کے کپڑے ہیں انکو مست بہن مینے عرض کیا انکو دھو ڈالو ان آپ نے فرمایا بینین انکو جلادی یہ حکم بطریق تشدد اور سختی کے متا دزنہ کسم کا رنگ اگر دھو ڈالے اور کپڑا سفید ہو جاوے تو بہر مرد کو اسکا پہننا درست ہے سبط یہی ہو سکتا ہے کہ مرد اسکو کپڑوں کو جو کسم میں رنگے ہوں کسی عورت کو دیدیوے پہننے کے لیے عیا آگے آتا ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيَةِ أَكَاخِرِ مَا لَقِيتُ إِلَى عَلِيٍّ رِبِطَةً مُضَرَّجَةً بِالْعَصْفَرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَجْعَلُونَ نَوْرَهُمْ فَقَدْ نَفَعْنَاهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا فَعَلْتَ الرِّبْطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَكَاكُوهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ لِلنِّسَاءِ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آؤ آخر ایک قسم سے کہ کثیریہ کے گمائی سے آپ میری طرف دیکھا میں ایک بار ایک چادر باندھ کر تھا جو کم میں گئے ہوئی تھیں آپ نے فرمایا یہ کپڑے میں سمجھ گیا کہ آپ نے اسکو برا بھلا نہیں بنے گمراہوں میں فرمایا وہ جو لہجہ ملا رہے تھے میں نے اس چادر کو اس میں ڈال دیا (وہ جھلک خاک ہو گئی) اور مردوں میں ہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اپنے فرمایا اب عبداللہ وہ تیری چادر کمان گئی سینے پر جان میں کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنے گمراہوں میں سے کسی کو کیوں زندہ ہی کیونکہ عورتوں کو لے کے پہننے میں کوئی برائی نہیں ہے **باب الثَّغْفَرُ لِلرِّجَالِ** زرد رنگ مردوں کو پہننا جائز ہے **ف** درس کا ہوا زعفران کا یا ہر سنگار کی دندنیوں کا یا اور کسی چیز کا خواہ کپڑا رنگے یا بدن اسی طرح ہندی کا رنگ بن میں لگا دی یا کپڑے میں عورت اور مرد دونوں کو درست ہے اور محققین الہدیت کا یہی قول ہے کہ سوکھ کے رنگ کے اور اس رنگ کے جو خاص ہے عورتوں سے صبر و انتہا بون میں ہندی لگانا باقی سب گمراہوں کے لیے جائز ہیں اور اکثر لوگوں نے زعفران رنگ بھی مردوں کے لیے ناجائز ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ منع کیا آپ نے کم کے رنگ اور زعفران رنگ سے مردوں کے لیے اور ابن عمر سے ثابت ہے کہ وہ اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگتے تھے اور اپنے کپڑے بھی زرد پہنتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے اور آپ کو زردی زیادہ اور کوئی رنگ پسند نہ تھا اور بعضوں نے کہا یہ زردی درس کی تھی نہ زعفران کی کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ فرشتے اس جنازہ پر نہیں آئے جس پر زعفران لگی ہو میں کہتا ہوں دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے یا تنگ کے علامہ بھی درس اور زعفران میں رنگتے اور موسیٰ بن جابر نے اسلم اور ام سلمہ اور ابن عمر سے یہ احادیث مروی ہیں اور بعضوں نے اسکا جواب یوں دیا ہے کہ تنور کے کپڑے کا زعفران میں رنگنا جائز ہے ساری کپڑے کا درست نہیں اور بعضوں نے کہا بدن میں زعفران لگانا منع ہے مرد کے لیے نہ بالوں میں اور نہ کپڑوں میں کہتا ہوں عبدالرحمان بن عوف اور عمار بن یاسر بدن میں زعفران لگا کر آئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں انکار نہیں کیا اور نہ انکو زعفران ہونے کا حکم دیا یا رفع الودود ملخصاً اروضہ میں ہے کہ جو لباس یا رنگ عورتوں سے خاص ہے وہ مردوں کو درست نہیں ہے اس طرح جو مردوں سے خاص ہے وہ عورتوں کو درست نہیں ہے البوداد اور نسائی کحیدث میں ہے کہ آپ لعنت کی اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور عورت پر جو مرد کا لباس پہنے اور صحیح بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں انتہی مختصر عن قتیبت سعد قال انما النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد وضعنا له ماءً یتکبر و یم ما غتسل شح

اَمَّا كَيْفَ مَلَكَتْ يَدَاكَ اَتَاكَ لَوْ رَمَى عَلَيْكَ قَبَسٌ مِنْ سَمْعِ رُوَيْتٍ اَنَّ حَضْرَتَ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے بار
 شریف لاؤ بیٹے آپ کے لیے پانی رکھنا کہ آپ نماز میں نہ ہوں نہ آپ کے غسل کیا میں آپ کے لیے ایک چادر بیکر
 آیا آپ اسکو باندھا ایسا تک کہ درس کا نشان میں آپ کے ہاتھ پر دیکھا یعنی پرٹ کر ہاتھ پر درس الگ کیا
 ہے خوشبودار اسکا رنگ سر ہوتا ہے **باب** النَّبِيُّ مَا خَدَّتْ مَا خَطَاكَ سُرُوفُ الدُّخَانِ حَتَّى جَوَّجَ وَهْوَ
 سکتا ہے بٹھڑکیا اسرات اور تکبر کی راہ سے نہو عن عمر بن عبد بن شعیب عن ابنہ عن جَدِّہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کُلُّوْا اَوْ اَمْرًا وَاَصْلًا قُلُوْا اَلْبَسُوْا مَا لَمْ یُحَاطَ اَنْتَرَا اَوْ حِیْکَہُ عَبْدِ اللہ بن عمر
 بن عباس سے روایت ہے اَنَّ حَضْرَتَ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ادا اور پورا وعدہ کرو اور ہنوز تک اسرات یا تکبر اس
 میں پیدا نہ ہو **اسراف** کتنی میں ضرورت کے زیادہ مال تباہ کرنے کو یہ حرام ہے قرآن شریف میں ہے ولا
 تسرفوا ان السرف لکوب سرفین اور دوسری جگہ ان المذین کانوا اخوان الشیاطین اور خلاف شرع کام میں
 ایک پیسہ ہی صرف کرنا اسراف میں داخل ہے جیسے پتنگ بازی کبوتر بازی تیش بازی مرغ بازی ٹییر بازی میں
 اور کام شروع کے روزی مباح میں جیسے عمدہ کھانے عمدہ کپڑے جو حلال میں ان میں ضرورت اور حاجت کے موافق
 صرف کرنا جائز ہے اور ضرورت اور حاجت سے زیادہ صرف کرنا اسراف اور ناجائز ہے اور نیک کاموں میں جسیر
 نفرا اور ساکین کو دنیا یتیموں اور یتیموں اور سافروں کی پرورش کرنا جہاد میں صرف کرنا مسلمانوں کے مفید
 عام کاموں میں صرف کرنا جیسے عظیمین کی طیاری مدرسہ کی طیاری سرکاری طیارے کی طیاری ان
 میں جتنا زیادہ صرف کرے اتنا ہی زیادہ ثواب کی سیطرح ان کاموں میں اسراف نہیں ہے مگر جب سداور
 عداوت یا شہرت کی نیت ہو تو بعض ثواب کے گناہ ہوگا جیسے ایک محلہ میں مسجد بنی ہوئی ہے اب اسی کے قرب
 میں بلا ضرورت دوسری مسجد بنوانا کہ پہلی مسجد کی آبادی میں کمی ہو یا نئی مسجد بنوانے سے ماموری ہو جاوے
 یا اپنے مال کا ضائع کرنا ہے اور جب پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی مرمت کرنا لازم ہے اور نئی مسجد بنوانا درست
 نہیں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ مسجد میں بنایا والا اگر اپنا نام کندہ کر اوسے تو یہ ریامین داخل ہے اور اس صورت
 میں ثواب جاتا ہے گا نام سے کیا غرض ہے جب مرگے تو دنیا سے بے تعلق ہو گئے اب نام رہا تو کیا گناہ ہے
 لکھا البتہ آخرت میں جہان رہنا ہے وطن نام پیدا کرنا چاہیے وہ سیطرح ہوتا ہے کہ دنیا میں گم نام رہے یعنی
 خود اپنی ماموری میں سمی نہ کرے لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسکا نام شہود کرادیوے تو یہ اسکی عنایت ہو اور اگر
 کا فضل ہے اور اللہ کے نیک بندوں کی ایک علامت یہی ہے کہ مرنے کے بعد انکا نام نیک اور ذکر جمیل پائی

رہتا ہے ورنہ ناک کرک اس پر شاہ عادل ہے سلطنت اور حکومت اور دولت و نام نہین رہتا اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ و نام باقی رہتا ہے عدل اور انصاف اور ایمان داری اور رہتباری اور صدقہ اور خیرات اور تصنیف اور تالیف کتب دین یہی چیزیں ہیں کہ ان سے لاکھوں برس تک انسان کی یاد قائم رہتی ہے اور عاقل کے نزدیک ہزار ہا گنبد اور ہزار ہا مضبوط مکان بنانے سے بہتر ہے کہ ایک کتاب علم دین میں تالیف کرے یا ترجمہ کرے یا طبع کرے یا قیامت تک سٹ نہیں سکتا اور مکان یا قبر یا گنبد یا مینار یا مکان یا عمارت کیسے ہی مضبوط اور مستحکم ہو جا رہا ہے سو برس میں گر کر خاک ہو جاتی ہے کل میں علیہا فان و یقی وجہ ربک و الجلال والاكرام

باب مَنْ لَبَسَ شُھْرَةً مِنَ التِّيَابِ جُفُفَتْ شَعْرَتُهُ اور ناموسی کے لیے کپڑے پہننے سے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شُھْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبَ مَلَكَةٍ

ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شہرت کا لباس پہنے یعنی اس نیت سے کہ لوگوں میں اس کا نام ہو لوگ اس کو خوش پوشاک کہیں اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنا دے گا **عَنْ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شُھْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبَ مَلَكَةٍ

یوم الْقِيَامَةِ ثَوْبَ مَلَكَةٍ فَبِذَلِكَ نَارُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا کپڑا پہنا دے گا یہاں اس میں ازکار لگا دے گا (ایک نور سوائے دوسرے جہاں معاذا اللہ وہی مصیبت) **عَنْ ابْنِ ذَرٍّ عَنِ الشَّيْخِ** صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شُھْرَةٍ اِعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهُ مَتَى وَضَعَهُ ابُو ذَرٍّ

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس سے مونہ پھیر لے گا یہاں تک کہ اس کو کہے گا کیا کہیں تو فرج میں **باب** لَبَسَ جُلُودَ الْمَيِّتَةِ اِذَا دُبِغَتْ مرد کی کمال حب و باغت کر لیا وے تو اس کو پہن سکتے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَيُّهَا اَهْلُ بَيْتِ نَقْدٍ طَهَّرُوا بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کمال و باغت کی جاوے وہ پاک ہو گئی و سواسر کے ابو حنیفہ کے نزدیک اور سواسر اور کتر کے شاہی کے نزدیک اور امام احمد کے نزدیک کوئی کمال و باغت سے پاک نہ ہوگی اور یہی ایک روایت ہے مالک سے اور از داعی اور اسحاق بن راہویہ اور ابن مبارک نے کتب جلال جانور میں اہل کمال و باغت سے پاک ہو جاتی ہے اور امام مالک کا مشہور قول یہ ہے کہ سب کہالین پاک ہو جاتی ہیں ظاہر نہ باطناً یعنی

لینے اگر بانی ملک جادو یگانہ پاک ہو جادو نیکی درد اور اودا اہل ظاہر نے کہا کہ دباغت سوسب کہا لین ظاہر اور باطن اس طرح پاک ہو جادوین گئے کیونکہ حدیث مطلق ہے یہاں تک کہ سورا رکھنے کی ہی اور زہری نے کہا کہ مردے کی کہا آکر بغیر دباغت کے ہی نفع اٹانا ناجائز ہے مولانا فخر نے کہا کہ یہ سب اقوال مردود ہیں مگر ابوصنیفہ اور شافعی کا قول ہے اکثر حدیثین دلالت کرتی ہیں **ماترجمہ** کہتا ہے امام داور اہل ظاہر کا قول مردود ہو نیکی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ حدیث میں ایسا کا لفظ جو عام ہے اپنی کے مذہب پر دلالت کرتا ہے اور کوئی عمدہ دلیل نہیں ہے شافعی اور ابوصنیفہ کے مذہب کے کئے اور سور کی تفسیر پر **عَنْ مَيْمُونَةَ أُنْشِأَتْ لِمَوْلَاةٍ مَيْمُونَةٍ مَرْبُوحًا يَعْنِي الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَرُ أَهْلِهَا مِنْ الصَّدَقَةِ مَيْمُونَةً فَقَالَ هَلَّا أَخَذُوا إِيَّاهَا فَذَبَعُوهُ فَانْتَفَعَتْ بِهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَاهَا سَيْتُهُ قَالَ إِيْمَا حَرَمَ أَكْلُهَا** ام المؤمنین میمونہ کی ایک مولاء تین انکہ ایک بکری صدقہ میں ملی تھی اور مری بڑی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے اوپر سو گزرے اور فرمایا ہا نے اسکی کمال کیوں نہ لے لی دباغت کر کے اس سے فائدہ اٹھا کر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مردار ہے اپنے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے نہ اسکی کمال سے فائدہ اٹانا **عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَانَ لِبَعْضِ أَهْلِهَا ابْنُ مَيْمُونَةَ شَاةٌ فَمَاتَتْ كُفْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَا خَرَّ أَهْلُ هَذِهِ لَوْ أَنْتَفَعُوا بِإِيَّاهَا** سلمان کہتا ہے روایت ہے ایک ام المؤمنین کی ایک بکری تھی وہ مری گئی ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے اوپر سو گزرے اور فرمایا اس بکری کے مالکوں کو ضرر نہ کرنا اگر وہ فائدہ اٹھا اسکی کمال سے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَيْسَ يَمْتَنِعُ بِجِلْدِ الْمَيْتَةِ** ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مردہ کی کمالوں سے فائدہ لینے کا حیا کی دباغت کی جادو کی **بَابُ مَنْ كَانَ يَنْتَفِعُ مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ لَا عَصَبَ** جو کوئی کہتا مردے کی کمال اور پٹے سے نفع نہ اٹانا چاہیے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلَيْمٍ قَالَ أَتَانَا كِنَانُ الْيَتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ** عبد اللہ بن علیم سے روایت ہے ہماری باپس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اس میں لکھا تھا کہ مردے کی کمال اور پٹے سے نفع نہ اٹاؤ بعضوں نے لکھا یہ حدیث ناسخ ہے اگلی حدیثوں کی کیونکہ اسکو بعض طریقوں میں ہے کہ یہ خط ابکی دفاتر ایک مہینہ پہلے آیا اور جمہوریہ کہتے ہیں کہ ابن حکیم کی یہ حدیث قوی نہیں ہے اگلے باب کی حدیثوں کی طرح اور ابن حکیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملے اور اگر یہ حدیث ثابت ہو تو محمول ہوگی اس پر کہ

واعت سہلے سے فائدہ اٹھاؤ۔ میں کہتا ہوں اگر یہ حدیث ثابت ہو تب ہی حجت نہ ہوگی کیونکہ ابن حکیم نے یہ حدیث خود اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی اور کتاب میں طرح طرح کے احتمال میں اور معلوم نہیں ہوتا کہ کتاب لایا ہو یا نہ ہو۔

کون تھا باب صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی جوئی کسی تھی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ لِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلَانِ شَتَّى شَرَّاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا** سے روایت ہو کہ ہر جوئی میں سے دو دو چیلے تھے چیلے کے دو سرے **ف** اب چیل چیلے تھے اور تمہوں کو مراد یہ ہے کہ ہر جوئی میں سے دو دو چیلے تھے چیلے کے ایک میں انگوٹھا اور بچگی انگلی ڈالتے اور دوسرے میں باقی انگلیاں **عَنْ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ لِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلَانِ النَّسَبُ سَبِيٌّ هِيَ رِبَّتُهُ** باب **لُبُّ النَّبِيِّ وَخَلْعُهَا** جوئی پہننے اور اناریکا بیان **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلْنَا أَحَدًا كُنْهُ فَلْيَبْدُؤْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا خَلَعْنَا فَلْيَبْدُؤْ بِالشِّمَالِ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جوئے پہننے تو پہلے دھنا جوئے پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں اتارے

بابُ الْمُتَشَفِّي فِي الثَّغْلِ الْوَاحِدِ ایک پاؤں میں جو تھپکر چلنے کی ممانعت **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْفِ أَحَدًا كُنْهُ فِي ثَغْلٍ وَاحِدٍ وَلَا حَفِيفٍ وَاحِدٍ لِيَجْلَعَهُمْ جَمِيعًا أَوْ لِيَمْسِتَ نِجَامًا جَمِيعًا** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک جوئے تھپکر نہ چلے نہ ایک سوزہ بلکہ دونو جوئے تھپکر اور مار کر چلے یا دونوں کو تھپکر چلے **ف** حکم آپ کے طور پر ہے اگر کوئی عذر ہو مثلاً ایک پاؤں پر سہوڑا یا درد ہو کہ جوئے اس میں نہ پہنا جاوے تو بہتر یہی ہے کہ دوسرے پاؤں کا بھی جوئے اتار کر چلے **بابُ الْإِنْتِعَالِ قَائِمًا** کھڑے ہو کر جوئے پہننا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوئے پہننے سے منع کیا **ف** انجاء میں ہے کہ مراد وہ جوئے ہے جس کے باندھنے کے تسہل لگانے کی ضرورت ہو یا جوئے تھپکر پہننے کیونکہ کھڑے کھڑے تھپکر پہننے میں تکلیف ہوگی اور ہلکا باندھنا دشوار ہوگا اتنے ہمارے ملک میں بوٹ اسیا ہی جو تھپکر پہننا اوجھے ہے اور عام جوئے کھڑے ہو کر بوقت پہن سکتا ہے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا** ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی ایسے ہی روایت ہو **بابُ الْخِفَافِ السُّودِ** سیاہ سوزو پہننا کیسا ہے **عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفَافَيْنِ سَاوَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ فَلَبِسَهُمَا** بریدہ سے روایت ہو کہ نجاشی (جس کے

بادشاہ) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درسیا ہر سادہ تھو پیچھے آپ نے ان دونوں کو پہنا **باب الخضاب** الخضاب منہدی کا خضاب و اصل تو اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تا یا نہیں انہیں نے روایت کیا کہ آپ کی سفیدی خضاب کے لائق نہیں ہوئی تھی اور ام سلمہ کی روایت سحرنا اور دوسمہ کا خضاب ثابت ہے اور ابن عمر کی روایت ہے کہ وہ خضاب ثابت ہے اور تطبیق ہون دی ہے کہ حنا یا زعفران آپ خضاب کی نیت سے نہیں لگاتے تھے بلکہ خوشبو آپ بخت استعمال کرتے تھے لوگوں نے اسکو خضاب سمجھا اور بعضوں نے کہا کہ یہی آپ نے خضاب کیا اور کہیں نہیں کیا جس نے جیسا دیکھا وہی نقل کیا بعضوں نے کہا آپ ڈاڑھی کے بالوں میں خضاب کرتے تھے اور سر کے بالوں میں نہیں کرتے تھے پس اثبات کی روایت ڈاڑھی کے بالوں میں ہے اور نفی کی روایت سر کے بالوں میں آپ اس میں اختلاف ہے کہ خضاب جائز ہے یا مکروہ اور اکثر نے جائز بلکہ تمہید کہا ہے اور بعض اسکے سنت ہونے کی طرف لگتے خصوصاً جہاد میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو فحازہ کے بالوں میں خضاب کرنا مکہ یا اور بعضوں نے کہا کہ ترک خضاب افضل ہے بہر اس میں اختلاف ہے کہ سیاہ خضاب جائز ہے یا نہیں اور مجہور نے اسکو مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے کہا سیاہ خضاب حرام ہے بدلیل حدیث ابن عباس کہ ابو داؤد کے پاس کم خیر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو کبوتر کے پوٹوں کے طرح کالا خضاب کر رہے تھے وہ حنث کی بونہی ہو گئے اور محققین علماء اسکو جائز کہتے ہیں خصوصاً حالت جہاد میں اور ذیل اوہی حدیث پر صہیب کے کہ عمدہ خضاب سیاہ ہے اور ابو ذر کی کہ عمدہ جس سے تم بدلتی ہو بڑا ہار کو منہدی اور دوسمہ ہے اور ام سلمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بال نکالا جس پر خضاب تھا منہدی اور دوسمہ کا اور ظاہر ہے کہ منہدی اور دوسمہ کا خضاب سیاہ ہوتا ہے اور امام حسن علیہ السلام سیاہ خضاب کیا کرتے تھے اور ابن ابی اظہر خراب میں دیکھا آپ کی ڈاڑھی پر خضاب تھا لیکن بعض نے بالوں پر دوسمہ کا رنگ کم ہو کر منہدی کی سرخی بنو اور تھی اور ابن عباس کہ حدیث سیاہ خضاب کی ممانعت میں ضعیف ہے اور اگر ثابت ہی ہو تو اس سے خضاب کی ممانعت نیز نکلتی بلکہ آپ نے ان لوگوں کا پتہ بتلایا کہ وہ کالا خضاب کر نیے صہیب و خا جیون کا پتہ بتلایا کہ وہ سارا سر گھٹا دیں گے اور اس سے لازم نہیں آتا کہ سیاہ خضاب کرنا انکو جنت میں نہ جائیگا باعث ہے جیسے سر نہ انداز میں جانیکا سبب نہیں اور خود ابن ابی کبیر کہ حدیث نکلتی ہے کہ سیاہ خضاب منہج نہیں ہے اسلام کو منہج ہی ہو تو عایت ہے کہ وہ تحریمی ہو گا اور مکروہ تحریمی کا اثر نہیں ہو سکتا آدمی بالکل حنث سے محروم ہو جاوے یا نہ ہو اسکی بوجہ سیاہی ہے اور یہ روایت صحیح ہے لیکن معارض ہے اسکے صہیب کی روایت کہ بہتر خضاب سیاہ ہے اسکو ابن ماجہ نے نکالا لیکن اسکی اسناد میں دفاع بن دغفل ہے اور عبد الحمید بن سعفیہ دائود

صنیف میں اور مکر ہے کہ یہ مانوس نام ہو ابو قحافہ سے کسی مصلحت کے لیے والدہ علم عن ابی ہریرۃ ینقل یہ
 الثبی فی اللہ علیہ وسلم قال ان البعوض والنصارى لا یصیفون فخر اللہ وہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سروریت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ حضاب بنین کرتے تم انکا خلعت کرو اور حضاب
 کرو حدیث ہر حضاب کی فضیلت ثابت ہوئی (عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن
 ما غیر نزعہ بید الشکب الحیاء والکرم ابو ذر سروریت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر وہ چیز جس سے تم بڑا
 کو بدلتو ہونمندی اور دوستی عن عثمان بن مہب قال دخلت علی ام سلمة قال ما خرجت راء
 شعرک من شعرة سؤل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محضو یا بالحیاء والکرم عثمان بن مہب سے روایت ہے
 من ام المؤمنین ام سلمہ باس گیا اونہوں نے ایک بال نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے وہ حضاب
 کیا ہوا مامندی اور دوستی باب الخصاب بالسواد سیاہ حضاب کرنا عن جابر قال سمی بالحناء
 ابو القحیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نے تعلیم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہو نے بعض نساء نے قلعبہ وجنہ
 طبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن اس دن ابو قحافہ (عثمان بن عامر ابو بکر صدیق کے والد) آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے انکا سر سفید گمانس کی طرح تھا اسقدر بڑھ چکے تھے اب اپنے فرمایا انکو
 کسی انکی عورت کے پاس لیجاؤ وہ انکا بڑا بادلہ سے (یعنی حضاب کرو) لیکن سیاہی کو بجاؤ یعنی سیاہ
 حضاب برت کرو (عن مہب الخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما
 اختصبتکم بہ لہذا السواد ارجب لیساکم فیکم و اھیبکم فی صدور عدوکم وصیبکم
 روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بہتر حضاب سیاہ حضاب ہے اس عورت میں تمہارے طرف
 رغبت کرتی ہیں (حوان سمجھ کر) اور دشمن کے دلوں میں (جہاد میں) تمہاری ہیبت ہوتی ہے باب
 الخصاب بالصفرة زرد حضاب کا بیان عن سعید بن ابی سعید ان ابن جریجہ سال بن عمر قال
 رايتک تصفر الحیتک بالودس فقال بن عمر انا اصفیر فی الحیتی لانی رايت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یصفیر الحیتہ سعید بن ابی سعید روایت ہے ابن جریجہ نے ابن عمر سے پوچھا میں تم کو دیکھتا ہوں تم
 اپنی ڈاڑھی زرد کرتے ہو دوسرے اونہوں نے کہا میں ڈاڑھی اسلئے زرد کرتا ہوں کہ نبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کو دیکھا اپنی ڈاڑھی زرد کرتے تھے عن ابن عباس قال مرا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی
 رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن لہذا لکم من باخرو قد خضب بالحناء وکلتمہ فقال لہذا احسن من لہذا ثم عمر بالحناء

اور کنگلی کرنے میں تکلیف ہوتی ہے اس لیے آپ نے بالوں کو مکروہ اور منہوس کہا **باب التَّهْمِي عَنِ الْقَرِيعِ** فرع
 کی ممانعت اس کی تفسیر خود آگے آتی ہے **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَرِيعِ
 قَالَ وَمَا الْقَرِيعُ قَالَ أَنْ يَخْلُقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ وَمِثْلُ مَكَانِ ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرج سے منع کیا راوی نے کہا فرج کیا ہے اور منہوس کما وہ یہ کہ بچہ کے سر کے بال کچھ بڑے
 دین کچھ بوڑھے جیسے کہتے ہیں ہمارے معادہ میں **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْقَرِيعِ ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ شَحَرًا نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ
 رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
 اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتری بنائی پھر اس میں یہ کلمہ آیا محمد رسول اللہ اور فرمایا یہ نقش اور کوئی نہ کنداویز
 وہ انگھوٹی آپ کے ہاتھ میں رہی آپ کی وفات تک پھر ابو بکر پھر عمر پھر اس پھر عثمان پھر اس پھر اخیلافت میں ابوبکر
 کے کنوین میں گر گئی ہر جنبہ تلاش کی گئی نہ ملی اسی در سے خلافت میں ترزل شروع ہوا گو بادہ خاتم سلیمان کی
 ناخیر رکعتی تھی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ إِنَّا نَدِدُ
 اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
 وسلم نے انگھوٹی بنائی تو فرمایا میں نے ایک انگھوٹی بنائی ہے اور میں ایک نقشہ کر دیا ہے یہ نقش اور کوئی نہ کرے
ف کیونکہ وہ علامت تھی آپ کی آپ خط و پیر اس کو ثبت فرماتے ابھی یہ نقش انگشتری پر کرانا منع ہے اور
 بعضوں نے کہا اب مکروہ نہیں کیونکہ القباس کا ڈرا ب باقی نہیں ہے اور ہم کہتے ہیں کہ ممانعت عام ہے شائع
 ہمیشہ تک **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ شَحَرًا نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ
 حَبِشِيٌّ وَنَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
 بنائی اس کا نقشہ حبشی عقیق کا تھا (یعنی کالا) اور اس میں یہ نقش تھا **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ضَمِنَ عَنْهُمَا رُوَيْتُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
 ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نامہ ملا ہے جو آپ سے معقوف قطع کو لکھا تھا اور عاتب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ وہ
 کیا تھا اس پر بھی مہر ثبت ہے اور اس پر وہ ان کی عکسی تصویریں اوٹا کر رکب رہی ہیں **باب التَّهْمِي عَنِ خَاتَمِ**
الدَّهَبِ سو نیک انگھوٹی کی ممانعت **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ
 جناب امیر سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سو نیک انگشتری پہننے سے (مردوں کو) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ**

خبر کیا گیا یہ مانفت خاص موجباً بامیر سے کسی علت کی وجہ سے **باب** الصُّورِ فِي الْبَيْتِ گھر میں تصویریں لگانا
 عَنْ أَبِي صَالِحَةَ عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ لَأَنْدْخُلُ الْمَلِكُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ
 ابو طلحہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا صورت ہو
 مراد وہ کتاب ہے جو کسیت کی حفاظت یا گھر کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے نہ ہو کیونکہ اس قسم کے کتے ہاں حلال ہیں
 پس وہ مانع نہ ہونگے بلکہ ان کے وسیع ہونے سے تصویریں مانع نہ ہونگی جبکہ ذلت کیجاوے جیسے بچپن پر مبنی ہوں کہ لوگ
 اسکو روئین یا مکیہ پر علانیے کہا ہے کہ جائدار کی تصویر بنانا اور اس کا گھر میں رکھنا سخت حرام ہے اگرچہ بقصور گھر
 میں ہو یا بچپن میں یا روپیہ پیسے میں اور وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ وہ گریون
 سے کھینچی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تو یہ ممنوع ہے دوسری حدیثوں سے جو تصویر کی مانفت میں انہیں
 ہیں اور بعضوں نے کہا چوٹی لڑکیوں کو صرف گدی یا کھینچ کی خدمت ہے کیونکہ ان میں پوری تصویر نہیں ہوتی
 صرف کپڑے اور گود کی ایک ٹہنی بنائی جاتی ہے اور بچہ اسکو آدھی کھینچ سمجھتے ہیں کہ مانی نے کہا جو بقصور ذیل
 کیجاوے جیسے بچپن پر ہو وہ اگرچہ حرام نہیں ہے لیکن فرشتوں کو اس سے روکے گی اور مراد حرم کے فرشتے
 ہیں نہ وہ فرشتے جو انسان کے محافظ ہیں وہ تو ہر جگہ اسکے ساتھ رہتے ہیں **ما ترجمہ** کتا ہے بجان
 کی تصویر جیسے باغ یا سرکان یا جھاڑ یا پہاڑ کی بنا ما درست ہے اور اسکا رکھنا جائز ہے اور اختلاف ہے عکسی اور
 نقشی تصویر میں اور کسی ایک حدیثوں سے اسکی بھی حرمت نکلتی ہے حیہ جائدار کی تصویر ہو لیکن مجسم تصویر یعنی
 بت وہ تو بالافاق حرام ہے اور اسکا رکھنا گھر میں سخت گناہ ہے اور ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اگر قدرت ہو تو
 مجسم تصویر کو جہاں بادی توڑ ڈالے یا اسکا مونہ بگاڑ دیے ہنسوس ہے کہ ہماری زمانہ میں مسلمانوں نے جہاں اللہ
 اسو میں نصاریٰ کی تقلید شروع کی ہے وہاں تصویریں کھینچنے میں ہی انہی کی پیروی کی ہے پہلے پہل تو صرف
 عکسی اور نقشی تصویریں کہتے تھے اور اب رفتہ رفتہ مجسم تصویریں یعنی بت بھی گھروں میں رکھنے لگے ہیں اور جب
 انکو منع کرو تو یہ کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں لوگ تصویر کو بوجھتے ہیں بت کو ہوا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے تصویر رکھنے سے منع کر دیا تا اب کوئی تصویر کو بوجھتا نہیں بلکہ تربیت و زینت اور دل لگی کے لیے کہتے ہیں
 تو یہ جائز ہوگا اور یہ کلام ان کا فاسد ہے کئی وجہ سے ایک تو یہ کہ تصویر پرستی اور بت پرستی اب بھی جاری ہے
 اور شرکین اب تک باقی ہیں بلکہ مسلمانوں میں طر حط کے شرک پھیل رہے ہیں پس اگر ان سے اجارے کے علت
 مانفت کی یہی ہے تو وہ علت نواب تک قائم ہے لہذا مانفت بھی قائم رہے گی دوسری وجہ یہ کہ شریعت میں مطلق

تصویر کنہ سے منع کیا گیا ہے اور اسکے توڑنے کا حکم یہاں ہے پس یہ حکم قیامت تک بل نہیں سکتا اس لیے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی حکم شرعی کا بدلنے والا نہیں نہ کسی عالم اور مولوی کو یہ اختیار ہے کہ ایسی
علتیں نکال کر احکام شرعی میں تصرف کرے ورنہ سارا دین چوڑ ہو جاوے گا پس ایسی علتیں شرعی احکام
میں نکالنا یہ خود گمراہی ہے اور ایسی باتیں وہی کہ تے میں جودل میں تعد اور بے ایمان ہیں اور شریعت اور دین
کو لغو سمجھتے ہیں لیکن ظاہر میں مسلمانوں کے ڈر سے یا کسی مصلحت سے علانیہ کفر اور الحاد کا اقرار نہیں کرتے
قیس یہ کہ صدیقیوں میں ہر کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں سورت ہو اس سے یہ نکلتا ہے کہ علت نفی
کی فرشتوں کی نفرت ہے اور یہ علت قیامت تک باقی ہے پس مانعت ہی باقی رہے گی عن علی بن ابی
طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ کلب ولا صوروۃ حضرت
علی سے روایت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا سورت
ف مراد یہ ہے کہ رحمت کے فرشتے جو مسلمانوں اور سچے مومنوں پاس شوق اور محبت کی وجہ سے آتے ہیں وہ اگر
گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا سورت ہو مطلب یہ کہ فرشتوں کو ان چیزوں سے نفرت ہو اور یہ مطلب نہیں ہے
کہ جہاں کتا یا سورت ہو وہاں فرشتہ جاتا ہی نہیں اگرچہ اس کو حکم ہو جانے کا ورنہ لازم آتا ہے کہ جس کو ٹٹری ہو
کتا یا سورت ہو وہاں کوئی نہ مرے کیونکہ موت کا فرشتہ اس کو ٹٹری کے اندر نہ آسکے گا ایک ملحد نے اسی
قسم کا اعتراض ہمارے زمانہ میں اس حدیث پر کیا ہے اور اپنی دہشت میں بہت نازاں ہو کر کیا معقول اعتراض میں
نے کیا حالانکہ یہ اعتراض کرنا بالکل بیوقوف اور کم عقل ہے نہ جانا اپنی خواہش اور اختیار سے اور بات ہو اور
بحکم الہی جانا اور بات ہے حکم سے تو خود آدمی غلاطی اور نجاست میں گھس جاتا ہے لیکن اگر حکم نہ ہو تو کوئی
اپنی خواہش کو بلا ضرورت گوہ اور غلیظ کر اندر گھسنا پسند نہیں کرتا ہے یہی حال فرشتوں کا بھی ہو جب ان کو حکم
ہو یا تو کتا اور سورت کیا پانچا نہ اور غلاطی خانہ میں ہی جا کر روح قبض کرتے ہیں ایک ملحد کو جس نے ایسا
اعتراض کیا تھا ایک صاحب نے خوب جواب دیا وہ ملحد بولا کہ جب فرشتے اس کو ٹٹری میں نہیں آتے جہاں کتا ہو
ہے تو میں اپنے ساتھ ایک کتا ہر وقت رکھا کروں گا تا کہ روح قبض کرنا اور فرشتہ میرے پاس نہ آسکے ایک صاحب نے
جواب دیا کہ اگر آپ اپنے ساتھ کتا ہر وقت رکھا کریں تو آپ کی روح قبض کر نیکی کے لیے وہ فرشتہ نہ آویگا جو مومنین
اور صالحین کی روح قبض کرتا ہے بلکہ وہ فرشتہ آویگا جو کتوں اور سوروں کی روح قبض کرتا ہے اور آپ کو
بھی ایک کتا یا سور سمجھ کر آپ کی روح قبض کرے گا لاحول ولا قوۃ عین غائتہ فاکت واعاد رسول اللہ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی سَاعَۃٍ یَاۡمُہُمْ فِیہَا قَدَرْتُ عَلَیْہِ فُجْرَہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَادَا ہُوَ جِبْرِیْلُ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَقَالَ مَا مَنَعُكَ اَنْ تَدْخُلَ قَالَ اِنِّیْ اِلَیْکَ الْبَیْتُ کَلْبًا وَاَنَا
 لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَلَا صَوْرٌ اَمَ الْمَوْنِیْنَ حَضْرَتُ عَائِشَہُ صَدِیْقَہُ رُوِیَتْ ہُوَ حَضْرَتُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 جَنَابُ سَالَتْ مَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِاسْ اِیْکَ قَتِ بِرَ اِنْکَا وِعَدَہُ کِی تَا لَکِیْنِ اَوَسُوْکَ اَنے مِیْنِ دِیْکِ اَب
 بِاِہْ نَکَمَ وِکِیَا تَوَحِّیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ دِر وَاِیْ رِ بِکَہُ ہِ مِیْنِ اَپْہِ فَر مَیَا تَمَ اَنْدَر کِیُوْنِ مِیْنِ اَہْ اَوَسُوْکَ کَمَا اَنْدَر کِ
 مِیْنِ اِیْکَ کِتَابَہُ اَوِیْمُ اُسْ کِہ مِیْنِ مِیْنِ کَمَہِ جَبَانِ کَمَا ہُوَ مَیْمُوتِ عَمَّ اَبِیْ اُسَامَہُ اَنَّ اَمْرَاۃً اَنَّتِ
 النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاخْبَرَتْہُ اَنَّ رَوْحَہَا فِیْ بَعْضِ الْمَغَارِی نَاَسْتَاذَنْکَ اَنْ تُصَوِّرَ فِیْ بَیْتِہَا مَخْلُکَ
 فَنَتَمَّہَا اَوْ تَقْہَا اَبُو اَمَامَہُ رُوِیَتْ ہُوَ اِیْکَ عِزَّتِ اَنْحَضْرَتِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِاسْ اُمِّیْ اَوِیْمُ اُسْ عَرْضَ کِیَا کِہ اِہْ
 کَا خَاوَنْدَ کِی جَبَادِ مِیْنِ کِیَا ہِ اَوِیْمُ اُسْ جَابِیْ بِرِ کِہ مِیْنِ کِی دِرَّتِ کِی تَصَوِّرَ بَنَیْکِ اَپْہِ اُسْ کُوْنِ مِیْنِ کِیَا اِسْ
 فِی عَمْرَتِ کَا یَ عَرْضَ کِہ نَا کِہ اِہْ خَاوَنْدَ جَبَادِ مِیْنِ کِیَا ہِ کُو یَا عِزَّتِ تَمَّ اُسْکَ اِنْکَا اَبِ کِی خُذْرَتِ مِیْنِ کِیُوْنِ کَا وِیْدَ کِ
 ہُوْتِ ہُوِ عَمْرَتِ کُو اَپْہِ مَسْلُکِ ہُوِ جِہَنَّمَ کِی خُذْرَتِ نَہ تَمَّی اَوِیْمُ اُسْ کِہ اَپْہِ مِیْنِ کِیَا دِرَّتِ کِی تَصَوِّرَ بَنَیْ
 سَہْ حَالَا کِہ مِیْنِ کِی تَصَوِّرَ بَنَیْ اَہْ اِسْکِی وَجِہِ رِیْہِ کِہ دِہ عَمْرَتِ اِہْ کِہ مِیْنِ یَقْصُورَ کِی اَوِیْمُ اُسْ بَنَیْ
 ہُوِ کِی اُسْ کُو سَا بَر کَا مِیْمُوتِ سَہْ کِہ مِیْنِ کِیَا اَپْہِ اِسْ خِیَالِ ہِ کِہ کِہ تَمَّ اِسْ دِرَّتِ کِی مَمْرَتِ رِکَمُ
 سَہْ اَوِیْمُ کِی تَمَّ کِی ہُوِ مِیْنِ کِی اِسْ عَمْرَتِ اِہْ اَپْہِ یَا اِجَا زَتِ اِیْلَہُ مَانْکِی کُو اُسْکَ بِاسْ کَمَا نَہِ پِنِہِ کَا
 خُرَجِ نہ ہُوِ کَا اَوِیْمُ اُسْ خَاوَنْدَ غَا رِبَ تَا اُسْ ہِ یَا چَا ہَا کُو دِرَّتِ ہِی کِی مَمْرَتِ بَنَا کُر اُسْ کُو بِجِکَرِ رُوِیْ پِہَا کِہ اِہْ یَا لَکِز
 اَپْہِ مِیْنِ کِیَا مَمْلُکَتِ کِی وَجِہِ اِیسا نہ ہُوِ کِی تَصَوِّرَ بَنَیْ کِہ مِیْنِ کِی اِسْکِی لَکِزِ کِہ کَا شُوقِ ہُوِ جَاوِیْمُ اَوِیْمُ اُسْ خَرَابِ ہُوِ
 وَاِہْ اَعْلَمُ بَابُ الصُّوْرِ فِیْمَا یُوطَا اَکْرُ رُوْنِہُ یَا دِہِ نَہِ کِہ مِیْنِ کِی تَصَوِّرَ ہُوِ اِیْمُ اُسْ دِلَّتِ کِی جُہِہُ عَمَّ
 عَائِشَہُ کَالَتْ سَتَرْتُ سَمُوۃً لِّیْ تَعْنِی الدَّخِلَ بِسِتْرِہِہُ تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا تَدَمَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَجَعَلَتْ مِنْہُ سُبُوْدَ تَاوِیْنِ قَرَأَتْ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُکَلِّمًا عَلٰی اِحْدَاہُمَا حَضْرَتِ
 عَائِشَہُ رُوِیَتْ ہُوِ مِیْنِ رُوْشْدَانِ بِرِ اِیْکَ ہِہُ اَلَا تَا مِیْنِ اَنْدَرِ اُسْ بِرِ دِہِ مِیْنِ مَمْرَتِ مِیْنِ جَبِ اَنْحَضْرَتِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (جَبَاہُ مِیْنِ) اَشْرَفِ لَیْفِ لَامُ تَا اَپْہِ اِسْ بِرِ دِہِ کُو اَمَا رُوِ اَلَا مِیْنِ اِسْ مِیْنِ دِوْکَا دُکِیَہُ بَاوَا لُ
 ہِہْ مِیْنِ دِکِیَا کَا اَنْحَضْرَتِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنْ مِیْنِ سَہْ اِیْکَ بِرِ کِی لَکَہُ ہُوِ تَمَّ ہِہْ اَوِیْمُ اُسْ اَمْرَتِ لَقِیْ
 تَصَوِّرَ کِی ہِی حَمْرَتِ نَکَلَتْ ہِہْ اَوِیْمُ اُسْ کِہ یَا فِیْلِ اَپْ کَا حَمْرَتِ کِی جِہِہُ ہِہْ تَا لَکِہُ ہُوِ جِہِہُ کُو اَپْ ہُوِ کِہ

نے کہا ہاں انہوں نے کہا ہم تو قسم خد کی کہی پارانہیں کرتے اپنی ٹرکون کو یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ
بجھے کیا اختیار ہے جب اللہ تعالیٰ نے تمہاری دونوں سے رحم کو نکال لیا ہے (یعنی میں رحم اور شفقت تمہاری دونوں میں
وہاں نہیں رکھتا) **عَنْ يَكْلُ الْعَامِرِي أَنَّهُ قَالَ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وآلِهِ وَسَلَّمَ فَظَعَمَهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ بِمَنْجَلَةٍ مَجْنِبَةٌ يَحِلُّ لِعَامِرٍ فِي رُؤْيَا حَسَنٍ وَأَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
وَوُثِّرَتَيْنِ هُوَ وَأَخْضَرَتَيْنِ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ کے پاس آئے آپ نے ان دونوں کو اپنے گلے سے لگا لیا اور فرمایا کہ بچہ آدمی کو بچل
اور نامہ در دیتا ہے **ف** سچ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اولاد کی محبت میں ٹرائی اور جہاد کو سستی
کرتا ہے اور مال خرچ کرنے میں ہی بخل کرنا ہے اور اولاد کے لیے مال جوڑ جانا جاہتا ہے حالانکہ اولاد اگر صالح
نہیں ہوئی تو باپ کے ذریعہ ہی کام نہیں آتی بلکہ باپ کا نام بدنام کرتی ہے ابو عبد الرحمن صوفی کا جب لڑکا پیدا ہوا
تو انہوں نے سارا مال خیرات کر دیا لوگوں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا اگر وہ صالح ہے تو مال کی اسکو محبت نہوگی اور
جو فاسق اور فاجر ہے تو میں اس کے نفس میں خرچے کے لیے مال کیوں جوڑ جاؤں **عَنْ سُرَاكَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَاتِ ابْتِئَاكَ مَرْدُودَةً إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ
عَمَلٌ سَرَّعَتْ بِنَالِكٍ رُوِيَ عَنْ أَنِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیکو افضل صدقہ نہ بتلاؤں اپنی ٹی
کو صدقہ دے جو بہتر ہے پاس اپنی ٹی (خاوند کی موت یا طلاق کی وجہ سے اور اسکا کوئی کمانے والا ہی نہیں
سماتیرے **ف** یعنی بیوہ بیٹی جسکی اولاد ہی جو ان نہ ہو اسکا کمانے والا باپ کے سوا اور کون ہے پس اگر
بیٹی کی خبر گیری کرنا بہترین صدقہ ہے **عَنْ صَعْصَعَةَ عَمِّ الْأَحْقَفِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْأَنْبِيَاءِ**
أَبْنَتَيْنِ لَهَا فَأَعْطَتْهُمَا ثَلَاثَ ثَمَرَاتٍ مَا عَطَتْ كُلًّا وَاحِدَةً مِنْهُمَا ثَمَرَةً ثُمَّ صَدَقَتْ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا
فَالَّتِ فَالَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّشَتْهُ فَقَالَ مَا أَحْبَبْتُ لَعْدُ دَخَلْتُ بِهِ الْجَنَّةَ مَسْفُوعَةً رُوِيَ
ہے حضرت عائشہ پاس ایک عورت آئی جسکے ساتھ ایک دو بیٹیاں تھیں تو انہوں نے اسکو تین کھجوریں دین سموتے
ایک ایک کھجور بیٹی کو دی اور تیسری کھجور کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو بانٹ دیے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس گئیں (یعنی حضرت عائشہ) اور آپ یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو تعجب کیا کرتی ہے وہ عورت اسکا کام کچھ
سے جتنی ہو گئی **ف** یعنی اپنی بیٹیوں کو پالنے اور انکو کمانے سے اور آپ جو کے رہنوسے اکثر دیکھا گیا ہو
کہ جب غلام جاتا ہے اور عورت صاحب اولاد ہوتی ہے تو بچا پاری عمر بہ محنت مزدوری کرتی ہے بیستی کو ٹپتی
ہے اور جو ملتا ہے وہ اپنی اولاد کو کمانی ہے آپ اکثر یہی کہتے ہیں کہ اللہ کیا صبر ہے اس عورت کا جسکی

مصیبت اور محنت دیکھ کر کلیجہ موندھ کو آتا ہے اور لطف یہ کہ اپنی بیٹیوں اور بیٹیوں کو بالائی جو محنت و ضروری کرتی ہے مگر محض نہیں کرتی اور نہ دوسری شادی کرتی ہے اولاد کی محبت کی وجہ سے کہ دوسرا خاوند اس اولاد سے کاہر کو محبت کرنے لگا پس اولاد تباہ ہو جاوے گی ایسی عورت بلا شک و شبہ ہی ہر اللہ تعالیٰ اسکو آخرت میں اس صبر اور سکوت اور شفقت کا ضرور بدلہ دے گا **عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطَعَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِلْدَتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس کے تین بیٹیاں ہوں وہ انکے ہونے پر صبر کرے (یعنی رووی اور بیٹے نہیں دیکھ کر رو نہ بیان کرے) اور انکو مکمل طور پر پلاوے اور کپڑا پہناوے اپنی طاقت اور کمائی سے تو وہ تینوں اسکی آڑ ہو نگلی قیامت کے دن روزخ کے عذاب سے) ف بڑی بوقت ہوں وہ جو بیٹیاں زیادہ ہونے سے روٹی میں شکایت کرتے ہیں حالانکہ تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بیٹے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو اپنی جورو اور اولاد کی محبت میں غرق ہو کر ماں باپ کو پوچھتے ہیں نہیں مگر شاذ و نادر بیٹے ایسے ہوتے ہیں جو جوان اور صاحبِ اولاد بھی ہو کر اپنے ماں باپ سے محبت اور لغت رکھتے ہیں برخلاف اسکے بیٹیاں زندگی تک اپنے ماں باپ کی محبت میں چھوڑتیں اور ہمیشہ انکی خدمت کرتی رہتی ہیں مبارک ہو بیٹیاں جو ہمارا صاحبِ مالک ہم کو عنایت فرماوے اور مالِ خداداد سے یہ دعا مانگا جاوے کہ بیٹا ہو یا بیٹی صالح اور نیک بخت ہو اور اگر بیٹا ہو الیکن نکاح اور نافرمان تو اس کے سوا دوسرے بیٹے بہتر ہے متبرحم کہتا ہے مجھ کو شادی ہو جانے کو بعد بھی اپنی ماں اور باپ سے ایسی محبت رہی ہے کہ اگر وہ یہ کہتے کہ اپنی جورو کو نکال باہر کر دو تو میں فوراً چوڑ دینا اور نکال دیتا اور اس سے امید ہے کہ وہ میری اولاد کو بھی ایسی ہی الفت و محبت کیلے کرے گا آمین یا رب العالمین حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی عبداللہ کو کہا کہ اپنی جورو کو طلاق دے دی انہوں نے نامل کیا اتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اپنے باپ کا کما مان اور جورو کو چوڑ دو یاں باپ کا حق ایسا ہی کہ عاقل کے نزدیک سے جورو میں انہ سے قربان کر دینا سہل ہے لیکن انکو ناراض کرنا طاقت ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِنْ رَجُلٍ نَذَرْتُكَ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِرُ إِلَيْهِمَا مَا مَحَبَّتَاهُ أَوْ يَصْبِرُ بِهِمَا إِلَّا أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ** ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو بیٹیاں حجاب ہو جاوےں اور وہ جب تک انکو ساندہ رہے انکے ساتھ نیکی کرے رہنے چھی طرح انکو مکمل طور پر پہناوے بلکہ انکو دین کا علم سکھاوے اور ادب اور ہنر اور تربیت معقول کرے تو وہ اسکو

علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھ کو وصیت کرتے رہے ہمسایہ کو سلوک کرنے کی یہ بات کہ میں سمجھاؤ
ہمسایہ کو وارث بناویں گے وف اور ترکہ دلاؤ بیچ ہمسایہ کا حق ہر بہت ہے اگرچہ کا فرہی ہو لیکن اسکے ساتھ محبت
اور احسان ضرور ہے اگر وہ کوئی شے عاریت مانگو تو اسکو دیو اگر ہوگا ہو تو اپنے کمانے میں سے اسکو کھلاوے
اگر اسکو قرض کی ضرورت ہو تو دیو کہ بہر حال خوشی اور نصیب دونوں میں اسکا شریک ہے اور اسکی بھدردی کرتا ہے
اس میں دین اور دنیا دونوں کو فائدہ دین اور انجیل شریف میں ہی پڑوسی کی خاطر داری کے یہ بہت ناکید کی ہے
اور پڑوسی کا ستانا اسکو رنج دینا بلا وجہ شرعی حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اسلئے سے بچاؤے عنک ایہ عہدۃ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى لَهْنْتُ أَنَّهُ سَيُؤْتِيكَ
ابو ہریرہ کہ یہی ایسی ہی روایت ہے باب حق الضیف سیمان کا حق عن ابن مسعود الخ ذاعی عن النبی
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَجَارُوتَهُ يَوْمَ وَلِيْلَتِهِ وَلَا يَجْلُ
لَكَانَ يَتُوبُ عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُجَرَّجَهُ الْخَيْطُ فَتَلْتَمِزُ أَيَّامٌ وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ
ابو ہریرہ خ ذاعی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہو اسلئے تعالیٰ پر اور پچھلی دن پر
وہ اپنے سیمان کی خاطر داری کرے اور ضرورت سیمان داری کی ایک دن ایک رات تاکہ ہے اور تین دن
تاکہ سنت ہے اور سیمان کو جائز نہیں ہے کہ میزبان پاس ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اسکو تکلیف ہو سیمانی تیز
دن تاکہ اسکے بعد ہی اگر میزبان کچھ خرچ کرے وہاں پر تو وہ صدقہ ہے ف ادا اہل سلام میں سیمانی
و جب تہی پھر اسکا وجوب سنو ہو گیا جمہور کے نزدیک لیکن اب یہی وہ اخلاق حسنہ میں داخل ہے اور سیمانی
نہ کرنا بد خلقی اور بے مردنی اور باعث ثقافت ہے اور مرد سیمان سے ہر ایک سلمان مسافر ہے جو اسکے پاس
آکر اور کسی خواہ اسے پہچان ہو یا نہ ہو عرب میں اب تک یہ قاعدہ باقی ہے کہ جو مسافر آن کر اور اسکی
خاطر داری کرتے ہیں اسکے ہاتھ پاؤں دہلاتے ہیں اسکو کھانا کھلاتے ہیں اور یہ امر انکے نزدیک ایسا ضروری
ہے کہ اگر کوئی سیمان کی سیمانی نہ کرے تو فوات اور برادری میں سے خارج ہو جاوے اور سیکر شرم کے مارے
موندہ تلانے کو لائق نہ رہے عن عقیبۃ بن عامر اَنَّهُ قَالَ قُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ
تَبْعُنَا أَنْزِلَ بِقَوْمٍ فَلَا تَعْرِدُ نَا فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
نَزَلَكُمْ بِقَوْمٍ فَأَمْرُكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا أَرَادَ أَنْ لَمْ يَفْعَلُوا اخْتِذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي
يَنْبَغِي لَهُمْ عَقِبَ بَنِ عُلَر سے روایت ہے کہ عمن کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو بھیجتے ہیں کسی قوم کے پاس ہم انکے

پاس جا کر اترے ہیں ہماری میمانی نہیں کرتے تو آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس
 اترو اور وہ تمہاری لیے حکم دیں ان چیزوں کا میمان کر دے گا رہتی ہیں (جیسے کھانا پانی بکری وغیرہ) تو تم کو
 لے لو اور جو وہ ایسا نکریں تو اپنی میمانی کا حق جو وہی ہو ان سے وصول کر دو گویا جبر سے ہی یہ سیوت کا
 ذکر ہے حب ضیافت یعنی میمانی و حب تنی عجب **ابن کرمیۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لَیْلَةُ الصَّیْفِ وَاجِبَةٌ فَإِنْ أَصْبَحَ بَقَائِهِ فَمَوْتٌ بِنَ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ ابو کریم عزت
 ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات میمان آنکر اترے اس رات تو اس کی ضیافت واجب ہے اگر وہ صبح
 تک میمان کر مکان پر رہے اور میمان اس کی میمانی کرے تو اس کا فرض ہوگا میمان پر چاہے اس کو وصول کر لے
 چاہے چوڑی طرف یعنی بقدر میمانی کے نقد میمان سے وصول کر سکتا ہو جب وہ میمانی نہ کرے اور یہ
 وجوب پہلے رات میں ہے کیونکہ رات کو مسافر کو کھانا مل سکتا ہے نہ بازار معلوم ہوتی ہے تو صاحب خانہ پر
 اسکے کھانے پینے کا سامان کر دینا واجب ہے البتہ دوسرے دن جب کو اس پر میمانی کھانا واجب نہیں خواہ کرے
 یا نہ کرے کیونکہ میمان دن کو سب سامان کر سکتا ہے یہ وجوب اب بھی باقی ہے ایک طاغیہ عمار کے نزدیک اور
 جمہور کہتے ہیں کہ وجوب منسوخ ہو گیا لیکن سنت ہونا اب بھی باقی ہے تو ایک دن رات میمانی کرنا سنت
 موقوفہ ہے یعنی ضروری ہو اور تین دن تک مستحب ہے اور تین دن کے بعد ہر میمانی نہیں اب میمان کو لازم ہے کہ چلے
 یا اپنے کھانے پینے کا اہتمام مانگ کر لیو میمان پر وجہ ہڈا لے انجراح میں ہے کہ حضرت شیخ ابو الدین مغربی
 سے جو شیخ محی الدین ابن عربی کے پیرو تھے کہنے پوچھا کہ تم دنیا میں کس معیشت نہیں کرتے یعنی محنت
 مزدوری تجارت وغیرہ انہوں نے کہا میمانی کی حد تک یہ وہ شخص بولا ایک دن تک واجب ہے اور تین دن تک
 سنت ہے انہوں نے کہا اگر ایک دن تو خدا کے نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے اور ہمارا رہنا دنیا میں ایک دن
 ہی نہیں ہے پس ہم میمان میں خدا کے دنیا میں کس معیشت کیوں کریں بلکہ دنیا سے جانے کے بعد ہی ہماری
 میمانی ہمارے مال پر باقی رہیگی **باب حَرْوِ الْیَسْتِیْمِ فِيمَ كَاحِقٍ فِیْمَ وَہ لَکَا یَا لَکِی** ہے جبکا
بَابُ كَذَرِکَا مَوْرِدَہ نَابِغٍ ہُو عَن اَبِی صَدْرَہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ
اُخْرِجُ حَرْوِ الصَّیْفِیْنَ الْیَسْتِیْمِ وَالْمَوْرِدَہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میری ام
 کرتا ہوں دوتا تو انون کا مال ایک تو میم کا دوسرے عدت کا ف بیوہ کا ان دونوں کا مال کما جانا اور اس
 میں تھلب کرنا محنت گناہ ہے اگرچہ اور کسی کا بھی مال کما جانا حرام اور گناہ ہے مگر ان دونوں کا مال ناجائز

طوریہ کو کمانا نہایت سخت گناہ ہوا سنیے کہ یہ دونوں ناتوان ہیں کسب معیشت پر قادر نہیں ہیں تو انکو اور دنیا چاہیے
 نہ کہ انہی کا مال لے لینا اور سخت بیچیا اور بر غیرت اور ملعون اور مردود ہیں وہ لوگ جو تیسیم اور بیوہ کا مال ناحق کھالیں
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ مُحْسِنٌ إِلَيْهِ
 وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ مُسَاهِرٌ إِلَيْهِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا بہتر گھر مسلمانوں کے گھر وہ ہیں وہ ہے جس میں ایک یتیم پرورش پاتا ہو اور اسکے ساتھ احسان کیا
 جاتا ہو اور بدتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برائی کی جاتی ہو حضرت سعوف رضی اللہ عنہ کی جو اولیایہ کرام کے
 پیشوا تھے عید کے دن ایک درخت کے تل پہل جہن سے تھو اور لوگ نماز عید اور غسل وغیرہ کی طہاری میں مصروف
 تھے ایک شخص نے ان کو بوجہ یہ تم عید کے دن کیا کر رہے ہو انہوں نے کھان میں نماز کی نیت سو گھر سے نکلتا ہوا راہ
 میں بچے تل کھیلنے ہوئے ایک بچہ انہیں تیسیم ہتا وہ رو رہا تھا کہ میرے پاس نہ کھلے نہ ہے نہ عید کے کپڑے میں اگر
 میرا باپ زندہ ہوتا تو مجھے بھی یہ چیزیں دیتا مینے یہ دیکھ کر نماز کا ارادہ ترک کیا اب بن ہر اس وقت کہ پہل
 جنوں کا اور شام کو اسکو بیکر گیند اور کچھ کھلو نا خرید کر کے اس یتیم بچے کو دوں گا تا کہ اسکا رنج و شکار بیکم ہو
 سبحان اللہ اولیاء کرام کے کام لیے ہی ہوتے ہیں رحم و شفقت و کرم کے بغیر کہیں ایمان کامل نہیں ہوتا اگرچہ
 لَا كِبَرُ فِي عِبَادَةِ الرَّسُولِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 عَالَ ثَلَاثَةَ مَنَ الْأَيَّامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَةً وَصَامَ نَهَارَهُ وَعَالَ أَرْحَ لَنَاهُ اسْفَفَ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ وَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَيْنِ كَمَا تَكُنِ الْخَتَانِ وَالصَّقْ أَصْبَعِيهِ الشَّابَّةُ مَا لَوْ سَطَى عَبْدُ اللَّهِ بْنِ
 عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین یتیموں کی پرورش کرے اسکو ایسا ثواب ہوگا جیسے
 رات کو عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے اور صبح کو اور شام کو اپنی تلوار کو کہیں کچھ جادو کا دے اور میں اور وہ جنت
 میں اس طرح رہیں گے بھائی بھائی ہو کر جیسے یہ دونوں نہیں ہیں اور آپ نے اپنی کلمے کی اونگلی اور بیچ کی انگلی کو بلیاف
 اگرچہ پیمبر کا درجہ اور وہ زیادہ ہے مگر یہ آپ نے سب الفد کے طرز پر فرمایا کہ تیسیم کا پرورش کرنا والا میرے ہم درجہ ہوگا
 اور بعضوں نے کہا شاید کسیر وقت یہ بات ہو جاوے لیکن ہمیشہ کے لیے نہ ہوگی اور انبیاء کا درجہ حضور بلند رہیگا اور
 بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ کہ معنی ہونے میں وہ میرے برابر ہے اگرچہ درجہ ہساکم ہو مینے دونوں کا
 صنفی ہونا یقینی ہے اگر ایمان پر خاتمہ ہو اور بعضوں نے کہا بیچ کی اونگلی کلمے کی اونگلی سے بڑی رہتی ہے اگر
 میں شہارہ ہو گیا کہ پیمبر کا درجہ بڑا ہوا ہے غرض اس حدیث کو تیسیم کی پرورش کی بڑی عظمت ثابت ہوئی اور

سبارک ہین وہ جو تین تین زیادہ یتیموں کی پرورش کریں **بَابُ** مَا طَهَّرَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ رَاهِ مِّنْ رَّوَاكِنَا كِبْرًا
 وغیرہ دو در کرنا (حدیث میں افوی ہے یعنی جس سے تکلیف ہو راہ چلنے والوں کو) **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَنْتَقِمَ بِهِ قَالَ اغْزِلْ الْأَذَى عَنِ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ أَبُو بَرزہ سلمی نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا مجھے کو ایسا امر بتائی جس سے مجھ کو فائدہ ہو آپ نے فرمایا مسلمان کی راہ سے تکلیف
 دینے والی چیز دو در کر دے **ف** حبس کا ٹاٹا کچرا وغیرہ اگر راہ میں گدھا ہو یا کنواں تو اسکو بہرہ دے یا اس میں سینہ لگا دے
 تاکہ کوئی مسلمان اندھیرے میں اس میں گرنے جادی یہ حدیث اصل ہے سفید عام کاموں کی خواہ میں جیسے شکر کا بنا
 شکر پر روشنی کرنا ستر بنانا پل بنانا کنواں بنانا یہ سب اس قسم کے ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلَى الطَّرِيقِ غُصْنٌ نَتَجَوْهُ يُوْذِي النَّاسَ فَأَمَّا طَهَّرَ رَجُلٌ فَاَدْخَلَ الْجَنَّةَ -
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ میں ایک دھرت تھا جسکی ڈالیاں لوگوں
 کو اذیت دیتی تھیں (یعنی چلنے والوں کو) ایک شخص نے ان ڈالیوں کو نکال ڈالا وہ جنت میں گیا **ف** حدیث سے
 معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان مرنے ہی جنت میں جاتے ہیں اور کافر دوزخ میں اور قیامت تک وہیں رہیں گے لیکن
 اپنے خاص خاص مقام میں جو انکے پہلے ہوئے ہیں شہر اور حساب کتاب کے بعد عبادت کے اہل مثال ایسی ہے جیسے
 زیر دیاقت فیصدی سب طرح کی دریافت سے پہلے محبس کے ایک ہی مقام میں رکھے جائیں پھر فیصلہ ہوئے بعد
 کوئی کالم یا باقی بھیجا جاتا ہے کوئی سخت صبر میں رہتا ہے کوئی ہلکے صبر میں کوئی سخت مشقت میں اور یہی
 مذہب اجماع ہے اہل حدیث اور محققین کے نزدیک حبس اور پگڈنڈہ جکا دوسری روایت میں ہے کہ ایک عورت دوزخ میں
 گئی ایک بلی کی وجہ سے اور آپ سب معراج میں دوزخ کے اندر بہت گنہگاروں اور کافروں کو دیکھا اللہ دوزخ
 سے بجا دے **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنَاتٍ
 وَسَيِّئَاتٍ فَأَمَّا كَثُرَتْ فِي الْحَسَنَاتِ أَعْمَالُهَا أَلَا ذِي يُخَفِّعُ عَنِ الطَّرِيقِ وَلَا أَمِيَّتٌ فِي سَيِّئَاتِ أَعْمَالِهَا فَتُخَافُ فِي
 الْمَسْجِدِ لَا تُدْفِنُ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فرمایا میری امت کے اعمال
 میرے سامنے پیش کیے گئے انہیں نیک عمل ہی تھے بری ہی تھے میں نے نیک عملوں میں یہی دیکھا رام سے
 تکلیف کی چیز کو ہٹانا اندھرو اعمال میں یہی دیکھا مسجد میں تو کن یا ریت نکالنا (ملغم) اور اسکو دفن نہ کر دینا یہ
 وجہ ہے کہ مسجد کعبہ ہو اس میں رہتی ہو تو تو تک کر سٹی میں دبا دیوے **بَابُ** تَقْوِيَةِ صَدَقَةِ الْمَدَارِ بِالْمَنَى
 صدقہ کی فضیلت **عَنْ** سَعْدِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءَ سَعْدُ

مباحش در پی آزار ہر چہ خواہی کن
کہ در شریعت ما غیر ازین گناہ نیست

حافظ صاحب کے اس شعر پر بعض نادانوں نے اعتراض کیا ہے کہ بہت سوا اور ایسے ہیں جن میں کسیکو تکلیف نہیں لیکن شریعت میں وہ گناہ ہیں جیسے شراب پینا نماز کو ترک کرنا روزہ چٹ کرنا اور اسکا جواب یہ ہر کہ کل گناہ اترا ہیں اور دوسرے بھائی کے لیے یا اپنے لیے ان گناہوں میں اپنے نفس کو آزار دینا ہے اسکو عذاب کا مستحق کرنا ہے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصْغُفُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْرًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ قِيمَةُ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ يَقُولُ أَمَانْتُكُمْ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتُمْ فَسَقَيْتُمْ نَزْوَةً قَالَ فَيُسْفَعُ لَهُ دَيْرُهُ الرَّجُلُ يَقُولُ أَمَانْتُكُمْ يَوْمَ نَادَيْتُكَ طَهُّورًا تَكْتُمُ لَكَ قَالَ ابْنُ مُكْرِيمٍ وَيَقُولُ يَا فَلَانُ أَمَانْتُكُمْ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا إِذْ هَبَّتْ لَكَ تَكْتُمُ لَكَ انس بن مالک سے روایت ہو فیارت کے دن لوگوں کی صفیں لگائی جا دیں گی اور ان میں میری ردیت میں کہ نسبت والوں کی صفیں لگائی جا دیں گی ہر ایک شخص و ذرخ والوں میں اپنے گذریگا اور ان میں ایک شخص سے کہو گا اے فلاں تجھ کو یاد نہیں کہ ایک دن تو نے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھکو ایک گھونٹ پانی پلایا تھا (اور وہ کہے گا بیشک) آخر وہ اسکی شفاعت کریگا رمالک کی جناب میں اور یہ و زخی اسکی شفاعت کی وجہ سے بخشید یا جاوے گا اور ایک اور و زخی ادھر سے نکلیگا اور حسب والوں میں سو ایک شخص سے کہیگا تجھکو یاد نہیں میں نے تجھ کو پانی دیا تھا طہارت کے لیے بہرہ اسکی شفاعت کریگا و احمدیث سے پانی دینے کا ثواب بہت ثابت ہوا آدمی کو کیا ثواب کو بھی یہ وہ پیسا ہو پانی پلانا چاہیے اور جو لوگ سخی مسلمان ہوتے ہیں وہ پانی کو کبھی بند نہیں کرتے۔ فسوس ہے کہ ابن زیاد بد مذلو اور اسکے ہمراہین اشقیائے جو شخص افضل الناس تھا اور اقرب الی اللہ ساری دنیا میں اور قائم مقام جناب سالات مآب یعنی جناب امام حسین علیہ السلام اوہنی کو پانی نہ دیا نہ انکے ننھے ننھے بچوں اور مردوں کو یہاں تک کہ ہر سب پاس کیمالت میں شہید ہوئے حالانکہ بیان فرات کا دریا بہ رہتا تھا جس میں سے گدے اور کتے تک پانی پیتے تھے لیکن اہل بیت رسالت پر پانی کی یہ نگلی خدا اون سے سمجھ کر کیا یہ لوگ مسلمان تھے ہرگز نہ

عبادت کرو اور سلام کو فاش کر دو عمارتوں کا جس نے قرن باقرین کین اس پر ایمان الٹا کر لیا ایک تو انصاف اپنے نفس سے دوسرے سلام کرنا ہر ایک شخص کو تیسے خرچ کرنا انگلی کے وقت اسکو نکالنا بخاری سے موقوف اور دوسرے نے مرفوعاً **باب** رَدِّ السَّلَامِ سَلَامُ کا جواب دینا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي تَلْحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَهُ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے سجدے کے کوئی مہین اس نے نماز پڑھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر آیا اور آپکو سلام کیا اپنے فرمایا **عَلَيْكَ السَّلَامُ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيْلَ يَهْرُأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَلَاكَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ** اور علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہیں اور منہ پر کہا **وَعَلَيْكَ السَّلَامُ** درجۃ اور برکاتہ و شخص غائب کی طرے جب سلام پہنچایا جاوے تو ایسا ہی کہے اور بعضوں نے کہا یوں کہو **عَلَيْكَ السَّلَامُ** حدیث سوریہ ہی نکلا کہ اجنبی عورت کو سلام کہلا بھیجا درست ہے جب کسی فتنہ کا ذمہ ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ کمال فضل اور علو درجہ کہ روح القدس نے انکو سلام کہلا بھیجا اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور الفت کی وجہ ہے تھا جو آپکو ان کے ساتھ تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہا **باب** رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ ذمی کافروں کے سلام کا جواب عَنْ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ كُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ جَنَابُ اسْتِ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم کو اہل کتاب (یہود یا نصاریٰ) سے سلام کہے تو تم صرف **عَلَيْكُمْ** کہو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَتَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنْ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ جَنَابُ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر یہود کے کہ لوگ آئے اور کہا **السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ** آپ نے فرمایا **وَعَلَيْكُمْ** یہ انکی شرارت تھی کہ سلام کے بدل سام کا لفظ کہا سام کہتے ہیں موت کو تو **السَّلَامُ عَلَيْكَ** کہنے سے یہ ہوئی تم کو جو ایک جہد دعا ہے آپ نے جواب میں صرف **وَعَلَيْكُمْ** فرمایا یعنی تمہیں یہ وجہ کوئی کافر سلام کرے تو جواب میں صرف **وَعَلَيْكُمْ** کہے۔ کسی روز کا عرصہ ہوا ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت میری سانسے ہو گندی اور انہوں نے مجھ کو سلام کیا میں نے اسی صہیت کو یاد کر کے جواب میں **وَعَلَيْكُمْ** کہا عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُ عَبْدًا إِلَى الْيَهُودِ فَلَا يَسُبُّهُمْ وَلَا يَسَلِّمُ عَلَيْهِمْ فَلَا

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَنَّبِي سَ رُوِيَتْ هَ اَنْ حَضْرَت صَلِي اَسْمَ عَلِيْهِ وَسَلَمُ نَ فَرَا يَ اَمِنْ كُلِّ سَوَار
 هُوَ كَرِيْمٌ وَيُوْنُ كَ اَسْ جَاوَنَ كَا تَوْتَم اَسْنِ هَلْ سَلَامُ سَت كَرُوْبِي هَ تَم كَرُوْ سَلَامُ كَرِيْن تَوْجُوْب اَمِنْ وَعَلَيْكُمْ كَرُوْف
 اَبَا اَكْرَاوْنُوْن نَ سَلَامُ كَا لَفْظُ بُوْلَا تُوْ عَلِيْكُمْ كَا مَعْنِيْ يَهْ يُوْ كَا كَهْ نَسِيْر هِيْ سَلَامُ اُوْرُوْ بَشَرَاتِ سَ سَلَامُ كَا لَفْظُ بُوْلَا
 تُوْ سَلَامُ نِسْنِ سَوْتِ هِيْ اَنِيْر لُوْ سَ كِيْ **بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّيْبِيَّانِ وَالْزَيْبَانِ** بِحُوْن اُوْرُوْ رُوْن كُوْ سَلَامُ كَرِيْ كَا
 بِيَان **حَكْنُ اَكْتِرِ قَالِ اَنَا نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ وَحُجْنُ صَيْبِيَّانُ فَسَلَّمْ عَلَيْنَا اَسْنِ سَ**
 اَسْمَ عَزْ سَ رُوِيَتْ هَ اَنْ حَضْرَت صَلِي اَسْمَ عَلِيْهِ وَسَلَمُ هَا رِيْ اَسْ اَسْ اُوْرُوْ سَ كِيْ تَهْ اَسْ فَرَا يَ اَسْمَ عَلِيْكُمْ عَكْنُ
 اَسْمَا يَنْدِيْ تَزِيْدَا قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمْ عَلَيْنَا اَسْمَا سَت
 يَزِيْدِيْ رُوِيَتْ هَ اَنْ حَضْرَت صَلِي اَسْمَ عَلِيْهِ وَسَلَمُ هَا رِيْ رِيْ كَزِيْ عُوْرُوْ نِيْر سَ تُوْ فَرَا يَ اَسْمَ عَلِيْكُمْ اَسْمَا سَت
 سَ مَعْلُوْمُ هُوَا كَهْ اَجْنَبِيْ عُوْرَت كُوْ سَلَامُ كَرْنَا اُوْرُوْ سَ كُوْ جُوْب دِيْنَا دَرِسْتِ هِيْ اُوْرُوْ بَعْضُوْن لُوْ كَا يَهْ اَنْ حَضْرَت صَلِي اَسْمَ عَلِيْهِ
 سَلَمُ كَا فَاصْهَ تَا كِيُوْ كَهْ اَبْ فَنَسَ سَ مَحْظُوْطِ تَهْ اُوْرُوْ كُوْن كُوْ اَجْنَبِيْ عُوْرَت كُوْ سَلَامُ كَرْنَا دَرِسْتِ نَسِيْن اُوْرُوْ كُوْ سَلَامُ
 كَرُوْ تُوْ عُوْرَت كُوْ جُوْب دِيْنَا صُرُوْ نَسِيْن مَكْرُوْبِيْ هَ عُوْرَت بُوْ رِيْ هُوَا كَرُوْ سِيْ فَنَسَ كَا وَرُوْ مَاتَرَجَمَ كَسْتَا هِيْ
 سَلَامُ مِيْن جُوْ شَرِيْعَت كُوْ مَوَافِقُ هُوَا كَرُوْ سِيْ فَنَسَ كَا وَرُوْ نَسِيْن اُوْرُوْ صَحَابِيْ عِيْنَهْ اَزُوْ اَجْ مَطْلَرَات كُوْ سَلَامُ كَرُوْ تَهْ اُوْرُوْ هَ اَنْ
 كِيْ سَلَامُ كَا جُوْبِيْ نَسِيْن اَسْ مِيْن بُوْ رِيْ هُوَا جُوْبَان كِيْ كُوْ سِيْ قَيْدِ نَسِيْن هِيْ اُوْرُوْ شَرْتِ جِيْر لِيْ نَ حَضْرَت عَاثَرَهْ رَهْ كُوْ
 سَلَامُ كَمَلَا هِيْ جَا بِيَا اُوْرُوْ كَزِيْدَا **بَابُ اَكْرُوْ سِيْ مِيْن كَا فَرَاوْ رَسُلَانِ دُوْنُوْنِ هُوْن اُوْرُوْ كُوْ سِيْ وَهَان جَاوَسَ تُوْ**
 يُوْن كُوْ اَسْمَ عَلِيْ سَن اَتَعِ اَلْهَدِيْ **بَابُ الْمَصَافَحَةِ مَصَافَحَهْ كَا بِيَان (يَعْنِيْ هَانَهْ مَلَانِيْ كَا) عَكْنُ**
 اَلنَّسْبُ سَالَا لِيْ قَالِ قُلْنَا يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَسْتَحْبِبْ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالِ لَا قُلْنَا اَيُّهَا تُوْ بَعْضُنَا بَعْضًا قَالِ
 لَا وَلَكِنْ تَصَافَحُوْا اَلنَّسْبُ بَن اَمَكْ ضَيْ اَسْمَ عَزْ سَ رُوِيَتْ هَ اَنْ عَزْ عَرْضُ كِيَا يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ كِيَا (مَلَا فَا تَكَبُوْت)
 هِيْ مِيْن سُوْر اِيْ كَهْ جِكُوْ دُوْر كِيْ كِيْ اَسْ اَسْ فَرَا يَ اَمِنْ رِيْ كَهْ سِيْدَا رِيْ كَرُوْ سَلَامُ عَلِيْكُمْ كِيْ هِيْ هِيْ مِيْن عَزْ
 كِيَا كِيَا هِيْ مِيْن اِيْ كَهْ دُوْر كِيْ سَ كِيْ لُوْ (مَلَا فَا تَكَبُوْت) اَسْ فَرَا يَ اَمِنْ اَلْبَتَهْ مَصَافَحَهْ كَرُوْف اَسْمَا سَت
 يَهْ نَكَلَا كَهْ مَصَافَحَهْ سِيْطَحْ سَلَامُ كَبُوْتِ جِكُنَا دُوْنُوْنِ مَكْرُوْهْ اُوْرُوْ ظَلَامُ سَدْتِ مِيْن لِيْ كِيْن مَغْرَبَ جَبْ كُوْ سِيْ اُوْرُوْ فَا سَ
 مَصَافَحَهْ مَسْنُوْنِ هِيْ كِيُوْ كَهْ اَنْ حَضْرَت صَلِي اَسْمَ عَلِيْهِ وَسَلَمُ نَ مَصَافَحَهْ كِيَا زِيْدِيْن عَاثَرَهْ اُوْرُوْ جُوْ فَرِيْن اَلِيْ طَالِبِ هِيْ جَبْ
 مَصِيْبَ سَ لُوْثُ كَرَا كُوْ اُوْرُوْ بَعْضُوْن لُوْ كَا نَغِيْر مَغْرَبَ اَلْكُوْ سِيْ مَصَافَحَهْ دَرِسْتِ هِيْ اَكْرُوْ سِيْ فَنَسَ كَا وَرُوْ هُوَا دُوْ كَرُوْ
 اَسْ مِيْن اَكْرُوْ سِيْ هُوْن حَرَفِ اَنَا رِيْ مِيْن هُوْن تُوْ مَصَافَحَهْ مَكْرُوْهَ هِيْ اُوْرُوْ اَنْ حَضْرَت صَلِي اَسْمَ عَلِيْهِ وَسَلَمُ نَ اُوْرُوْ

اور حرّام اور ہمارے زمانہ میں بہت کچھ اور لوگ اس سے منع نہیں کرتے جس کا انجام یہ ہو گیا ہے کہ اب لوگ اولیاء اللہ کی قبروں کو سجدہ تک کر لینگے ہیں حالانکہ سجدہ غیر خدا کے لیے مطلقاً حرام ہے اور سجدہ عبادت غیر خدا کے لیے بالاتفاق کفر ہے **عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَلُوا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَّيْهِ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ** سے روایت ہے یہود کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آپ کا ہاتھ چوما اور آپ کے پاؤں چومیے اور دوسری روایتوں میں بھی یہ وارد ہے کہ لوگوں نے آپ کے ہاتھ اور پاؤں چومی آپ خاموش ہو رہی اس سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص صاحب فضیلت اور علم اور صاحب تقویٰ اور عبادت ہو تو اس کے ہاتھ اور پاؤں چومنا درست ہے لیکن دنیا دار امیر اور نوابوں کے پاؤں چومنا کیسے جائز نہیں کہا اود ایک جماعت علمائے یہ کہا ہے کہ پاؤں چومنے کا جواز خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی کے پاؤں چومنا درست نہیں ہے مگر اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں ہے اور بہت بزرگوں کو یہ منقول ہے کہ انہوں نے دوسری بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور امام مسلم نے امام بخاری کے ہاتھ چومیے اور کہا کہ مجھے اجازت دو اپنے پاؤں چومنے کی غرض خدا کے واسطے اگر کسی مقرب بندہ کو جو خاصانِ خدا میں ہو ہاتھ اور پاؤں چومے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے نہ غریبیکہ یہ چومنا سجدہ کے طور پر نہ ہو اور نہ سجدہ کے مشابہ ورنہ وہ حرام ہوگا اور ہر ایک بزرگ کو لازم ہے کہ اس فعل کو لوگوں کو اور اپنے معتقدوں کو منع کرے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو منع کیا تھا جب معاذ نے آپ کو سجدہ کیا تھا اور یہ سجدہ تحیت تھا نہ سجدہ عبادت اور ملائکہ کا سجدہ حضرت آدم کو اور یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کا سجدہ حضرت یوسف کو وہ بھی سجدہ تحیت تھا اور اگلی غرضعتوں میں ثابۃ درست ہوگا لیکن ہماری شریعت میں سوا خدا کے اور کسی کو سجدہ کہنا حرام ہو گیا خواہ سجدہ تحیت ہو سجدہ عبادت **بَابُ الْأَسْتِیْلَانِ** اند جانے سے پہلے اجازت لینا **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا دَخَلْنَا الْبَيْتَ قَالَ اسْتَأْذِنُوا لَنَا نَحْنُ الْبُيُوتُ لَمَّا دَخَلْنَا الْبَيْتَ قَالَ اسْتَأْذِنُوا لَنَا نَحْنُ الْبُيُوتُ لَمَّا دَخَلْنَا الْبَيْتَ قَالَ اسْتَأْذِنُوا لَنَا نَحْنُ الْبُيُوتُ** لَمَّا دَخَلْنَا الْبَيْتَ قَالَ اسْتَأْذِنُوا لَنَا نَحْنُ الْبُيُوتُ لَمَّا دَخَلْنَا الْبَيْتَ قَالَ اسْتَأْذِنُوا لَنَا نَحْنُ الْبُيُوتُ لَمَّا دَخَلْنَا الْبَيْتَ قَالَ اسْتَأْذِنُوا لَنَا نَحْنُ الْبُيُوتُ

تین بار کنگاری یا گہر والے کو آواز دیو اگر تینوں بار میں گہر والا جواب نہ دیو تو لوٹ آؤ لیکن بغیر اجازت کو اندر گستا
درست نہیں اور یہ امر ضروری ہو سیکے کہ آدمی اپنے مکان میں کہی کنگا کنگا ہوتا ہے کہی اپنی بی بی یا لڑکی سے
کسی اور کام میں مصروف ہوتا ہے پس اگر بے پکاری چلے آنا درست ہو تو بڑی خرابی ہوگی اور اب متذیب اخلاق میں
یہ داخل ہو گیا ہے کہ کسی شخص کو حجرو یا مکان میں بغیر اجازت پر اور اطلاع دیے نہیں گتے اور جو کوئی اسکے خلاف
کرے اسکو میرت اور باحق اور بیوقوف جانتے ہیں اور شریعت میں ہی ایسا ہی حکم ہے کہ اجازت لیکر اندر
گستا چلیے اور جو لوگ رات دن گہر میں اندر جاتے آتے رہتے ہوں انکو ہر وقت اجازت لینا ضرور نہیں لیکن
تین وقت انکو بھی اجازت لینا چاہیے ایک تو فجر کی نماز سے پہلے دوسرے دوپہر کے وقت جب لوگ اپنے کمرے
اتار کر راحت کرتے ہیں تیسرے عشا کی نماز کے بعد جیسے قرآن شریف میں وارد ہو اور قرآن میں صاف حکم
ہے لا تذخلوا بیتا غیر بیکم حتی تستأذنا علیہما یعنی اپنے گہر کے سوا دوسرے گہر میں نہ
گہو بیانا تک کہ استیناس کرو اور سلام کرو گہر والوں پر اور استیناس کا بیان آگے آتا ہے لیکن انکو
اجازت نہیں ملی دینے حضرت عمر نے جواب نہیں دیا ا وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے انکے پیچھے سیکو بھیجا اور ہمارا جواب
تم واپس کوں چلے گئے انہوں نے کہا میں نے استیذان کیا جیسے اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا تین
بار اور آپ نے یہ فرمایا کہ اگر تین بار میں نہ نکو اجازت دی جاوے اندر آئیگی تو جاؤ و نہیں تو لوٹ جاؤ حضرت عمر نے
کہا ا حدیث پر تم اور کوئی شخص گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ آیا کروں گا رہنے تم کو تنبیہ کروں گا فیصل حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کا احتیاطا تھا حدیث کو مضبوط کر نیکے لیے ورنہ ابو موسیٰ شہری فقہ تھے اور صحابی تھے انکی
اکیلی روایت کافی تھی ابو موسیٰ اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور انکو قسم دی (کہ اگر کسی نے یہ حدیث سنی ہو تو
میرے ساتھ اسکی گواہی دیوے) ان لوگوں نے ابو موسیٰ کے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے بھی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ کو چھوڑ دیا **عَنْ أَبِي أَيُّوبَ**
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ كَمَا إِسْتَبْدَأُ قَالَ تَكَلَّمُوا الرَّجُلَ سَبْعِينَ وَ
تَكْبِيرَةً وَتَحْمِيدَةً وَتَعْظِيمَةً دُونَ أَهْلِ الْبَيْتِ ابواب الفارسی سرودیت ہے مجھے عرض کیا یا رسول اللہ
سلام تو ہمیں معلوم ہے لیکن استیناس کیا ہے جو قرآن میں آیا ہے کہ دوسرے گہر میں مت داخل ہو
جب تک سلام اور استیناس نہ کرو) آپ نے فرمایا استیناس یہ ہے کہ آدمی سب جان اللہ کہے اور اللہ اکبر اور الحمد
اور کنگاری اور خبر کر دیوے گہر والوں کو کہ میں آتا ہوں **ف** یہی طریقہ ہے سونین صالحین اور مہذب

اخلاق والوں کا اور صاحبان عقل ہدایت اور تربیت یافتہ لوگوں کا لیکن جو لوگ جاہل اور بیوقوف اور بڑبڑت میں وہ بغیر
 پکار کر دوسرے گہر میں گم رہتے ہیں یہ فریاد اور غار ہوتے ہیں **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْخَلَانِ مَذْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَذْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا أُنْكَيْتُ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّيُ يَتَخَنَّنُ بِي جُنَابًا لِمِنْ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِرُّ دِيتِ هِيَ الْخُفْرَتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْ جَانِبِي مِيرْ دُرُوقَتِ مَقَرَّتْ تَهْ اَيْتِ اَتِ كُو اَوْرَا بَك مِنْ كُو تُو
 مِيْنِ جِبِ اَتَا اَوْرَا بَ نَا زِ پُتْ تَهْ تَهْ تَهْ (اور میں باہر سے اذن چاہتا اور آپ جواب مذکور سکتے ماری دجو اور آپ کہنگا
 دیتے اس سے معلوم ہوا کہ خفرت کے نماز میں کہنگا زنا درست ہے اور جس نے کہا ہے کہ کہنگا کرنے سے
 نماز فاسد ہو جاتی ہے وہ محدث سے غافل ہے **عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 مِنْ هَذَا اَنْقَلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَنَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِرُّ دِيتِ هِيَ الْخُفْرَتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْ جَانِبِي مِيرْ
 اَنْ حَضَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اندر انیکا) آپ کے ارکان کے اندر سے پوچھا کون ہو میں نے کہا میں اچھے اس
 زمانہ میں اکثر لوگوں کا معمول جو زبان پر کوئی پوچھتا ہے کون تو وہ کہتے ہیں میں ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا میں تو میں ہی ہوں (میں نے کہا) کون ہے اپنا نام لینا چاہیے تاکہ صاحبی نہ پہچان لے کہ کیونکہ
 آواز سے اکثر پہچاننا دشوار ہوتا ہے) **بَابُ الرَّحْلِ يُقَالُ لِكَيْفَ اصْبَحْتَ اَوْ مِيْنِ بُوْنِ بُوْجْ اَتَا بِنِيْ مَجْمُوعِيْ
 كِيْ عَمْرٍ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اصْبَحْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَحْيِيَانِ رَحْلٍ لَكَ يُصْبِحُ صَائِمًا وَلَهُ
 يَعُدُّ سَقِيمًا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِرُّ دِيتِ هِيَ الْخُفْرَتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْ جَانِبِي مِيرْ دُرُوقَتِ مَقَرَّتْ تَهْ اَيْتِ اَتِ كُو اَوْرَا بَك مِنْ كُو تُو
 صبح کی اس خبر کو نے جس نے نہ روزہ رکھا نہ کسی بیماری کی عیادت کی ف ب اپنے اپنی تقصیر ظاہر کی خداوند کے
 جنب میں کہ باوجود اسکے کہ میں نے روزہ نہیں رکھا بیماری پر سی نہیں کی لیکن ماک کا احسان ہے کہ میری صبح
 خیریت کر سکتا اس نے کرائی سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود کثرت عبادت اور ریاضت اور قرب
 الہی اور گناہوں سے پاک اور صاف ہو نیکی اپنی تقصیر کا اقرار اور ان کے نعمتوں کا اظہار کرنے تھے تو اور کسی
 بندہ کی کیا مجال ہو جو اپنی عبادت اور طاعت اور تقویٰ پر نازان ہو یا اللہ میرے اگلے بندہ کو تیری عبادت میں اپنا
 قصور ظاہر کرنے تھے اور ہم تو ایک کام ہی عمر بہر میں ایسا نہ کر سکے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو اور
 نہ آئندہ توقع ہے لیکن تو محض اپنے فضل و کرم سے ہم کو کھانا اور پلانا ہے اور خیریت اور عافیت سے ہماری صبح اور
 شام گذارتا ہے ہم تیرے اس احسان اور نعمت کا کیا شکر کریں اگر ہمارے بدن پر ہر دیان زبان ہو اور ہر ایک زبان
 میں کر ڈر زبان ہو یہی فو ت ہو تو ہی تیری نعمتوں کا ایک ذرہ برابر بھی شکر ہم سے ادا نہ ہو سکا گاہے خاموشی اختیار******

یہ سنائی سنت عنک مالک بن حمزہ بن ابی اسید الساعدی عن ابیہ عن جده ابي اسيد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعبار بن عبد المطلب ادخل عليهم فقال السلام عليكم قالوا وعليك السلام ورحمة الله وبركاته قال كيف اصبحتم قالوا بخير محمد الله فكيف أصبحت يا نبيا دينا يا رسول الله قال اصبحت بخيرا حمد الله بغير عجز من رويت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب انکو باپیں تشریف لے گئے السلام علیکم اور انھوں نے کہا علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اپنے فرمایا کیف اصبحتم میں صبح کیسے کی اور انھوں نے کہا بخیر الحمد للہ یعنی خیریت کے ساتھ اللہ کا شکر کرتے ہیں اور آپ کیسے صبح کی آپ پر مبارکمان باب قربان ہوں یا رسول اللہ اپنے فرمایا بخیر الحمد للہ یعنی صبح کی نیکی خیریت کے ساتھ الحمد للہ باب اذا اتاكم كرم قوم فاكدم حبيب قوم كاغرت والافخر او تو اسکی عزت کرنا چاہیے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتاكم كريم قوم فاكدموه ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تماری بائیں ستیقم کاغرت دار آدمی تو اسکی عزت کرو ف یعنی ہر شخص سے اسکے مرتبے کو موافق بناؤ کہ جسے دوسری روایت میں ہے کہ ایک فقیر حضرت عائشہؓ پاس آیا انھوں نے اسکو ایک ٹکڑا روٹی کا دیدیا یہ اور ایک شخص آکر گھر سے پرسوا ہو کر تو انکو اپنے ساتھ کھلایا لیکن کافر اور فاسق اس میں کسی مستثنیٰ نہ ہو کہو کہ کافر کی تعظیم کفر ہے اور دوسری حدیث میں جس نے بدعتی کی توبہ کی اس نے مدد کی سلام کے ڈالنے پر باب تثيبت العاطين حينك كما جواب عن انس بن مالك قال عطس رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فنشمت احداهما او سمت ولم ينشمت الاخر فقيل يا رسول الله عطس عندك رجلا فان نشمت احداهما ولم تنشمت الاخر فقال ان هذا احمد الله واياهذا الكه يحمد الله انس بن مالك سے روایت ہر دو شخصوں نے چھینکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے ایک کو جواب دیا یعنی یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ آدمی سوچنے آپ کے سامنے چھینکا اور آپ نے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہیں دیا آپ نے فرمایا اس کو الحمد کہ تمہارا چھینکنے کے بعد تو میں نے اسکو جواب دیا اور اس نے الحمد نہیں کہا (تو اسکو جواب دیا حاضر و غائب) عن بلال بن سمية بن الأكوع عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليثبت العاطر ثلثا فما زاد فهو مكر كرم سلمة بن اكوع سے روایت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والے کو بہتر بات جواب دیوے اگر اس سے زیادہ چھینکے تو اسکو کام ہے ف اب جواب دیا ضرور یا سنت ہوکہ نہیں

لیکن سب سے پہلے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيُرِدْ عَلَيْهِ مِنْ حَوْلِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَلْيُرِدْ عَلَيْكُمْ هُدًى يَكُمُ اللَّهُ وَيُصَلِّحْ بِهَا لَكُمْ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے چھینکے تو یوں کہے الحمد للہ اور جو اس کے پاس بیٹھیں وہ کہیں یہ رحمت اللہ ہے اور ان کو جو ابویہ سے بیٹھیں کہم اللہ ویصلح بکم باب اگر اہم الرجل جلیسہ آدمی اپنے ساتھی کی خاطر داری کرے عن النّس بن مالک قال کان النّبی صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهُ لَمْ يَصِرْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونُ هُوَ الَّذِي يَنْصَرِفُ وَإِذَا صَالَحَهُ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونُ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُهَا وَلَمْ يَمْتَقِدْ مَا يَرْكَبُكَ جَلِيسًا لَقَطُ النّس بن مالک سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے ملے تو اباسرے اس سے نہ ہراتے یہاں تک کہ وہی موندہ بہر تار اور چلے تار اور جب آپ کسی کو مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے نہ نکالتے یہاں تک کہ وہی نکالتا اور آپ اپنے کسی ساتھی کو سامنے کہیں باؤن نہیں پہلائے و یتذیب اور انسانیت ہے کہ آدمی دوسرے آدمی کی طرف باؤن نہ پہلائے لیکن بھاری باوصف اتنی تہذیب کے اس خصلت کے عاری ہیں اور جانوروں کی طرح دوسرے کی طرف باؤن کر کے بیٹھتے ہیں اب یہی تہذیب میں داخل ہے کہ بیٹھنے میں کسی کی طرف پیٹ نہ کرے البتہ اگر صلح ہو یا صفین ہوں تو مضائقہ نہیں باب مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسٍ فَدَجَّ هُوَ أَحْوَجُ مِنْ مَنْ خَصَّ كُنْجَلًا سے کٹر اور جواب سے پہلوٹ کر آدمی تو وہ اُس جگہ کا زیادہ حقدار ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيَّ الْوَبَرِيْرُ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی جگہ سے اُٹھ جائے (جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا) وہ اُن سے کہتا ہو کہ اس کی نیت رکھتا ہو کہ وہ لوٹ کر آدمی تو وہ زیادہ حقدار ہے اس جگہ کا کہ بہ نسبت نے ٹھہر کر جو اس جگہ میں بیٹھا ہے اگر نیا شخص وہاں بیٹھ گیا ہو تو یہ اس کو اڑھا سکتا ہے اور اس کو اڑھ جانا چاہیے اور بعضوں نے کہا یہ سبھا ہے نہ وجوہا اور ہر حال میں کسی مسلمان سے جگہ اگر نہ درست نہیں) باب الْمَعَاذِيرُ عذر کرنے کا بیان عن جردان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ بِعَذْرَةٍ لَمْ يَقْبَلْهَا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَتِهِ صَاحِبِ يَكْسٍ حِوَانٍ سے روایت ہے اگرچہ ہے اس کے صحابی ہونے میں اور ابن حبان نے اس کلمات تابعین میں لکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے بھائی سے عذر کرے اور وہ قبول نہ کرے (یعنی اس کا قصود معاف نہ کرے) تو اس پر ایسا گناہ

ہوگا جیسے محصول لینے والے پر ہوتا ہے و جو سودا گروں سے محصول لیا کرتا ہے اکثر اس سے ظلم سرزد ہوتے ہیں اور لوگوں کے حقوق اس پر قائم ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ نوکری اچھی نہیں ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ وہ جنت میں نہیں جاویگا **عَنْ جَدَّانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مِثْلَهُ جَدَّانِ سَوْدَسِي رَوَيْتَ هِيَ أَيْسَى هِيَ **بَابُ الْمَزَاحِ** مزاح کرنے کا بیان و مزاح کہتے ہیں مذاق اور دل لگی یعنی ہٹھول کو یہ درست ہے بشرطیکہ جھوٹ نہ بولے اور کہی کہی کرے نہ یہ کہ ہمیشہ یا اکثر مذاق کیا کرے کیونکہ اس کا ریتے انہیں سے گارا اور اس کا دل خراب ہو جاویگا اور خدا سے غفلت پیدا ہوگی **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِي تَجَارَةٍ إِلَى بَصْرَى قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ دَعَا نَعِيمَانَ وَسُوَيْبُ بْنُ حَرْمَةَ وَكَانَ نَاشِطًا بَدَلًا وَكَانَ نَعِيمَانُ عَلَى لَوْدٍ وَكَانَ سُوَيْبُ رَجُلًا فَزَحَّاقًا فَقَالَ لِنَعِيمَانَ أَطْعَمَنِي قَالَ حَتَّى يَجِيئَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فَلَا غَيْظَ لَكَ قَالَ ثُمَّ اِبْقَوْهُمْ فَقَالَ لَهُمْ سُوَيْبُ كَسْتَرُونَ مِثْلِي عَبْدًا إِلَى قَالَ لَوْ نَعَمْ قَالَ إِنَّهُ عَبْدٌ لَهُ كَلَامٌ وَهُوَ قَائِلٌ لَكُمْ إِنِّي حُرٌّ فَإِنْ كُنْتُمْ إِذِي أَقَالَ لَكُمْ هَذِهِ الْمَقَالَةَ تَرَكْتُمُوهُ فَلَا تُفْسِدُوا عَلَيَّ عَبْدِي قَالُوا لَا بَلْ كَسْتَرِيهِ مِنْكَ نَاشِطَرُهُ مِنْهُ يَغْتَصِرُ قَلَابِصَ شَحَادَتِهِ فَوَضَعُوا فِي عُنُقِهِ عِمَامَةً أَوْحَبَلَا فَقَالَ نَعِيمَانُ إِنَّ هَذَا كَيْتُهُ زِيٌّ بِكُمْ وَإِنِّي حُرٌّ كَسْتُ يَعْنِي فَقَالُوا أَقَدْ أَخْبَرْنَا خَبْرَكَ نَاطِلًا لِقَوَائِمِ تَجَارَةِ أَبِي بَكْرٍ فَأَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ قَالَ فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ وَرَدَّ عَلَيْهِمْ أَقْلَابِصَ وَآخَذَ نَعِيمَانُ قَالُوا بَلْنَا قَدْ مَوَاعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ فَفَحَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنْهُ حَوْلًا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ام سلمہ سے روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجارت کے لیے نکلے بصری کی طرف (وہ ایک شہر ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال پہلے اور ان کے ساتھ نعیمان اور سویب بن حرمہ اور یہ دونوں شخص جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے اور نعیمان کے سپرے توشہ تھا اور سویب ایک دل لگی باز شخص تھے انہوں نے نعیمان سے کہا مجھے کہا تا کہ نعیمان نے کہا ابو بکر کو اسے دو سو بیٹے نے کہا اچھا میں تجھے کو غصہ دلاؤں گا یعنی کہا تا کہ دینار کے بدلے تم کو سپردت حیران کر دوں گا اخیر یہ لوگ ایک قوم پر سوگندے سو بیٹے اس قوم کے لوگوں سے کہتا تم مجھ سے ایک غلام خریدتے ہو انہوں نے کہا ہاں سو بیٹے نے کہا اچھا لیکن وہ غلام در ابا توئی ہے جب تم اس کو خرید لو گے تو وہ کہیگا میں اگر ادھوں اگر تم اس کے اس پر کہنے پر اس کو چھوڑ دو تو میرا غلام خراب ہو جاویگا وہ لوگ بولے نہیں رہیں اس کو نہیں چھوڑیں گے اور اس کی بات سنیں گے اور وہ غلام تم سے خرید لیں گے آخر ان لوگوں نے نعیمان کو خریدنا سو بیٹے سے دس اونٹوں کے

سورہ ہاتھا اپنے پٹ پر لیئے اور ہاتھ اپنے اپنے پاؤں سے محکم بلایا اور فرمایا یا مین لو اس طرح سو تلمت یہ تودہ سونا
ہے جسکو اللہ سبحانہ و تعالیٰ براجا تلمت یا اسکو دشمن کہتا ہے و جو لوگ سمیت کہائے ہیں وہ اکثر پٹ کر لیں
سو تو مین تاکہ کما نا خوب فہم ہو جاوے اور مین صالح کم خوراک ہوتا ہے اسکو پٹ پر اور ہاتھ سونیکلی حاجت نہیں
خصوصاً جب یہ منع ہی ہو عمدہ سونا ہے کہ دلہنے کرٹ پر سووی یا چرت یا مین کرٹ عین اِنی ذکر قال
بِی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاَنَا مُصْطَفٰی عَلٰی بَطْنِیْ فَوَکَضٰنِیْ بِرِجْلِہٖ وَ قَالَ یَا جُنَیْدُ بَاہِمَا ہٰذِہٗ
فَکُفَّعَہُ اَھْلُ النَّارِ ابوزر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گدڑے اور مین پٹ کر لیں پڑا ہوا
تھا اپنے لات سے محکم مارا اور فرمایا اسے جنب (یہ نام ہے ابوزر کا اور بعض نسخوں میں جنید ہے وہ تصغیر ہے
جنب کی شفقت اور مہربانی کے لیے) یہ تو سونا دوزخ والوں کا ہے و پٹ کر لیں سونے میں دوزخیوں کی
مشابہت ہے قرآن میں ہی یوم یحییون فی النار علی وجہ ہم دوزخ و تو اس قدر یعنی اور ہر سونہ کہیں جہاں دوزخ
میں یہی ایک مانفت کی وجہ ہے عین اِنی اسامۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل یتیم
فی المسجد یسجد علی رِجْلِہٖ فَوَضَّہُ بِرِجْلِہٖ وَ قَالَ قَسْمٌ لِّاَدَا فَعَلْنَا مَا کُنَّا نَعْمَلُ جَعَلْنَاکَ ابَا مَہْرٍ وَ رَدَّ
ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے گدڑے جو اور ہر سونہ مسجد میں سورہ ہاتھا اپنے اسکولت سوا
اور فرمایا او شکر مٹیہ یہ دوزخ کا سونا ہے بَابُ تَعْلَمُ التَّحْوِیْلُ علم نجوم سیکنا کیا ہے و مراد ہی علم
نجوم ہے جس سے آئندہ کی بات باغیب کی بات بتلانا سیکے یہ حرام ہے لیکن بقدر علم نجوم جس سے سمندر میں
جہاز چلا سکے یا نازکے اوقات پہچان سکے سیکنا جائز ہے اور صاحب دقتار نے جو علوم حرام ہیں ان میں
علم فلسفہ اور شعبہ اور نجوم اور دل و طبعی اور سحر اور کہانت کو کہا ہے اور علم منطق کو بھی حرام لکھا ہے حالانکہ
علم منطق کی حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے اور شاد ولی اللہ صاحب نے وصیت نامہ میں منطق کی کتاب میں پڑھنے
کی صلاح دی ہے لیکن منطق پڑھنا اس قدر جائز ہے جو بقدر ضرورت ہو اور اسکے لیے دو تین مختصر کتابیں
کافی ہیں اگر شرح شمسہ تک پڑھ لیں تو بہت کافی ہو ورنہ صرف تدریک کے مسائل یاد کرنا کافی ہیں باقی ہر
سے زیادہ اوقات علم منطق میں صرف کرنا فضول اور بیفائدہ ہے اور کیا عجب ہے کہ حرام ہی ہو عین ابوعبید
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اقْتَسَمَ عِلْمًا مِنَ التَّحْوِیْلِ اقْتَسَمَ شُعْبَةً مِنَ الشَّجَرِ اِذَا مَا
زَادَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم نجوم میں سے کچھ حاصل
کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اب فقہا زیادہ حاصل کرے اور ساری گویا سحر زیادہ حاصل کیا و

آپؐ فرمایا کہ جو شخص اس خیال ہو کہ سحر کی حرمت مخصوص ہے قرآن مجید میں پس مجھ ہی اس طرح حرام ہے **باب** التَّحَنُّنُ عَنِ الرَّيْحِ ہوا کوڑا کہنے کی ممانعت **ف** ہوا اور پانی اور خاک اور آگ اور چاند اور سورج اور بار اور زلزلہ اور صاعقہ یہ سب اس جل جلالہ کے حکم میں ہیں اور اس کی اطاعت میں پس انکو برا کہنا آدمی کی حماقت ہے اور اکثر بے وقوف ایسا کہتے ہیں کہ کہیں چاند کی بجھ کر تے ہیں کہیں سمندر کی عین اِیْ ہَرَبَیَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ وَلَكِنْ سَبُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا وَتَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کوڑا کہنا سحر کی حرمت ہے **ف** اس سے کہہ کر کہ انسان اور حیوان کی زندگی ہوا پر موقوف ہے یعنی ان حیوانوں کی جو ہوائی ہیں اور بعض حیوان مائیں ہیں انکی زندگی پانی پر موقوف ہے اب معنی اس میں یہ جو ہوا سے عذاب ہوا اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ ہر ایک حرمت کی چیز حرج اعتدال سے زیادہ ہو تو عذاب ہو جاتی ہے جیسو پانی وہ بھی حرمت ہے لیکن عذاب تھا حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے اور فرعون اور اسکی قوم کے لیے **ف** وہ اس کی حرمت لیکر آتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے البتہ اس جل جلالہ سے ہوا کی بلبلی مانگو اور اسکی برائی سے بچا جاوے **باب** مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ کون کا نام اس سے کہہ کر کہ بسم اللہ بن عکرم بن النخعی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ رُوَيْتٍ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اور زیادہ پسند ناموں میں اس کے نزدیک یہ نام ہیں عبد اللہ اور عبد الرحمن **ف** اس طرح عبد الرحیم عبد الملک عبد القدوس عبد السلام وغیرہ کیونکہ اس قسم کے ناموں میں اسکی عبودیت اور بندگی ظاہر ہوتی ہے اسکے بعد وہ نام اچھے ہیں جو پیروں کے اور اگلے صالحین کے نام ہیں جیسو محمد احمد موسیٰ عیسیٰ ابراہیم اسماعیل اسحاق نوح آدم شیث لوط ہود صالح علی عمر ابو بکر عثمان حسن حسین وغیرہ اور وہ نام مکروہ ہیں جو ظالموں اور بد بختوں اور کافروں کے نام ہیں جیسو کفارون قارون قایل زید حجاج ثمر بخت نصر تمیز نادہ چنگیز ملاکو وغیرہ اور بعضوں نے کہا ان ناموں میں کچھ کرہت نہیں اور اگلے بہت صالحین زید اور حجاج وغیرہ نام کے گذرے ہیں لیکن وہ نام تو بالاتفاق مکروہ ہیں جس کے شرک کی بولنگو جیسو عبد البقی عبد الحسین بندہ علی بندہ حسین اگرچہ عبد کے اور بندہ کے سے بیان غلام کے ہوں چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے یوں کوئی نہ کہے میرا عبد بلکہ کہے میرا غلام آمد غلام حسین غلام محمد غلام علی ان ناموں میں کوئی قباحت نہیں ہوتی ہر ایک صحت کے نزدیک ان بزرگوں کی غلامی باعث سعادت اور افتخار

ہے اور جن علماء نے ان ناموں کو بھی مکروہ کہہ دیا ہے انکو اسکی خبر نہیں ہوئی کہ حدیث میں اسکی اجازت آئی ہے
یوں کہ میرا غلام اور میری جاریہ لنگر یکمین کہ اگر کراہت ہو جسے کہ اس میں کذب ہے کیونکہ درحقیقت یہ لوگ
ان بزرگوں کو زرخیز غلام نہیں ہیں تو اسکا جواب یہ کہ غلام سے بیان مجازی سے غلام اور تابعدار کے
مراد ہیں اور غلام کا لفظ محاورہ میں اس سے میں متعل ہے بہر حال ان لوگوں کی کلام کی وجہ معلوم نہیں ہوتی
جنہوں نے غلام محمد غلام علی غلام حسین ایسے ناموں کو مکروہ جانا ہے **باب** مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ
ناموں کا بیان **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزْنِ عَشِيَّةُ**
اللَّهُ لَا تَخْنِ أَنْ تُسَمِّيَ رِبَاحًا وَرَبِيعًا وَأَنْفَلًا وَنَافِعًا وَدَيَّارًا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں حیون کا تو میں منع کروں گا اگر خدا چاہے رباع اور ربیع اور نافع اور دیار نام رکھنے
سے منع کر اپنے منع کیا امت پر آسانی کے لیے اور دوسری روایت میں ہے کہ منع کیا اور بہر حال یہ نام کہنا
مکروہ ہے اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ ان ناموں کے رکھنے میں بعض وقت زبان و مال بذلتی ہے جیسو سینو
پوچھا بیان کیا ہے تمنی کہا نہیں اور کیا کہتے ہیں دو لمندی اور مال داری کو اسبطح رباح کے سے منع
اور ربیع کے سے منع کراد کو پانے والا اور نافع کا سے ہی ہے اسبطح اور نام ہی ہیں جیسے برکت رحمت و
صحت وغیرہ یہی مکروہ ہیں اسوجہ سے **عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَمِّيَ**
رَبِيعًا أَوْ رِبْعَةً أَوْ نَافِعًا وَدَيَّارًا سمرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
چار ناموں کو نافع اور رباع اور دیار سے کہنے کے لیے علامہ ابن کثیر نے نام رکھنے سے **عَنْ سَمُرَةَ بْنِ**
الْأَحْدَجِ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزْنِ عَشِيَّةُ
سمہ بنہ سے حضرت عمر سے ملا وہوں نے کہا تو کون ہے میں نے سمرق بن احمد ۱۲ وہوں نے کہا میں نے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اجدع ایک شیطان کا نام ہے **ف** اور اس کے سے کہا ہوا یہ سمرق کا
تابعین میں سے ہیں اور ثبری عالون میں سے روایت کے اور انکو لوگ حالت طفلی میں ادا کر کے گئے تھے اسوجہ
سمرق نام ہو گیا یعنی چرا یا ہوا **باب** تَغْيِيرُ الْأَسْمَاءِ بِرُؤُوسِ الْأَمْثَلِ **ف** بدلتی ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کو لازم ہے کہ اگر والدین نے یا اور عزیزوں نے جہالت سے بچہ بنی میں کوئی برا نام رکھ دیا
ہو تو جب بڑا ہو کر اور عقل آوے تو وہ نام بدل دے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ أَسْمَهَا بَرَّةَ فَقِيلَ**
لَهَا تَنكِحِي نَسَمًا اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

زینب (حضرت بی بی ام سلمہ کی بیٹی ابو سلمہ سے) کا نام نہ بتا رہے تھے نہایت اور صالحہ لوگوں نے کہا یا نبی تعالیٰ
 آپ کرتی ہے بہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکا نام زینب کہا عن ابن عمر رَأَى ابْنَةَ لُحَيْمٍ كَانَتْ يُقَالُ
 لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے حضرت عمر کی ایک
 بیٹی کا نام عاصیہ تھا لیکن گنگنا فرما کر ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکا نام حمیدہ رکھا عن عبد اللہ
 بن مسعود قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ كُنْتُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم پاس حاضر ہو امیر نام ہو وقت عبد اللہ بن سلام تھا لیکن آپ نے میرا نام عبد اللہ بن سلام رکھا یہ یہود کے
 مشہور عالم تھے آپ پر ایمان لائے) **بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ** اُن
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور کنیت جمع کرنا کیسا ہے مثلاً ایک شخص محمد نام رکھے یا احمد اور کنیت
 ہی ابو القاسم رکھے اس مسئلہ میں علماء کے کئی قول ہیں شافعی یہ منقول ہے کہ محمد یا احمد نام رکھنا درست ہے لیکن
 ابو القاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں اگرچہ نام کچھ اور ہی ہو اور ظاہر احادیث سے یہی مستفاد ہو اور مالک سے منقول
 ہے کہ محمد یا احمد نام اور ابو القاسم کنیت دونوں میں جمع کرنا جائز نہیں لیکن صرف نام یا کنیت رکھنا درست ہے
 اور مالک سے یہی منقول ہے کہ جمع ہی جائز ہے اور بعضوں سے منقول ہے کہ ابو القاسم کنیت رکھنا آپ کی زندگی
 میں منع تھا اب جائز ہے (لغات مختصر) عن ابی ہریرۃ یَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُنْتُمْ يَا نَبِيَّ وَلَا تَكُنُوا يَكْنِيْتِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا
 نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو عن جابر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُمْ يَا نَبِيَّ
 وَلَا تَكُنُوا يَكْنِيْتِي جَابِرُ يَسِي هِي رَدِيتُ عَنْ ابْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا بَقِيعُ مَادَى رَجُلٌ رَجُلًا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَانْفَتَحَ الْكَيْسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَم
 أَعِيْنَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُمْ يَا نَبِيَّ وَلَا تَكُنُوا يَكْنِيْتِي اُن سے روایت ہے کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تھے مدینہ طیبہ کا قبرستان یا اللہ ہماری موت وہیں کرے ایک شخص نے دوسرے
 کسی شخص کو دیکھا اے ابو القاسم آپ نے اس کو طرف دیکھا وہ بولا میں نے آپ کو تو نہیں دیکھا انب آپ نے فرمایا میرا نام
 رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو **بَابُ الرَّجُلِ يَكْنِيْتُنِي قَبْلَ أَنْ يُؤَدَّ لَهُ أَدْمَى كَمَا يَجُوزُ فِي سَبْكِ كُنْيَتِ**
 رکھنا عن حمزة بن صہیب اَنْ عُمَرُ قَالَ لِيُصْهَبِ سَالِكٌ تَكْنِيْتِي يَا نَبِيَّ وَكُنْيَتِي لَكَ وَلَكِنَّكَ قَالَ لَكَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي بِحُجَّتِي حَزْرَةَ بَنِي سَبِيسَ رُوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْسَ صَحِيحٌ
 كَمَا كَانُوا وَجْهَ مَنَارِي كُنِيتُ أَبُو حَبِيبٍ هُوَ أَبُو تَمَارٍ ابْنُ كُوفَى نَسَبِي سَبِيسَ انْهَوْنِ لَمْ يَكُنْ أَنَا حَضْرَتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِيرِي كُنِيتُ أَبُو حَبِيبٍ كَسَى فَمَعْلُومٌ هُوَ أَنَّكَ أَوْلَادُ هُوَ سَبِيسَ بَنِي كُنِيتُ رَكَعٌ سَكَنَ عَمِّي عَائِشَةُ أَهْلًا
 قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أَرْوَاحِكَ كُنْتُمْ كَغَيْرِي قَالَتْ فَأَنْتَ أَمْرُ عَبْدِ اللَّهِ أَمِ الْمُؤْمِنِينَ مَا
 صَدِيقُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ حَضْرَتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيسَ عَمِّي سَبِيسَ بَنِي حَبِيبٍ كُنِيتُ رَكَعٌ ابْنُ
 مِينَ هِيَ بَنِي هُوَ ابْنُ أَبِي فَرَايَا تَوَامَ عَبْدِ اللَّهِ هِيَ كُنِيتُ كُنِيتُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنِيْنَا
 قَبِيضًا لَكَ لَكَ كَانَ صَغِيرًا يَا أَبَا عُمَيْرٍ السُّنَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رُوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَمَارِي بَنِي شَرِيفٍ لَمْ يَكُنْ تَوَامَ ابْنِ سَبِيسَ كُوَابُ أَبُو عُمَيْرٍ فَرَايَا وَهْ جَوَابُ بَنِي تَمَارٍ انْهَوْنِ هِيَ نَفِيرُ
 بَالِي تَمَارٍ ابْنُ مَزَاحٍ كَ طُورٍ بَسَّسَ بُوَ جَابَرُ تَمَارٍ أَبُو عُمَيْرٍ نَفِيرُ مَنَارِي كَمَا هِيَ بَابُ انْهَوْنِ لَقَابٍ قَبُولُ
 كَابَانِ عَمِّي ابْنُ جَبْرِ قَالَ فَيَا نَزَلَتْ مَعْتَرِ الْأَنْصَارِ وَلَا تَنَابُزًا بِاللَّقَابِ قَدِيمٌ
 عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ يَتَنَالُ الْإِسْمَانِ وَالْثَلَاثَةُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّاءُ أَمْ يَبْعُضُ نَبِيَّكَ الْأَسْمَاءُ فَيَقَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا أَفَنَزَلَتْ وَلَا
 تَنَابُزًا بِاللَّقَابِ أَبُو حَبِيبٍ بَنِي حَمَّالٍ رُوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَابُزًا بِاللَّقَابِ بِعَيْنِي مَتَّ بَكَرُ رُوَيْتُ عَنْ
 سَبِيسَ الْفَارِسِيِّونَ كَ بَابِ مِينَ اِتْرَمِي حَبِيبُ حَضْرَتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْرِيفُ لَمْ يَكُنْ هَمَارِي بَسَّسَ تَوَامَ مِينَ
 ابْنُ ابْنِ آدَمِي كَرْدُودِينَ مِينَ نَامُ تَمَارٍ حَضْرَتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَبِي لَمْ يَكُنْ بَلَا تَمَارٍ انْهَوْنِ لَقَابٍ نَامُ لِكِرْ
 تَوَامَ لَكِ كَبِتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهْ غَضَبَ هُوَ تَمَارٍ هِيَ نَامُ سَبِيسَ هُوَ تَمَارٍ اِتْرَمِي لَقَابُ تَنَابُزًا بِاللَّقَابِ
 فَمِينَ بَرِي لَقَبُونَ سَبِيسَ آدَمِي نَامُ خُوشِ هُوَ سَكُوتُ لِكِرْ كُنِيتُ يَدَا دِينَا هِيَ ابْنُ سَبِيسَ سَلَامُ
 كَوِيعُونَ لَمْ يَكُنْ آيَةُ حَضْرَتِ صَفِيَّةِ كَ بَابِ مِينَ اِتْرَمِي وَهْ أَنَا حَضْرَتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسَّسَ آمِينَ اِدْرَعُضُ كَا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكِ مَجْرُ كَبِتَ مِينَ هِيَ يَهُودِيَّةُ يَهُودِيَّةُ يَهُودِيَّةُ يَهُودِيَّةُ يَهُودِيَّةُ يَهُودِيَّةُ يَهُودِيَّةُ يَهُودِيَّةُ يَهُودِيَّةُ
 بَابُ مَارُونِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِينَ اِدْرَعُضُ حَبِيبُ حَضْرَتُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِينَ اِدْرَعُضُ حَبِيبُ حَضْرَتُ مُحَمَّدٍ مِينَ اِدْرَعُضُ حَبِيبُ
 اِتْرَمِي أَنْبَرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابُ الْمَدْحِ خُوشَامُ كَابَانِ عَمِّي الْمُعْتَدِلُ اِدْرَعُضُ عَمِّي قَالَ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَحْتَوُ فِي رُجُوهِ الْمَدْحِ حَبِيبُ الدُّوَابِ مَقْدَادُ بَنِي عُمَرَ رُوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِدْرَعُضُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ حَبِيبُ تَشْرِيفُ (خُوشَامُ) كَرْدُودِينَ كَ مَوْزُ بَرِي ثَلَاثَةُ كَابُ تَمَارٍ كَابُ تَمَارٍ كَابُ تَمَارٍ

سے مشورہ لیا جاوے وہ امانت اور سپرد پس ایسا ندری سے مشورہ دیا امانت میں خیانت نہ کرے **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَشَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْ عَلَيْهِ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنے مشورہ چاہے تو اسکو مشورہ دو **ف** یعنی صلاح دینے میں پہلو تہی نہ کرو **بَابُ دُخُولِ الْحَمَامِ حَامٍ مِنْ جَانِبِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** **عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَرْضُ الْأَعْلَاجِمْ سَخِجُونَ فِيهَا بَيُّونًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَامَاتُ وَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِإِذَارٍ وَأَمْنَعُوا النِّسَاءَ أَنْ يَدْخُلْنَهَا إِلَّا بِمَرْفُوعَةٍ أَوْ نَفْسَاءَ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتح کرو گے عجم کے ملکوں کو اور وہاں کچھ لہر دیکھو گے جسکو لوگ حمام کہیں گے تو انہیں مرد نہ جاویں بغیر تہ بند باندھے ہوئے اور عورتوں کو انہیں جانے سے منع کرو وگرنہ جو بیماریاں ہو یا نفاس دہلی + **ف** حمام میں اکثر مرد اور عورت نکلے ہو جاتے ہیں اور حمامی انکی بالمش کرتے ہیں انکو نہ ملتا ہے میں پس منع کیا عورتوں کو مطلقاً وہاں جانے سے البتہ بیماری میں علاج کے لیے عورت کو حمام میں جانا اور وہاں نہانا درست ہے بجز طبیکہ اپنا ستر کیسے سامنے نکھوے نہ مرد کے نعوت کے اور مردوں کو تہ بند باندھ کر ان میں نہا نیکی اجازت دی بہر حال کشف ستر کیسے طرح جائز نہیں ہے اگرچہ حمامی کے سامنے سہی اور جن فقہانے بہ لکھا ہے کہ حمامی کے لیے کشف تہ جائز ہے انکا قول غلط ہے **عَنْ أَبِي عَذْرَةَ قَالَ قَالَ كَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** **لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمُبَارَرِ وَلَمْ يُرْضَ لِلنِّسَاءِ** ابو ذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پابا تہاری غلط ہے قریب میں ہے کہ وہاں بغیر میں سے میں اور جس نے انکو صحابی سمجھا اس نے وہیم کیا اونہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے بہر مردوں کو اجازت دی ازار پہنکر جانیکی اور عورتوں کو اجازت نہیں دی **ف** کیونکہ عورتوں کے ساری اعضا ستر میں اور انکا کہوں جائز نہیں بغیر ضرورت کے **عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْقَدَنِيِّ أَنَّ نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ حِمَاصَ اسْتَأْذَنَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَعَلَّكُمْ مِنْ الدَّوَانِي يَدْخُلْنَ الْحَمَامَاتِ** سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایما امرأة وضعت نيا بها في غير بيت زوجها فقد هتكت ستر ما بينهما **وَيَكُنِ اللَّهُ أَبُو الْمَلِيحِ** ندلی سے روایت ہے حمصہ ایک شہر ہے مشہور شام میں ادالی عورتوں میں سے کئی عورتوں نے حضرت عائشہ پاس آنے کی اجازت چاہی انہوں نے کہا تم شاید ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں جاتی ہیں

اور میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس عورت نے اپنے کپڑے اتار دیے اپنے خاوند کے گھر کے سوا اور کہیں اسے پہنا ڈالا وہ پردہ حیا سے اور اللہ تعالیٰ کے سچ میں ہے **ف** یعنی جو پردہ اللہ نے اپنی عورتوں کو اوڑھ لیا ہے یعنی تقویٰ اور پرہیزگاری اور عصمت کا پردہ وہ ایسا کرنے سے پرہیز جاتا ہے کس لیے کہ جب عورت خاوند کے گھر کے سوا دوسرے گھر میں ننگی ہوگی تو احتمال ہے کہ اور لوگ اسکو دیکھیں اور فسق و فجور میں مبتلا کریں اور خاوند کے گھر کے مثل ہے باب یا بھائی کا گھر یا جہان وہ عورت رہتی ہے کیونکہ اپنے گھر میں کپڑے اتار نیکی ضرورت واقع ہوتی ہے **بَابُ إِحْلَالِهَا بِالتَّوَرَةِ نَزْهًا كَمَا كَسَاهَا عَمْرُو بْنُ**
أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهْلَى بَدَأَ يُعَوِّدُهَا بِالتَّوَرَةِ وَسَلَّ رُجْبَسَلَمَ
 أَهْلُهَا أُمِّ سَلَمَةَ رُوِيَتْ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ صَاحِبُ نَزْهٍ لَكَتَلْتَنِي نَزْهًا لَكَتَلْتَنِي سِرِّي بَقِيَّةٍ مِنْ
 أَهْلِهَا بَعِيَانِ لَكَ دِثْنَيْنِ **ف** سبحان اللہ کیا حیا اور شرم تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا ستر لی بی
 کے سامنے ہی نہیں کہہ دیتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے زیادہ
 شرم تھی جو پردہ میں رہتی ہے حدیث میں یہ نکلتا ہے کہ بدن میں یا زیر ناف بال دور کرنے کے لیے نوزہ لگانا
 درست ہے اور مؤذنہ بھی درست ہے اور اطباء کہتے ہیں کہ زیر ناف کے بال ہترے ہو مؤذنہ یا ہترے اس سے
 باہر کو زنی ہوتی ہے حالانکہ بی بی یا نوڈی کے سامنے ستر کھولنا درست ہے مگر لدلی یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے
 انکھلنے سے ہی ننگا نہ ہو حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کبھی نہیں دیکھا۔
عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَى دَوْلَى عَائِشَةَ بِي بِي أُمِّ سَلَمَةَ رُوِيَتْ عَنْهُ
 أَنَّ حَضْرَتَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزْهًا لَكَ دِثْنَيْنِ لَكَ دِثْنَيْنِ لَكَ دِثْنَيْنِ **بَابُ الْقَصَصِ** وَعُظْمُ كُنَا
 فَصَحَّ بَيَانُ كَرْنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَ
 لَا يَقْصُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَيْمُونًا وَمَا مَوْزُودًا وَمَا مَوْزُودًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَاصٍ رُوِيَتْ عَنْهُ أَنَّ حَضْرَتَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وعظمنین کتا لوگون کو مگر حاکم یا جو حاکم کی طرف سے مقرر ہو وعظمنین پر یا جو رکھا
 ہو **ف** اور رہا کارہ لوگون میں اپنی ناموری اور شہرت کے لیے وعظمنین ہے اور خلق خدا کو بری بات
 سے منع کرتا ہے اور خود سب سے زیادہ برے کاموں میں پہنچاتا ہے ایسی ہی وعظمنین کے شان میں حافظ
 صاحب نے فرمایا **ع** وعظمنین کتا لوگون کو مگر حاکم یا جو حاکم کی طرف سے مقرر ہو وعظمنین پر یا جو رکھا
 اور اسلامی حکومتوں میں یہ دستور مقرر ہے کہ حاکم اور اس پر خود لوگون کو خطبہ سناتا ہے وعظمنین کتا

ہے، جن لوگوں کو اس کام کے لائق سمجھتا ہے انکو اپنی طرف سے ناپ مقرر کرتا ہے وہ خطبہ پڑھتے ہیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت سنا دیتے ہیں اور اگر کسی کی وعظ و خطبہ کا اختیار دیا جاوے تو ممکن ہے کہ ایک جاہل عام لوگوں کو بڑے کاوے اور اس کے عقیدہ و خراب کردیوے جس پر ہمارے زمانہ میں جاہل و اعظ کیا کرنے میں کہ سوائے اور حکایات بیان کرنے کے نہ انکو امر بالمعروف سے غرض ہے نہ نہی عن المنکر سے اور بعض صحیح حدیثوں کے موضوع اور ضعیف حدیثیں لوگوں کو سنائی ہیں اور گمراہ کرتے ہیں بعضوں نے کہا وعظ اس پر ادبیان جمعہ کا خطبہ ہی اور عید کا اور طلب ہے کہ خطیب کو کسی نہ ہو مگر خود حاکم یا اس کا نائب اور اس حدیث پر وہ وعظ اور سنیں ہے جو دیندار عالم خدا پرست اس کے لیے بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور اچھی باتوں کا حکم کرتے ہیں نہ انکو قاصد یعنی قصہ خوان کہہ سکتے ہیں بلکہ ایسے عالم تو انبیاء کے نائب اور پیرو ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا و لکن یموتون علیٰ الحدید یا مردن بالمعروف و ینہون عن المنکر البتہ قصہ خوان وعظ جاکثر جہولی سچی حکایتیں لگے لوگوں کی اور ضعیف اور موضوع روایتیں بیان کرتے ہیں وہ اس حدیث میں داخل ہیں کیونکہ ایسے واعظوں کی غرض اصلاح مسلمانین نہیں ہوتی بلکہ اپنے لیے مال پیدا کرنا یا اپنی ناموری حاصل کرنا پس وہ داخل ہوئے ریاکار میں اور ایسے ہی واعظوں کی وجہ سے سارے فساد پھلتے ہیں اور مسلمانوں میں نااتفاقی ہوتی ہے خدا ان سے بچا دیں مگر حرم کتا جو اس زمانہ میں امت مسلمہ نے مسلمانوں پر بڑا افضل کیا کہ قرآن اور حدیث کا ترجمہ اردو زبان میں کر دیا اب ہر ایک شخص ان واعظوں کے فریب کو بخوبی پہچان سکتا ہے اور صحیح اور جہولی حدیث کی پہچان خود کر سکتا ہے عن ابن عمر قال کان لکلی القصص فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا ذمین ابی بکیر ولا ذمین عمر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہوا انہوں نے کہتے تھے خدا انان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہ تین ادبہ ابوبکر کے راز میں علی کریمؑ نے فرمایا بلکہ عمر کے زمانہ میں تو کوئی جب کوئی حدیث بیان کرنا تو اس کی تصحیح اور توثیق کے لیے اس سے شہادت طلب کرتے تو در نہ سزا دینے کے لیے مستعد ہوتے معلوم ہوا کہ یہ قصہ خوان وعظ اس زمانہ کے بعد نکلے ہیں اور الحمد للہ ہر ایک شخص کو جو لوگوں کو بے سند روایتیں اور حکایتیں سنادے قصہ خوان کہا کرتے تھے اور اس کی صحبت میں بیٹھنا یا اس کی وعظ سنا کر وہ جانتے تھے ہر ایک وعظ کو لازم ہے کہ حدیث بیان کرے میں نہایت احتیاط کرے اور کوئی حدیث جب تک محدثین نے اپنی کتابوں میں سند سے اس کی روایت نہ کی ہو بیان نہ کرے پھر یہی ضرور ہے کہ موضوع اور بہت ضعیف حدیث بیان نہ کرے بلکہ حتی المقدور صحیح اور حسن حدیثیں سنادے کیونکہ صحیح اور حسن حدیثیں کیا کم ہیں کہ ہم انکو چھوڑ کر ضعیف روایتوں کو سنادیں

باب الشعر شعر کا بیان و شعر کہنے میں ہوزدن کلام کو اور اسکی تاثیر دلیلیں یادہ ہوتی ہے سپوٹے
 عرب کے مشرکین قرآن کو بھی شعر کہتے اسکی تاثیر دیکھ کر اور بعضوں نے مطلقاً شعر کو ہی اور شعر کے سننے اور یاد کرنے
 کو مکروہ کہا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ شعر اور کلام کی طرح ہے پس عمدہ شعر جبکہ مضمون سچ ہو اور اس میں اجنبی بات غیب
 ہو یا خدا و رسول کی تعریف میں ہو اور سبائے اور جو بڑی غالی ہو عمدہ ہی ہے اور ایسے شعر کا نہ کہنا برا ہے نہ ہسکا
 سننا نہ یاد کرنا نہ رویت کرنا البتہ فضول اور جھوٹ اور غلط مضامین کی شعر میں یا جنکے مضامین خلاف شرع
 ہوں زندق اور الحاد کیے جو داعی ہو کفر اور شرک کو طرت یا نسق و فجور اور شرب جنم و خیرت ایسی شعر میں قبیح
 میں اور انکا کہنا اور سننا اور یاد کرنا سب منع ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً ابی بن کعب سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے شعر حکمت کے ہونے
 ہیں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً** ابن عباس سے بھی
 ایسے ہی روایت ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا**
النَّاسُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اے اکاشی! ماخللا اللہ باطل + دکا د اُمیۃ بن ابی الصلت ان یسلم
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچ کلمہ جو لبید نے کہا یہ شعر ہے
 الاکل شئے ما خلا اللہ باطل یعنی اللہ کے سوا ہر چیز لغو اور معدوم ہے اور امیۃ بن ابی الصلت قریباً مسلمان
 ہونیکے ف لبید مشہور شاعر تھے عرب میں وہ مسلمان ہو گئے انکی کنیت ابو عقیل تھی اور معاویہ کی خلافت
 میں مرے انکی عمر (۱۲۰) سال کی ہوئی اور اس عصر عہد کا دوسرا مصرع یہ ہے وكل نعیم لامحالة نراہل یعنی
 ہر نعمت ضرور جانے والی ہے مطلب یہ کہ دنیا کی کسی لذت کو بقائین کوئی بہت جلد فنا ہو جاتی ہے جسے کہنا
 لذت کو خلق سے اتنے ہی بلاد بر بانی اور جو بار برابر ہے اور کوئی ذرا سی دیر نہیں رہتی ہے اور جو لذت دیر پا اور
 ثابت ہے وہ اعمال صالحہ کی لذت ہے کہ جب آدمی انکو یاد کرے دل خوش ہوتا ہے یہ حکمت کا سلسلہ ہے اور امیۃ بن
 ابی الصلت جاہلیت کے زمانہ کا شاعر تھا لیکن فکر کے بیزار اور سچ خدا کا طالب تھا اسکو کوئی ہادی نہ ملا ورنہ
 مسلمان ہو جاتا اور لبید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پا ہی اسوقت یہ شعر کہنا چھوڑ دیا اور کہتے تھے
 کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے شعر سے بہتر مجھ کو قرآن عطا فرمایا **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَشَدُّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيَنَّ قَافِيَةً مِنْ شِعْرِ أُمِّيَّةِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ يَقُولُ لَيْلٌ قَافِيَةٌ هَيْهَ وَ
قَالَ كَادَ أَنْ يُسَلِّمَ شریک روایت ہے کہ نبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے امیۃ بن ابی الصلت کی تسو

از لڑکی ہماقت عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تَزَلُوا عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ وَلَا تَقْضُوا
عَلَيْهَا الْحَاجَلِ جابر روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچرستہ میں رت اترو اور نہ وہاں پانچا نہ پھر
و نہ پیشاب کیونکہ چلنے والوں کو اس سے تکلیف ہوگی۔ سبحان اللہ دین اسلام میں کوئی بات نہیں جو بڑی سنا
تک کہ صفائی کا انتظام ہی موجود ہے **باب** دُكُوبُ ثَلَاثَةٍ عَلَى ذَاتِي ثَمِنِ أَدْمِیُّنَ کا ایک جانور پڑھنا
و جب جانور مضبوط ہو سکوا نیدانہ ہو **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلَا خَوْفُ خَلْفَةٍ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رُوِيَ عَنْ جَوَادٍ عَنْ حَضْرَتِ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کے بیتیجے تھے اور آپ انکو بہت چاہتے تھے سو جب کہ جعفر انکے پاس شہید ہو گئے تھے اور عبد اللہ تیسرے گئے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب فرسے لوٹ کر آتے تو ہم لوگ (یعنی بچہ) آپ کا استقبال کرتے ایک بار میں اور
امام حسن یا امام حسین نے استقبال کیا آپ نے ہم دونوں سے ایک کو اپنے سامنے بٹایا اور دوسرے کو اپنے پیچھے
بیاتک کہ ہم مدینہ میں آئے و یہ جانور اونٹ تھا یا چر اونٹ پر تو تین چار آدمی ہی سواری کریں تو وہ اٹا سکتا
ہے اور خچر ہی اگر مضبوط ہو تو تین آدمی اس پر سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ تھوڑی دور جانا ہو اور بیان ایسا کہ تیار
بچے مدینہ سے تھوڑی دور پر آپ کا استقبال کرتے دوسرے عبد اللہ اور امام حسن یا امام حسین کم سن بچے تھے پس یہ دو
وزن میں ایک آدمی کے برابر ہی نہ تھے اور دو آدمی خچر پر بٹھائی بیٹھ سکتے ہیں اگر بہت سڑو نہ ہو گا **و**
تَثَرِيبُ الْكِتَابِ حَقْلُ الْمَكْرَبِ بِمِثْلِ ذَالِ **عَنْ جَابِرٍ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَبُّوا
صَحْبَكُمْ أَنْتُمْ لِهَإِنَّ الْوَرَابِ مُبَادِلُكُمْ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مٹی ڈالو اپنے خطوں پر تمہاری مراد پوری ہوگی مٹی مبارک ہے **باب** لَا يَسْأَلُ أَحَدٌ اِثْنَانِ دُونَ
الثَّلَاثِ اگر کہیں تین آدمی ہوں تو دو ملکر کا ناہو سی نہ کریں و بیٹے سرگوشی اور کان میں بات کرنا اس
کی وجہ یہ ہے کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا اور اسکے دل میں وہم پیدا ہوگا معلوم نہیں چپکے چپکے یہ کیا صلاح
کرتے ہیں اگر تین سے زیادہ آدمی ہوں تو درست ہے کیونکہ تیسرے آدمی اکیلا نہیں ہے گا وہ چہنئے سے بات کرے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ
دُونَ صَلَاحِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْزُونُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رُوِيَ عَنْ حَضْرَتِ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جب تین
میں آدمی ہو (سفر میں یا اور کسی مقام میں) تو تم میں سے دو شخص تیسرے کو اکیلا چھوڑ کر کا ناہو سی نہ کریں اس

اسکو رنج ہوگا **عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ يَتِيمَانِ دُونَ النَّاسِ**
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت ہوا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو یتیموں کو سرگوشی کرنے سے کہ یہ
آدمی کو اکیلا چھوڑ کر **بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سِهَامٌ فَلْيَاخُذْ بِنَصِيبِهَا كَمَا كُنِيَ يَفْعَلُ** (مجمع میں مصبر بازار
یا مسجد میں) نیز لیجاوے تو اسکے پیکان تمام کر لیجاوے اور پیکان لوگوں کے مطعون نہ کرے ایسا نہ ہو کہ کسی کے
لگٹا ہو **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَمْسِكْ بِنَصِيبِهَا قَالَ نَعَمْ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہوا ایک شخص تیر لیکر مسجد میں سے گذرا
تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹکی الی تمام لے وہ بولا بہت خوب **عَنْ ابْنِ مَوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُقَاتِنَا مَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نَصِيبِهَا لِكَيْفَ
أَنْ تَكُونَ بِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَيْءٍ أَوْ فَلْيَقْبِضْ عَلَى نُصُولِهَا ابو موسیٰ سے روایت ہوا آن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ہمارے مسجد یا بازار میں گذریا اسکے ساتھ تیر ہو تو اسکے پیکان تمام کرے
ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اسکی پیکان لگٹا ہو اور وہ زخمی ہو) پس پیکان ہی کو پکڑ کر چلے ۛ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ابواب الذِّكْرِ ذِكْرُ اللَّهِ اَوْ تِلَاوَتِ قُرْآنِ اَوْ دُعَاكَ ابوابِ كُتَابِ
الْقُرْآنِ قُرْآنِ كِي تِلَاوَتِ كَا ثَوَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِدُ
بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأَهُ يُتِمِّعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقُّ لَهُ أَجْرَانِ اُنْتَانِ اِم
الْمُسْنِيْنِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کا ماہر
ہو اسے اسکو خوب پڑھ سکتا ہو کمین نہ اکتا ہو اور وہ نواپچی فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو عزت دے ہین اور نیک
یعنے ان فرشتوں کے ساتھ جو اللہ کا پیام پہونچاتے ہین اسکے بندہ پر اور جو قرآن کو آٹک آٹک کر پڑھتا
ہو اللہ اس پر پڑھنے میں سختی ہوتی ہو تو اسکو دونا ثواب ہے (ایک تِلَاوَتِ کا دوسرے محنت کا اور یہ مطلب میر
ہے کہ ماہر ہو دونا ثواب ہوگا اور بعضوں نے ایسا کہی ہے) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِمَا حَبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَقْرَعٌ رَاضِعٌ نَقِيرٌ وَيَصْعَدُ
بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتَّى يَكْفُرَ أَخِيذُ شَيْءٍ مَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنِي سِرُّهُ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قُرْآنِ پڑھنے والے کو یا حافظ قرآن کو دیا ستر کے دن اکسا جاوے گا ایک ایک آیت پڑھتا جاوے گا اور پڑھتا جاوے
پڑھنے کا اور ہر ایک آیت پڑھ کر ایک درجہ چڑھے گا یہاں تک کہ خیر آیت جو اسکو یاد ہو اس پر جاوے اور پس کی

ورجع برہگیا اور جو ساری قرآن کے حافظ ہونگے انکو مبتدئ و رجبہ لیکھا) **عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيئُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرُّحْلِ الثَّانِيَةِ قِيْلَ اَنَا الَّذِي اسْتَعْمْتُ لَيْلَكَ
وَاَطْلُتُ نَهَارَكَ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن قرآن ایک
 شے کے مانند شخص کی صورت میں آویگا (جس کا رنگ بدل گیا ہو بیماری سے اور غریب سے) اور حافظ قرآن کو کہیں گے
 نے ہی تجھ کو راتوں کو جگا یا تا اور دن کو پیاسا رکھا تھا **ف** یعنی دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قرآن
 پڑھتا تھا یا قرآن سنتا تھا بس سننے والوں کو بھی ایسا ہی کہے گا **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ حَبِّ أَحَدِكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَحْبَلَ فِيهِ ثَلَاثُ خَلْفَاتٍ عِظَامٍ سَمَاءٍ
قُلْنَا نَعَمْ قَالَ ثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ مِنْ أَحَدِكُمْ فِي صَلَواتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلْفَاتٍ سَمَاءٍ عِظَامٍ
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے
 کہ جب اپنے گھر میں لوٹ کر آوی تو وہاں میں گاہن موٹی بڑی اونٹنیاں پاوے ہم عرض کیا یا رسول اللہ یہ
 شکرم میں سے ہر کوئی اسکو پسند کرتا ہے نیکی اور بوجہ بوجہ آپ نے فرمایا پس میں آئین جسکو کوئی تم میں
 سے اپنی نماز میں پڑھتا ہے بہتر میں اسکے لیے میں موٹی بڑی گاہن اونٹنیوں سے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعْقَلِينَ نَعَاهَدَهَا مَا جِئَهَا بِعَقْلِهَا
أَمْسَكَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ أَطْلَقَتْ عَقْلَهَا ذَهَبَتْ ابن عمر سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی
 مثال اونٹ کی سی ہے جسکا گھٹنا بند نہ ہو اگر اسکا مالک کو باندھے رکھے تو وہ رک کر رہتا ہے
 اور اگر اسکی رسی کہو لے دے تو چلا جاتا ہے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِعْمَ
شَطْرٌ لِي نِصْفُهَُا لِي رِضْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفَرَأَيْتُمْ يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعْلَمِي عَبْدِي وَلِعَبْدِي
مَا سَأَلَ يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَقُولُ أَتُنِي عَلَى عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ سَالِكٌ يَوْمَ
الَّذِينَ يَقُولُ اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدِي فَهَذَا إِلِي هَذِهِ الْآيَةُ يُكْنِي عَبْدِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَبَيْنَ نِصْفَيْنِ يَقُولُ
الْعَبْدُ يَاكَ تَعْبُدُ وَيَاكَ تَسْتَعِينُ يَعْنِي نَهْدِي بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ وَآخِرُ
السُّورَةِ لِعَبْدِي يَقُولُ لِعَبْدِي اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ تَمْلِكُ الْعَبْدُ لِلْعَبْدِ مَا سَأَلَ أَبُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رَدِّهِ هِيَ أَنَّ حَضْرَتَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا نماز بت گئی ہے میری اور میرے بند کے بیچ میں آدمیوں آدمیوں اور اس میں سے میری ہر اور آدمی میرے بند کی ہے اور میرا بند جو مانگے وہ اسکو ملے گا یا دنیائے میں یا آخرت میں تو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو بندہ کہتا ہوں الحمد للہ رب العلمین ساری تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے ساری جہان اللہ فرماتا ہے میری تعریف کی میرے بند نے اور میرا بند جو مانگے وہ اسکو ملے گا پھر بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم بہت مہربان رحم والا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھکو سراہا میرے بند نے جو وہ مانگو گا اسکو ملے گا پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین دہنی ہے الصاف کے دن کا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے میری بڑائی کی میرے بند نے اور یہی آیتیں میرے لیے ہیں اور یہ آیت میرے اور میرے بند کے بیچ میں ہے آدمیوں آدمیوں بندہ کہتا ہے مالک لغیبہ و مالک نستعین ہم کبھی کو پوجتے ہیں اور کبھی سے مدد چاہتے ہیں یہ آیت میرے اور میرے بند کے بیچ میں آدمیوں آدمیوں اور میرے بند کو ملے گا جو وہ مانگے اور سورت کے اخیر آیتیں میرے بند کے لیے ہیں وہ کہتا ہے ابدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مجھکو بتلا دی سید ہی اے اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے حسان کیا اے اُن لوگوں کی جن پر تو غصے ہوا اور جو بہک گئے تو یہ خاص میرے بند کے لیے ہے اور میرے بند کے کو ملے گا جو وہ مانگے یعنی میں اسکو سید ہی اے بتلاؤں گا اپنی اچھے بندوں کی راہ مطلب یہ کہ یہ کہ سورہ فاتحہ میں سات آیتیں ہیں پہلی تین آیتوں میں تو خاص اللہ تعالیٰ کی عظمت ہے اور پچھلی تین آیتوں میں بندہ دعا کرتا ہے تو وہ بندے سے متعلق ہیں اور ایک آیت یعنی مالک لغیبہ و مالک نستعین یہ اللہ تعالیٰ اور بندے دونوں کے بیچ میں ہے کیونکہ اس میں بندے نے اپنا حال بیان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بھی اس سے نکلتی ہے کہ وہی عبادت اور استعانت کر لائن ہے یہ حدیث بظاہر ہر بڑی ہے حنفیہ کے مذہب کو جو کہتے ہیں بسم اللہ سورہ فاتحہ کا خیر نہیں ہے اور ساتویں آیت غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ہے اور چھٹی آیت انعمت علیہم ختم ہوئی ہے عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَأَذْكُرُكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهِيَ السُّبْحُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيْتُمْهُ أَبُو سَعِيدٍ بْنُ مَسْلَمَةَ مِنْ رَدِّهِ هِيَ أَنَّ حَضْرَتَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کیا میں نے تم کو سب سے بڑی سورت قرآن کی نہ سکھلاؤں مسجد سے باہر نکلنے کے پھر ابو سعید نے کہا

ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے مسجد سے جانیکر لیے میں نے آپ کو یاد دلایا آپ نے فرمایا الحمد للہ رب العالمین یہی سورت سبع مثانی
 ہے اور قرآن عظیم جو میں نے باکیا فت یعنی اس آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولقد آتيناك سبعاً من المثاني والقرآن
 العظیم سبع مثانی اور قرآن عظیم سے سورۃ فاتحہ مراد ہے اسکو سبع اسو سطر کہتے ہیں کہ اس میں سات آیتیں ہیں اور مثانی
 اسلیے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں اللہ اور رحمان اور رحیم اور ایک اور صراط اور علیہم اور لا جو معنی میں غیر کے
 ہے تو گویا غیر کا بھی لفظ مکرر تھیں اور ایک قرأت میں یوں ہی ہے غیر المفضوب علیہم وغیر الضالین اور یہ سورت ہر
 جب ہم اللہ الرحمن الرحیم ہی اس سورت کا خرو مو اور بعضوں کو کہا مثانی اس لیے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر معنی
 دو تین چار بار پڑھی جاتی ہے اور بعضوں نے کہا اسوجہ کہ یہ سورت دو بار تری پہلے مکہ میں ہر مدینہ میں اور بعضوں نے
 کہا سبع مثانی سے قرآن کی سات لغبی سورتیں مراد ہیں یعنی بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ اور انعام اور اعراف
 اور توبہ انفال سمیت کیونکہ یہ دونوں ایک سورت کو حکم میں ہیں اور مثالی اسخو اسلیے کہ ہر ایک سورت کی بعضے
 آیتیں دوسری سورت میں دہرائی گئی ہیں واللہ اعلم عنہ انی ہکذیرۃ رضعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 ان سورۃ في القرآن تثلثون آية شقعت لصاحبها حتى غفر له تبارك الذي يبدؤ المثلک ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سورت ہے قرآن میں جسکی تیس آیتیں ہیں اس نے ستر
 کی اپنے پڑھنے والوں کی اس پر بل غلامہ کے پاس ایسا نکلا کہ وہ بخشد یا گیا وہ سورت تبارک الذی بید المثلک عنہ
 انی ہکذیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل هو اللہ احد اللہ تعالیٰ تثلث القرآن ابوہریرہ سے
 اس عہد سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل هو اللہ احد نمازی قرآن کے برابر ثواب میں تو اگر کوئی تیز
 لباس سورت کو پڑھے تو گویا سورت قرآن کو ختم کیا اور ختمی اور دوسری کی روایت میں ہے کہ جو کوئی سورہ برین پڑھے
 اسکو دس ختم کا ثواب ملے گا سبحان اللہ کیا آسانی ہے اس امت پر بعضوں نے کہا قل هو اللہ احد تہائی قرآن ہے اس
 معنی کہ قرآن میں تین چیزیں مقصود ہیں ایک توحید دوسرے رسالت تیسرے اعمال اور اس سورت میں توحید کا پورا بیان
 ہے تو ایک ثلث قرآن ہوا عنہ انی نبی اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل هو اللہ احد
 تعالیٰ تثلث القرآن انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے عنہ عن مسعود کہ انصار رضی قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ احد الواحد الصمد تثلث القرآن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ احد الواحد الصمد تثلث قرآن کے برابر ہے ف یعنی یہ کلمات ثواب
 میں تہائی قرآن کے برابر ہیں بعض نسخوں میں یوں ہے قل هو اللہ احد الصمد تہائی قرآن کے برابر ہے -

باب فضل الذکر ذکر آبی کا شراب عن اَبُو الدَّرْدَاءِ الْيَشْبِيَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ اَکَلْتُ لَحْمَ شَیْءٍ
اَعْمَلْتُ لَکُمْ دَاخًا هَا عِنْدَ مِلْحَکُمْ دَاخًا فَعِیْہَا فِی دَرَحًا لَکُمْ وَخَیْرٌ لَکُمْ مِنْ اَعْطَا لَیْلَ الدَّهَبِ الْوَرِیْقَ دَرِیْنِ اَنْ
تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْهُ اَعْنَا قُتْمُہُمْ وَیُضْرِبُوْا اَعْنَا قُتْمُہُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ ذِکْرُ اللہِ وَقَالَ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا عَمِلْتُ اَمْرًا یُعْمَلُ الْیَوْمَ لَکُمْ مِنْ عَدَا اَبِی اللہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذِکْرِ اللہِ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَوٰی ہُوَ وَتَحْفُزْتُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کیا میں تم سے بیان نہ کروں جو تمہاری عیب سلون میں بہتر ہے اور تمہاری لک کے سب سے زیادہ
بہتر ہے اور اس کی وجہ سب سلون سے زیادہ درجہ بلند ہوتے ہیں اور بہتر ہے تمہارے لیے سونا اور چاندی خیرات کرنی سے
(یعنی صدقے سے سب سے زیادہ ہے) اور بہتر ہے اس سے بھی کہ تم اپنے دشمنوں کو رکافروں کو جہاد میں (بہتر
پہر تم انکی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں لوگوں نے عرض کیا یہ کون سا عمل ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا
کی یاد اور معاذ بن جبل نے کہا آدمی کا کوئی عمل اس کے غذا سے نجات دینے والا ذکر آبی سے زیادہ نہیں ہے
اب عام ہے کہ یہ ذکر زبان سے ہو یا دل سے یا دونوں سے اور علماء کا ہر کے نزدیک یہ ایک زبان کو کوئی لفظ نہ نکالے
نہ وہ ذکر نہ ہوگا اور ادنیٰ درجہ ذکر کا اس کے نزدیک ہے کہ آدمی خود نے لیکن اہل تصوف کو نزدیک ذکر قلبی یعنی
دل سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی یاد کرنا یہی سب سے اعلیٰ ہے وہ کہتے ہیں یہی ذکر قلبی صدقہ اور جہاد سب عبادتوں سے
افضل ہے کیونکہ یہ سب عبادتیں ہاتھ اور پاؤں سے ہوتی ہیں اور یہ دل سے ہوتا ہے اور دل اثرن ہی ہوتا ہے اور پاؤں سے اور
یہی ذکر جہاد اکبر ہے نہ وہ ذکر جس میں آدمی چیخے چلائے گردنیں ہلائے سوزے ٹیرے یا کہے لوگوں کو گمراہی اور بعضوں
نے کہا ایسا ذکر کرنے سے حضور ہوتا ہے ہرگز نہیں اس سے دوری ہوتی ہے تمہارے گمراہی سے صحیحہ قول اسباب میں یہ
کہ جہاد اکبر تحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص خاص اوقات میں ہوا رہا میں جیسے صبح اور شام اور زمانے کے بعد وضو کے
بعد کھانے کے بعد انگوشت کے سفاقی زبان ہی سے ادا کرے میرا تحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے اور جہاد
آپ سے جہاد منقول ہے اسکو جہاد ہے اسکو آیت ہے ادا کرے لیکن مبالغہ کرنا جہاد میں اور
زور کرنا اور غرے مارنا اور ضرب لگانا جسکو بعض فقہاء سکھلاتے ہیں یہ سنت کو خلاف ہے چاہیے کہ یہ جہاد اعتدال کے
ساتھ ہو یعنی ہتھ نہ خود سے اور پاس دالاسن بیوی اور ستر اسقدر ہو کہ خود سے بطریقہ افضل ہے اب رہا ہر وقت
اڑھتے اور شیتے اور جانے اور آتے اڑھتے اور موتی زمان اوقات میں ذکر قلبی افضل ہے کیونکہ وہ خالی ہوتا ہے رہا
سے اور سپر کوئی مطلع نہیں ہوتا سوا اللہ تعالیٰ کے اور طریقہ ذکر قلبی کا یہ ہے کہ دل سے لا الہ الا اللہ نکالے ہر وقت
یا جب سانس باہر نکالے تو لا الہ کے اور جب اندر لیا دے تو لا الہ کے یا اللہ اللہ ہر وقت دل سے نکالتا رہتا ہے

[illegible]

اللہ لا الہ الا اللہ کہنے کی نصیحت عن ابی ہریرۃ رآہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال العبد لا الہ الا اللہ واللہ اکبر قال یقول اللہ عز وجل صدق عبدی لا الہ الا انا وانا اکبر واذ قال العبد لا الہ الا اللہ وحده قال صدق عبدی لا الہ الا انا وحدی واذ قال لا الہ الا اللہ لا شریک لہ قال صدق عبدی لا الہ الا انا ولا شریک لی واذ قال لا الہ الا اللہ الملک والحمد لله قال صدق عبدی لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذ قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال صدق عبدی لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال ابو ایحاق کعب قال الا عترۃ کما انھم قالے قلت لابی جعفر ثانی قال فقال من رزقھن عند موتہ لہ تمتہ النار ابو ہریرۃ اور ابو سعید مرویت ہر اندوزون کو گواہی دی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ و الحمد لله تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے بیشک کوئی خدا نہیں سوا میرے اور میں ایک میں ہی اللہ اکبر ہوں اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ اللہ وحدہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے میں ہی اکیلا خدا ہوں سوا میرے کوئی خدا نہیں ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ لا شریک لہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے میں ہی خدا ہوں اور کوئی میرا شریک یا سہی (انہیں اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ الملک والحمد لله تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے میں ہی اللہ ہوں اور عظمت اور تعریف سب میری لیے ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے کوئی سچا معبود نہیں اور حول اور قوۃ بھی کوہے (حول کے معنی گناہوں اور تکلیفوں سے بچانا اور قوت کے معنی طاقت) ابو اسحاق نے کہا جو راوی ہے حدیث کا ابو سلمہ (غری) بہر اغرنے کچ کہا جسکو میں نہیں سمجھا میں نے ابو جعفر سے پوچھا کیا کہا انہوں نے اوہوں کو کہا یہ کہ جس کو ان کلمات کہنے کی توفیق ہوگی مرتے وقت اسکو دوزخ کی آگ نہیں چوہے گی و اس میں کلمہ تمجید کے علاوہ علاحدہ کلمات مذکور ہیں جو سلمہ یون ہے جو ہر نماز کے بعد پڑھنا سنون لا الہ الا اللہ اللہ وحدہ لا شریک لہ الحمد لله و علی کل شے قدیر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عن سعدی المسدۃ قالے قرأ عمر بطیحة بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالک کثیرا اسماک و امرؤ بن عمار قال لا و لکن سمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لا علم کلمۃ لا یقولہا احد عند موتہ الا کانت نوراً یصحی قتمو ان جسکہ و روحہ لیجد انہما و حاکم عند الموت فلم اسالہ حتی توفی قال انا اعلمہا ہی لانی اراد عتہ علیہا و لو علم ان

سعدی مرید روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پہنچی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تم کو
 رنجیدہ پاتا ہوں کیا تم کو اپنے چچا زاد بھائی (ابوبکر صدیقؓ) کی خلافت بری لگی (یعنی انکو خلیفہ ہونے سے تم ناراض ہو)
 اذہنوں نے کہا نہیں لیکن میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں ایک کلمہ جانتا ہوں جو کوئی اسکو
 مرتبوقت کہیگا تو وہ نور ہوگا اسکے نام اعمال کا اور اسکے بدن اور روح دونوں کو اس سے راحت ہوگی موت کی وقت پہ
 میں نے یہ کلمہ آپ سے نہ پوچھا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کلمہ کو جانتا ہوں وہ وہی
 کلمہ ہے جسے کہتے کہتے آئے اپنے چچا (ابوطالب) کو حکم دیا تھا (اکی موت کے وقت) اور اگر آپ جانتے کہ اور کوئی کلمہ
 انکے لیے زیادہ مفید ہو تو اس کے کہنے کا آپ حکم دیتے انکو ف ایسے کہ جناب ابوطالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو نہایت الفت تھی اور آپ یہ جانتے تھے کہ سیطرح قیامت کے دن یہ عذاب پہنچ جاوے گا تو آپ نے انکو لا الہ الا کہنے
 کا حکم دیا تا معلوم ہو اسی وہ کلمہ کہ جسکی زبان ہر مرتبوقت یہ کلمہ نکالے ہرگز دوزخ میں نہ جاوے گی یا اللہ ہماری آخری
 کلام ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من
 نفس شئت تشهد ان لا الہ الا اللہ و ان رسول اللہ یرجع فلیک قلب مؤمن الا غفر اللہ لہا ما دبر
 جبل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرے اور میرے گواہی دیا ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے
 بعین کے ساتھ تو اسے اللہ تعالیٰ اسکو بخش دے گا عن ائمہ ہادی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الہ الا
 اللہ لا یسبقہما عمل ولا ترک ذنباً ام بانی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا الہ الا اللہ سے بزرگ
 کوئی عمل نہیں اور یہ کلمہ کوئی گناہ باقی نہیں کرتا یعنی جب کا فر مسلمان ہو اور لا الہ الا اللہ کہے تو کفر کے زمانہ کو کل گناہ
 معاف ہو جاتے ہیں عن ائمہ ہادی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی یوم مائة مرة
 لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قدير کان لہ حدک عشر
 رقیاب و کتبت لہ مائة حسنة و محی عنہ مائة سيئة و کن لہ حذر من الشیطان سائر یومہ الی
 اللیل و کمایات لحد یا فضل فیما آتیہ الا من قال اکثر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن میں سو بار یہ کلمہ کہے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قدير
 تو اسکو دس بڑی آزاد کرے گا ثواب ہوگا اور سونیکیان اسکی بھی جاوے گی اور سو برائیاں اسکی میٹھی جاوے گی اور
 ساری دن اسکو بچا دے گی شیطان سے رات تک اسکی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہ ہوگا مگر جو کوئی یہی کلمہ کو
 سو بار سے زیادہ کہے تو اسکو اس سے زیادہ ثواب ہوگا سیطرح جو کوئی اور زیادہ کہے اسکو اور زیادہ ثواب ہوگا

عَنْ اِبْنِ عَبَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَوةِ الْعَدَاةِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَكَهُ لِحَمْدِهِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ كَعِتَابِ رَقِيَّةٍ مِنْ وَلَدِ اِبْنِ مَعِيْلٍ الْبُرْسِيِّ
 اسے عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کی نماز کے بعد یہ کلمہ کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک لہ الحمد بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر کان کعیتاب رقیۃ من ولد ابن معیل البرسی
باب فضل الحامدین اس کی حمد کرنے والوں کی فضیلت **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَافْضَلُ الذِّعَارِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے افضل ذکر یہ ہے لا الہ الا اللہ اور افضل
 دُعایہ ہے الحمد صرف کیونکہ جو کوئی اس کی حمد کرے گا اللہ اس کو اور زیادہ دیگا پس اس کی سب مرادیں خود بخود پوری ہوں گی
 اگ الگ مانگنے کی کیا حاجت ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَہُمْ أَنَّ عَبْدًا
 مِنْ عِبَادِ اللہِ قَالَ یَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ کَمَا یُسَبِّحُ لِحَبْلَالِ وَجْهِکَ وَلِعَظِیمِ سُلْطَانِکَ تَعَفَّلْتَ بِأَمْلَکِکَ
 فَلَمْ یَذِ بِأَکْثَرِ یَلْتَبَاہَا فَصَعِدَ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ یَا رَبَّنَا اَرْعَبْکَ قَدْ قَالَ مَقَالَةٌ لَا تَذِیْ کَیْفَ تَلْتَبَاہَا
 قَالَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُہُ مَا ذَا قَالَ عَبْدِیْ قَالَ یَا بَارِبِ اِنَّہُ قَالَ قَالَ یَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ
 کَمَا یُسَبِّحُ لِحَبْلَالِ وَجْهِکَ وَعَظِیمِ سُلْطَانِکَ فَقَالَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہُمَا اُکْتُبَاہَا کَمَا قَالَ عَبْدُکَ حَتّٰی
 یَلْقَانِیْ فَاجْزِیْہِمَا عَبْدُہُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس کے ایک بندے نے یوں کہا یا رب
 لک الحمد کما یسبّی لِحبال وجہک و عظیم سلطانتک یعنی اے مالک مین تیری ایسی تعریف کرنا ہوں جو تیری بزرگی اور تیری
 بڑی سلطنت کو لائق ہو کلمہ شکل ہوا ان دونوں فرشتوں پر جو بندہ کے اعمال لکھتے ہیں میں نے کرام کا تین اور وہ نہیں
 سمجھ کہ اس کلمے کو کیونکر لکھیں کہیونکہ اس کلمہ کا ثواب اور اجر انکو معلوم نہ تھا آخر وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اس کے
 معلوم ہوتا ہے کہ پروردگار عالم آسمان کے اوپر ہے عرش پر نہ ہر ملک اور ہر مکان میں جیسے گمراہ جہیوں کا قول ہے اگر
 ایسا ہوتا تو ان فرشتوں کو اوپر چڑھنے کی ضرورت نہ ہوتی اور انہوں نے عرض کیا اے مالک تیرے بندے نے ایک کلمہ
 کہا ہم نہیں جانتے اس کو کیونکر لکھیں اسے تعالیٰ نے فرمایا لانکہ وہ خوب جانتا ہے جو اس کو بندہ نے کہا کیا کلمہ کہا میرے بندے
 نے ان فرشتوں نے عرض کیا یہ کیا باریک الحمد کما یسبّی لِحبال وجہک و عظیم سلطانتک تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کلمے
 کو سید طرح لکھ دو نامہ اعمال میں جس طرح میرے بندے نے کہا یعنی انہی لفظوں کے ایسا تک کہ میرا بندہ مجھ سے ملو سوقت
 میں اس کا بدلہ دوں گا **ف** یعنی جو اس کا ثواب ہے وہ سوقت جب میں اپنے بندہ کو دوں گا معلوم ہوگا حقیقت میں

کلمہ ایسا ہے کہ اس سے مالک کی بڑی ضماندی اور خوشی ہوتی ہے دوسری روایت میں ہے جو کوئی کہے لا الہ الا اللہ صمد لا شریک
لا الملک لا الحمد ہو علیٰ کل شے قدیر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم تو یہ کلمہ نہ صرف من مہر کر کے امانت کما جاتا ہے
بیان تک کہ قیامت کا دن ہر اس وقت مہر توڑی جاوے گی اور اس کا ثواب ملے گا آدمی کو چاہیے کہ وقت بیوقت یہ کلمی بہت پڑھنا
ہر اس لیے کہ برائیاں ہماری ہتھیار میں اور نیکیاں بہت کم ہیں شاید انہی کلموں کی طفیل سے برائیاں مغلوب ہوں۔
**عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا
كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَمَكَاهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ ذَا الَّذِي قَالَ هَذَا أَتَاكَ الرَّجُلُ أَنَا وَمَا
أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ لَقَدْ نَجَّيْتُ لَهَا أَيُّوَابَ السَّمَاءِ كَمَا نَفَضْنَاهَا نَفْثُ دُورَةِ الْعَرِيشِ وَاسْلُ سِرِّ**
ہے میں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص نے کہا اس مع اللہ میں حمد کے بعد الحمد صمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً
فیجب آپ نماز سوناغ ہوئے نو بوجہ اس نے یہ کلمہ کہا تا ایک شخص نے لا میں نے اور میری نیت نہ تھی مگر ثواب کی آپ نے
فرمایا اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور وہ کہیں نہ رکا بیات تک کہ عرش تک پہنچ گیا **و** یعنی پروردگار
پاس اس حدیث کو بھی نہیں کھتا ہے کہ پروردگار آسمان کے اوپر اپنے عرش پر ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ فَتَحَتْهُ الصَّلَاحُ وَإِذَا رَأَى مَا
يَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب کوئی ایسی بات دیکھتے جو پسند آتی تو فرماتے الحمد صمد الذی بنعمتہ تم الصلحۃ اور جب کوئی ایسی بات دیکھتے جس کو
براجانتے تو فرماتے الحمد صمد علیٰ کل حال یعنی ہر حال میں اس کا شکر ہے **عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَبِّ اعُوْذُ بِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے الحمد صمد علیٰ کل حال رب اعوذ بک من حال اہل النار **وَعَنْ أَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ لِلْحَمْدُ لِلَّهِ إِذَا كَانَ الَّذِي
أَعْطَاهُ أَنْفَعَلَ مِثْلًا أَخَذَ** انس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے کسی بندے
پر جب کوئی نعمت تماری اور وہ کسی الحمد صمد تو اس نے جو یادہ افضل ہے اس کے جواب میں **و** یعنی اللہ کے نزدیک
اس کا الحمد صمد کتنا افضل ہے اس نعمت کے جوابہ تعالیٰ تو اس کو دی تو گویا بندے نے نعمت لی اور اس سے افضل ہے اس پر
جلالہ کی نمائندگی اس کی عنایت ہے ورنہ اس کی نعمت کے سامنے ہمارے ایک لفظ زبان سے نکلنے کی کیا حقیقت ہے اگر ہم لاکھوں
برس تک ہر ایک بن موصی الحمد صمد کہا کریں تو بھی اس کی منتوں کا شکر ادا نہ ہو سکے **بَابُ تَعْدِيلِ الشَّيْخِ**

اس کے معنی فضیلت **عَنْ** ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ابُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر لگنے میں آسان لیکن کفار میں کمینہ ہیں البکن
 تر از دین اعمال کے قیامت کدین اور ہماری ہونگے اور انکے کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان العظیم و
 بہت مختصر کلمے ہیں اور انکا پڑھنا ہی سہل ہے انسان کو چاہیے کہ ہر وقت ان کلموں کو پڑھتا رہے **عَنْ** ابْنِ مَرْزُوقٍ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُغَيِّرُ عَمْرًا فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تَغْيِرُ ثَلَاثَ عَشْرًا
 قَالَ أَكَاذُكَ عَلَى عَمْرٍاءِ خَيْرُكَ مِنْ هَذَا قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ يُغَيِّرُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ تَجْعَلُهُ فِي الْجَنَّةِ ابُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم اپنے گریہ و درخت لگا رہے تھے آپ نے فرمایا ابو ہریرہ تم کیا کاٹتے ہو اونٹوں نے کہا درخت آپ کو فرمایا میر
 تجھ اس سے بہتر درخت نکلاؤں وہ یہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ والہ الا اللہ واللہ اکبر حبیب تو کہے تو ایک کے بدل ایک درخت
 لگایا جاوے گا تیرے لیے جنت میں **و** اس میں جاوے گی میں تو ایک بار کہنے سے جنت میں جاوے درخت لگاؤ جاوے گی
 اس طرح دو بار کہنے سے آٹھ درخت اسید ہو کہ ہر ایک سو فیضان کلموں کر لا کہوں بار پڑھا ہو اور جنت میں اس کے مکان
 میں لا کہوں درخت لگاؤ گئے ہوں **عَنْ** جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى
 الْغَدَاةَ أَوْ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَهِيَ تَنَافَسُ كَرَاهَةً فَدَجَّعَ حِينَ ارْتَفَعَ الْكُفْرُ أَوْ قَالَ انْتَمَفَتْ وَهِيَ كَذَلِكَ فَقَالَ
 لَقَدْ قُلْتُ مُنْذُ مِثْتُ عَنكَ أَرْبَعُ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَهِيَ الْكُفْرُ وَاسْتَحْبُّ أَوْ أَوْزَنْ مِمَّا قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ
 عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَتُهُ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلَادُ كَلِمَاتِهِ جُوَيْرِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گریہ صبح کی نماز پڑھ کر یا جب صبح کی نماز پڑھی اور وہ اللہ کی یاد کر رہی تھیں پھر
 آپ کو جو بے چارہ چڑھ گیا تھا یا دو پہر دن ہو گیا تھا لیکن جویریہ اس حال میں تھیں کہ اپنے ذکر کر رہی تھیں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جب تیرے پاس سے گیا میں نے کل جاوے کلمہ کہے میں بار اور وہ ثواب میں زیادہ ہیں اور
 وزن میں زیادہ ہیں اگر تو لیجاوے تیرے (اتنی دیر کے) ذکر کے ساتھ وہ یہ ہیں سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضا
 سبحان اللہ زینۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ **و** حدیث مزید نکلا کہ ہر ایک عاکا ثواب مختلف ہے اور ہر
 دعا کا مضمون زیادہ حاوی اور زیادہ جامع ہو اس میں زیادہ ثواب ہے اور یہ بھی نکلا کہ کثرت ثواب شدت ریاضت
 میں منحصر نہیں ہے بلکہ ملک کی دین ہے بعضوں کا درجہ بتوڑی عبادت میں اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ دوسروں کا اس سے

کہتا اپنے گمراہوں پر ایسے سخت سزا کہ مٹتا غصے میں ایک جلیقہ سوا اپنے گمراہوں کو اور کسی سے زبان درازی نہ کرے تو انہوں نے کہا میں نے اسکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اپنے فرمایا تو مستغفار کیوں نہیں کرنا اس سے اسکی کہ زبان درازی جانی ہو یا اسکا گناہ مٹ جاویں) تو ہر روز ستر بار مستغفار کرے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُبَيْحٍ يَقُولُ** قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ رَحَلَ فِي حَقِّهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا عبد اللہ بن سبوح روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مبارکباد ہو جسکو اپنے نامہ اعمال میں استغفار بہت ہو اور **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ لَا اسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَيْمٍ نَرَجَا دِينَ كُلِّ ضَيِّعٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو لازم کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو ہر ایک بیخ و درکے گا اور ہر تکلیف سے اسکو نجات دے گا اور اسکو ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں کو گمان نہ ہوگا کہ استغفار کی یہ خاصیت ہے کہ تکلیف دفع کر دیتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے پانی برساتا ہے مال اور اولاد عنایت فرماتا ہے **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا احْتَضُوا اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا اسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے یا اللہ مجھکو ان لوگوں میں کر جو نیک کام کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب برا کام کرتے ہیں تو اس نے استغفار کرتے ہیں (ہر ایک مومن کو ایسا ہی کرنا لازم ہے) **بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ نِيْلِي كَانُوا عَنْ ابْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ سَبَلَكَ دَعَاكَ مِنْ حَلَاةٍ بِالْحَسَنَةِ فَكَهْ عَشْرًا نَشْرًا لَهَا دَارِزِيدٌ مِنْ حَلَاةٍ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبَ مِنِّي ذَرَاةً وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذَرَاةً تَقَرَّبَ مِنِّي بِأَعَا وَمَنْ أَذَانِي يَمْنِي أَتَيْتُهُ هَرْدَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً فَخَرَّ لَا يَشْرِكُ فِي غَفْلَةٍ لَقِيَنِي مِثْلُهَا مَغْفِرَةً** ابو رضى اس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی ایک نیکی لادے گا اسکو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا یا اس سے بھی زیادہ اور جو کوئی ایک برائی کرے گا اسکو ایک ہی برائی کا بدلہ ملے گا یا میں بخشدون گا اور جو کوئی ایک بشت مجھ سے نزدیک ہو (عبادت اور اطاعت سے) تو میں ایک ہاتھ اس سے نزدیک ہوں گا اور بغیر میری رحمت نزدیک ہوگی اور جو کوئی ایک نیکی میرے سے نزدیک ہو میں ایک بیع (دو دہانہ کی لمبائی کے موافق) اس سے نزدیک ہوں گا اور جو کوئی میرے پاس چلتا ہوا (معمولی چال سے) آویں وہ دھتا ہوا اسکے پاس آؤں گا اور جو کوئی زمین بہر کر میری پاس گناہ لادے اور اس حال میں مجھ سے ملے لیکن وہ شریک نہ کرنا ہو میرے ساتھ کسیکو دینے شرک میں مبتلا نہ ہو تو میں زمین بہر کر مغفرت اس سے

لوگوں کا ف یعنی اسکی گناہ بخشد وں گا یہ حدیث نبوی اسید ہر مومنین موصدین کسیلے کہ توحید کی برکت سے اسے چاہے
 تو انکے گناہ کو کتنے ہی زمانہ ہوں بخشدیے جا دیں گے لیکن سیکو اس مغفرت پر تکیہ نہ کرنا چاہیے اسلئے کہ اسکا حال معلوم نہیں
 اور پروردگار کی ہمیں رحمت سے ہے دیکھو اسکا عذاب ہی سخت ہے پس ہمیشہ گناہوں کو ڈرنا اور بچنا رہے اور توبہ اور
 استغفار کرتا رہے اور شرک کا بڑا خیال کہہ کیونکہ شرک کے جتنے جملے کی توقع نہیں ہے عَنِ ابْنِ مَرْيَمَ ذَكَرَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَّحَاتُكَ أَتَا عَيْنَدَكَ عَبْدِي بِ دَاثَا مَعَهُ حِينَ يَكُ ذَاكَ فَإِنَّ
 ذَاكَ لَوْ فِي نَفْسٍ ذَاكَ لَوْ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَاكَ لَوْ فِي مَسَاكٍ ذَاكَ لَوْ فِي مَسَاكٍ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ أَقْتَرَبَ إِلَيْكَ تَبَّحَاتُكَ
 أَقْتَرَبْتُ إِلَيْكَ ذَاكَ لَوْ فِي نَفْسِي أَتَاكَ هَذَلِكَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا هِيَ إِلَّا نَفْسٌ تَقُولُ مَا تَقُولُ وَتَقُولُ مَا تَقُولُ وَتَقُولُ مَا تَقُولُ وَتَقُولُ مَا تَقُولُ وَتَقُولُ مَا تَقُولُ
 سَے رکھو تو میں معفو ہی کروں گا اور جو عذاب کا گناہ کہے وہ ایسا ہی ہوگا اور میں اسکو ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرنا
 ہے اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے تو میں ہی اپنے دل میں اسکا ذکر کرتا ہوں ف احمدیث سے ذکر قلبی کی نفی دیت
 معلوم ہوتی ہے کہ اسے جل جلالہ ہی ایسے ذکر کی یاد اپنے دل میں کرتا ہے اور یہ بہتر ہے لوگوں میں یاد کرنے سے اور
 حضرت نقشبندیہ نے فرمایا ہے کہ ذکر کو قلب میں اسطرح ذکر کرنا چاہیے کہ جوارح اور اعضا کو بالکل حرکت نہ ہو ورنہ
 کرام کا تین فرشتے اسے مطلع ہو جاویں گے اور ادلی یہ ہے کہ سوا ذکر اور ذکر کے اور کوئی مطلع نہ ہو

میان عاشق و معشوق راز سے است کرام کا تین راہم خست نیست

ت اور اگر وہ لوگوں میں میرا ذکر کرے تو میں ان لوگوں سے بہتر لوگوں میں اسکا ذکر کرتا ہوں اور اگر بندہ ایک
 بالشت مجھ سے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اسکو قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ جل کر میرے پاس آوی تو میں دو ہاتھ اسکو
 پاس آتا ہوں ف غرض یہ کہ پروردگار کی توجہ بند کی کس طرف بند کی توجہ ہو اسکی طرف زیادہ ہوتی ہے ۔
 سبحان اللہ ایسا کریم و رحیم معشوق اور محبوب کمان اور کون ہے دنیا کے نام معشوق اسے بقصد قربت انکو عاقل
 سے نفرت ہوتی ہے اور جعفر عاشق کس طرف سے قرب ہو وہ بعد اختیار کرتے ہیں اور میان عاشق کے قرب سے دو
 چند قرب ہوتا ہے یا اللہ اپنا عشق عنایت فرما اور ہمیں فنا کر دے عَنِ ابْنِ مَرْيَمَ ذَكَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُصْنَعُ لَهُ الْحَسَنَةُ يَكْتَسِبُ بِهَا إِلَى الْجَمْعَةِ ضِعْفٌ قَالَ
 اللَّهُ تَبَّحَاتُكَ إِذَا الْقَوْمُ قَانَاكَ لِي دَاثَا كَجَزِيئَةٍ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا آدمی کا ہر ایک عمل دو گنا کیا جاتا ہے ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے سات سو گنا تک فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر

زہر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں آپ ایک خادم ملنے کو یعنی غلام یا نوٹھی خدمت کے لیے آپ کو فرمایا
 میرے پاس تو خادم نہیں ہے جو میں تجھ کو دوں یہ سنکر وہ لوٹ آئیں پھر آپ اس کے بعد ان کے پاس آئے اور فرمایا جو تم نے مانگا
 تمہارا (یعنی خادم) وہ تم کو زیادہ پسند ہی رہا جو اس کے بہتر ہے حضرت علی نے ان کو کہا یوں کہو نہیں مجھ کو زیادہ پسند ہے
 جو خادم میرے بہتر ہے اور انہوں نے فرمایا یہی کہا آپ کو فرمایا یوں کہ اللہم ثلسمات سبع اخیر کما یغنی عنہما مالک ستون
 آسمان کے اور مالک کے تخت کو اسے پانچواں لے ہمارے اور پانچواں لے ہر چیز کے اور انبیاء التوراة اور انجیل اور
 قرآن عظیم کے توبہ پہلے تیرے پہلے کوئی چیز نہیں اور توبہ کے بعد تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور توبہ کے اور پہلے
 تیرے اور پہلے کوئی چیز نہیں اور توبہ پوشیدہ ہے تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں اور اگر تو قرض ہمارا اور غنی کر دے ہم کو
 فقیری سے ف یعنی ہمارے دلوں میں فقیری یعنی انقطاع عماسوی اللہ عطا فرمائے کہ ہم غنی ہو جاوے عماسوی ہم
 سے در نہ دنیا کی دولت کتنی ہی زیادہ ہر جانب ول میں فقر اور قناعت ہو اس سے محتاجی دور نہیں ہو سکتی۔ انا لک
 غنی تر نہ محتاج نہ زد عن عبد اللہ عز الشیخی صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّہُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْفَقْرَ
 وَالْتَّقَى وَالْعِفَافَ وَالْغِنَى عبد اللہ بن مسعود روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْفَقْرَ
 وَالْتَّقَى وَالْعِفَافَ لَعَسَیْ یَاۤ اَللّٰہُمَّ تَجِبَ سَمَیْکُمْ ہون ہدایت اور تقویٰ اور پاکیزگی اور تو نگری ف یہ دعا جامع ہے
 اخلاق کو ہدایت و قوت علمیہ اور اکیہ اور عقائد کی اصلاح ہوتی ہے یعنی ایسا صحیح اور تقویٰ و قوت علمیہ درست ہوتے
 ہے تو علم و عمل کی تکمیل ہوگی اب پاکیزگی سے قوت شہویر کی اصلاح ہوگی اور تو نگری (یعنی غنا و قلبی) سے حمت
 حاصل ہوگی عن ابی ہریرۃ رضی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللّٰهُمَّ اِنْفَعْنِیْ بِمَا عَلَیْکِ
 وَ عَلَیْکِ مَا یَنْفَعُنِیْ وَ زِدْنِیْ عِلْمًا وَ اَحْمَدًا لِّلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ابورہ رضی
 اللہ عنہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے اللہم انفعنی خیرک شیئ یا ائزک فائدہ دے اس علم سے جو
 تو نے مجھے سکھلایا اور سکھلا دی مجھ کو وہ علم جو فائدہ دیوے مجھ کو اور زیادہ کر علم میرا اور شکر ہے اللہ کا ہر حال پر اور
 مانگنا ہوں میں اللہ کی دوزخ کے عذاب عن النبی مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللّٰهُمَّ اِنْفَعْنِیْ بِمَا عَلَیْکِ
 اَنْ یَقُولَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَتَحَاتْ عَلَیْنَا وَقَدْ اَمْسَا بِکَ وَ هَذَا لَمَّا لَمْ
 بِمَا لَحِثَتْ بِہِ فَقَالَ اِنَّ الْاَلْمَلُوْبَ بَیْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنَ اَصْبَاعِ الرَّحْمٰنِ عَمْرٌ وَحَلَّ یَقْلِبُہَا وَاَشَارَ اَلْاَیْمَیْنِ بِاَصْبَعِیْہِ
 السن بن مالک روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا سمیت کرتے تھے یا اللہ فاقم کردی دل میرا اپنے دین پر ایک
 شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ڈرنے میں ہمارے حال سے کہ ہم ہر گز راہ ہو جاوے دین کے حال لکھا ہے اپنے

لیو دعا کی نئی نگرہ دیکھ گیا کہ یہ دعا امت کی تعلیم کے لیے ہے اس لیے کہ آپ کا دل دیکھا سنیں گے، اور ہم تو ایسا
 لائے آپ پر اور جو آپ کو قرآن اس کی تصدیق کر چکے آپ نے فرمایا بیشک نام دل (ادیون کے) اس کی انگلیوں میں
 سے دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں وہ انکو اولتسا ہے بلتسا ہے اور شاہ کیا ایش نے اپنی دونوں انگلیوں سے
 اور ایش حدیث کو بڑے امام اور بڑے حافظ تھے وچسیر اور شبہ میں کو نہ سوچے اہل سنت میں سے تھے جو اس کی انگلیوں
 کی تاویل نہیں کرتے جیسے جمہور معتزلہ تاویل کرنے میں اور انگلی سے حقیقت انگلی مراد رکھتے ہیں لیکن پروردگار
 نہ خود شاہ جو کسی مخلوق کے نہ اس کی کوئی چیز جیسے آئینہ اور اساق اور انگلی مشابہہ مخلوق کی آئینہ اندساق اور انگلی
 کے اور اگر کوئی ہم سے سوال کرے کہ امہ کی انگلی کیسی ہے تو ہم کہیں گے کہ اس کی ذات کیسی ہے اگر اس کا جواب دہ دیکھا
 تو ہم ہی اس کے سوال کا جواب نیکر دوسری دیت میں ہر ابن عباس سے کہ اس نے اپنی خیم گلیا کوہ طور پر رکھ دی وہ بائیں
 بائیں ہو گیا اس سے بنی نکلتا ہے کہ حقیقت اس کے لیے انگلیاں ہیں اور معنی مجازی مراد نہیں ہے **عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ**
أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ دُعَاءُ أَدْعُو بِهِ فَرُضِلْتُ قَالِ ثَلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ
ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ نَاغِفِرُكَ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَأَرْحَمِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
 ابو بکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھایو کہ بن وہ نماز میں پڑھ کر میں آپ نے فرمایا
 کہ اللہم انی ظلمت اخیر تک یعنی با اسہ میں نے اپنے نفس بہت ظلم کیا اور کوئی نہیں بخشا گناہوں کو مگر تو ہی تو مجھ سے
 میرے گناہ اپنے بائیں کی ایک نمبش میں سے اور رحم کر مجھ پر بخشنے والا مہربان ہے **عَنْ أَبِي أَسَامَةَ الْبَاهِلِيِّ**
قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَتُكُّ عَلَى عَصَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا
كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ يُعْطِمُونَ أَيْدِيَهُمْ وَيَدْعُونَ اللَّهَ لِيَدْعُوَهُمْ اللَّهُ لَنَا قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَأَرْحَمْنَا
وَارْضَ عَنَّا وَاقْبَلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا فَنَاتَنَا كُلَّهُ قَالَ فَكَانَ أَحَبَّ بَنَاتٍ بَرِيدَنَا
 فقال أوليس قد جمعت لكم الأمر ابو امامہ باہلی سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہم پر آپ بیکاد
 ہوئے تھے ایک ٹکڑی پر جب ہم نے اکبر دیکھا تو ہم کٹرے ہو گئے اور تعظیم کے لیے آپ نے فرمایا کٹرے ہو جیسے فارس کے
 لوگ اپنے بڑے ادیون کے لیے کٹرے ہوتے ہیں وہ اس طرح کٹرے ہوتے ہیں کہ بڑے آدمی بیٹھے ہوتے ہیں اور
 لوگ ان کے سامنے کٹرے رہتے ہیں اس سے منع کیا اور صرف تعظیم کے لیے کٹرے ہونا یا منع نہیں آپ نے صحابہ سے فرمایا تو
 اے سیدکم یعنی سعد بن معاذ کی طرف کٹرے ہوا اور بیعت کی روایت میں ہے ابو ہریرہ سے کہ آپ مسجد میں ہم سب بائیں
 کرتے تھے آپ کٹرے ہوتے تو ہم بھی کٹرے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ اپنے کسی محل کے اندر نہ تشریف لیجاتے

اور جو مانعت احمدیث میں ہو اس کو بغیر غرض ہے کہ قیام کا التزام کرنا یعنی عمدتہ جب کوئی آدمی اسکی لیے کھڑے ہوں اس کو اپنے مال پسند کیا کیونکہ اس میں تکلیف ہے لوگوں کو اور اپنے تواضع کی راہ کو اپنے لیے نہیں کھڑا ہونا مال پسند کیا اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب کو بدل لگو لوگوں کا سامنے کھڑے ہونا وہ اپنا مال کا جہنم میں بنالیوے اس کو بھی یہی غرض ہے کہ بڑا آدمی ہتھیار ہو اور لوگ اسکو سلتے کھڑے رہیں جو فارس کے رئیسوں کی رسم تھی اور جب کو بدل لگو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکے دل میں غرور اور تکبر ہو لیکن اگر غرور اور تکبر نہ ہو اور نہ وہ اس امر کو پسند کرے اور لوگ اسکے سامنے کھڑے ہوں تو وہ گناہ نہ ہو لگو جسے حضرت ابو جعفر صدائے منقول ہے کہ وہ بیٹے رستم اور لوگ انکے سلتے کھڑے رستم (ابن مختار) مشہور ہے کہ اس پر ہندو صفا مالک کن میں یہ مروج ہے کہ جو کوئی آدمی اسکی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جائے تو میں اور ہمیشہ اس کا التزام کرتے ہیں اس طرح سے کہ اگر کوئی کھڑا نہ ہو تو اس سے ناراض ہوتے ہیں اور اسکو بے ادب کہتے ہیں پس اس قیام کی کراہت میں کوئی شک نہیں اور ایک جماعت علمائے قیام تعظیم سے منع کیا ہے اور اسکو مکروہ جانا ہے اور دلیل انکی یہی حدیث ہے ابوامامہ کی اس میں لا تفعلوا کا لفظ وارد ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ کھڑے ہو جو بزرگے لوگ کھڑے ہوتے ہیں ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں اور نبی کا اقل درجہ کراہت ہے اور سعد بن معاذ کی حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ وہ قیام تعظیمی نہ تھا بلکہ سدا یا رتے تو انکو اتارنے اور لانے کے لیے صحابہ کو کھڑے ہونیکا حکم دیا اور قیام اسکا یہ ہے کہ اس حدیث میں الی کا لفظ ہے اگر قیام تعظیمی مقصود ہوتا تو یوں فرماتے تو ہوا لید کہم اور صحابہ کا کھڑے ہونا ناخضر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو بھی کی روایت میں وارد ہے اسکی اسناد کا حال معلوم نہیں اور قطع نظر اسکے یہ قیام تعظیمی نہ تھا کیونکہ قیام تعظیمی قدم یعنی آنے کی وقت ہوتا ہے اور یہ قیام بطور متابعت کے تھا اور غرض کے وعظ اور اگر ان ہی لیا جاوے کہ یہ قیام تعظیمی نہ تھا تو نفس فعل صحابہ کا جہت میں جب تک آپ کا حکم یا تقریر ثابت نہ ہو اور جب قیام تعظیمی مکروہ ہوا تو وہ قیام ہی مکروہ ہوگا جو مجلس سلاطین شریفین تولد شریف کے بیان پر لوگ کیا کرتے ہیں اور جب آپ اپنی حیات میں خاص اپنے لیے قیام سے منع فرمایا تو آپ کے ذکر کے وقت کیونکر قیام جائز ہوگا اور یہ سنی مختلف فیہ میں علماء ہے اور ایک جماعت علماء اہل طرف ہی گئے ہیں کہ قیام تعظیمی میں قیامت نہیں ہے بشرطیکہ جسکو لیے قیام کیا جاوے وہ ایک عالم دیندار صاحب تقویٰ ہو اور جائز رکھا ہے انہوں نے قیام کو مجلس سلاطین میں بھی اور اسباب میں مستقل کتابین اور سالیکیہ کئی میں مانعین کے طرف سے غایۃ الکلام نے ابطال عمل المولد والقیام کو کف مولانا محمد رشید الدین چغتائی نے فوراً مرقہ اور شہین کعبہ سے اشباع الکلام فی اثبات عمل المولد والقیام مولانا شاہ سلامت الدین صاحب قدس سرہ اور سوا انکے لکھی ہیں

ہیں جیسے کلمۃ الحق وغیرہ اور اگر کوئی قیام کرے تو اسکو کافرا یا فاسق نہ کہنا چاہیے اس طرح اگر کوئی قیام نہ کرے اس لیے کہ سلسلہ اختلافی ہو اور اختلافی مسائل میں کیسی تفصیل اور تعلیق جائز نہیں ہے کسی مسلمان کو لڑنا یا اسکو برا کہنا جائز ہے نہ ہے عنہ عن کیا یا رسول اللہ کا ش آپ دعا کیجیے اسکو ہمارے لیے آپ نے فرمایا اللھم اغفر لنا ورحمنا خیر ما کہتے یا اللہ بخشہ دے اسکو اور حکم ہمہ اور راضی ہو جاہم سے اور قبول کر ہماری عبادت اور داخل کر ہمکو جنت میں اور نجات دے ہمکو دوزخ سے اور درست کر دے ہمارے ساری کام راہی نے کہا میں نے دعا کیجئے جاہا کہ آپ زیادہ دعا کریں آپ نے فرمایا میں تو تمہارے لیے جامع دعا کر دی ف اس میں دین اور دنیا کی سب باتیں آگئیں اب طول کرنے سے کیا فائدہ ہو لیکن صحابہ کو حصر نہ تھا کہ جتنا کہ آپ انکو لیے دعا کریں انکا فائدہ ہے نہ ہر قسمت ان لوگوں کی جو آپ کی دعائیں شریکتے یا اللہ ہم کو بھیجے نبی کی دعائیں شریک کرے ابو فضل مکرّم سے عن ابی ہریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم اِنّی اَعُوذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ مِنْ قَلْبٍ لَا یَحْشَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُجِبُّ اَبُو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو ہریرۃ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم اِنّی اَعُوذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ خیر ما کہتے میں نے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار باتوں سے اُس علم سے جو فائدہ نہ دیوے (ملکہ بیکار عمر اس میں ضائع ہووے نہ دنیا کا فائدہ نہ عقبے کا) اور اُس دل سے جو اللہ کو سانس نہ دے نہ ہو اور اُس نفس سے جو سیر نہ ہو کہ نبی قناعت نہ کرے جتنا زیادہ ہو اتنی ہی ملکہ ہی زیادہ ہو اور اُس عا سے جو سنی نہ جاوے یعنی قبول نہ ہو) باب مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَخَضَّرَتْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کن چیزوں سے پناہ مانگی ہے عن عائشۃ انّ النبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کان یَدْعُو بِحُجْرَةِ الْاَلْکَلَاتِ اللّٰهُمَّ اِنّی اَعُوذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةٍ مُّغْنٰی وَفِتْنَةٍ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسْجِدِ الدَّجَالِ اللّٰهُمَّ اَعِیْزْ خَلْقَیَا حَیْیَ الْمَیِّتِ وَالْبَرْدِ وَتَوَفَّ لَیْیَ مِنَ الْخَطَايَا کَمَا تَنْقِیْتُ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَايَا کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ اِنّی اَعُوذُ بِکَ مِنَ الْاَنْکَسَالِ وَالْاَهْرَادِ الْمَا شَعَرَ الْمَقْرَمَ حضرت عائشہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیں کیا کرتے تھے اللھم اِنّی اَعُوذُ بِکَ خیر ما کہتے میں نے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے جو آگ میں لجھنے میں اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب کا گنوا لے گنا ہوں میں اور قبر کے عذاب سے اور والداری کے فتنے سے اور فقر کے فتنے سے اور سچ و جھوٹ کے فتنے سے یا اللہ میرے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اوسے کو پانی سے اور صاف کر دے میرے گناہوں کو میرے غیب سے کپڑے کو صاف کرتا ہے میل کھیل سے اور دوری کر دے مجھ سے اور گناہوں میں سے جیسے تو نے دوری کی پورب اور بچھڑ

جس سے پناہ مانگی تیری خدیجہ اور شیر بنی نے یا امین تجھ جنت مانگنا ہوں اور جو چیز جنت کی طرف نزدیک کے قول میں
یا فضل اور پناہ مانگنا ہوں میں میری طرف سے اور اس چیز سے جو دوزخ کی طرف نزدیک کے قول میں یا فضل اور میں مانگنا
ہوں تجھ سے یہ کہ تو ہر قضا (حکم الہی اور تقدیر) کو جو ہونے سے پہلے کی ہے بہتر کر دے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ قَوْلُهُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَتَشْفَعُ لِنَفْسِكَ فَقَالَ اللَّهُ الْجَنَّةُ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ الشَّارِ**
أَمَا وَاللَّهِ مَا أَحْسَنُ مَذْنَنَكَ وَلَا دَنْدَنَتَهُ مُعَاذَ اللَّهِ قَالَ حَوْلَ عَائِدَتَيْنِ أَبُو بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ
أَنَّ خُرَيْسَ بْنَ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ قَوْلُهُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَتَشْفَعُ لِنَفْسِكَ فَقَالَ اللَّهُ الْجَنَّةُ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ الشَّارِ
جنت مانگنا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگنا ہوں لیکن تم خدا کی آپ کی گنگناہٹ اور معاذ کی گنگناہٹ میں نہیں
سمجھتا (یعنی آواز تو سنتا ہوں لیکن معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کیا دعا مانگتے ہیں) اس طرح معاذ اور اس قوم کے امام
جبان (یعنی شخص تمام معلوم نہیں ہوتا کیا دعا مانگتے ہیں) آپ نے فرمایا ہم ہی اسی جنت اور دوزخ کے گرد گنگناہٹ میں
ہیں یعنی مقصود ہماری دعاؤں کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے اور دوزخ سے بچا دے اگر الفاظ میں
ہماری دعا اور تیری دعا میں فرق ہو مگر حاصل ایک ہی ہے۔ حدیث یہ نکلا کہ آپ نماز میں تشہد اور دعا اس طرح
سے پڑھتے تھے کہ دامن کی گنگناہٹ مفقود ہوں کو سنائی دیتی اب بعضی لوگ جو سر میں مبالغہ کرتے ہیں اس
قدر کہ خود اپنے سنیں ہی آواز نہ سنی تو نماز جائز نہ ہوگی **بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ عَفْوًا**
عَافِيَةً رَوَيْتُ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلِّ رَتَبَكَ الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاهُ الْيَوْمَ الثَّلَاثِي
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلِّ رَتَبَكَ الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاهُ فِي
الْيَوْمِ الثَّلَاثِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلِّ رَتَبَكَ الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
فَإِذَا أُعْطِيتِ الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی
علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے آپ نے فرمایا اپنے مالک سے عفو اور سندی
طلب کر دینا اور آخرت میں پہرہ وہ شخص دوسرے دن آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے آپ نے فرمایا اپنی
مالک سے سندی مانگنا اور آخرت میں پہرہ وہی شخص تیسرے دن آیا اور کہنے لگا اے نبی اللہ کے کونسی دعا افضل ہے آپ نے
فرمایا اپنے مالک سے عفو و سندی مانگنا اور آخرت میں پہرہ وہی اور سندی دیکھا وہی دنیا اور آخرت میں تو نے نجات

ہائی فائدہ بیشک عافیت میں تمام بلاؤں اور بیماریوں اور تکالیف سے محفوظ رہو گئی اور معافی میں گناہوں کی بخشش
 ہوئی اب اور کہا چاہیے یہ دو لفظ ہر دن لفظوں کو شامل میں عن اوسط التجمل آتہ سمع ابا بکر حنین
 فیمن الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی معافی ہذا عام الاول ثم
 بکر انبکر ثم قال علیکم بالصديق فآتہ مع الذی دھما فی الجنة وایاکم والکذب فآتہ مع الخور
 دھما فی النار ولسو اللہ المعافاة فآتہ لکم یوت احی بعد الیقین خیرا من المعافاة ولا تحاسدوا و
 لا تباعدوا ولا تفتطعوا ولا تذاکروا واکونوا عبادا للہ لیخوانا اوسط بجلي سے رویت ہر جب آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ابو بکر سے اونٹوں کے سناہ کٹے ہوئے اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرمہ سال میں میرے
 اس حابے پر کہے تھے اس کے بعد رو کر اکو یاد کر کے) بہر کمال لازم کر لو اپنے اور پرچہ بولنے کو وہ لیکھی کے ساتھ ہے
 اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور بچہ تم جہنم کے وہ برائی کے ساتھ ہر اور یہ دونوں دوزخ میں ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مندرستی
 مانگو اس لیے کہ یقین کے بعد یعنی ایمان کے بعد) بہر کوئی نعمت مندرستی ہو بیکہ نہیں ہے (بلکہ اور سب نعمتیں مندرستی
 پر سے قربان اور صدق میں اور اگر مندرستی نہ ہو تو کسی نعمت کی لذت ہی نہ ہوگی اور حسد مت کرو اور بغض مت
 کرو اور قطع ملاقات یا قطع رحم مت کرو اور ایک دوسرے کی طرف سے مومن مت بہر بیٹھ اسکی طرف مت کرو اور اللہ کے
 بندو سبائی بہائی ہو جاؤ ف یعنی تمام مسلمانوں کے ساتھ محبت اور شفقت کی پیش آؤ اور کسی مسلمان کو مت ستاؤ
 عن عائشہ آتھا قالت یا رسول اللہ آتیت ان واقفت لیکلہ القدر ما ادعنی قال تقولین اللهم
 انک عفوی تحب العفو فاعف عتی ام المؤمنین حضرت عائشہ سے رویت ہر اونٹوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اتفاقاً
 سے میں شہقہ رہا ہوں تو اس شب کو کیا دعا کروں آپ نے فرمایا یہ دعا کہ اللهم انک عفوی تحب العفو فاعف عنی یعنی اے
 مالک نور بامعاف کر نیوالا ہے اور دوست رکھتا ہے معافی کو تو معاف کر مجھ کو عن ابن ہشیرة قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من دعوة یدعو بها العبد انقل من اللهم انک المعافاة فی الدنیا
 وکالاخیرۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا جو بندہ مانگے اس سے افضل
 نہیں ہے اللهم انی اسالک المعافاة فی الدنیا والآخرۃ یعنی یا اللہ میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں دنیا اور آخرت میں
 باب اذا دعا احدکم فلیکب اذ یتغلبہ حب کوئی تم میں سے دعا کرے تو پہلے اپنے نفس سے شرم کرے
 عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمنا اللہ واکھا جاد ابن عباس سے رویت
 ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم کرے ہم پر اور عباد کے بہائی پر اپنے حضرت ہود علیہ السلام پر جو قوم

عادی طرف بھیج گئے تھے۔ **باب کا مطلب** یہ کہ دعا پہلے اپنے لیے کرے بہرہ ور لوگوں کے لیے مثلاً یون کہو غفرنا اسد
 کم یا عافانا اسد دعا نام یا اللہم اغفرنا وعلوین یا رحمن اسد وایکم یا بغفر العزنا وکم نخل مشہور ہے اول خویش بعدہ دشمن
باب یُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَجْعَلْ دَعَا قَبُولَ هُنَّ بِهٖ بِشْرُ طَبَقِ جَلَدِي نَمْرُكَ عَنْ أَنِي هُمْ كَبِيرَةٌ أَنَّنْ سُوْلُ
 اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَجْعَلْ قَبْلَ ذَلِكَ يَجْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ
 اللّٰهُ فَلَمْ يَسْتَجِبْ اللّٰهُ لِيْ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَتْ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ يَسْتَجِبُ لِمَنْ دَعَا قَبْلَ
 هُوَ يَسْتَجِبُ لِمَنْ دَعَا قَبْلَ هُوَ يَسْتَجِبُ لِمَنْ دَعَا قَبْلَ هُوَ يَسْتَجِبُ لِمَنْ دَعَا قَبْلَ هُوَ يَسْتَجِبُ لِمَنْ دَعَا قَبْلَ هُوَ يَسْتَجِبُ لِمَنْ دَعَا قَبْلَ هُوَ
 لیکن اس نے قبول کی **باب** ایسا کہنا بی ادبی ہے مالک کی جانب میں اور مالک اختیار ہے جب مناسب سمجھتا ہے
 اس وقت دعا قبول کرتا ہے کہیں جلدی کہیں دیر میں اور کہیں دنیا میں قبول نہیں کرنا جب سب کا فائدہ دعا نہ قبول ہونے
 میں ہوتا ہے تو آخرت کر لیے اس دعا کو ادا کرنا ہے غرض مالک کی حکمتیں اور اسکے سبب وہی خوب جانتا ہے اور کسی حال
 میں شبہ کو اپنے مالک سے مایوس نہ ہونا چاہیے کیونکہ سوا اسکے در کے اور در کو نہ ہاں اور وہ زیادہ رحیم ہے اپنے بندوں پر پناہ
 باپ پس بہتر یہی ہے کہ بندہ سب کا ہم سبکی رضا اور تقدیر پر چوڑ دیے اور ظاہر میں موجب احکام شرعی کے دعا کرتا رہے
 لیکن اگر دعا قبول نہ ہو تو وہی دل خوش ہے اور یہ سمجھ کہ اس میں خیر و برکت ہوگی اور ہمارا کچھ فائدہ ہو گا دوسری بات
 میں یون ہر بستر طیکہ گناہ یا نانا توڑنے کی دعا کرے یعنی اسی دعا قبول نہیں ہوتی **باب** لَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اَدْمَى كَوِيْذَ كَمَا جَابِيْهِ اَوْ فَاذْ اَكْرُوْجَابِيْهِ تَوْجِبْكَ وَخَشَعَتِ فَا كَيْفَ كَمَا اسْتَفْهَنَ
 اور بی پروائی کھلتی ہے اور اسے جل جلالہ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے اس پر زبردستی کرنا والا کون ہو بہرہ قید کہ اگر تو چاہے
 محض فضول ہے بلکہ یون کہنا چاہیے یا اسے مجھ کو بخش دے **عَنْ** اَنَسٍ عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ سُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلُ أَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلِيَعِزَّزَ الْمُسْكِرَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْكِرَةَ لَهُ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
 سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یون نہ کہے یا اسے بخش دے مجھ کو اگر تو چاہے بلکہ قطعی طور سے
 مغفرت مانگے اس لیے کہ اسے جل جلالہ پر کوئی زبردستی کرنا والا نہیں ہے **باب** اِنِّمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ
باب اسم اعظم کی تعین میں بہت اختلاف ہے اور بہت اقوال ہیں اور ہم گئے ایک دعایان کرینگے جس میں ہنسنے کا نام دیا
 کو جمع کر دیا ہے ہر جو کوئی اس کو پڑھے تو خود اسم اعظم ہی پڑھے گا اور ساجر قول یہ ہے کہ اس کا لفظ ہی اسم اعظم ہے۔
عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ بَرِيْدَةَ قَالَتْ قَالَ سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ
 وَاللّٰهُمَّ اِلَهِ دَاوُدَ اِلَهِ اِيْمَانَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَدَاوُدَ اِلَهِ اِيْمَانَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سُوْرَةُ اَلْعَمْرَانِ اساور بہت بڑی ہے روایت ہے

کے کام اور خیر کاروں کو لیے اور کسی مسلمان کو ضرر پہنچانے کے لیے یہ دھماکے اور نہ انتظام عالم میں دخل دیوے مثلاً
سلطنت یا ملک یا بادشاہ کے بدلنے کے لیے یہ دھماکے نہ لے کر نفع کے بدل نقصان لاحق ہو نہ کیا اندیشہ ہو وہ کا
یہ جو اسم الرحمن الرحیم - الم احمد لا الہ الا ہو الخی الغنیوم ہو الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب الشہادۃ ہو الرحمن الرحیم ہو اسم
الذی لا الہ الا ہو الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن النذیر الجبار المتکبر سبحان اسمہ عما یشرکون ہو اسم الخالق
البارئ المصور لا الہ الا هو الخسعی سبح لا فی السموات والارض ہو بغیرہ الحکیم والکرم لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم
قل اللہم مالک الملک فی الملک من تشار وتشرع الملک من تشار وتغتر من تشار وتذل من تشار یدک الخیر انک علی
کل شے قدیر تو یوح اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل وتخرج الحی من البیت وتخرج البیت من الحی وترزق من تشار
بغیر حساب لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اللہم انی اسألك بانک الحمد لا الہ الا انت الخنان
المنان بریج السموات والارض ایذا الجلال والاکرام یا حی یتیم اللہم انی اسألك بانی اسأند انک انت اسم لا الہ الا
انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لک کفوا احد اللہم انی اسألك باسمک الطاهر الطیب المبارک الاحب
الیک الذی اذا وحیت بہ اجبت واذا سالت بہ طلیت واذا استرحمت بہ رحمت واذا استغفرت بہ غفرت اللہم
انی ادعوک اسمہ وادعوک الرحمن وادعوک البر الرحیم وادعوک باسمک الحسنی کلما باعلت منہا وامل علم یا رب یا رب
اسم لا الہ الا ہو لعبہ برئ العظیم سبع قدوس بنادب الملائکۃ والروح باب اسمک اللہ عز وجل اسمہ جل
جلالہ کے ناموں کا بیان عنک انی ہر سیدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یسعدہ وتسعدہ
اسمائہ ائمة الا داحدا من احصاھا دخل الجنة ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اسمہ جل جلالہ کے ایک کم سو نام ہیں جو کوئی انکو یاد کر لے وہ جنت میں جاوے گا سبحان اسمہ
ہماری مالک کے کیسے کیسے پاری نام میں اس کے ہر ایک نام پر تصدیق ہو نیکو دل چاہتا ہے اور ہر یہ نام صرف عربی زبان
میں نہیں بلکہ ہر ایک لغت اور ہر ایک زبان میں اس کے صد نام ہیں اور مسے ایک ہی ہو سبحان اسمہ الممدوح لکل
لسان باب تمام دنیا میں تقریباً بارہ سو زبانیں بولتی ہیں اور ہر ایک زبان میں واسطو سو نام کہ کو توکل نام اس کے
ایک لاکھ میں ہزار ہوتے ہیں اور یہ صرف اس چوٹے سے گئے پر یعنی زمین پر اور زمین سے سیکڑوں ہزار دن درج
ثبری اس کے سیکڑوں ہزار دن لاکھوں اور عالم موجود میں اور انہیں ہزار لاکھوں طرح کی مخلوقات اور لاکھوں نمازین
اور نعمتیں پس ہر روز دن نام ہمارے پروردگار عز وجل کے ہوئے اور ہر ایک نام سے مراد اور مقصود وہی ایک ذات ہو جس
نے سب کو پیدا کیا اور وہ انہی اور ابدی ہے ہمیں تغیر اور تبدل اور فنا نہیں اور اس کے سوا سب قالی اور بے

اور تہذیب و تمدن کا
اسم

فَقِيلَ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ قَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَرَى الشَّائِئَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنَّ أَبْلَغِيَا سِرٍّ دَرِي عَنْكَ كَذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ أَبُو عَمِيَّاشٍ أَبُو عَمِيَّاشٍ زُرْتِي سِرٍّ رَدِيَتْ أَنْ تَخْضَرُ صَلَاتِي
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِأَجْزِئِ صَبْحٍ كَيُؤْتِ كَهْرًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ وَالْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَا تَوْبَتُ
 هُوَ كَمَا جِئْتُ بِهِ بَرْدَ عَفْرِتٍ مَعْمِلٍ عَلَيْهِ سَلَامُ كِي أَوْلَاؤُهُمْ أَزَادُوا كِيَا أَوْ دَسَّ كِيَا أَسْكَعَ مَعَاثَ هُوَ جَابِئُكَ أَوْ دَسَّ هُوَ جَابِئُكَ
 مَلْبَنَدُ هُوَ جَابِئُكَ أَوْ دَسَّ شَامُكَ شَيْطَانٌ مَوْضُوعٌ رَهْجٌ بِرَجَبٍ سَلَامٌ هُوَ أَوْ يَسِي كِيَا يَسِينُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ خَيْرٌ
 تَكُ تَوْصِيحُ تَكُ يَسِي هُوَ كِيَا رَاوِي لَمْ كَمَا أَيْكَ شَخْصٌ فِي خَوَابِ مِينَ تَخْضَرُ صَلَاتِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو دِي كَمَا أَوْ عَرْضُ كِيَا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ أَبُو عَمِيَّاشٍ أَيْ هِيَ هَدِيثٌ رَوِيَتْ كَرْتِي مِينَ أَيْسَ فَرَمَا بِأَجْزِئِ سِرٍّ كَمَا أَبُو عَمِيَّاشٍ زُرْتِي تَوْأَدِثُ كِيَا أَوْ
 زِيَادَةُ تَقْدِيرٍ هُوَ كِيَا سِرٍّ كِيَا كِيَا دُوسَرِي حَدِيثٌ مِينَ هُوَ كِيَا جَبْنٌ مَبْكَوْ خَوَابِ مِينَ دِي كَمَا تَوْبِيكَ مَجْهُو كُو دِي كَمَا أَوْ
 يَكُ كُو شَيْطَانٌ سِرٍّ صَوْرَتِ نَمِينِ بْنِ كَتَا عَنُكَ إِنَّ هَذِيكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا اللَّهُمَّ دِيكَ أَصْبَحْنَا وَدِيكَ أَمْسَيْنَا وَدِيكَ كَحْيِي دِيكَ مَمُوتٌ وَإِذَا أَمْسَيْتُمْ فَقُولُوا اللَّهُمَّ
 دِيكَ أَمْسَيْنَا وَدِيكَ أَصْبَحْنَا وَدِيكَ كَحْيِي دِيكَ مَمُوتٌ وَدِيكَ الْمَصِيرُ أَبُو هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَرَوِيَتْ هُوَ أَنَّ خَضَرُ
 صَلَاتِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِأَجْزِئِ صَبْحٍ هُوَ تَوْبَتُ كِيَا كُو اللَّهُمَّ كَبْ أَصْبَحْنَا وَكَبْ أَمْسَيْنَا وَكَبْ كَحْيِي وَكَبْ مَمُوتٌ مَعْنَى يَا اللَّهُ هُوَ
 صَبْحُ كِيَا سِرٍّ هِيَ نَامُ بِرِيَا تِي هِيَ مَدْرَسَةُ أَوْ نَمُوتُ كُو أَوْ تِيرُ كِيَا نَامُ بِرِيَا نَامُ كِيَا أَوْ تِيرُ هِيَ نَامُ سِرٍّ مَعَ مِينَ أَوْ تِيرُ
 هِيَ نَامُ بِرِيَا تِي هِيَ نَامُ هُوَ كُو اللَّهُمَّ كَبْ أَصْبَحْنَا وَكَبْ أَمْسَيْنَا وَكَبْ كَحْيِي وَكَبْ مَمُوتٌ وَدِيكَ الْمَصِيرُ عَنُكَ عُثْمَانُ
 ابْنُ عَفَّانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحٍ كَلِمَتَيْنِ وَتَسَاءَلُ
 كُلَّ لَيْلَةٍ لِيَسْمَعَ اللَّهُ أَلَدِي لِيَسْمَعَ مَعَ أَسْمَاءِ نَسِي فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَغْفِرُ
 نَسِي قَالَ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ الْفُلَاحِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ
 أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا نَدَّ حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَفْلَهُ يَوْمَئِذٍ لِيَقْضَى اللَّهُ عَقْدَ كِيَا خَضَرُ عُثْمَانُ زُرْتِي رُوِيَتْ
 هِيَ مِينَ تَخْضَرُ صَلَاتِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَا أَبَ فَرَمَا تِي هُوَ كُو كِيَا بِنْدَةُ صَبْحٍ أَوْ شَامٍ يَكِي بِرِيَا سَلَامُ اللَّهُمَّ لِيَقْضَى مَعَ أَسْمَاءِ
 نَسِي فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ مِينَ بَارُ تَوْبَتُ كِيَا كُو نَقْصَانُ هُوَ كُو رَيْسِي كُو سِيَارِي أَوْ رَاقِبَتِي كُو أَوْ
 رَاوِي لَمْ كَمَا أَبَانُ كَلِجُوْ هَذِيكَ رَاوِي هُوَ الْفَاحِ كِيَا سِيَارِي هُوَ كِيَا تِي أَيْكَ شَخْصٌ أَيْكَ طَرَفٌ دِي كِيَا لَكَ أَوْ هَدِيثُ
 كُو بِيَانُ كَرْتِي وَتَوْعْبَةُ كُو أَوْ حَدِيثُ صِيحُ مَوَاتِي تَوْعْبَةُ كُو الْفَاحِ كِيَا سِيَارِي كَا سِيَا كِيَا أَبَانُ لَمْ كَمَا تَوْبَتُ بِرِيَا كِيَا
 دِي كِيَا هِيَ جَوْدِثُ بِيَانُ كِيَا وَهِيَ صِيحُ هِيَ لَكِيْنُ جَبْدَانُ الْفَاحِ مَجْهُوْ كَرَسَدَانُ مِينَ نَسِي يَدِ عَامِنِينَ بِرِيَا تِي

رسول گئے ہو مگر تاکہ اللہ تعالیٰ کی جو تقدیر ہے وہ جاری ہو (یعنی تقدیر میں تو میرے اور فالج کے گناہات اور جس تعالیٰ نے اس قدر
 یہ دعا مجھ کو بھلا دی اور فالج گر گیا اس صورت میں حدیث کی صحت میں کوئی شک نہیں رہی **ف** حدیث کے معلوم
 ہوا کہ قضای مہرم یعنی قطعی نہیں رک سکتی اور جو کچھ تقدیر میں ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے اب یہ اعتراض ہو گا کہ پھر
 اس عالم کے پڑھنے سے کیا حاصل ہے کیونکہ بند کو یہ علم کماں ہے کہ قضای مہرم ہے یا معلن اور احتمال ہے کہ قضای معلن
 ہو اس عالم کے پڑھنے پر یعنی اگر یہ دعا پڑھ لیا تو اس صدمہ سے محفوظ رہیگا اور جب دعا پڑھ کر تو یہ سمجھنا چاہیے کہ تقدیر
 میں اس آفت کا مل جانا تھا اس عالم کی برکت سے اگر نہ پڑھے اور آفت آئی تو معلوم ہوا کہ تقدیر میں ہماری یافت آنا
 ضرور تھی یعنی اب ہم دعا کیے پڑھ سکتے تھے کیونکہ تقدیر سے مذبذبا ہے **ماترحمہ** کہنا ہر اس دعا کا تجربہ ہو گا کہ
 مدت و راز سے اور میں صبح و شام اس دعا کو ضرور پڑھتا ہوں مگر جب میدان ہو جانا ہوں تو اسی دن کوئی آفت
 آتی ہے **عَنْ ابْنِ سَلَامٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَدَّ
 الْإِنْسَانَ أَوْ عَبْدًا يَقُولُ حِينَ يُسَبِّحُ رَحِيمَ اللَّهِ رَبَّنَا دِيْنَا وَنَحْمَدُكَ نَبِيًّا إِلَّا كَانَتْ
 حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْإِسْلَامَ وَرَدِّتْ** ہر جو شخص حضرت سلی علیہ السلام کے خادم تھے اور ہونے
 روایت کی کہ حضرت سلی علیہ السلام نے کہ آپ فرمایا جو کوئی مسلمان یا جو آدمی یا جو بندہ دیر راوی کی شک سے کہ اگر نہ
 سا کلمہ ارشاد فرمایا شام اور صبح کو یہ کلمہ حضرت باہر ربا و بالا سلام و بنا و مجد نبیا تو اس ضرور سکوراضی کرے گا
 قیامت کے دن **عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُ هَذِهِ الدُّعَاءَ حِينَ
 يُسَبِّحُ الرَّحْمَنَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ
 وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآهْلِي وَرَسُولِي اللَّهُمَّ اسْمِعْ رُؤْيَايَ دَائِمًا رَوْعَاتِي وَارْحَمْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ
 وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَادْعُوكَ أَنْ تُعْتَمَلَ مِنْ نَحْتِي قَالَ وَتَبِعَ بَعْضُ الْخُصَفِ
 ابْنِ عُمَرَ رُوَيْتْ هَذَا عَنْ حَضْرَتِ سَلِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ دُعَاؤَانَ كَوْمِنْ جَوْرَسَ تَمْرَصِمَ أَوْ شَامَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآهْلِي وَرَسُولِي اللَّهُمَّ اسْمِعْ رُؤْيَايَ دَائِمًا رَوْعَاتِي وَارْحَمْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَمِنْ خَلْفِي
 وَمِنْ فَوْقِي وَادْعُوكَ أَنْ تُعْتَمَلَ مِنْ نَحْتِي وَكَبِيعَ نَعْلِي كَمَا اُعْتَمَلَ مِنْ نَحْتِي يَرْسَمُ كَدَمَيْهِ جَوْرَسَ تَمْرَصِمَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنِ بَرْكِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَنْتَ سَرَّيَ لَا إِلَهَ إِلَّا
 أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتَ ابْنُ
 دُعْمَيْكَ وَأَبُو دُيْدُنِي مُعَاذُكَ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

۴
 حضرت علیؓ سے فرمایا کہ
 تم میری جگہ پر بیٹھو
 میں نے کہا کہ میں نے
 تم سے کیا سیکھا ہے
 کہ میں تم کی جگہ پر
 بیٹھوں؟
 فرمایا کہ میں نے
 تم سے سیکھا ہے کہ
 تم نے میری جگہ پر
 بیٹھو۔

مَنْ نَاكَهَ فِي يَوْمِهِ وَكَتَبَتْهُ قَامَتْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أُولَئِكَ الْيَكَّةَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَنْشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بَرِيدَهُ مَرَّةً
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی یہ دعا پڑھے دن اور رات کو پھر اس دن یا اس رات کو مر جاوے تو وہ جنت میں
جاوے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اللہم انکس اختیارک را سکو سید الاستغفار کہتے ہیں یعنی یا اللہ تو میرا پالنے والا ہے کوئی
خدا نہیں جو تیرے توڑ مجھ کو پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر قائم ہوں دینے تو حیدر جو برزخ است تو زلیا
تا اور تیرے وعدہ پر جہان تک مجھ پر ہو سکتا ہے یہ قید ہو سطر لگاؤی کہ پورا پورا عہد اور وعدہ پر قائم رہے ہر شے پر نہیں
ہو سکتا گناہ سرزد ہو تم میں عبادات میں غفلت ہوتی ہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے اپنی برے کاموں سے جو میں
نے کیے اور اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا تو بخشدے گناہ میرا اس لیے کہ کوئی گناہ
نہیں بخشتا سوائے تیرے سبحان اللہ کتنا آسان طریقہ جنت میں جانیکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلادیا ہوتا
کو چاہیے کہ صبح ایک بار اور رات کو ایک بار سید الاستغفار پڑھ لیا کرے اس طرح ہر نماز کے بعد آیت الکرسی دوسری پڑھ
میں کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو جنت میں جا سکے لیو اسکو کوئی چیز نہ روکے گی سوا موت کی دینے
موت کی دیر ہے مرا اور جنت میں گیا ان حدیثوں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مومنین کی ارواح جنت میں پہنچتی ہیں اور یہی
صحیح اور راجح مذہب ہے جیسے اور بگڑ چکا باب مَا يَدْعُو بِإِذَا أَدَّى إِلَى خِدَائِهِ حَبِائِمِ بَوْلِهِ لِيَرْجِعَ
پر جاوے تو کیا دعا پڑھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَدَّى إِلَى
فِرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَاقِ الْحَبِّ وَالْتَوَى مُنْزِلَ التَّوْرَةِ تَقَرَّرَ
وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْآنِ الْعَظِيمِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَيِّئِ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ اخِذْنَا بِصِدْقِهَا أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ
دُونَكَ شَيْءٌ أَفْضِلْ عَنِّي الدِّينَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ الْبُورِ بِرَضِي الْمَدِينَةِ رُوَيْتُ عَنْ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
اپنے بھپوڑ پر جاتے تو یہ فرماتے اللہم رب السموات اخیر تک یعنی یا اللہ مالک آسمانوں کے اور زمینوں کے اور مالک ہر چیز
کے جیسے وہ اودانے اور گنسی کے درخت اگلنیکے لیے امارنیو الوتوارة اور انجیل اور قرآن عظیم کے میں پناہ مانگتا ہوں
تیری ہر جانور کی برائی سے جسکی پشائی تیرے ہاتھ میں ہے تو سب پہلے ہے تجھ سے پہلو کوئی نہیں اور تو سب کے بعد
تیرے بعد کوئی نہیں اور تو ظاہر ہے تیری اور ہر کچھ نہیں اور تو باطن ہے تجھ سے زیادہ باطن کوئی نہیں میرا قرض ادا کرادے
اور غلج سے مجھ کو غنی کر دے ظاہری سنے ہی میں کہ منفسی و مرکے مجھ کو مالدار کر دے لیکن ایک اور معنی
باریک ہے جسکی طرف ہم اور پاشاہ کر چکے ہیں کہ فقر سے مجھ کو غنا عنایت فرما عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

میں تہمت سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف سے اور لوگوں کے رنج سے اور ترقی کے بعد منزل سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بُرا
 حال دیکھنے سے کہ مکران کا یا مال کا انہو معاویہ کی رویت میں ہو سفر سے اور شہر و قریہ میں ایسا ہی فرماتے **باب** مَا
 يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ الْكَلْبَ بَادِلَ أَوْ بَرَاثَةَ وَقْتُ الْمَوْتِ دَعَا عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أَوْتَرَتِهِ أَلَا فَا تَدْرَكَ مَا هُوَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ فِي
 صَوْتِهِ حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ فَإِنْ أَطْمَرْنَا قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا
 فَرَفَعْنَا أَوْ ثَلَاثَةً وَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ عَنْهُ وَحَلَّ دَلَمَ يُطِيرُ حَمِيدًا اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آن
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر کو آتا دیکھتے آسمان کو کسی کنارے سے توجہ کام کرتے ہوئے اسکو چوڑی تیریا تک اگر نماز
 میں ہی ہو تو ابر کی طرف موند کر تو اور فرماتے اللہم انا نعوذ بک من شر ما ارسل به یہ اگر اس بارے میں بانی برستا تو فرما تو
 اللہم صیبا نافعا یعنی عاری اور فائدہ دینے والا بانی عنایت فرما دو بار فرماتے یا میں بار اور اگر ابر کھلتا اور بانی نہ
 برستا تو آپ اسکو شکر کرتے **ف** اکل استنبر ابر میں اسکو عذاب آیا تھا تو آپ جب ابر دیکھتے تو اسکو کے عذاب سے
 پناہ مانگتے **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى السَّحَابَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مُمْسِيًا**
هَذَا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کو دیکھتے تو فرماتے اللہم صیبا ہنیئا یعنی کر دے
 اسکو جاری اور مبارک **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى سَحَابًا تَلَوَّنَ**
وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ دَخَلَ دَخْرَجَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا أَطْمَرَتْ سَوْرِي عَنْهُ قَالَتْ فَكَرَّتْ لَهُ عَائِشَةُ بَعْضَ
مَا رَأَتْ مِنْهُ فَقَالَ مَا يَدْرِي بِكَ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ هُوَ فَلَكَ أَرَادَهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلًا أَوْ دَائِمًا
فَالْأَوَّلُ هَذَا عَارِضٌ مُطِيرٌ بَابِلٌ هُوَ مَا اسْتَجَلْتُمْ بِهِ إِلَّا يَهُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ سَرَّوَتْ هِيَ أَنَّ حَضْرَتِ صَلي اللہ علیہ وسلم
 جب ابر دیکھتے تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور آپ اندر جاتے اور باہر آتے اور سامنے آتے اور پیٹھ موڑ کر جاتے (تردد
 اور پریشانی سے) جب اس میں سربانی برسنے لگتا تو آپ کو تسلی ہو جاتی ایک بار حضرت عائشہ نے آپکا یہ حال دیکھ کر اس
 کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں ہر دو علیہ سلام کی قوم نے ابر کو آتا دیکھا اپنی عادیوں کی طرف اور کہنے لگو
 یہ ابر ہم پر بانی برسا دیگا اس میں بانی نہیں ہے بلکہ وہ ہے جس کے لیے تم جلدی کرتے تھے آندہ ہی ہے وہ کہ عذاب
 اس میں آخرت تک **باب** مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ كَمَنْ تَمَاتَ يَأْتِيهِ عَيْبٌ أَوْ لَيْكُو
 دیکھتے تو کیا دعا پڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یا اندہ ہے کو **عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
سَلَّمَ مِنْ لِحْمَةٍ صَاحِبِ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَسَنُ لِلَّهِ الَّذِي عَانَيْتُ مِنْهُ أَتَبْلَاكَ بِهِ وَفَقَلْتَنِي هَلْ كُنْتُ مِنْهُ

هُوَ النَّبِيُّ الصَّالِحُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تَرَاهَا عِبَادَةُ بَنِي مَسَارٍ رَوَيْتُ مِنْ رَأَيْتُ جَنَّتْ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ بِرُوحَا
 اس آیت کا مطلب ہم بشری فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة یعنی انکو خوشخبری ہو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں آپؐ فرمایا
 خوشخبری ہو اچھا خواب ہو جو خود مسلمان کیسے یا اسکے پیروں کو دیکھو ف مثلًا جناب مولوی عبد الصاحب غفرلہ
 علیہ الرحمۃ علامہ ابو طیب نذیر مدظلہ کی زندگی میں ان کے یہ خواب دیکھا کہ وہ ایک گھوڑی پر سوار ہیں اور تاج زینر
 انکو سر پر ہے اور سبحانہ و تعالیٰ ان دونوں کو مراتب عالیہ کو ملے اور حکوان کو ملا دی بنیخ میں آمین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ فِي مَرْجِهٍ وَ الصُّفُوفُ خَلْفَ ابْنِ بَكْرِ فَقَالَ إِنَّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ
 مِنْ نَبِيِّاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الزُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تَرَاهَا ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ مِنْ رَأَيْتُ جَنَّتْ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ بِرُوحَا
 سلم نے اپنی مرض موت میں (حجرے کا) پرہ اٹھایا اور لوگ ابو بکر صدیق کے پیچھے صف باندھ رہے تھے (نماز کے لیے)
 آپؐ فرمایا اگر کوئی اب نبوت کی خوشخبری دینے والی باتوں میں سے کوئی بات نہیں رہی رکھو نہ نبوت ہی ختم ہو گئی) مگر اچھا
 خواب باقی ہے جو خود مسلمان کیسے یا دوسرا کوئی اسکے پیروں کے یا آپؐ رُوَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
 الْمَنَامَ أَخْفَرْتُ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي
 الْمَنَامِ كَقَدَرٍ دَانٍ فِي الْيَقَظَةِ فَإِنَّ الشَّيْءَ كَانَ كَمَا تَمَثَّلَ عَلَى صُورَتِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ أَنَّ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے (یعنی اسکی مثل ہے) اگر
 ایسے کہ شیطان میری صورت میں بن سکتا ہے پس جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ علیا و صورت پر دیکھو جیسا
 کتابوں میں مرقوم ہے تو اسکا خواب سچ ہے اور اُس نے بیشک آپکو دیکھا کیونکہ شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپؐ کی شکل بنے بلکہ
 خواب میں کیسا بہتات میں بیداری میں دیکھنے کے برابر نہیں ہے مثلاً خواب میں آپکو دیکھنے سے آدمی صحابی نہیں ہو سکتا
 اس طرح علامتے کہا ہے کہ اگر خواب میں آپ کو شرع کے خلاف کیسی بات کا حکم کرتے دیکھو تو یہ جناب حجت ہوگا اور شرع کی
 پیروی ضرور ہے جس پر منتقل ہے کہ ایک شخص نے خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ شراب پینے کا حکم کرتے ہیں وہ
 بیدار ہو کر حیران ہوا ایک عالم نے اسکو تلبایہ تیرا سوہو آپ شراب پینے سے منع فرمایا اس طرح علامتے کہا ہے کہ اگر آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو آدمی کی شکل پر دیکھے مثلاً جگے بے ریش آدمی کے شکل پر تو گویا آپ کو نہیں دیکھا اور یہ خواب صحیح نہ ہوگا
 اور سید جمال الدین محدث نے کہا کہ آپکو خواہ کیسی صورت پر دیکھو وہ آپ ہی کا دیکھنا ہوگا کیونکہ صورت مثال ہے آپ کے روح
 مقدسہ کی اور شیطان کو جو صورت نہیں ہے کہ کوئی صورت بگڑے عوی کرے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور میرا اس پر
 اتفاق ہے کہ اگر خواب میں آپ کوئی حکم شریع ظاہری کے خلاف دین تو اس پر عمل کرنا جائز نہیں اور یہ کہ میں نے خواب میں

نواکفر ویسا ہی ہوتا ہے سلیم خاشعی ہترے عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حکم احدکم ثم قال لا یخبر الناس بتکلب الشیطان به فی المسام جابر روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شیطانی خواب کیسے تو کسی کو بیان نہ کرے وہ جو شیطان اس کے کیسا خواب میں باب الزوایا اذا اعتبرت وقعت خواب کی جس پر تعبیر کہی جاوے ویسا ہی ہوتا ہے لیکن جیسے کہ دوست کے سامنے بیان کرے یعنی وہ دوست کے سامنے مادان دوست اور دشمن کے سامنے کہی خواب بیان نہ کرے ایسا نہ ہو وہ کوئی مضرت تعبیر بیان کرے اور ویسا ہی واقع ہو عن ابن سیرین انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الزوایا علی رجل طائر ما لم تعبیر فاذا اعتبرت وقعت قال والزوایا جند من سببہ واربعةین جند من السبب قال واخسبہ قال لا یقضها الا علی واذی ذی رای ابو زرین روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خواب کی پزند کر باؤن پر ہے (اور وہ میں ہوتا ہے) جتنا کہ کی تعبیر نہ دی جاوے بہ جہاں تعبیر دی اور وہ گرا (جیسے پزند کے باؤن کی چیز فوراً حرکت ہوئی اور گری) اور آپ نے فرمایا خواب ایک جہ ہے نبوت کی ۶۶ جزون میں سے اور میں سمجھتا ہوں آپ نے یہی فرمایا کہ خواب کو بیان نہ کرے مگر اس سے جس سے محبت ہو یا وہ عاقل ہو ف راہی سلیم رکھتا ہو اور فہم شقیم اور بہتر یہ ہے کہ اس سے بیان کرے جو علامہ محبت اور عقل کے علم تعبیر سے ہی وقف ہو اور یہ علم ایک حد اگانہ علم ہو گیا اور پہلی اس علم میں جو کتاب ہے وہ ابن سیرین کی کتاب ہے انکو خواب کی تعبیر میں بڑا دخل بتا سکے بعد اور علما نے یہی تعبیر نامی بنائے ہیں مگر کتاب کو دیکھ کر تعبیر کتنا ٹھیک نہیں ہو مینک ہندوسو یہ علم حاصل نہ کرے اور خواب کی تعبیر میں بڑی داناہی اور دشمنی ہے درکار ہے اور سو کم اور فضل اور وقت اور عمر کا یہی لحاظ ہوتا ہے ایک ہی خواب کی جسکو دو آدمی دیکھیں جداگانہ تعبیر ہوتی ہے بلحاظ ہر ایک شخص کی حالت کے اور سو کم کو اور تاریخ کے غرض یہ علم ایک بڑا وسیع علم ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ علم عنایت فرمایا تھا وہ جو تعبیر تھے تھے ویسا ہی ہوتا اور کئی خوابوں کی تعبیر میں انکی دی ہوئی قرآن میں مذکور ہیں جیسٹس اقرم اور کیا ان تارون کا انکو جہ کرنا فید یون کی خوابوں کی تعبیر غریبہ کا خواب اور اس سے بھی زیادہ ثابت ہوتا ہے کہ کل خواب ہے اصل اور لغو نہیں ہیں اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ کافر ہے کیونکہ قرآن کا انکار کرتا ہے باب علی ما تعبیر الزوایا خواب کی تعبیر کس طرح دیا عن ابن سیرین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتبروا ہا یا معاہدات کتوہا بکناھا والزوایا لا ذل عابہ السن بن مالک روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب کی تعبیر بیان کرو اسکے نام اور کیفیت کو دیکھ کر دینے مثال اسکی قائم کرو مثلاً کبھو کا درخت مثال ہے عرب کو شخص کی کیونکہ کبھو

عرب میں ہوتا ہے اور آم کا درخت شمال ہے ہندی شخص کی اس لیے کہ آم ہندوستان ہی میں ہوتا ہے اور خواب یہ کہ ہے جو پہلے اسکے تعبیر دہی فائدہ اب دوسرے کی تعبیر کو کہ نہ ہوگا پہلے شخص کی تعبیر کے موافق واقع ہوگا پس لازم ہے کہ سوا عقل مند واقف کا رصاع اور نیک شخص کے اور کسی سے پہلے خواب بیان نہ کرے اور نام کی مثال یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپا پر طرب لایا گیا ابن طاب کا (وہ ایک قسم ہے طرب کی) آپ نے یہ تعبیر کہی کہ دنیا میں ہماری ترقی ہوگی اور آخرت میں سلامتی اور ہمارا دین طیب ہے پاکیزہ ہے **باب** مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا وَجُثْثَ جُثْثِ خواب بیان کرے (یعنی نہ کیا ہوا اور کہیں نہ ایسا دیکھا) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا كَلَّفَ أَنْ يَبْعِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ دَقِيقَتَيْنِ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا کہ روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ خواب بیان کرے اسکو قیامت کے دن (حکم ہوگا دو جو میں گرہ لگانیکا اور سپر عذاب دیا جاوے گا کیونکہ گرہ اس کے گت سیلگی وجود میں اور اس پر اسکو عذاب دین گے حالانکہ بیداری میں ہی جھوٹ بولتا گناہ ہے مگر خواب میں جھوٹ بولنا اس سے ہی زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ خواب نبوت کو مبشرات میں سے ہے پس اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے **باب** أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا جو شخص جھوٹا سچا ہو بات کر نہیں سکتا اسکا خواب ہی سچا ہوگا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُبِلَ الْمَوْتُ لِمَنْ كُنْتُ دُونَِي الْوَيْلُ لِمَنْ كُنْتُ دُونَِي أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرَدَّ الْمَوْتُ خَيْرٌ مِنْ شَيْءٍ وَأَرْبَعِينَ جُودَةً مِنَ الثُّبُوقَةِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے قریب مومن کا خواب سب سے کم جھوٹ ہوگا (یعنی اکثر مومن کا خواب سچ نکلیگا اور دیا سچا ہر ہوگا جیسا خواب کہی) اور اسکا خواب زیادہ سچ ہوگا جو بات میں زیادہ سچا ہو اور سلمان کا خواب خیر ہے نبوت کے سچیا لیس خبروں میں سرف بہرہ جہ نیا سے قریب اذ اقرب الزمان کا ہے اور بعضوں نے کہا قریب الزمان سے موت کا زمانہ مراد ہے یعنی جب آدمی کی موت نزدیک آتی ہو تو اس کے خواب سچ ہونے لگتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عالم آخرت کے وصال کا وقت نزدیک آجاتا ہے اور وہاں کے حالات زیادہ کشف ہونے لگتے ہیں بعضوں نے کہا قریب الزمان سے سن پیری مراد ہے کیونکہ اس وقت میں شہوت اور غضب کا زور گھٹ جاتا ہے اور مزاج معتدل ہوتا ہے پس اس وقت کے خواب زیادہ سچ ہوتے ہیں **باب** تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا خوابوں کی تعبیر کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى رَجُلًا مُصْرَفًا مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظُلْمًا تَطْفُتُ مِنْهُ دَعَسًا وَلَا يَتِي النَّاسُ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا مَا لِمُسْتَكْثَرٍ فِي الْمُسْتَقْلِ وَلَا يَتِي سَبِيًّا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ بِهِ فَخَرَّ أَحَدُ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَخَلَا بِهِ

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعبیر سن کر فرمایا تو نے کچھ تعبیر صحیحہ کہی کچھ غلط کہی ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں
 آپ فرمائیے میں نے کیا غلطی کی اور کیا ٹھیک بیان کی آپ نے فرمایا قسم میں نے اسے ابوبکر ف اور آپ خاموش ہو رہے ہیں
 ان کی گلیاں کرنا مناسب تھی کسی مصلحت سے اور بعضوں نے کہا سو جب یہ تعبیر یقین نہیں ہوتا اور ہر ایک شخص اپنے گمان
 کے موافق تعبیر دیتا ہے پس صرف ظن سے آپ نے ابوبکر کی غلطی ظاہر کرنا مناسب سمجھی دوسری روایت میں ہے کہ خواب الہی نے
 یہ بیان کیا ہے جو چاہتے تھے اس سے کہ تو تمنا تو وہ سی گر پڑی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے پر اس کا
 بیان کرنے سے کراہیت اور ناراضی پیدا ہوئی اور اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ کو رنج ہو اجنباب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ پر کھلاؤٹ کا
 خاتمہ آپ ہو جاوے گا اور خلافت انکو وقت میں اچھی طرح یہ چلیگی جسے اگلا خلیفہ کے وقت میں چلی اور اختلاف ہو کہ ابوبکر
 صدیق رضی اللہ عنہ کی غلطی کی اسکو اسہ ہی جوب جاتا ہے یا اسکی رسول کو معلوم ہوگی بعضوں نے کہا غلطی یہ کی کہ ترک اوبا
 کیا اور جلد ہی کی تعبیر کہنے میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر کہنے دی اور بعضوں نے کہا غلطی یہ تھی کہ شہد اور
 گئی دونوں کو قرآن کی تعبیر کی صحیحہ یوں تھا کہ قرآن اور حدیث کی تعبیر کہتے اور اساعلم عن ابن عباس قال کان ابوہریرۃ
 یحدث ان رجلاً اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ رآیت کلمۃ بین السماء والارض
 تطیف سماءاً وعللاً فذکر الحدیث فخرج ابن عباس نے ابوبکر سے ایسے ہی حدیث نقل کی منبر اور پگندری عن
 ابن عمر قال کنت غلاماً باغراً نبائی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت ایدیک فی المسجد فکان
 من رآی مناراً رؤیا یقضھا علی السجۃ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اللهم ان کان لی عندک خیر فاسر فی
 رؤیا یعزہا لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہبت فرائت ملکین اتیانی فانطلقا فی نافیہما ما ملک اخر
 فقال لہم ترفع فانطلقوا فی النار فانما ہی مطویۃ ککطی البیر واذ فیہا ناس قد عرفتم بعضہم فآخذوا
 فی ذات الیمین فکلمنا اصبحنا ذکرک ذلک لخصمۃ قد عمت حصۃ انہا فقتھا علی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقال ان عبد اللہ رجل صالح لو کان یكثر الصلوۃ من اللیل قال فکان عبد اللہ یكثر
 الصلوۃ من اللیل ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں ایک لڑکا تھا جو ان مجروحان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
 تو میں ان کو مسجد ہی میں رہا کرتا اور ہم لوگوں میں جو کوئی کچھ جواب دیکھتا تو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا میں
 اپنے دل میں کہتا یا اللہ اگر میں تیرے نزدیک اچھا ہوں تو مجھ کو ایک حجاب دکھا جسکی تعبیر میرے لیے آنحضرت صلی
 علیہ وسلم بتاؤ میں بہر میں سویا تو میں نے دیکھتوں کہ وہ دیکھا وہ میرے پاس آئے اور مجھ کو لیکر چلے ان دونوں کو ایک
 اور فرشتہ ملا وہ بلا درست آخر وہ دونوں فرشتے مجھ کو دوزخ کی طرف لگے (اسے بچا دے) میں جو اسکو دیکھتا ہوں

تو وہ تہہ بڑھ کے کنو کو کھینچا جیسے کنویں میں کوئیاں لگی ہوتے ہیں اور وجہ ہوتے ہیں اس طرح اس میں ہی میں پھیل شریف کے موافق ہر کہ برہو لوگ نور میں الگ کے ڈال دیے جاؤنگو وہاں رونا اور نہت پسنا ہوگا اور میں نے دیکھا تو وہاں کئی آدمی ہیں انہیں کو بعضوں کو مینے بچا یا آخر وہ مجھ کو لگے وہ اپنی طرف اصرار انکو دوزخ دکھانا منظور تھا جب سچ ہوئی تو میں نے یہ خواب راہی بہن جناب ام المؤمنین اخصہ و بیان کیا حفصہ نے کہا کہ انہو سچ یہ خواب ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اتنے فرمایا عبد اللہ بن عمر بنیک شخص ہے اگر رات کو نماز زیادہ پڑھا کرے (راوی نے کہا) تو عبد اللہ رات کو بہت نماز پڑھتا یعنی تہجد جبکہ التزم تمام صالحین اور ادبیا سے کیا ہے اگر نماز نہ ہو سکے تو صرف تہجد کچھ کہے کلہ اور استغفار پڑھے جتنا کہ ہو سکے عبد اللہ بن عمر تہجد صالح اور متبعی اور سبع سنت ہو اور صحابہ میں سے زیادہ انکو حرص نہی سنت کی پڑھنے کی اور چاہتے تھے کہ ہر امر میں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم رہیں یہاں تک کہ سفر میں ہوں میں جن مقاموں میں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبد اللہ بن عمر نماز پڑھا کرتے ایک مقام پر مسجد بن گئی تھی لیکن عبد اللہ نے مسجد بنانا نہیں پڑھی اور اس مقام میں پڑھی جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی اور یزید کو زمانہ میں کئی آدمیوں نے عبد اللہ کو خلیفہ کرنا چاہا لیکن انہوں نے خلافت قبول نہ کی اور رویشی اور غربت اور غزلت میں عمر گذری راضی ہوا کہ

عَنْ جُرَيْشَةَ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ شَيْخٌ يُدْعَى عَلِيَّ عَصَاةً فَقَالَ الْقَوْمُ مَنْ سِرُّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَدَّ طَرًّا إِلَى هَذَا انْقِطَاعِ خَلْفَتِ سَائِرِهِ نَصَلَتْ رَمَقَتَيْنِ فَمَنْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَّابُكَ أَوَّلًا أَوَّلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الْجَنَّةُ لِلَّهِ بِذِخْلِهَا مِنْ تَيْسَارٍ وَارْتِ رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا رَأَيْتُ كَانَ رَجُلًا آتَانِي فَقَالَ لِي انْطَلِقْ فَلَمْ أَهْبُتْ مَعَهُ فَسَلَّكَ لِي فِي مَسْجِدٍ عَظِيمٍ تُعْرَضُ عَلَى طَرَفَيْنِ عَلَى يَسَارِي مَا رَدُّتُ أَنْ أَسْأَلَهَا فَقَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَى طَرَفَيْنِ عَنْ يَمِينِي فَسَلَّكَهَا حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ رَاقٍ فَأَخَذَ بِيَدِي فَدَخَلَ لِي فَإِذَا أَنَا عَلَى ذَرْوِهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ وَلَمْ أَكْمَلْهُ إِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذَرْوَيْهِ حَلْقَةٌ مِنْ دَهَبٍ نَاخِدُ بِيَدِي ثُمَّ دَخَلَ لِي حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسِكْ ثَلَاثَ نَعَمَ فَضَرَبَ الْعَمُودُ بِرِجْلِهِ نَاسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ فَقَامَ فَصَمَّمَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ خَيْرَ آتَا النَّبِيِّ الْعَظِيمُ فَالْحَشَرُ آتَا الطَّيِّبُ الْكَلْبِيُّ عُرِضَتْ عَنْ يَسَارِكَ فَطَرِئُ أَهْلِ النَّارِ وَلَسْتُ مِنْ أَهْلِهَا وَآتَا الطَّيِّبُ الْكَلْبِيُّ عُرِضَتْ عَنْ يَمِينِكَ فَطَرِئُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَآتَا الْجَبَلُ الرَّاقِ الشَّهَادَةُ وَآتَا الْعُرْوَةُ الْكَلْبِيَّةُ اسْتَمْسَكَتُ بِهَا فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ نَاسْتَمْسَكَتُ بِهَا حَتَّى تَمَرَّتْ فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَرَسٌ مِنْ مَدِينَةِ مَدِينَةٍ مِنْ

آیا اور چند بوڑھے لوگوں کی صحبت میں بیٹھا مسجد نبوی ﷺ میں ایک بوڑھی شخص اور آٹ لاشی تھکتی ہوئے تو لوگوں نے کہا جبر کو منظور ہو ایک صنتی آدمی دیکھنا وہ اس شخص کو دیکھے پہرہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو اور دو کشتیں پڑھیں میں ان کے پاس گیا اور ان کو کہا کہ تمہاری نسبت بخیر لوگوں نے ایسا کیا ہے انہوں نے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے جنت اللہ ہی کی ہے اور جس کو چاہے گا اس میں لیجاوے گا اور میں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک خواب دیکھا تھا جبکہ وہ میرے لوگ مجھ کو جنتی کہتے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا جہل میں اس کے ساتھ گیا وہ مجھے لیکر ایک بڑے رستہ میں پہاڑ پر میرے سامنے ایک آہ آئی جو میرے بائیں طرف تھی میں نے اس آہ پہاڑ پر جا کر وہ شخص بولا تو اس آہ والوں میں سے نہیں ہے پہرہ اور ایک آہ میرے دائیں طرف تھی میں اس میں پہاڑ بیاں تک کہ میں ایک پہاڑ پہنچا پھر وہ پھر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو زور دیا بیاں تک کہ میں اس کی چوٹی پر پہنچ گیا (مگر) کی رویت میں یوں ہر اس شخص نے مجھ سے کہا اس پہاڑ پر چڑھنے کے میں نہیں چڑھ سکتا پہرہ ایک خادم آیا اس نے پیچھے میرے کپڑے اٹھائے میں اس کے اوپر چڑھ گیا بیاں تک کہ چوٹی پہنچ گیا (دبان میں تم نہ سکا اور نہ کسی چیز کو میں نے پایا جبکہ پکڑ لیتا پہرے دیکھا تو ایک سہم (ستون) پر لوہے کا اور اس کی چوٹی پر سونے کا ایک چیل ہے اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو زور دیا بیاں تک کہ میں نے اس چیلے کو (یعنی حلقہ کو) تمام لپا پہرہ بولا تو نے پکڑ لیا چیلے کو میں نے کہا ہاں اس نے اس تم کو (ستون کو) اپنے پاؤں سے مارا اور میں چیلے کو تنامی رہا۔ پہرہ بوڑھی شخص میرے میں نے یہ خواب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا لیکن بڑا رستہ تودہ حشر کا میدان ہے اور جو رستہ بخیر بائیں طرف دکھلایا گیا وہ دو خبیون کا رستہ ہے اور تو دو رخ والوں میں سے نہیں ہے لاکر یہ نکلا کہ تو جنت والوں میں سے ہے اب وہ رستہ جو بخیر دہنی طرف دکھلایا گیا جنت کا رستہ ہے اور یہ پلوان پہاڑ شہیدوں کا مرتبہ ہے اور وہ پہلا جس کو تو نے تمامادہ اسلام کا چیل ہے بس اس کو تنامی ہر مرتے تک مجھ کو اسید ہے کہ میں جنت والوں میں سے ہوں گا خیر شے کہا ہے میں نے ان کا نام دریافت کیا تودہ عبد اللہ بن مسعود دیون کے بڑے عالم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے عیسیٰ ابنی ماری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهْجِرُ مِنْ سَكَّةٍ إِلَى الْأَرْضِ بِهَا تَحُلُّ فَذَهَبَ هَلْ إِلَى أَهْلِهَا يَأْتِيَهُمْ أَوْ هَجَرْتُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَنْزِلُ فِي رَأَيْتُ فِي رُؤْيَا هَذِهِ أَنِّي هَزَرْتُ سَيْفَانَا لِنَقْطَعَ صَدْرَهُ فَإِذَا هُوَا مُصِيبٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْحُدُ شَحْمَ هَزَرْتُ نَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَا حَاجَّةُ اللَّهِ بِهِ مِنَ الْعَتِيَةِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَظْهَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْحُدِ وَإِذَا الْحَيُّ سَاجِدًا لِلَّهِ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَ وَتَوَابِ الْعُذْرِ

الَّذِي آتَاكَوَمَ بَدَلٍ الْبُورِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رُوَيْتَ هُوَ أَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّاهُ مِنْ خُوابٍ مِنْ كَيْمَا كَمِنْ كَمَ سَمِعْتُ
 هَجْرَتُ كَرَاهِيُونَ أَيْكَ مَكَّاتُ طَرَفٍ جَسْمِيْنَ كَجُورِ كَعْدِثِ مِيْنَ بِرِئِ خِيَالِ عِيَالِهِ كِي طَرَفٍ كِيَا رَجَا كَيْشَ شَحْرَبِ مِيْنَ مِيْنَ
 اَوْرَجُ كَطِيفٍ (رَجَا كَيْشَ شَحْرَبِ شَامِ مِيْنَ) اَيْكَ يَدِ مَدِيْنَةِ نَكْلَا جَسْمُ لُوكِ ثَرِبَ كَتَمْتُهُ اَوْرِيْ مِيْنَ اِيْ خُوابِ مِيْنَ كَيْمَا كَمَ
 مِيْنَ اَيْكَ تَلَوَارِ طَاهِيْ اِسْكَاسِ رَاوُثُ كِيَا مَعْلُومُ هُوَا كَعْبِيْرُ اسْكَى يَتِيْ جُوسْلَمَانِ بَارِيْ كُنْ اَحَدُ كُوْنِ بِرِئِ مِيْنَ سَمِعْتُ اِسْ تَلَوَارِ
 كُوْلَا يَا تُوْدَهْ خَاصِيْ اَجَبِيْ هُوَكُنْ اِسْكَى تَعْبِيْرِيْ هُوِيْ جُوسْلَمَانُوْنِ كِيْ فَتْحُ هُوِيْ اَوْرِ مَسْلَمَانِ مَكْرَا كِيَا هُوَكُنْ اَوْرِ مِيْنَ دِهَانِ
 اَيْكَ سَمِعْتُ وَكَيْحِيْ (رَجَا كَانِيْ كُنْ) اَوْرِيْ اَوْرِ شَنِيْ اِسْمُهُ خِيْرُ مِيْنَ اِسْمِهِ هُوِيْ اِسْكَى تَعْبِيْرِيْ هُوِيْ كِيْ جَزْدُ مَوْسِيْنِ اِسْمُ كِيْ لُزَامِيْ
 مِيْنَ نَسِيْكَ (تُوْكَاسَ كَاوَجِ هُوَا اِسْاَرَهْ تَبَا اَنْكِيْ شِمَادُ كِيْ طَرَفِ) اَوْرِيْ سَمِعْتُ اَوْرِيْ هُوِيْ جُوسْلَمَانِيْ اَلَا يَا اِسْكَى
 بَعْدُ اَوْرِ ثَوَابِ اِسْ سَجَا كِيْ كَاوَجِ هُوَا مَكْرُ كِيْ لُزَامِيْ مِيْنَ عَنُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَاَيْتُ فِيْ يَدِيْ سَوَاكِيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَفَتَحْتُهُمَا فَاَذَلْتُهُمَا هَذَيْنِ الْكَلْبَيْنِ مُسِيْكَتَهُ وَالْعَيْنِيْ الْبُورِيْ رَضِيَ
 اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رُوَيْتَ اَنْ اَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّاهُ مِنْ خُوابٍ مِنْ كَيْمَا كَمِنْ كَمَ سَمِعْتُ
 سَوِيْكَ مِيْنَ اَلْمَوْسُوْنِ كَا (وَدَارُ كُنْ) بِرِئِ مِيْنَ اَنْكِيْ تَعْبِيْرِيْ سَجَبِيْ كِيْ يَدُوْنُوْنِ جُوسْلَمَانِيْ اَوْرِ مَسْلَمَانِ مَكْرَا كِيَا هُوَكُنْ اَوْرِ مِيْنَ دِهَانِ
 جَسْمُوْنِ سَمِعْتُ نَبُوْتُ كَاوَجِ اَوْرِ مَكْرُ كِيَا تَابَا هُوَا جَوِيْكَ اَوْرِ اَنْ كِيْ لُوكُوْنِ كُوَاوْرِ مَعْقُوْدُوْنِ كُوْفُوْمُ هُوَا كِيَا اِيْسا بِيْ هُوَا
 كَاوْرِ مَعْقُوْدُوْنِ فِرْزِ دِلْمِيْ كِيْ هَاتَمُ سَمِعْتُ اَوْرِ اَكْبَا اَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ مَرْضِيْ دُوْتِ مِيْنَ اَوْرِ سِيْلَمُ كَذَابِ اَيْكَ فَاَتَا كَعْدِثِ
 وَشِيْ كِيْ هَاتَمُ سَمِعْتُ اَوْرِ اَكْبَا جُوَا قَالَتْ تَابَا جَزَرُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَاوَجِ قَابُورٍ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ الْفَضْلِ يَا رَسُوْلَ اللهِ
 رَاَيْتُ كَاوَجِيْ بِيْتِيْ عَصَا مِنْ لَعْنَتِكَ قَالَتْ خَيْرًا رَاَيْتُ لَدَا فَاطِمَةَ عَلَامَا كُنْتُ رَضِيْعَتِيْ فَوَلَدْتُ حُسَيْنًا
 اَوْحَسْنَا فَاَرْضَعْتُهُ بِلَيْكِنِ قَلِمٌ قَالَتْ لَحِثْتُ بِهِ اِيْكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ فِيْ حَجْرِهِ نَبَاكَ
 فَضَرَبْتُ كَيْفَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْجَعْتُ اَبِيْ رَحِمَكَ اللهُ فَاَبْرَسَ رُوَيْتَ اُمُّ الْفَضْلِ
 (رَجُوْ بِيْ تَمِيْنِ قَتْمِ بِنِ عَمَارِشِ كِيْ اَوْرِ حَضْرَتِ كِيْ سَاجِدِ تَمِيْنِ) اَعْمِنْ كِيَا يَا رَسُوْلُ اِسْمِيْ خُوابِ بِنِ كَيْمَا كَمَ اَيْكَ مَكَّاتُ طَرَفٍ جَسْمِيْنَ
 اَيْكَ مَكْرُ اَمِيْرِ كَمِ مِيْنَ اَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّاهُ مِنْ خُوابٍ مِنْ كَيْمَا كَمِنْ كَمَ سَمِعْتُ
 دُوْدَهْ پَلَاوِيْ كِيْ بِرِئِ جَابِ فَاَطَمَ حَبِيْبِ اِمَامِ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوَا اِمَامِ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوَا اِمَامِ الْفَضْلِ اَلْمُوْدُوْدَهْ پَلَاوِيْ
 قَتْمِ بِنِ عَمَارِشِ سَمِعْتُ اُمُّ الْفَضْلِ كِيْ تَمِيْنِ مِيْنَ اَنْ شَمْنُ اَوْرِ كُوَا اَنْ حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ خَدِ مِيْنَ لِيْكَرِ اَمِيْ اَوْرِ اَبِ
 كِيْ كُوْدِيْنِ مَبْلَاوَا اَسْمُوْنِ اَبِ بِرِئِ جَابِ كُوَا جَسْمِيْنَ اَنْ كِيْ مَوْثِدِ بِرِئِ اَوْرِ اَعْنِيْ كُوَا اِيْسا بِيْ اَبِيْ كِيْمَانِ كِيْ اَبِيْ
 فَرَّاهُ تُوْنِ لَكَلِيْفِ دِيْ مِيْرِ كُوَا اَسْمُوْنِ بِرِئِ رَحْمِ كِيْ اَسْمُوْنِ جَابِ رَسُوْلُ اَبَا كُوَا اَنْ دُوْدُوْنِ شَمْنِ اَوْرِ

کے سقد محبت اور الفت تھی کہ دانی کا اتنا سامان بھی گوارا نہ ہوا اور فرمایا تو نے میری بیٹے کو تکلیف دی اور یہ بھی مسلم
ہوا کہ جناب امام حسنؑ ان کے بیٹے میں کوئی تحقیقت نہ اسے تو مگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ فرما کر محبت اور
شفقت انکو اپنا بیٹا فرمایا دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ جناب امام حسن کو فرمایا میرا بیٹا سید ہوا اور قریب میں ائمہ
اسکی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں میں ملاپ کرادو گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب امامینؑ دونوں آپؐ کے خرفیہ اور آپؐ کے
ایک عضو کی مثل تھے اور یہ طبع جناب فاطمہؑ زہراؑ ان دونوں کے ہزاروں کی والدہ بھی آپؐ کی خرمین اور ظاہر ہے کہ
جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ ہر دوسری آپؐ کے جز کا بھی درجہ اور مرتبہ ہی پس اس بات میں جناب فاطمہ
زہراؑ اور جناب امامینؑ ساری دنیا سے درجہ میں زیادہ ہیں اور جو محبت یونین کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو
دوسری محبت ان تینوں صاحبوں کو بھی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ان تینوں کو جو ہماری امامینؑ سے بغض کہتے ہیں جسیر اللہ
تبارک و تعالیٰ ان ملعونوں کو جنہوں نے ہماری امامینؑ کو بری ٹری لکالیف اور صدمات کر ساتھ منہبہ کیا یا اللہ ہم دنیا سے
ہی اپنے امامینؑ کے غلام اور شاخو ان میں پس تو آخرت میں ہی اپنے فضل سے ہمکو انکی کفارش برداری میں قبول فرمائے
خدمت میں مگر یہ عطا فرما کہ جناب امام حسن علیہ السلام کا رومی مبارک کہتے ہیں اور آپؐ کی سواری کے ساتھ بطور غلام
کے ہمراہ رہیں اور آپؐ کی جوتیان اپنے سر اور آنکھوں کو لگا دیں اور آپؐ کی خاک قدم کو سر پر چشم باندھیں تین بار یا علیز
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ نَائِدَةً الرَّائِسِ خَرَجَتْ
مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِالْمَصِيغَةِ وَهِيَ لِحْفَةٌ فَأَذَلَّتْهَا وَبَايَا الْمَدِينَةَ فَنُقِلَ إِلَى الْحَفَةِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو
سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ایک کالی عورت سر پریشان مدینہ سے باہر نکلی یا تاک کہ مہدیؑ یعنی محمد
رحو ایک مقام سے مدینہ کو شام کی طیرت میں جا کر کھڑی ہوئی آپؐ اسکی تعبیر یہ کہی کہ مدینہ سے واپس نکلتا شام میں گئی ف
ابنک محمدؑ کی آب و ہوا خراب ہے اور عذیر جسم بھی وہیں ہے جہاں آپؐ فرمایا کہ علیؑ مولیٰ ہے جس کا میں مولیٰ ہوں اخیر فرشتہ
تک اور شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسی مقام میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کی خلافت کی اپنے بعد
تصریح کر دی اور انکو اپنا جانشین بنایا اسی نے کہا غدیر خم میں جوڑ کا پیدا ہوا وہ بلوغ تک ہی نہیں جایا مگر جب وہاں سے
نکلا اور کہیں جا کر راہ علیؑ طلعہ بنعبد اللہ ان تجلین من بلی قد ساعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَكَانَ إِسْلَامُهُمْ جَمِيعًا فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ فَغَزَا الْجَحْفَةَ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَتْ
مَكَتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً ثُمَّ تَوُفِّيَ قَالَ طَلْحَةُ قَدْ أَيْتَ فِي النَّامِ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بَعْضًا
فَخَرَجَ خَارِجًا مِنَ الْجَنَّةِ فَأَذِنَ لِلَّذِي تَبِعَنِي الْآخَرُ مِنْهُمَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَذِنَ لِلَّذِي اسْتُشْهِدَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى

فَقَالَ رُجِعْ فَإِنَّكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ بَعْدَ فَاغْتَبِطَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ نَعْبُوهَا ذَلِكَ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ مِنْ لَيْلَةِ ذَلِكَ نَعْبُوهَا وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَكَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا ثُمَّ اسْتَشْهِدَ وَدَخَلَ هَذَا الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ بَكَّتَ هَذَا أَبَعْدَ سَنَةٍ قَالُوا بَلَى قَالَ وَادْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَهُ وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا مِنْ تَجَدُّدٍ فِي السَّنَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا بَيْنَهُمَا أَبَعْدُ وَمَا بَيْنَ السَّنَتَيْنِ وَالْأَوَّلُ مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

سے رویت ہے دو شخص دروازہ تک کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور دونوں ایک ساتھ سلام لایے تھے اور ان میں ایک سب کوشش کرتا تھا عبادت میں ایسے ہی دوسرے کے پہرہ جو زیادہ کوشش کرتا تھا شہید ہو گیا اور دوسرا اسکے بعد ایک سال تک جیسا بعد اسکے وہ بھی اگیا طلحہ نے کہا تو میں خواب میں دیکھا میں جنس کے درواری پر کھڑا ہوں تھے میں وہ دونوں شخص نظر آئے اور جنس کے اندر سے کچھ شخص نکلا اور جو آخر میں مرا تا اسکو اجازت دی اندر جا چکی پہرہ دوسرا بیکلا اور اسکو اجازت دی جو شہید ہوا تا بعد اسکو وہ شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا لوٹ جا ابھی تیرا وقت نہیں آیا۔

رحمت میں جا رہا کیونکہ طلحہ ابھی رہے نہیں تھے (صبح کو طلحہ نے جناب لوگوں پر بیان کیا وہ حیران ہوئے پہرہ خبر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی اور سارا قصہ آپے بیان کیا آپ نے فرمایا تم کس بات پر تعجب کرتے ہو اور دونوں نے کہا یا رسول اللہ پہلا شخص عبادت میں زیادہ کوشش کرتا تھا اور شہید ہی ہوا لیکن دوسرا شخص اجوا سکرا برا مجاہدہ نہیں کرتا تھا اور شہید ہی نہیں ہوا وہ اس سے پہلے جنس میں گیا رہی تعجب ہے) آپ نے فرمایا دوسرا شخص اسکے بعد سال بہر تک کیا نہیں کیا لوگوں نے عرض کیا جی ہاں جیسا آپ نے فرمایا اس نے رمضان کا معین پایا روز رکھو اور انہی نماز پر پڑھیں اور اتنے سجدے کے سال بہر میں لوگوں نے عرض کیا جی ہاں تو ہے آپ نے فرمایا تو پہر ان دونوں میں سے دلو کے درجن میں) اتنا فاصلہ ہے کہ زمین اور آسمان کے فاصلہ سے زیادہ فاصلہ معلوم ہوا کہ اگر اہل جہاں کے پاس کوئی عمل ضائع ہو گیا تو انہیں بے شرطیکہ خلوص کے ساتھ کیا ہو اور کہیں ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی عبادت والیکہ درجہ بڑے عابد اور زاہد پر مڑے جاتا ہے خلوص اور محبت الہی کے ساتھ تھوڑا عمل سیکڑوں اعمال سے زیادہ ہر عمل کی اپنی تھوڑی قدر

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَرَوْنَ الْعُلَّ وَكُوجِبَ لِقَيْدِ الْقَيْدِ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ الْبُورِ بِرِضَى الرَّعْنَةِ

روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں برا جانتوں گلے میں ریخیر اور طوق دیکھنے کو (خواب میں کیونکہ یہ دو چیزیں کی نشانی ہے اذالہ اظلال نے اتفاقاً دو سلسلے اور تیری پاؤں میں (خواب میں دیکھا میں پسند کرتا ہوں اسکی

تفسیر ہے کہ آدمی دین پر مضبوط اور ثابت قدم رہے گا فقط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابواب الفتن فتون کا بیان **ف** فتنہ کہتے ہیں ہر ایک فساد کو جو مسلمانوں میں واقع ہو خواہ یہ فساد کبھی لڑائی کا ہو یا گمراہی کا یا مال و دولت و ملاو کا جو خدا سے غافل کر دیوے اور ان حضرت علیؓ علیہ السلام نے اپنی امت میں جو بڑے بڑے فتنہ واقع ہو گئے انکی خبر دیدی تھی اور ان میں سے کچھ باتوں کو گون کو یاد دہین کچھ بھول گئیں اور گمراہی کا فتنہ صحابہ کے اخیر عہد میں نکلا شروع ہوا سب سے پہلی معصیت جہنمی نکلا جو بقدریکہ اسکا تمنا یہ عبد اللہ بن سبا یہودی جس نے نفیر پہلایا یہ جہد بن دہم اور جہم بن صفوان کا فتنہ جنہوں کو صفات اس کی تاویل کی اور انکے ظاہری معانی کا انکار کیا اور فوقیت اور استرا علی العرش کو جب یہ تمام مسلمان متفق تھے اور ایا اور اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ ہر مکان اور ہر جگہ میں کہتے تھے لکھا اللہ حدیث از حدیث یا حدیث یا اپنی کتابوں میں جھپکیا بہت رو کیا اور انکی فتنوں کا تاثر تو انہیں ہمارے زمانہ میں ایک شخص سید احمد خان کشمیری نکلا اس نے لوگوں کو ملحد بنا دیا اور باطنیہ اور قراسطہ کا مذہب از سر نو تازہ کیا اور حال میں ایک شخص پنجاب میں پیدا ہوا غلام احمد قادیانی جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت عیسیٰؑ میں معاذ اللہ اس طرح قیامت تک ہزاروں لاکھوں فتنوں اور فساد ظاہر ہونے کا دین گے اور لوگوں کو اپنا ایمان بجا نہ رکھنے کا حکم دے گا اور اصل طلباء کا فضل اپنے بند و پیروں پر وقت شامل حال رہتا ہے ان مفسدون اور گمراہوں کا فساد و گمراہی کے بعد حق تعالیٰ نے اس زمانہ میں قرآن شریف اور حدیث کی کتابوں کا ترجمہ اردو زبان میں کر دیا اب عوام لوگ بھی یہ کر سکتے ہیں کہ قرآن شریف اور صحیح بخاری یا صحیح مسلم کو ہر وقت پڑھا کرین اگر زیادہ فرصت ہوں تو اور کتابیں بھی دیکھیں جس طرح جامع ترمذی سنن ابوداؤد و موطا سنن نسائی سنن ابن ماجہ اور جہنم مفسدون کا قول ان کتابوں کے خلاف ہوا انکا قول انہی کے منہ پر پینکٹا ہے اور انکو کتاب و حال سمجھیں کا ناسم کا ان اس طرح جاہل صوفی اور جاہل مردیش اس زمانہ میں قرآن و حدیث کے برخلاف عوام کو ٹھہر کاتے ہیں اور اپنی دام تزدیر میں انکو پھانسل لیتے ہیں اور کمین و حدة الوجود کے مختلف مسائل عوام کو سنا دیتے ہیں وہ ہر چیز کو خدا کہنے لگتے ہیں اور ہمدردی کے نعرے کرتے ہیں اور عبادات و شریعت کو فضول اور لا طائل سمجھنے لگتے ہیں لا حول و لا قوۃ آدمی کو چاہیے کہ قرآن و حدیث کو سب سے اوپر مقدم رکھے اور آخرت کی نجات بغیر قرآن و حدیث کی پیروی کے ناممکن جانے قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ اور تابعین سب سے بہتر تفقہ ہیں کہ اصل طلباء عالم کے خارج اور عرش کے اوپر ہے وہ الگ الگ مہذا ہم بند یہ وہ معبود ہم عابد اگر ہم لچھے کام کر گئے اور اسکے رسول کی اطاعت کریں گے تو رحمت میں جاویں گے ورنہ دوزخ کی آگ اور طرح طرح کے عذاب ہماری لیے طیار ہیں ہمہ اوست کچھ نہیں ہو سکا دور کھٹ نماز پڑھنا اور اس کی یاد کرنا اس سلسلہ میں غرض کرنے سے صد بار مجاہد تر ہے اور ہر گوارا اسکے رسولؐ نے

اس سلسلے کے سمجھنے کی تکلیف نہیں دی اور صحابہ کرام کی وقت میں برسلسہ پہلا ہر جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا
 اس پر قائم رہنا ہمارے لیے بہتر ہے دنیا اور آخرت میں اور وہ کافی ہے ہماری نجات کے لیے **باب** اَنْكَرَ عَنْ قَالَ لَا اِلَهَ
 اِلَّا اللَّهُ جَوَكُوْى لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ كَمَا هُوَ كَوْنُهُ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُفِرْتُ
 اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ فَاِذَا قَالُوْهُمَا عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَهُمْ وَامْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ
 حِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ابورہمہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنا کیا تاک
 کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں اور نہ شریعت کو کسی رکن کا انکار نہ کریں جب لا الہ الا اللہ کہہ لیں اور شریعت کے نائب ہوں تو انہوں
 نے انہوں کو مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے جیسے حد یا قصاص میں اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُفِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ
 فَاِذَا قَالُوْهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَهُمْ وَامْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ابورہمہ سے روایت ہے
 جیسے ہی روایت ہے **عَنْ** اَدْرِيسَ قَالَ اَنَا لَقَعْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا دَيْدُ كَرْنَا
 اِذَا تَاَهُ رَجُلٌ نَّسَاَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذْهَبُوْهُ فَاَقْتُلُوْهُ فَمَا دَلَّى الرَّجُلُ دَعَا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَذْهَبُوا اَخْلُدُوا سَبِيْلَكُمْ فَاِذَا
 اُفِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ فَاِذَا قَالُوْهُ اَذْهَبُوْهُمَ عَلَى دِمَائِهِمْ وَامْوَالِهِمْ اور
 سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ ہم سے حکایتیں بیان کر رہے تھے (اگر انبیاء کی) اور ہم کو
 نصیحتیں کر رہے تھے ان میں ایک شخص آیا اپنے اس سے کان میں باتیں کہیں ہر اپنے فرمایا اس کو لجاؤ مارو اور جب وہ
 شخص بیٹھ کر چلا اپنے اس کو بلایا اور پوچھا کیا وہ شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو جادو اس کو
 چور دو کیونکہ مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا کیا تاک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب یہ کہہ لیا تو اب حرام ہو گیا مجھ پر ان کا
 خون کرنا اور ان کا مال لینا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَتَى نَاعِمَ بْنَ الْأَسَدِ رَدِيْ وَاصْحَابُهُ فَقَالُوا هَلْ كُنْتَ بِأَعْمُرٍ
 قَالَ مَا هَلْ كُنْتُ قَالُوا بَلَى قَالَ الَّذِيْ أَهْلَكْنِيْ قَالُوا قَالَ اللَّهُ قَاتِلُوْهُمْ حَتَّى لَا تَكُوْنُ نِسْتُهُ وَتَكُوْنُ الدِّيْنُ
 كُلُّهُ لِلَّهِ قَالَ قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتَّى نَفْسِنَاهُمْ فَكَانَ الَّذِيْنَ كُلُّهُ لِلَّهِ اِنْ شِئْتُمْ حَتَّى تَكُوْنُوا حَذِيثًا سَمِعْتُمْ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ شَهِدْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوْدَ بَعَثَ جَلِيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَكَلَّمَهُمُ فَقَالُوا قَاتِلُوْهُمْ
 قَاتِلَا شَدِيْدًا لَمْ يَخَوْهُمْ اَمَّا هُمْ فَمَحِلُّ رَجُلٍ مِّنْ لَّحِيْمَتِيْ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ الْمُشْرِكِيْنَ بِالرُّفْحِ فَلَمَّا غَشِيَهُ قَالَ

ہے آگاہ یہ سب شہر میں زیادہ حرمت والا ہے پھر رہنے کے مگر عظیم آگاہ یہ ہمارے خون اور مال حرام میں ایک دوسرے پر جیسے سب کی حرمت ہے اس میں بھی اس شہر میں آگاہ یہ وہ مکہ میں ہے اس کا حکم تنگ ہو چکا یا انسانوں کو کہا بیٹا اب نے ہو چکا یا اپنے فرمایا یا آگاہ یہ وہ عجمی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالکعبۃ ویقول ما اظہرتک ما اظہرتک واعظم حرمتک والذی نفس محمد بیدہ الحرمۃ المؤمن اعظم عند اللہ حرمتہ منک ما لکودمہ وان نکلن بہ الا خیر عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا اور فرماتے تھے کیا عمدہ ہے تو اور کیا عمدہ ہے خوشبو کی اور کیسی تعظیم ہے تیری اور کیسی بڑی ہے حرمت تیری قسم اس کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جانب ہے مومن کی حرمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجھ سے زیادہ ہے یعنی اس کے مال اور جان کی اور اس کے ساتھ برائے کرنا کی حرمت ہی ایسی ہے تو نگاہ کرین ہم مومن کے ساتھ مگر نیک عجمی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ودمالہ وبعیرہ ونبوہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کی جان عزت اس کا مال عجمی فضالہ بن عبید اللہ حدیثہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن من آمنہ الناس علی اموالہم وانفسہم والمہاجر من ہجر النخایا والدنوب فضالہ بن عبیدہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علانیہ لوٹ کر وہ ہم میں سے نہیں ہے عجمی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزنی الذانی حین یزنی وهو مؤمن ولا یترب الخمر حین یشربها وهو مؤمن ولا یترب النار حین یشربها وهو مؤمن ولا یتغیب نفعہ الناس الیک البصار ہم حین ینتہبھا وهو مؤمن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی جب نہ کرتا ہے ہفت مومن نہیں ہوتا (یعنی یقین میں فرق آجاتا ہے) درگاہ اس سے سرزد ہوا اور شرابی جب شراب پیتا ہے ہفت مومن نہیں ہوتا (یعنی کمال ایمان نہیں ہوتا) اور جو جو ہوت چوری کرتا ہے ہفت مومن نہیں ہوتا (کیونکہ اعمال صالحہ ہی ایمان میں داخل ہیں) اور لوٹنے والا جب ایسی لوٹ کرتا ہے کہ لوگ اس کی طرف اپنی آنکھ اور ہاتھیں نہ مڑیں تو وہ مومن نہیں ہوتا عجمی عمر ابن بن الحصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انتہب نفعہ فلکس میثا

وہ ہر جہتی ہست کی کثرت ظاہر کر دین کا اور امتوں پر تو میری بعد آپس میں ست لڑنا تاکہ مسلمان کی تعداد بڑھے اور اہل نسل زیادہ ہوا انہوں نے جو کہ مسلمانوں کے اس پیش بہانے سے بہت متور و مدون عمل کیا اور تیسرے خلیفہ کے اخیر زمانہ ہی کو آپس میں لڑائی کا دروازہ کھول دیا اور آج تک آپس میں لڑتے جاتے ہیں یہاں تک کہ نصاریٰ اور دوسرے کافر مسلمانوں پر ہستے ہیں لیکن انکو غیرت نہیں آتی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں شرماتے معلوم نہیں قیامت میں انکو کیا جواب دیں گے **بَابُ الْكُفْلَانِ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ** مسلمان اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہنے اسکی پناہ میں ہیں **عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ هَيَّؤَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَلَا تَخْشَوْا اللَّهَ فِي عَهْدِهِ مَنْ قَتَلَهُ طَلَبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَكْتَبَهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ الْوَبْرُ** رضی اللہ عنہ روایت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ذمہ میں ہے اب خدا کا درمست توڑ دینے حکومت سا (بہر جو کوئی ایسے شخص کو قتل کرے جس نے صبح کی نماز ادا کی ہو تو قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ انکو بلدا کر درخ میں اوندھا دے گا **عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ هَيَّؤَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ** سمرہ بن جندب سے روایت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص صبح کی نماز پڑھے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفْلَانِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ بَغَضَ مِلَّةَ كِتَابِهِ الْإِسْلَامَ بَرَهَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** روایت ہے ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا درجہ اللہ کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ ہے **فَإِنَّ عَوْمَ** ملائکہ سے عوام مومنین کا درجہ زیادہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ مومنین باوصف اسکی کہ غضب اور شہوت میں گرفتار ہیں لیکن اپنے مالک کے خوف سے گناہ سے باز رہتے ہیں اور فرشتے تو گناہوں کے مادی سے پاک ہیں **بَابُ الصِّيَةِ** اپنی قوم کے لیے تعصب کرنے کا بیان **فَإِنَّ عَوْمَ** اپنے اپنی قبیلہ اور کنبہ والوں کی عزت قائم رکھنے کے لیے خلاف فرع لڑائی کرنا دوسرے مسلمانوں کو مارنا ایذا دینا یہ حرام ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَيْتَةٍ يَكُونُ أَوْ عَصِيَّتِهِ أَوْ يُغَضِّبُ لِعَصِيَّتِهِ فَقَتَلَتْهُ جَاهِلِيَّةٌ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایذا دہندہ جہلے کے قتل ہو کر لڑی اور لوگوں کو بلاتا ہو تعصب کی طرف یا محض اس کے تعصب کے لیے تو اسکا مارا جانا ایسا ہے جیسے جاہلیت کا مارا جانا **فَإِنَّ جَاهِلِيَّةَ** کرنا زمانہ میں ہر ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے نفائیت اور تعصب لڑنا اور فخر اور عزت اور تکبر کی راہ سے اور اپنی قبیلہ کی ناموری اور عزت کے لیے جان دینا اور جان لینا پس آپ نے فرمایا کہ اسلام کے زمانہ میں ہی

جو کوئی بلا وجہ شرعی لڑائی کرے اسکا حکم یہی جاہلیت کا سا ہے یعنی اس لڑائی میں کچھ ثواب نہیں بلکہ مذاب ہوگا اور
اندوہندہ جہنم کی سزا بھی طلب ہے کہ نہ امام ہو شرع کے موافق نہ شرع کے قواعد کو ملحظ میں جہاد ہو بلکہ یوں ہی اپنی قوم
کا فخر قائم رکھنے کے لیے کوئی لڑے اور مارا جاوے تو ایسے لڑنے والے کو کچھ ثواب نہیں عمن فسیکله قالت سمعت
ابی یقول سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نزلت بآرسل اللہ امیر العصیۃ ان یجبت الذجل
فومہ قال لا لکن من العصیۃ ان یجین الذجل فومہ علی الظلم فسیلہ سے روایت ہے میں نے اپنے باب
سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ صوبہ میں داخل ہے کہ آدمی اپنی قوم
سے محبت رکھو اپنے فرمایا نہیں لیکن یہ صوبہ یہ کہ آدمی اپنی قوم کی مدد کرے ظلم پر و سب جان اسدین اسلام
سے بڑھ کر اور کوئی دین کیسے عمدہ ہو سکتا ہے ہر آدمی کو اپنی قوم عزیز ہوتی ہے لیکن اسلام میں یہ حکم ہے کہ اپنی قوم کی
مدد ہی دین تک آدمی کر سکتا ہے جب تک وہ ظالم نہ ہو اور انصاف اور شرع کے موافق کارروائی کرے لیکن جب قوم ظالم
ہو اور بندگان خدا پر ظلم و زیادتی کرے تو ایسی قوم کو سلام کر دو اور اس سے الگ ہو جاوے ایمان کا یہی مقتضی ہے اور جو لوگ
عادل اور منصف اور منبع شرع ہوں ان میں شریک ہو کر انکو اپنی قوم سمجھو **باب البواد الاعظم** بڑی جماعت کے
ساتھ رہنا عمن قال یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تجتمع علی ضلالۃ
فاذا اراکم تخیلاً فاعلیکم ذی البواد الاعظم انس بن مالک سے روایت ہے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے ہیں میری امت ساری کی ساری گمراہ نہ ہوگی کچھ لوگ ہمیشہ اس میں ہدایت پر رہیں گے انکو ہم اختلاف نہ بکھو میری
امت میں تو سوا اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو و جو امام وقت کے مطیع ہوں اور شرعیات پر قائم ہوں اور
فتنہ اور فساد کو محبت ہوں یہ بڑی دلیل ہے اہل سنت اور جماعت کی کیونکہ ہر زمانہ میں انکی جماعت زیادہ رہی ہے اور
اور خراج اور جہاد اور سرکین صفات اب اہل سنت کا یہی اختلاف ہے الحدیث اور فطری مذہب کے بغیر یہ ضرر
نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ سب ایک جماعت ہے اور انکا اختلاف مثل عدم اختلاف ہے کیونکہ اصول سب ایک میں سمجھنے کے
ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ہماری امام شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اہل سنت ہمارے امام ہیں اور امام ابوہریرہ
اشعری امام ہیں اہل سنت کے عقاید میں اور حضرت ابوالقاسم حنفیہ بغدادی اور اہل تصوف کے اور انکا طریق خالی ہے بدعات
سائنسی مختصر مترجم کتا ہر سوا اعظم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جو فرقہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
اور اگلے لڑے رہندین اور طریق پر ہو سبکی پیروی کر دے اگرچہ اس زمانہ میں متعدد اس فرقہ کی قلیل ہو جاوے تو یہ ضرر نہیں
کہنا ایسے کہ امت محمدی میں قیامت کین یہی فرقہ سوا اعظم ہوگا اور بعض نے کہا سوا اعظم سے وہ فرقہ مراد ہے جو

کہ سلمان اس زمانہ میں ضرب سہل ہو گئے ہیں ہوت اور انا اتقانی میں عن ثوبان مکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال زوین لی الارض حتی رأیت مشارفها ومغاربها واعطیت اکثرین الاخصر او الاحمر والابيض یعنی الذهب والفضة وقیل ان سالك الى حین زویدک و ان سالت الله عز وجل نلتا ان لا یسلط علی امتی جوعا فیعلیکم بیعاً وان لا یلبسهم فیعاً و یدیر بعضہم باس بعض و انہ قیل لی اذا قضیت قضاء فلا مزلہ قرانی لن اسلط علی اشتیک جوعا فہلکم و ان اجتمع علیہم من بین اقطارها حتی یفیی بعضہم بعضاً و یقتل بعضہم بعضاً فایض السیف فی امتی یرفع عنہم الیکم العیامۃ وان میتا تخوف علی امتی ائمة المصلین و ستعبد قباہل من امتی الا ذواتی و سلطو قباہل من امتی بالمسیرین وان بین یدی الساعۃ رجالین کذبا بین قریباً من ثلثین کلہم یعمی انہ نبی و ان شال طایفۃ من امتی علی الحق منصورین لا یغترہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ عز وجل قال ابو الحسن لما فرغ ابو عبد اللہ من هذا الحدیث قال سا اھولہ ثوبان سروریت ہو جوہو غلام اراد انہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے زمین جہنمی گئی یہاں تک کہ میں سہل کے جوہر باہر بچھم دیکھے اور مجھ و دونوں خزانے دیو گئے زر یا سرخ اور سفید رہنے روہیوں اور شہر نیون دونوں کا خزانہ مردوم اور ایران کا خزانہ ہے مردم کا سکہ اکثر سوزیکا تھا اور ایران کا جاندی کا اور مجھے کما گیا کہ تھاری راست کی سلطنت میں تک ہوگی جہاں تک میں تھاری لیے جہنمی گئی اور میں نے اس جہل طلبہ سے تین بار جاہا یہ کہ میری است کو قحط ہو ملک نہ کرے یعنی ساری است کو یا اکثر است کو اور انکو مٹے مٹے رہنے الگ الگ کردہ نہ کرے اور انکی آپس میں لڑائی نہ کرے تو مجھ کو کما گیا کہ میں خب کوئی قضاء حکم کر لے ہوں تو وہ رد نہیں ہو سکتا بیشک میں قری است کو بہو کے ہلاک نہ کروں گا اور میں انکے اوپر ساری مخالفین کے تمام کناروں کے جمع نہ کروں گا یہاں تک کہ وہ خود آپس میں لڑنا شروع کر نیکی اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور جب میری است میں آپس میں تلوار جلاگی تو ہر قیاست کہ وہ تلوار ان میں نہ اٹھکی رہنے کہی متفق نہ ہونگے مگر قیاست کے قریب یعنی امام مہدی علیہ السلام کی وقت اور میں جب زیادہ جوڑتا ہوں اپنی است پردہ گراہا کہوں کہ سب کے رہنے فاسق اور فاجر بادشاہوں سے کیونکہ ان کے سب کے رعایا ہی گمراہ ہوگی اور قریب ہو کہ میری است کو بعض قبیلے تمون را اور تانوں اور شدوں اور جہنوں اور فراروں اور قبروں اور جلون کو پوچھیں گے کہ کیونکہ اس کے سوا جو چیز پوچی جاوے اسکو دشمن یعنی بت کہتے ہیں اور قیاست کر سکتے ہیں یعنی قریب جوڑے لوگ نکلیں گے دجال تیس کے قریب انہیں سہر ایک شخص پر دعویٰ کرے گا

کہ میں اس کا بی بی ہوں اور ہمیشہ میری ہست میں سے ایک کچھ وہ حق پر قائم رہیگا اور انکی مدد ہوئی یہیگی اور جو کوئی ان کا مخالف ہوگا وہ انکو نقصان پہونچا سیکگا یہاں تک کہ اسد جل جلالہ کا حکم آوے۔ **ف**نا یعنی قیامت قائم ہو۔ محدث میں کھلا معجزہ ہوا آپ کا اور آپؐ فرمایا مجھ کو زمین کے پورے پورے بچپن دکھائی گئی اور ایسا ہی ہوا کہ اسلام پورے پورے ترکستان اور تارکی ولایت پر لیکر بچپن یعنی اندلس اور بربر تک پہونچا لیکن شمال اور جنوب میں اسلام ایسا کہ نہیں ہوا چنانچہ شمال میں بہت لایات نصاری کی ہیں اور جنوب میں مشرکین اور بودہ والوں کی اور آپؐ فرمایا کہ مجھے روم اور ایران کا خزانہ ملا ایسا ہی ہوا کہ روم اور ایران دونوں مسلمانوں نے فتح کیا اور آپؐ فرمایا کہ میری امت آپر میں لڑیگی اور پھر آپس کی لڑائی قیامت تک قوت نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کہ حضرت عثمان کی اخیر خلافت میں مسلمانوں نے آپس میں پھوٹ ہوئی آج تک یہ پھوٹ باقی ہے اور آپؐ فرمایا کہ میری ہست سب کی سب مخالفین کے حملہ سے ہلاک نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کہ کسی مائے میں ہی ساری مسلمان مخالفین سے مغلوب نہیں ہوئے اور اب تک بلاد روم اور ایران اور افغانستان اور نواحی عرب اور مصر اور سودان میں مسلمان خود مختار حکومتیں باقی ہیں گو مہندستان کے مسلمان نصاری کی رعیت ہو گئے ہیں اور آپؐ فرمایا کہ میری ہست کی بعض قبائل بت پرستی کیسے نکلیں گے ایسا ہی ہوا بہت سے مسلمان صرف نام کو مسلمان ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں اور لیا اسد کے مزار اور جندہ اور علم اور شندہ اور چلچوٹہ میں اور بزرگوں کی قبروں پر جانور کاٹتے ہیں اور انکو سجدہ کرتے ہیں اور آپؐ فرمایا کہ قیامت کو قریب ہیں جو بڑے دجال پیدا ہونگے جو نبوت کا دعوی کریں گے تو اس امت میں کئی شخص نبوت کا جھوٹا دعوی کر چکے ہیں اور ہمارے زمانہ میں سید احمد خان نامی ایک شخص نکلا جس نے اپنا دھبہ کے برابر قرار دیا اور نبی اور غیر نبی میں کچھ فرق نہیں رکھا گو یا نبوت کا دعوی کیا اور دوسرا شخص غلام احمد قادیان میں نکلا اس نے تو معاذ اللہ عیسیٰ ہونے کا دعوی کیا اور وہ کہتا ہے کہ میرے ادھر جی آئی ہے عربی اور فارسی اور اردو زبان میں یہی دجال ہے النبی تیر دجالوں میں سے جو قیامت کے قریب ظاہر ہونگے ان کے شر سے سب مسلمانوں کو پناہ میں رکھے اور آپؐ فرمایا کہ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر قائم رہیگا کوئی انکو نقصان نہ پہونچا سکے گا وہ اہل حدیث اور اصحاب توحید ہیں ان کا طائفہ برابر قائم ہے اور ہر زمانہ میں مشرکین ضالین اور مبتدعین متقلدین اور جالہین متعصبین ان کے دشمن رہیں اور ان کو کفر اور لاندہی کے فتویٰ دیتے رہیں مگر ان حضرت علی علیہ وسلم کا دست شفقت اس طائفہ پر ہے ان کا کوئی بگاڑ نہیں کر سکتا اور وہ اسد کی حمایت میں ہیں ہر زمانہ میں انکی تعداد ڈیڑھ بتی جلی جاتی ہے یہاں تک کہ اخیر طائفہ انکا امام مہدی علیہ السلام کو سامنے ہوگا اور متعصبین متقلدین تو حضرت شیخ ابن عربی کے قول کے موافق امام مہدی

کے اعدا اور مخالفین میں سے ہونگے لیکن آپ کی تلوار سے بہت قتل کیے جاویں گے اور بہت غاموش ہو رہیں گے غرض اس حدیث میں جتنی بیشین گویاں آپ نے فرمائی ہیں وہ سب پوری مبنی اور یکہلی دلیل ہے آپ کے نبوت کی سوا نبی کے اور کوئی ایسا صاف بیشین گویا نہیں کر سکتا **عَنْ زَيْنَبِ بْنِ جَحْشٍ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَمِرٌ رَجَعَهُ دَهُو يُقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ تَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ فَيَحْيَا الْيَوْمَ مِنْ رَدَمٍ بِأَجْحٍ وَمَا جُجَّ دَعَقَدَ رَيْدُهُ عَثَرَةً قَالَتْ زَيْنَبُ فَلَمَّا رَسُلُ اللَّهِ أَهْلَكَ دَفِنَا الصَّالِحُونَ قَالَ إِذَا أَكْثَرَ الْحَنُوتُ** زینب بنت جحش سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور آپ کا مبارک چہرہ سرخ تھا آپ فرماتے تھے لا الہ الاہہ خرابی سے عرب کی اس وقت جو قریب آئی ہے آج باجوج باجوج کی سدر میں سے ہتھکڑی لے لیا اور آپ نے انگلیوں سے دس کا ہندسہ بتایا حضرت زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اور ہم میں نیک لوگ قائم ہونگے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی زیادہ ہو ف تو نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی عذاب آویگا باجوج اور باجوج دو قومیں ہیں جو قیامت کے قریب بھگیں گی اور انکا بیان خدا جانتے تو آگے آویگا **عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ قَاتَنٌ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمَيَّنُ كَأَنَّهُ لَا مَنَ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلَّةِ الْوَامِسَةِ وَرَدِيَّتِ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہونگے ایسے جن میں جھجکوا آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائیگا مگر حکمران زندہ کرے علم سے فتنہ علم سے مراد بیان یقین کا مل ہے یعنی جس کو کشف شہود کا مرتبہ حاصل ہو اور عین یقین کی حالت میں ہوا ایسے شخص کا ایمان کہیں متزلزل نہیں ہو سکتا باقی جن لوگوں کو استدلال یا تقلید سے یقین حاصل ہوا ہے وہ تھوڑی سی دیر میں دگ سکتے ہیں اور اس زمانہ میں نبی جان کر دین کے دشمن اور سوسیز اور نیچر اخوان اشیاطین ایسے پہلے ہیں کہ بہت سے مومنین اس سزا الاعتقاد انکی صحبت میں جانے سے فاسد الایمان ہو جاتے ہیں اور ان کی یقین میں فتور آجاتا ہے اب ان میں سے بعض تو علانیہ ایمان نہ کر رہے ہیں مگر شریعہ ہمارے کی طرح حکام شریعہ سے آزاد ہو جاتے ہیں اور بعض اپنے عزیز و اقارب اور حباب اور قوم والوں کے دوسرے نماز روزہ کرتے ہیں لیکن دل میں یقین نہیں ہوتا سب سوا سوا ان عبادات کو جو تہاچ میں مثلاً قلب کا سنوڑنا ایمان کا اثر انکے اعمال میں ظاہر ہونا وہ ان میں نہیں ہوتے اور اندونوں کا حال ایک سان ہی کوئی ان میں سے مومن نہیں ہے بلکہ بدیہی کفر کے لوگ کفر کے ساتھ نفاق سے بھی ہوشیار ہیں اللہ بجاوے ہر مسلمان کو ان شیاطین کی صحبت سے **عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَلَيْكُمُ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حَلَا بَفَةً فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ قَالَ كَيْفَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَخِدَارِهِ تَكْفِيرُهَا الصَّالِحَةُ**

اشارہ کیا اپنے کانوں کی طرف اور کہا میری دونوں کانوں نے ہسکوسا اور سیر دل نے یاد رکھا ف بعض بے وقوف دشمن اہل بیت جن پر خدا لعنت کرے احمدیث سیرہ دلیل لیتے ہیں کہ زید بن معاویہ علیہ السلام کی امامت صحیحہ تھی کیونکہ لوگ اس سے بیعت کر چکے تھے اب امام حسین علیہ السلام کا ارادہ امامت کر لینے درست نہ تھا نہ انکا انکار کرنا زید کی بیعت سے اور سیرہ معاویہ امام حسین علیہ السلام کو شہید بنیں کہہ سکتے اور انکا مارنا اور قتل کرنا جائز تھا اور اسکا جواب یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام اور اہل مینہ اور اہل عراق نے زید سے بیعت نہیں کی تھی پس انکو زید کے حکم کی اطاعت واجب نہ تھی اور اسکے سوا زید فاسق اور فاجر تھا اور احکام شرعیہ کے برخلاف کرتا تھا پس وہ بہ حکم شرع قابل عزل ہو چکا تھا اور اسکا عزل امت محمدی پر واجب تھا علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام اور ایک بات اور ہے وہ یہ کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے زید کو باپ معاویہ کو اپنی طرف سے بطور نائب کو مقرر کیا تھا وہ بھی اس شرط سے کہ اس کی کتاب اور اسکو رسول کی سنت اور ابو بکر اور عمر کی سنت پر چلیں اور انکے بعد خلافت اپنی شوق کی طرف رجوع کرے گی یعنی جناب امام حسن یا جناب امام حسین علیہما السلام کی طرف اور معاویہ نے اس میں کو ایک شرط بھی پوری نہ کی کتاب امر اور سنت رسول امر پر نویسنے کے نائب اور جانشین رسالت یعنی جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دینے پر خوش اور سرور ہوئے اور زید ملعون کی اس فتنہ انگیزی اور شرارت پر آفرین کی اور حسب بر شہادت جناب آقائی امام حسن علیہ السلام کی بھی تو یہ کہنے لگے حجر حمزہ اطفالہ میں نے آپ کی ذات ایک چنگاری تھی جسکو اللہ نے بجھا دیا اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت پر یوں چلے کہ باوجودیکہ زید فاسق اور فاجر تھا اور کسی طرح سے مستحق خلافت نہ تھا آپ نے اپنی زندگی میں اس سے بیعت کرادی وہ بھی بزور و جبر اور یہ فرمایا کہ یہ سنت ہو ابو بکر اور عمر کی اس پر عبد الرحمان بن ابی بکر نے کہا نہیں بلکہ سنت ہو کسی اور نصیر کی اور یہ ظاہر ہے کیونکہ باپ کے بعد نالائق اور بدکار بیٹے کا حاکم ہونا ایران اور روم کی سلطنت کا طریقہ ہے خلافت کو اس سے کیا واسطہ عمر کا نو یہ طریق تھا کہ جب ذات ہونے لگی تو خلافت کو چٹہ اکابر صحابہ کی رائے پر چوڑا اور نصیر کر دی کہ میرے بیٹے عبد اللہ کو اس میں کوئی حق نہیں ہے حالانکہ عبد اللہ بڑے متقی پرہیزگار اور فاضل صحابہ اور ائمہ ان وقت اور صلحی زمانہ میں سو تھے اور ہر طرح خلافت کے لائق تھے پس معاویہ زید کو باپ خود شرط نہایت کہ خلافت کر لینی دھرم مغزول ہو چکے تھے اب ان کا زید اپنے بیٹے کو وہ بھی باوجود خلیفہ بنا دینا کیونکہ صحیح ہو گا ملک یہ کہتے ہیں کہ حسب معاویہ نے شرط مقررہ کا جن پر انکو نیابت ملی تھی خلافت کیا تو وہ مغزول ہوئے اور خلافت بدستور سابق جناب امام حسن علیہ السلام کی طرف لوٹ آئی اور انکے بعد جناب امام حسین علیہ السلام علیہ الوف علیہ السلام خلیفہ امتا نام ہوئے علاوہ اسکے سمیت میں یہ ضرور ہے کہ جو لوگ افضل اور شرف اللہ

عمائد اور رؤسا اور بزرگ ہوں وہ بیعت کر لین یعنی اہل حل و عقد اور زید سے ایسے کسی شخص نے بیعت نہیں کی
 تھی صرف چند اوباش فوجان کم عقلموں نے وہ ہی جان کے ڈر سے وہی صرف شام کے بعد عاشقان نے بیعت کر لی تھی
 ایسی بیعت ہو گیا ہوتا ہے اور حدیث کا یہی مطلب ہے کہ اہل حل و عقد یعنی مسلمانوں کے تمام رؤسا اور عمائد ہر ملک کے
 اس شخص کو قبول کر لین اسکے بعد اسکے ہونے ہو کر دوسرا امام نہیں ہو سکتا صحیح ہے اور اگر مطلق بیعت مراد ہو تو بزرگ
 خرابی لازم آئیگی اور مسلمان بالکل تباہ ہو جاویں گے کیونکہ ہر ایک بیعت معاش امام اور خلیفہ وقت کو کرنے ہی اپنے گھر میں
 چند بد معاشوں کو بیعت کر لینگا اور بموجب حدیث یہ دعویٰ کر لینگا کہ پہلے بیعت محمدی ہو چکی ہے اب دوسرے کسی امام
 کا مقرر ہونا جائز نہیں اور لوگ ایک آفت بن ٹپریں گے کہ جو خلافت کے لائق ہو گا وہ تو امام نہ ہو سکیگا اور یہ شرابی
 لجا بد معاش اپنے گھر سے حکومت کر لینگا اگر کوئی نالائق حدیث کا یہ مطلب سمجھ تو اسکے فہم پر آمیز ہے اب شہید
 کے کہ تہذیب جو ظلم سے مداحاوی اور جناب امام حسین جس ظلم سے ماری گئے اسکی نظیر دنیا میں نہیں ملتی کہ تمام ہاں
 بچے دوسرے آتشاغریہ اقربا بیتا تک کہ شیر خواہ بچہ ہی مارے گئے خود ہی ماری گئے لاشیں روندی گئیں زندا کی
 ہتک حرمت ہوئی سر مبارک کہیں جد کہیں اب شہادت اور کس پشہر کا نام اور کونسی شہادت بڑھکر اس پر دم
 و گمان میں بھی آسکتی ہے بلکہ آپ بلا اشتباہ سید الشہداء میں اللہ تبارک و تعالیٰ ہمو آپ کی غلامی اور کفش بڑا
 میں کہہ اور جو مرد و آپ کو شہید نہیں جانتے انکو ہم قیامت میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنے
 جواب دین گے اور اسے چاہیگا تو ان کا خضر زید پلید اور اسیکے اعوان انصار کو ساتھ ہوگا و ما علینا الا الیبلغ
باب الثبوت فی الفتنۃ فتنے کی وقت حق پر جمے رہنا عن عبد اللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم قال کیف یکم و یرمان یومئذ ان یقال یومئذ کیف یومئذ کیف یومئذ کیف یومئذ کیف یومئذ کیف یومئذ
 قد حجت عنہم دامناتہم فلخلفوا و کافوا لہکذا و قسک یومئذ اصابعہم قالوا کیف یتایا رسول اللہ
 اذا کان ذلک قال کاحذون یماتھرون و تدعون یماتھرون و تدعون یماتھرون و تدعون یماتھرون و تدعون یماتھرون
 امر عوامیکم عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا اس زمانہ میں جب
 لوگ جانے جاویں گے (جیسے آنا چانا جاتا ہے تو چلنی میں ہونے کو سوا کچھ نہیں رہتا ایسی دنیا چلنی کی طرح ہوگی
 اور اچھے لوگ گزر جاویں گے) اور بوی کی طرح (خراب) لوگ رہ جاویں گے انکو عہد اور امانات مل جل جاویں گے
 اور بڑے جاویں گے اور اچھے اور برے مختلف ہو کر لیں ہو جاویں گے اور اپنے انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالائیں
 ایماندار اور بے ایمان کی تمیز نہ رہیگی اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر وقت ہم کیا کریں آپ نے فرمایا جبرتا

کو اجابا سمجھتے ہو وہ کرو اور جس کو برا سمجھتے ہو اسکو چوڑو اور خاص اپنی فکر کرو عوام کا خیال چوڑو فائدہ
 حب عوام سے ضرر اور نقصان ہو بچنے کا اندیشہ ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترک کی اجازت ہو عن
 اَبْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ وَمَوْتًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يَقُومَ الْمَيْتُ
 بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرِ قُلْتُ مَا خَافَ لِي وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصِيرُ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ وَجُوعًا
 يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكَ دَارَكَ وَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ قَرَابَتِكَ
 إِلَى مَسْجِدِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَافَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالْعَقْرِ تُعَذِّبُ قَالَ كَيْفَ
 أَنْتَ وَقَتْلًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَعْرِفَ حِمَارَهُ الذَّيْتُ بِاللِّحْمِ قُلْتُ مَا خَافَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ الْحَقُّ بِمَنْ أَنْتَ
 مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَخَذُ سَيْفِي فَأَضْرِبُ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ تَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَا وَلَيْكِنْ
 ادْخُلْ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ دَخَلَ سَبِيٌّ قَالَ إِنْ خَشِيتُ أَنْ يَهْجُرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَالْوَعْدُ
 رَدَّ أَيْتِكَ عَلَى وَجْهِكَ فَيَبْذُرَ بِأَيْمِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ابْذُرْ غَفَارِي وَرَدَّ هَاجِرَ أَنْ حَضَرَ
 صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر موت آوے گی (شاہد طاعون عمواس مراد ہے جو حضرت
 عمر کی خلافت میں ہوا) یہاں تک کہ ایک قبر کی قیمت ایک بردہ ہوگی میں نے عرض کیا جو اللہ اور اسکا
 رسول میرے لیے پسند کریں یا یون کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ فرمایا صبر کجیو بہانہ فرمایا تیرا کیا حال
 ہوگا جب لوگوں پر فحش پڑے گا اور ہجو کا غلبہ ہوگا یہاں تک کہ تو اس مسجد میں آسکا بہ تو اپنے بچوں تک
 لوگوں کی خلافت نہ کر ہوگا اور اپنے بچوں نے ہر مسجد تک آئیں گی میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے یا یون
 کہا جو اللہ اور اسکا رسول پسند کریں آپ نے فرمایا تو لازم کر لیجیو اپنے اوپر حرام سے بچو گو کہ وہ ہوگا ہوا بہ اپنے
 فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ قتل ہونگے و مدینہ منورہ کی یہاں تک کہ حجارۃ الزیت (ایک چہر ملا مقام ہے
 مدینہ طیبہ میں) اخلاص غرق ہو جاوے گا میں نے کہا جو اللہ اور اسکا رسول پسند فرما دیں آپ نے فرمایا تو جن لوگوں میں ہے
 ان سے ملارہ (یعنی اہل مدینہ اور خدا اور رسول کے ساتھ رہا) ابو ذر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی تلوار لے کر
 ان لوگوں کو نہ ماروں جو ایسا کریں (یعنی اہل مدینہ کو قتل کریں) آپ نے فرمایا ایسا کرے تو تو ہی فساد یوں
 میں شریک ہو گیا بلکہ آپ سے گھر میں بیٹہ رہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ میرے گھر میں گھس آویں تو میں کیا
 کروں آپ نے فرمایا اگر تجھے کو تلوار کی چمک کا ڈر ہو تو ابھی جاوے گا کوئی اپنے سونے پر ڈال (اور قتل ہو جاوے) قتل
 کر نیوالا اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ سمیٹ لیگا اور دوزخی ہوگا ف احمد بن حنبل نے یزید بن معاویہ ہی کی تعریف

ہے اس مردود جناب امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنا بعد اہل مدینہ پر لشکر کشی کی اور جس قدر بوڑھے بڑے صحابہ اہل ان
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے زندہ رہے انکو قتل کر آیا بیان ہنک کہ حرہ بیٹے حجارۃ الزیت بالکل غرق خون ہو گیا
اور سپہی عین دنیا ازواج مطہرات کی مین کرائی بی بی ام سلمہ کا گھر لوٹ لیا حرم محترم اور سجدہ نبوی میں گھوڑے
بند ہوائے غماز سو فوف کرادی گھوڑوں کی پھپھاری آپ کی قبر شریف کی طرف رکھی کہ وہ سپرٹ لیا اور پکڑا
کرتے تھے سیرت کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کیا کہ ایسے سخت وقت میں صبر کجیو اور
قل ہو جاوہر اللہ تعالیٰ ان مردود قاتلین کو جو غمی کے گلا احمدیت و صاف نکلتا ہے کہ زید اور سکرم ہر اسی اور اعلان
الفار سنہ جنمی ہن عمن ابی مؤمنی حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيِ الشَّاعِرِ
لَهْرَجًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَقْتُلُ الْإِن
فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ يَقْتُلُ الْمُشْرِكِينَ
وَلَكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَابْنَ عَمَّتِهِ وَذَا أَرْبَابِهِمْ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَمَعَنَا عَقُولُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَزِعُ عُقُولَ أَكْثَرِ ذَلِكَ الزَّمَانِ
وَعَيَّكُمُ لَهُ هَسَابٌ مِمَّنْ الْإِنْسَانُ لَا يَعْقُولُ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ لَا تَشْعُرُونَ دَائِبُهُمُ اللَّهُ إِنِّي لَا أَظْهَرُكُمْ مَذْرُوبًا كُنْتُمْ دَائِبًا كُمْ
وَأَكْبَهُمُ اللَّهُ مَا لَكُمْ مِنْهَا فَخْرٌ أَرَأَيْتُمْ كُنْتُمْ فِيمَا عَصَيْتُمُ الْإِنْتِنَانِيْنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَا أَخْرُجُ مِنْهَا
كَمَا دَخَلْنَا فِيهَا أَبُو سُوَيْدٍ شَعْرِي سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا کہ قیامت کے سلسلے
خون ریزی ہوگی بعضے ہرج ہننے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قتل بعضے مسلمانوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ تم ہم کو اب بھی ایک سال میں اتنے مشرکوں کو مارتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مشرکوں کا قتل نہ ہوگا بلکہ تم آپس میں
ایک دوسرے کو قتل کر دے گی جیسا کہ آدمی اپنے پڑوسی اور چچا کے بیٹے کو مارے گا اور اپنے رشتہ دار کو بعض لوگوں نے عرض
کیا یا رسول اللہ اس وقت ہم میں عقل ہی ہوگی یا نہیں آپ نے فرمایا نہیں اس زمانہ کے اکثر لوگوں کی عقلیں سلب ہو جائیں گی
رجائی ہر میں گی اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو ذلیل اور خوار ہیں درون کھرج جو شعاع میں سورج کے اڑتے ہیں ان
میں عقلیں نہ ہوں گی اور وہاں اور ہوس اور حرص کے بند ہو جائیں گے دنیا کو لیے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو مارینگے اور آپس
اشعری نے کہا تم خدا کی مین سمجھنا ہوں کہ شاید یہ زمانہ مجھ کو اور تم کو پاوے اور تم خدا کی اگر یہ زمانہ مجھ کو اور تم کو پاوے
گا تو نہ میں نہ تم اس میں سے نکل سکو گے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد کیا ہے کہ اس میں سے نکل نہ سکیں گے
جیسو اس میں جاوین گے عَن عَدْنَيْسَةَ بِنْتِ أَهْبَانَ قَالَتْ لَمَّا حَلَّتْ عَلَيْنَا الْبَصْرَةُ دَخَلْنَا

[illegible]

ہے اس میں اتنا زیادہ ہر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم میں جاوے گا مگر مقتول کیوں جاوے گا آپؐ فرمایا ہوں
سے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو مار ڈالنا چاہتا تھا عَنِ ابْنِ بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ
حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَتَمَّا عَلَى جُرُفٍ جَعَلَتْ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَ مَا جَمِيعًا
ابو بکرؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو دونوں دوزخ کے
کمار ہیں یہاں پر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دونوں دوزخ میں جاویں گے یہ صورت ہوتی ہے جب ہتھیار اٹھاتا ہے
ہتھیار لیکر ایک دوسرے کو مارنے کے لیے اوشیں لیکن اگر کوئی شخص ہتھیار لیکر مارنے کو آوی تو اپنے تئیں بچاؤ دست بردار
اگر بچانے میں حملہ کرنے والا مارا جاوے تو وہی دوزخ میں جاوے گا بجا ہوا کہ کوئی قصور نہیں عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَبْدٌ إِذْ هَبَّ خَوْفَهُ بِذُنُوبِهِ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب برادر صہ اس شخص کا ہوگا اللہ کے نزدیک نیا ہے
دن جس نے اپنی آخرت دوسری کی دنیا کیلئے کہوئی وہ اپنے تئیں دنیا کی فائدہ نہیں ہوا اور آخرت بھی برباد ہوگی
خسر اللہ بیا والاخرہ ہوا جیسے کوئی دوسرے کے فائدہ کو لیے جو تھی تو اسی دیوے یا کسی مسلمان کا خون کرے **باب**
كَتَبَ الدِّثَانُ فِي الْفِتْنَةِ فَتَنَ مِنْ زَبَانِ رُكُوفٍ ایسا ہوزبان سے مباحی بات نکلے اور سنت گنہگار ہو یا فتنہ
میں شریک جہاں جاوے یا اسکی بات سے فتنہ کو ترقی ہو **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِتْنَةٌ تَنْتَظِفُ الْعَرَبَ تَتَلَاهَا فِي النَّارِ اللَّيْسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ
عبدا بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوگا جو ساری عرب کو گمراہ لے گا اور اس
میں جو لوگ مارے جاوے گا وہ دوزخ میں جاویں گے اور زبان سے بات کہنا اس میں تلوار مارنے سے زیادہ سخت ہوگا **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَاكُمْ وَالْفِتْنُ فَإِنَّ اللَّيْسَانَ فِيهَا مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ
عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتنوں سے بچو کیونکہ ان میں زبان تلوار سے بدتر ہے **عَنْ عَلْقَمَةَ**
بَنِي قَامٍ قَالَ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ لَهُ شَرْتُ فَقَالَ لِمَ عَلَقْتُمُ أَزْكَرَ حِمَا وَإِنْ لَكَ حَقٌّ وَإِنْ لَيْتَكَ تَدْخُلُ
عَلَى هَؤُلَاءِ الْأَمْزَادِ وَتَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ وَأَنْتَ اللَّهُ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهِ وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالُ بْنُ الْخَدَثِ الْأَنْزَلِيَّ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحَدُكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ
رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَطْنُ أَنْ تَسْلُكُ مَا بَلَغَتْ نِيَّتُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَلْ ضَوَّانَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ أَحَدُكُمْ
لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَطْنُ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ نِيَّتُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا خَطَا إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ

مشکل مقام پر بڑے بڑے عرفا اور اولیا کو حاصل ہوتا ہے زبان پر سب اس کو رب کہتے ہیں لیکن ذرا سا کام پرے تو خدا کو بھول کر دوسروں پر التجا کرنے لگتے ہیں **ت** بنیٰ اعرض کیا یا رسول اللہ آپ کو زیادہ ڈر میری اور پر کس کہے آپ نے اپنی زبان تمامی اور نہ یا اس کا ہے **ع** **مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَخَرَسْتُ يَرَفَعْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِمِلِّ يَدْخُلُكَ الْجَنَّةَ وَيُأْخِذُكَ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَظِيمًا وَإِنَّهُ لَيَسِّرُ عَلَيَّ مِنْ كَيْفِهِ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبُدُ اللَّهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُعَلِّمُ الْعَالَمَةَ دُتُوْنِي النَّكَلِي وَتَصُومُ سَرْمَاصًا وَتُحْجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تَطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يَطْفِئُ النَّارُ الْمَاءُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ تَجَا فِي جَوْفِهِمْ عَنِ الْمَصَاحِ حَتَّى يَلَمْ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعُمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَامِهِ لِيُجَاهِدَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكٍ ذَلِكَ كُلُّهُ تَلْتُ بَلَى فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ كَلَّفْتُ عَلَيْكَ هَذَا أَفَلَمْ تَيَأْتِ اللَّهَ وَإِنَّا لَوَأْخِذُونَ بِمَا تَشْكَلُ بِهِ يَا تَحَلَّلْكَ أَمْتُكَ يَا سَاعِدُ هَلْ يَلْتُ النَّاسَ عَلَى مَجْزِهِمْ فِي النَّارِ لَا حَصْلَ لَهُ أَلَيْسَتْ بِهِمْ مَعَاذِنُ جَلِ مَنَى اِرْعَازُ رَدِيتُ مِنْ اِتَّخَذَتْ صَلَى اِرْعَازُ اَلْوَلَمُ كَ سَاتِهِ نَهَا سَفَرِ مَن اَلِكُ بَارِ مَن صَبْرُ كُو اَبِ قَرِيبُ هُو اَو رَمِ جَلِ هُ تَبِ مَن نَ عَرَضَ كِيَا يَارَسُو اَلْوَلَمُ كُو اَبِ اِيَا عِلْ تَبْلَا يَ جُو مَجْهُو جَنَّتِ مَن لِيَا دُوعِ اَو رُو نَخِ سَ دُو رُ كُو سَ اَبِ فَرَمَا يُو نَ بُرِي بَاتِ بُو جُو اَو رِيَا اِر اَسَانِ جُو جِبْرِ اِرْعَالِ اَسَانِ كَرِ قُوَا سَ كُو بُو نُو جِ اُسْكَ سَاتِهِ كَسِي كُو مَشْرُكُ مَن كَر اَو رَمَا زُ كُو اَدَا كَر اَو رُ زُ كُو دِي اَو رِ رِضَا كَ رُو كَ اَو رِفَا نَ كُ مَبَا كَ جُ كَرِ بِرِ اَبِ فَرَمَا يُو مَن نَجْهِ جَنَّتِ كَ دُو رَا زَ سَ تَبْلَا دُونِ رُو زَ هُو سِرِ (رُو هَال) هُ اَو رِضَا كُنَا هُو كُو جِبَادِ دِيَا هُ جِسْرِ بَانِي اَنكَارُ كُو اَو رَا دِي كُو رَمَا زَ بِيَا جُو بِجُو رَاتِ مَن (رِضَا تَعْبُدُ) بِرِ بِرِ اَبِ بُرِي تَتَجَا فَنُ جُو بَهُمُ عَنِ الْمَصَاحِ اَخِيْرُ كُ بِرِ فَرَمَا يُو مَن نَجْهِ خُلَا صَ اَو رَا صِلِ اَو رُ جُو اَسْ سَبْ كِي تَبْلَا دُونِ دَ جِبَادُ هُ اُسْ كِي سَا هُ مَن بِرِ فَرَمَا اِن سَبْ كَا مَن كَا جِسْرِ بِدَارِ هُ اُسْ كُو تَبْلَا دُونِ مَن نَ عَرَضَ كِيَا جِي بَانِ تَبْلَا يَ اَبِ اَبْنِي زَبَانِ تَمَامِي اَو رُ فَرَمَا يُو اُسْ كُو رُو كَ رَ هُ مَن نَ عَرَضَ كِيَا لَ اِسَ كَ نَبِي كِيَا مَ سَ سَوَا خِزَ هُو كَا هُمَا رِي بَاتُوْنِ بِرِ اَبِ فَرَمَا يُو رِي بَانِ تَجْهَرُ رُو دُوعِ اَو رَا دُو بِرِ لُو كُ اَنْدُ هُو مَوْنُ دُو نَخِ مَن كِيْلَ كَرَا سَ جَابُوْنِ كَ اَبْنِي بَاتُوْنِ هُ كُو جِبَ سَ رَسَا دُ اِسَ سَا دُ اِسَ زَبَانِ هُ كِيْسِي نَا زُكُ جِيْرَ هُ) **عَنْ اَوْحَيْتِيْنِيْ مَرْجُوْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّا لَمْ يَنْ اَدَمَ عَلَيْهِ لَ لَهْ اَلَا اَلَا مَرَا بِاَلْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهِي عَنِ الْمُنْكَرِ وَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَمَ الْمَوْنِيْنِ اَمَ جِسْرِ سَ رَدِيتُ هُو اِتَّخَذَتْ صَلَى اِرْعَازُ اَلْوَلَمُ كُو اَبِ اِيَا عِلْ تَبْلَا يَ جُو مَجْهُو جَنَّتِ مَن لِيَا دُوعِ اَو رُو نَخِ سَ Dُو Rُ Kُو Sَ اَبِ Fَرَمَا يُو نَ بُرِي Bَاتِ Bُو جُو اَو رِيَا اِر اَسَانِ جُو جِبْرِ اِرْعَالِ اَسَانِ Kَرِ Qُوَا Sَ Kُو Bُو Nُو Jِ اُسْكَ Sَاتِهِ Kَسِي Kُو MَشْرُKُ Mَن Kَر اَو رَمَا Zُ Kُو اَدَا Kَر اَو رُ Zُ Kُو Dِي اَو رِ Rِضَا Kَ Rُو Kَ اَو رِفَا Nَ Kُ Mَبَا Kَ Jُ Kَرِ بِرِ اَبِ Fَرَمَا يُو Mَن Nَجْهِ Jَنَّتِ Kَ Dُو Rَا Zَ Sَ Tَبْلَا Dُونِ Rُو Zَ Hُو Sِرِ (Rُو Hَال) Hُ اَو Rِضَا Kُنَا Hُو Kُو Jِبَادِ Dِيَا Hُ جِسْرِ Bَانِي اَنكَارُ Kُو اَو رَا Dِي Kُو رَمَا Zَ Bِيَا Jُو بِJُو Rَاتِ Mَن (Rِضَا Tَعْبُدُ) بِرِ بِرِ اَبِ بُرِي Tَتَجَا Fَنُ Jُو Bَهُمُ Eَنِ الْمَصَاحِ اَخِيْرُ Kُ بِرِ Fَرَمَا يُو Mَن Nَجْهِ Xُلَا صَ اَو رَا صِلِ اَو رُ Jُو اَسْ Sَبْ Kِي Tَبْلَا Dُونِ Dَ Jِبَادُ Hُ اُسْ Kِي Sَا Hُ Mَن بِرِ Fَرَمَا اِن Sَبْ Kَا Mَن Kَا Jِسْرِ بِدَارِ Hُ اُسْ Kُو Tَبْلَا Dُونِ Mَن نَ عَرَضَ Kِيَا جِي Bَانِ Tَبْلَا يَ اَبِ اَبْنِي Zَبَانِ Tَمَامِي اَو رُ Fَرَمَا يُو اُسْ Kُو Rُو Kَ Rَ Hُ Mَن نَ عَرَضَ Kِيَا لَ اِسَ Kَ نَبِي Kِيَا Mَ Sَ Sَوَا Xِزَ Hُو Kَا Hُمَا Rِي Bَاتُوْنِ بِرِ اَبِ Fَرَمَا يُو Rِي Bَانِ Tَجْهَرُ Rُو Dُوعِ اَو رَا Dُو بِرِ Lُو Kُ اَنْدُ Hُو Mَوْنُ Dُو Nَخِ Mَن Kِيْلَ Kَرَا Sَ Jَابُوْنِ Kَ اَبْنِي Bَاتُوْنِ Hُ Kُو Jِبَ Sَ Rَسَا Dُ اِسَ Sَا Dُ اِسَ Zَبَانِ Hُ Kِيْسِي Nَا ZُKُ Jِيْرَ Hُ) **عَنْ اَوْحَيْتِيْنِيْ مَرْجُوْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّا لَمْ يَنْ اَدَمَ عَلَيْهِ لَ لَهْ اَلَا اَلَا مَرَا بِاَلْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهِي عَنِ الْمُنْكَرِ وَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَمَ الْمَوْنِيْنِ اَمَ جِسْرِ سَ Rَدِيتُ Hُو اِتَّخَذَتْ صَلَى اِرْعَازُ اَلْوَلَمُ كُو اَبِ اِيَا عِلْ Tَبْلَا يَ Jُو Mَجْهُو Jَنَّتِ Mَن Lِيَا Dُوعِ اَو Rُو Nَخِ Sَ Dُو Rُ Kُو Sَ اَبِ Fَرَمَا يُو Nَ بُرِي Bَاتِ Bُو جُو اَو Rِيَا اِر اَسَانِ جُو جِبْرِ اِرْعَالِ اَسَانِ Kَرِ Qُوَا Sَ Kُو Bُو Nُو Jِ اُسْكَ Sَاتِهِ Kَسِي Kُو MَشْرُKُ Mَن Kَر اَو Rَمَا Zُ Kُو اَدَا Kَر اَو رُ Zُ Kُو Dِي اَو رِ Rِضَا Kَ Rُو Kَ اَو رِفَا Nَ Kُ Mَبَا Kَ Jُ Kَرِ بِرِ اَبِ Fَرَمَا يُو Mَن Nَجْهِ Jَنَّتِ Kَ Dُو Rَا Zَ Sَ Tَبْلَا Dُونِ Rُو Zَ Hُو Sِرِ (Rُو Hَال) Hُ اَو Rِضَا Kُنَا Hُو Kُو Jِبَادِ Dِيَا Hُ جِسْرِ Bَانِي اَنكَارُ Kُو اَو رَا Dِي Kُو رَمَمَا Zَ Bِيَا Jُو بِJُو Rَاتِ Mَن (Rِضَا Tَعْبُدُ) بِرِ بِرِ اَبِ بُرِي Tَتَجَا Fَنُ Jُو Bَهُمُ Eَنِ الْمَصَاحِ اَخِيْرُ Kُ بِرِ Fَرَمَا يُو Mَن Nَجْهِ Xُلَا صَ اَو رَا صِلِ اَو رُ Jُو اَسْ Sَبْ Kِي Tَبْلَا Dُونِ Dَ Jِبَادُ Hُ اُسْ Kِي Sَا Hُ Mَن بِرِ Fَرَمَا اِن Sَبْ Kَا Mَن Kَا Jِسْرِ بِدَارِ Hُ اُسْ Kُو Tَبْلَا Dُونِ Mَن نَ عَرَضَ Kِيَا جِي Bَانِ Tَبْلَا يَ اَبِ اَبْنِي Zَبَانِ Tَمَامِي******

فائدہ ہو گا مگر بالعموم اور نبی عنہ کے اور ذکر الہی کا اس ہی بات میں کام آویں گی، **عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ**
قِيلَ لِرَجُلٍ إِذَا نَدَّخَلَ عَلَى امْرَأَتَيْنَا فَنَقُولُ الْقَوْلَ فَإِذَا أَخْرَجْنَا فَلَمَّا غَيَّرَهُ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ ذَلِكَ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتِفَاقُ ابو الشعثاء روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی عورت پر بڑے
 میں اور ان کو ان بات میں کہ ان میں ان کو خوش کرنے کو جب بان کو باہر نکلتے ہیں تو اس کے خلاف کہتے ہیں (انکے برائی ہی
 کرنے میں) انہوں نے کہا ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کو التفاق سمجھتے تھے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ**
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے اسلام کی عمدگی میں یہ ہے کہ جو چیز کام نہ آوے اسکو ترک کرے
ف یعنی جو چیز حرام یا مکروہ ہو اس کا ترک ہر مسلمان کو ضرور ہے خواہ اسکا اسلام عمدہ ہو یا نہ ہو لیکن عمدہ اور اچھا مسلمان
 وہ ہے جو بیکار اور غیر مفید بات کو بھی ترک کرے اگرچہ وہ حرام یا مکروہ نہ ہو یعنی سباح ہو لیکن اس کے کریمین عقبہ کا فائدہ نہ
 ہو لیکن اس کے ایسی بات میں منت وقت ضائع ہوتا ہے اور وقت و بہتر اور بیش بہا چیز دنیا میں کوئی نہیں ہے جو لوگ
 وقت کی قدر نہیں کرتے اور اسکو لود و لعب کیل اور لغو میں کوئی نہیں انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اشرفیان اور جہاں
 اور عمدہ اور بڑے اہل قیمت لباس دریا یا گنوے میں فی اسے یہ حدیث ایک عمدہ صل ہے علم اخلاق کی اور تمام نصح کا
 خلاصہ یہ حدیث میں ہے سچ تو یہ ہے کہ صرف یہ حدیث آدمی کے عمل کرنے کے لیے عمر بھر کافی ہے اور ساری عمر گنہگار
 ہے مگر احادیث پر پورا عمل نہیں ہو سکتا ہر آدمی کو کوئی نہ کوئی کام لغو اور بیکار ضرور سرزد ہو جاتا ہے اگرچاس میں عقبتے
 کا مواخذہ نہ ہو مگر اسکا نقصان ہوتا ہے اگر اسکے بدل ذکر الہی یا تعلیم علم دین میں یا تعلیم میں مصروف ہوتا تو کس
 قدر ثواب اسکا نامہ اعمال میں لکھا جاتا گویا اس نے اپنے فائدے کو بالکل دبوچ دیا دوسری حدیث میں ہے کہ اہل جنت حشر
 ذکر کریں گے مگر سورت پر جو بغیر ذکر الہی کے گذرا حافظان جہنم نے کہا یہ حدیث لطف اسلام ہے اور لطف میں ہر
 سب حدیثیں اور ابن ابی زبینے کہا کہ ایک حدیث اور دوسری یہ حدیث کہ کوئی قوم میں سے سو میں نہیں ہوتا جب تک
 اپنے لیے چاہتا ہے وہی بہائی مسلمان کے لیے نچا ہے قیسری یہ حدیث کہ جو ایمان رکھتا ہو اللہ اور پچھلے دن پر وہ یا
 نیک بات کہو یا بچہ ہو نہ نکالا اندھن کو بخاری اور مسلم نے اور چوتھی یہ حدیث کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے کہا مجھے وصیت فرماؤ اپنے فرمایا غصے سے ہو پھر پوچھا یہی فرمایا نکالا اسکو بخاری نے خبری اصل میں
 اخلاق کی اور خبر میں تمام خوبیوں اور جلائوں کی مترجم کتنا ہی یہ حدیث ہی صحیح ہے ابن عبد البر نے کہا اسکی
 سادہی فقہ میں یعنی جن میں اسلام اللہ عزوجل کے مال یعنی اللہ عزوجل کی حدیث کیل کافی ہے اور شامل ہے ان تینوں حدیثوں کو بھی

کسی کے جسبے کا ربات چھوڑ دینا اسلام کی عملگی کا باعث ہوا تو نبی بات کا چور نا بطریق اولیٰ ضرور ہوا اور غصہ برابر ہے اسی طرح بری بات نیز نیکان مضر ہے تو میری اور پنجویں حدیث اس میں انکی سیطوح پہلی حدیث ہی اس میں داخل ہے اس طرح سے کہ سون بہائی کے لیے وہ نہ چاہتا جو اپنے لیے چاہتا ہے براوردنوم ہے پس اس سے اقتباب اور پرہیز واجب ہو حاصل یہ کہ یہ حدیث کافی ہے عمل کرنے کے لیے ابوداؤد و ترمذی نے جمع ہے اسلام کی اور سرس نزدیک تو یہ کل اسلام ہے اور سب باقوں کو شامل ہے اب اگر کاربا تن میں تمام وہ باتیں آئیں جن میں نہ عقبتے کا فائدہ ہو نہ دنیا کا جیسے بضرورت کلام کرنا میضرت کسی چیز کا کہنا یا بیانیہ نام کہیل گو اور لغو حرکات آدمی کو چاہیے کہ ہر وقت یہ سوچتا رہے کہ اسکی بقا و دنیا میں چند روزہ ہیں اور معلوم نہیں کوچ کا وقت کب آن ہو پختا ہے پس جانتا ہے کہ اپنی اس گھر کے لیے جہان ہمیشہ رہنا ہے سامان الگ کر کے سب آسان اور عمدہ اور سہل عبادت یہ کہ دل باز زبان اور دل و فنون کی ہر وقت ذکر الہی کرتا رہے اور طبی احتیاط رکھے کہ گناہ کا کوئی کام سرزد نہ ہو جب اسکی مشق ہو جاوے تو اب یہ احتیاط شروع کرے کہ بیکار کام یا فضول کلام بھی سرزد نہ ہو یہاں تک کہ بہ تن ہر وقت نیکی اور عبادت ہی میں گذرے جب آدمی اس زجر پر پہنچ گیا تو سمجھنا چاہیے کہ اسکی محنت (یعنی نجات) ہو گئی اور جدوت (غدا کے) فرشتے سر ہو سکے خوف نہ رہے بشر کا وہ بیان ہی تصوف اور پیرویشی ہے کل فقر کے نزدیک خواہ ہندو ہوں خواہ مسلمان خواہ اور کسی مذہب کے باب المثلکہ تمنائ اور گوش گیری کا بیان عن ابن ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خایر معاش الناس لعم رجل ممسك حيازة نسيم في سبيل الله ويطلب على يمينه كلما سمع هيقه او ذرقه طار عليه ايها التبعي الموت او القتل مظانه ورجل في شعبة من راس شعبة من هذه الشعاب او بطن واحد من هذه الاودية يعطيهم الضلالة ويوقى الزكوة ويعيد رباه حتى يأتيه الفناء ليكرين الناس الا في خير ابو هريرة رضي الله عنه سے روایت ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر زندگی اس آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تماخی ہوئے ہر امر کی راہ میں اور اسکی پیٹھا اور تا ہے جب دشمن کی آواز سنستار یا متاع بل کا وقت آتا ہے تو مضطرب جاتا ہے اور موت اور قتل کے موقع ڈھونڈتا ہے ایسے نشانہ کا طالب ہے اور گناہ کے قتل کے ورپے ہر بس جہان ان دونوں کا موقع پاتا ہے طرف مستعدی ہو روانہ ہوتا ہے اور اس آدمی کے جو انچند بکر یاں لیے ہوئے ان ہاڑلوں میں سے کسی ہاڑکی چوٹی پر رہتا ہے یا ان داہلوں میں ہو کسی وادی میں (وادئ ہاڑ کر چیخ میں چونگ رہتا تھا) اور وہ نماز ادا کرتا ہے وقت پر اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ اسکو موت آجاوے اور کسی آدمی کی بائیں میں نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی پہلائی ہی

چاہتا ہے وہ محدث سے غلت اور گوشہ گیری یعنی جنگل وغیرہ میں تنہا رہنے کی اور آبادی سے الگ ہونے کی اور لوگوں سے نہ ملنے کی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ جہاد کے برابر ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ غلت افضل ہے یا اختلاف یعنی لوگوں میں رہنا شافعی اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اختلاف افضل ہے اگر گناہوں اور فتنوں سے بچ سکے اور دوسرا نے کہا کہ غلت افضل ہے اور صحیح مذہب ہے کہ فتنہ اور فساد کی حالت میں مجبوراً زمانہ ہے غلت افضل ہے اور صلاح اور تقویٰ کے زمانہ میں جن شرائط افضل ہے ایسے کہ بہت سے عبادتیں اختلاف میں ادا ہو سکتی ہیں جو غلت میں نہیں ہو سکتی مثلاً جمعہ عید کی نماز جنازہ کی نماز بیمار پر کسی سہلوں کے ہمارے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صبر لوگوں کی انذار پر خدمت یتیموں اور یرمیں اور سکینوں کی مترجم کہتا ہے اگر ان عبادات کی اداسے کے ساتھ غلت ہی رکھے تو وہ بالاتفاق افضل ہے اور زیادہ شرائط کو کہنے پسند نہیں کیا خصوصاً امر اور دنیا داروں کے ساتھ اختلاف یہ کسی بزرگ نے جائز نہیں رکھا اور جو فقیر دنیا داروں کے پاس دنیاوی اغراض کے لیے جایا کرے یا ان کو کچھ عیش یا روپ کا طالب ہو وہ صرف نام کا فقیر ہے اور حقیقت میں دنیا دار اس سے بہتر اور درجہ میں اسے افضل میں مین تو یہ کہنا ہوں کہ جو شخص عالم یعنی مولوی ہو کر یا فقیر یعنی درویش ہو کر دنیا دار اسیر یا نوابوں کے پاس آمد رفت رکھو اپنے دنیاوی مطالبہ نکالنے کو لیے تو وہ عالم اور درویش نہیں ہے بلکہ جو دارِ منافق ہے اور ایسے عالم اور درویش کے ساتھ کبھی معیشت کرنا چاہیے نہ اس سے کچھ اسیر رکھنا چاہیے کہ اسکی صحبت میں قلب کی اصلاح ہوگی بلکہ جو کچھ قلب میں فساد ہے وہ بھی اسکی صحبت سے جاننا ہوگا اور بعض اگلے بزرگوں جو متغول ہے کہ وہ بادشاہ وقت کے پاس گئے یا اور کسی امیر کے پاس تو وہ من جانب امیر مامور تھے اس کام کے لیے اور وہ دنیاوی غرض سے نہیں گئے تھے اپنی لیے ملکہ دوسرے بندگان خدا کے فائدہ کے لیے یا انکی اصلاح کے لیے بلکہ ان کے فقیروں کا ان بزرگوں پر قیاس نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ کے فقر اکثر جوٹے اور مکار ہیں اور مال مند کے طالب ہیں اور فقر کی صورت انہوں نے دنیا کمانے کے لیے بنائی ہے ایسے فقیروں کو توصات بنیاد اگر کسی درجہ مراتب میں زیادہ ہیں

اے بابا اہلبیس آدم روئے ہست پس ہر دستے بنام داد و دست

سچے فقیر کی پہچان بہت سہل ہے وہ یہ کہ دیکھے کہی وہ اپنے ذاتی فائدے کے لیے کسی دنیا دار پاس گیا یا نہیں اگر گیا تو وہ فقیر نہیں ہے اس طرح وہ بھی فقیر نہیں ہے جو دنیا دار امیر کی ایک نفس منہاج سے زیادہ تعظیم کرے یا سیکر کی نسبت کر کے دنیا دار سے زیادہ محبت اور توجہ سے ملے وہ بنی جو ہے فقیر نہیں ہے فقیر وہی ہے جو اپنی ذات کے لیے کسی سے غرض نہ کرے بجز خداوند کریم کے اور محنت مزدوری اپنی روٹی پیدا کرے یا توکل سے اور دنیا دار غریب دونوں اسکی

نظر میں یکساں ہوں اور بادشاہ اور فقیر دونوں کے نزدیک برابر ہوں کیسی تنظیمِ تکریم کو جس سے زیادہ نہ کرے اور جب حاجت ہو اور کما ناما سنہی آدمی تو بقدر حاجت اس میں ہر کمال اور باقی دوسروں کو دیدی سیطرح جب کپڑوں کی حاجت ہو اور کپڑا کوئی لاکر دی تو نہیں لےوے اور جب کپڑا ضرورت سے زیادہ ہو وہ سیوقت محتاج کو دیدی آئندہ کے لیے نہ کپڑا رکھے نہ کما ناما نہ اور کوئی چیز اور نقد روپیہ پیش نہ دے یا پیسہ تو قبول نہ کرے اگر قبول کرے تو سیوقت اٹھا دے مثلاً حجام یا دھوبی یا ورزی کو جو دینا ہو وہ دیدی باقی محتاجوں کو دیدی یا محتاجوں کے صرف کے لیے کسی اور کے پاس جمع کر دی اور خود بھی ایک محتاج کی طرح اس میں ہر کما دی اور محتاجوں کے ساتھ لیکن الیک کوڑی ہی اپنے پاس جمع کر کے نہ رکھو اسی طرح معین تنخواہ یا آمدنی کسی بادشاہ یا امیر یا نواب سے قبول نہ کرو غیر معین طور پر وہ اگر کچھ دی تو افضل تو یہ ہے کہ نہ لے اس لیے کہ نقد کی فقیر کو کیا حاجت ہے الا ہی قدر جو سیوقت دھوبی یا ہنگلی یا حجام کے لیے ضرور ہو اور اگر لےوے تو ضروری حاجت پوری کر کے باقی سیوقت اور تحفوں کو دیدے اگر جمع کرے اپنی پاس ایک سیپہ ہی کما اور اس کا خیال پیدا ہو تو فقیر دن کی جماعت سے اسکا نام خارج ہو گیا پس اس فقرہ کو تو غصہ سے سمجھ کر یاد کرے عینہ تجھو سچے اور جو بڑے فقیر کی شانت ہو جاوے گی اسی طرح وہ شخص ہی فقیر نہیں ہے جو کمیا یا نیکاد دعویٰ کرے یعنی پتیل تانے کو چاندی سونا یا چاندی کو سونا کر نیک یا دست غیبی یا اور کسی شخص سے بطلم با عمل کا یہ سب بڑی گرا در نہ ہو انکو فقیری ہو کیا علاقہ والی اللہ اشتکی من هذا الزمان عن ابی سعید الخدری ان رجلاً اتى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائنی فضل قال رجل مجاہد فی سبیل اللہ بنفسہ و سالہ قال نحر من قال ثم امر ان یشعب من الشعب یعبد اللہ عز وجل دلیع الناس من شیعہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص افضل ہے اپنے فرمایا جاو کر نوالا اس کی راہ میں اپنی جان اور مال سے اس نے کہا ہر کون اپنے فرمایا ہر وہ آدمی جو کسی ایک گمائی میں اس کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے بچاتا ہے عن حدیثہ بن البیان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینکون دعا علی ابواب جہنم من احباہم الیہا قد فوہ الیہا قلت یا رسول اللہ صفہم لنا قال ہم قوم من جلد تینا یحکمون بالسنینا قلت فماذا امرنی ان ادركنی ذلک قال فالزم جماعۃ المسلمین وایامہم فان لم یکن لہم جماعۃ ولا ایام فاعزل ذلک الفریق کلہا و لو ان بعض باصل شجرۃ حق یدرک کل الموت و انت کذلک خذ لی من میان سورہت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے دروازوں پر ملانے والے پیدا ہونگے جو کوئی انکی طرف گیا اسکو انہوں نے

اوشا یا اور جنہم میں دُعا دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال مجھ سے بیان کرو بھیکو (تاکہ جب وہ لوگ پیدا ہوں میں ان کو پہچان لوں) آپ نے فرمایا وہ لوگ (یعنی جنہم کے دروازوں کی طہارت بلانیوالے) ہماری طرح کے ہوں گے اور ہمارے زبان بولیں گے (یعنی عرب میں ہو گئے) یا بظاہر مسلمان ہوں گے اور اسلامی زبان بولیں گے (یعنی عرض کیا ہر آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا تو لازم کر لے مسلمانوں کی جماعت کو اور ان کے امام کو (جب یا امام برحق قرنی قابل خلافت موجود ہو تو اس کے ساتھ رہو) اگر جماعت اور امام ہی نہ ہو اور مسلمانوں کو کوئی جدا جدا فرقہ ہو جاوے اور ہر ایک فرقہ خود مختار اور خود رائی ہو جیسے اس زمانہ میں ہے) تو ان سب فرقوں سے (جو گمراہی پر ہوں) الگ رہو اگرچہ تو (جنگل میں) ایک جگہ کی جڑ کو چباتا رہے (بھوکے) جیسے کہ اسی حال میں ہو **ف** تو یہ بہتر ہے خیر کیلئے یعنی جنگل میں جا کر عورت اور گونہ گیری کرنا اور مرتے تک ایک درخت کی جڑ چوسنے پر قناعت کرنا اور ان سب فرقوں سے الگ ہونا ایسے فتنہ کے زمانہ میں جب تکئی مسلمانوں کا امام ہو نہ جماعت ہو بہتر اور باعث نجات ہو یہ زمانہ اب ہو کہ مسلمانوں میں صاف فرقے پیدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ اپنے تئیں حق پر جانتا ہے اور بلو جو دیکھ انکی تعداد کروڑوں تک ہو چکی ہے لیکن اسی امام کو اپنے اوپر قائم نہیں کرتے اور کافروں کے محکوم ہو کر رہتے ہیں ایسے وقت میں غارت اور گونہ گیری ہی بہتر ہے اور انتظار کرنا چاہیے امام مہدی علیہ السلام کے نکلنے کا کیونکہ سوا امام مہدی کو اب اور کوئی امام سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ ان مختلف فرقوں کو ایک کرے گا دیا ایک امام کہی ان مختلف فرقوں کا امام ہو سکیگا ایسے کہ ہر ایک فرقہ اپنے شرب اور طلب کے موافق امام چاہتا ہے اور اگر امام ایک مسلمان ہی ہو سکے خلاف ہو تو اسکی امامت سے انکار کرنے کو اور اس سے ٹوٹنے کو مستعد ہو جاتا ہے اَللّٰہُ اکْبَرُ مسلمانوں کی کیا حالت ہو گئی ہے حضورنا ہندوستان میں تو عجیب آفت پہیلی ہے کہ ایک گہرا ایک محلہ کے آدمی ہی متفق نہیں ہیں تو برس سے پیشتر ہند کے مسلمانوں میں دو ہی فرق تھے ایک شیعہ دوسرے سنی اب شیعوں میں بھی بیسوں نئے فرقے پیدا ہو گئے اور سینوں کا یہ حال ہے کہ ان میں حنفی اور شافعی اور ماتھی اور منبلی اور مقلد اور غیر مقلد اور عرشی اور غیر عرشی وغیرہ ہیں فرقہ اور بیسوں طائفہ ہیں اور خیر اگر یہ اختلاف ہوتا لیکن سب کا مقصد اور جملہ ہوتا تو یہی غنیمت ہوتا لیکن غضب تو یہ ہے کہ ہر ایک نے فرقہ دوسرے فرقہ کی تفضیل اور تکفیر کرنا ہے اور ہر ایک قتل کرنا مارنا اور دینا وکیل کرنا چاہتا ہے خاک پڑے انکو عقل پر ہمارے پیغمبر نے تو یہ فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ کہے پس اس نے اپنی جان آبدِ مال کو بچا لیا اور بہ احمق ایک ایک فردعی سلسلے کی طرح جیسے سینہ پر ہاتھ باندھنا آمین بکا کر کہنا رقصیدن کرنا مسلمانوں کو ستلر اور اندھا دینے اور انکی جان آبد کے درپے ہوجاتے ہیں مصرع برین عقل و دانش بیا بیکر است -

اور لطف سیجہ کو اپنے بھائیوں کا شکوہ کا فرمانم کے پاس جلتے ہیں اور کافر کے ہاتھ سے اپنے بھائیوں کو اور ان کے
 مذہب کو اور انکی کتاہوں کو حرمین قرآن اور حدیث موجود ہے اور انکی مسجدوں کو حرمین نماز پڑھی جاتی ہے عبادہ اور بربا
 اور ویران کر لیتے ہیں یا اللہ ایسی آفت کہ زمانہ میں تو جلدی امام مہدی علیہ السلام کو بھیج دے کہ وہ ان سب جو بڑا نام کے
 مسلمانوں کو لاتون اور جوتون اور تلواروں اور کڑوں اور بند و قون اور توپوں کو درست کرویں اور حنفی اور شافعی
 اور مالکی اور شیعہ اور سنی ان سب کے اختلافات اور تنازعات کو افہام و تفہیم اور زور و تشہیر سے دور کر کے تیری ب
 بندوں کو طریق قدیم اور صراط مستقیم قرآن اور حدیث پر لگا دیں اور حنفی اور شافعی اور مالکی ان سب کے فقہ کو موقوف
 کر کے فقہ محمدی مطابق طریقہ معتقد المجددین کے جاری کریں اور کتاب ہدیہ المہدی من الفقہ المحمدی کو جو میں امام
 مہدی علیہ السلام کی خدمت میں نذر کر نیکی کیو طیار کرنا چاہتا ہوں اسکو پورا کر دے اور تمام سچے مسلمانوں کو
 آپ کے ظہور تک سہ پہر جلجلی اور اپنی اولاد کو اسکی پڑ پڑنے کی توفیق دے اور اس کتاب کو کتاب ہدایہ احسان
 اور شرح منہاج شوافع سے زیادہ مشہور اور سدا دل کر دے تو یہ سب باتیں کر سکتا ہے اے مالک میرے سولے
 میرے اگر میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے اس دنیا سے سفر کر جاؤں تو ہر ایک مسلمان کو میری یہ
 وصیت ہے کہ وہ اس کتاب کو آپ کی خدمت میں لجا دے جو خاص آپ ہی کے لیے بطور ہدیہ تالیف ہوئی ہے ۵
 از دست فقیر بنو نامید سیجہ جزا انکو بصدق دل دعا و کجند

یا رب اسیر و تم بانیہ انک علی کل شے قدیر و بالاجابہ جبر عمن ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یكون نزل ان يكون خیر سائل المسئلة عنده یجمع بها شعث الجبال و مواقع القطر یفرق بدینہ
 سن الفائن ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ہر مسلمان کا ہر مال
 یہ ہوگا چند بکریاں یا چند بکریاں یا چوٹی اور بارش کرنے کو مفاہم میں رہنے و مسنون اور چراگا ہوں میں (ہماگ
 حادریکا اپنا دین بچانے کے لیے فتنوں سے عمن حدیثہ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تكون فتن على ابوابها دعاها النار فان توت فانت عاص على جدل فخر خيلك من ان تشيع
 احد منہم خذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فتنے پیدا ہوں گے انکو درازوں پر
 بلانے والے ہوں گے و فتن کی طرح بہر اگر تو ایک و فتن کی خبر کو جاتا ہوا مرام جو کے نوہ بہتر ہے تیری لیے اس سے کہ تو
 ان بلانے والوں میں سے کسی کی پیروی کرے عمن ابی ہریرۃ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 لا یلدغ المؤمن من جحر ثوبین عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المؤمن

میں حج مکتبہ اور ہر وہ اور ابن کدون سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو ایک سراج سودا باز نہ کر
 نہیں لگتا ف مثل ہے دودہ کا حلال شہا پہنک سے کہ کہ پتا ہے جب ایک بار ایک لڑکے کو آنا چکے اس کا سیر تکلیف ہو جائے
 تو عقل نہ آدمی دوبارہ اس امر کو نہیں کہنے کا باب **الْوُقُوفُ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ** حسن ابن علی بن شبہ ہوا کہ حلال ہے یا
 حرام ہے (اس سے باز رہنا) **عَنْ ثَمَّانِ بْنِ ثَبِيرٍ يَقُولُ عَلَى الْمَنِيَّةِ دَاهُوِيٌّ بِصَبْعِيهِ اَلَا اَنْتُمْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ مِثْرَانِ رُبِّيَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَبْلُغُهَُا كَثْرَتُهُنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ
لَفِيَ الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَدَعْرَ غَيْرِهِ وَمَنْ دَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ دَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ
اَنْ يَكْرَعَ نَبِيْهِ اَلَا دَانَ لِكُلِّ مِلْكٍ حِمًى اَلَا دَانَ حِمًى اللَّهِ فَحَارِمْهُ اَلَا دَانَ فِي الْحَبْسِ مُضْتَقَرًّا اِذَا صَلَحَتْ مِلْكُهُ
لِجَسَدٍ كُلُّهُ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلَا دَهَى الْقَلْبُ نَعْمَانُ بْنُ شَبِيْهٍ يَرْوِي عَنْ رَسُوْلِهِ وَهُوَ سَبْرٌ كَبِيْرٌ تَهْنِئَةً
 کو ذہ کے حاکم تھے) اور انہوں نے اشارہ کیا اپنی وفدا نگلیوں سے اپنے کا نوں کی طرف (یعنی انہوں نے یہ بتلایا کہ میں نے
 خود حدیث کو سنا ہے) بنے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کہلا ہوا ہے اور حرام ہی کہلا
 ہوا ہے (جیسے سودا راجون وغیرہ) اور ان دونوں کے بیچ میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں (ان کی حلت اور حرمت
 سے سب لوگ واقف نہیں ہیں یا اس میں اختلاف ہے جیسے چونا جو نے کے بل کم و بیش عینا) انکو بہت لوگ نہیں
 جانتے ہر جو کوئی مشتبہ چیز دن سوچے اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو پاک رکھا (کوئی سہیل طعن نہ کر گیا) اور جو کوئی
 مشتبہ کاموں میں پناہ دہ حرام میں پڑ جاوے گا جیسے چرواہا جو اپنے جانور میں کو سرکار میں محفوظ رہنے کے گرد چار دیوڑ تہ
 ہے کہ رہنے کے اندر ہی چرانے لگا آگاہ رہو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ رہنے ہوتا ہے (جس کے اندر لوگوں کو اپنے جانور لانا
 حکم نہیں ہوتا) اور اگر کار رہو دہ کام میں جو اس نے حرام کیے ہیں آگاہ رہو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے ہر شکل
 صنوبر) جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے آگاہ رہو
 وہ ٹکڑا دل ہے ف یہ حدیث بھی بڑی درجہ کی حدیث ہے جو سہل اسلام کے اکثر احکام کا مدار ہے اور مشتبہ کاموں میں
 ہمیشہ بچ رہنا ہی نفوی اور صلاح کا طریقہ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کا بیان کہہ کر
 نہیں کیا تو بھو سودی اور جس میں شک ہو سود کا اور دوسری حدیث میں ہے کہ چوڑی ایک کام کو جس سے شک نہ
 ہوتا کہ تو شک میں نہ پڑے اور اپنے سود کو عبد بن زعمہ سے حجاب کا حکم یا حالانکہ اس کا نسب نہ سنا تھا بت کیا کہ یہ
 اس میں شبہ تھا عتبہ کے لفظ ہونے کا اور عقبہ بن عارف نے ایک عورت کو نکاح کیا پھر ایک عورت آئی اور کہنے لگی
 بنے دو لہا اور دوسن دونوں کو دودہ پلا یا ہے حالانکہ وہ دونوں اس کو نہیں جانتے تھے نہ ان کے گہر لے پھر اس کا ذکر

حَبَطًا أَوْ يَكْمًا إِلَّا أَكَلَهُ الْخَضِيرُ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا اسْتَلْكَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ الشَّمْسُ فَتَلْكَتْ وَكَانَتْ
 نُفْرًا جَاثِرَتْ فَعَادَتْ فَكَانَتْ فَمَنْ بَاخَذُ مَا لَا يَجْتَمِعُ بِيَارِكَ لَهُ وَمَنْ بَاخَذُ مَا لَا يَفْخِرُ بِهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ
 الذِّئْبِ بَالِغٍ وَلَا كَيْشَبِ أَبُو سَعِيدٍ خَدْرِي يَرُوهُتِ هِيَ أَنَّ حَضْرَتَ صَلَّيْ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثُرے ہو اور لوگوں کو خطبہ سُنایا تو
 فرمایا قسم خدا کی اسے لوگوں میں تمہاری اور کسی چیز سے نہیں ڈرتا مگر دنیا کی کثرت سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
 کیا مال دولت (جو خیر ہے) برائی پیدا کرے گا یہ سنکر آپ ایک ساعت تک خاموش ہو رہے پھر فرمایا تو نے کیا کہا وہ
 ہولامین نے یہ کہا خیر (یعنی مال دولت) سے شر پیدا ہوگا آپ نے فرمایا جو خیر ہے (یعنی دھنیت بھلائی ہے) اس سے
 تو خیر ہی پیدا ہوتی ہے مگر جب کوئی خیر میں ہر ان کرے اور حد سے تجاوز کرے تو اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یہ ضرر
 اس کے اسراف سے (ہوتا ہے خیر سے) دیکھو یہ خیر ہے یا نہیں برسات جو اگاتی ہے لیکن وہ مار ڈالتی ہے (جانور کو)
 پیٹ بھلا کر یا تختہ بد بھسی کر اگر یا مرنیکے قریب کر دیتی ہے (جب جانور کو زیادہ کھاتا ہے) مگر جو جانور خضر کھاتا ہے
 (خضر ایک قسم کا چارہ ہے جو عمدہ نہیں ہوتا اور جانور اس کو کم کھاتا ہے) وہ اس کو کھاتا ہے جیسا کہ کوکمین پر پٹ
 کے دو نوجانب) بہر حال میں تو سوچ کے سنے جاتا ہے اور پہلا پانچا نہ کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے اور جگالی کرتا
 ہے (جو کھاتا ہے) کوکمین کر رہا ہے (جب وہ ہضم ہو جاتا ہے تو دوبارہ آتا ہے اور کھاتا ہے) اس طرح جو کوئی مال اپنے
 حق کے موافق (حلال طوع سے) لے گا اس کو بکت ہوگی اس میں اور جو کوئی ناحق لے گا (مثلاً خضوت سے اور سوکا)
 ظلم اور جبر سے چوری اور خیانت سے ناجائز عیم اور شر اسے) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کھاوے اور سیر نہ ہو۔
 ف ملک اس کو جو البقر کی طرح عارضہ ہو جاوے کہ قتنا مال زیادہ ہو جاوے اور تا ہی حرص نہ رہتی جاوے حلال
 اور حرام کی قید چوڑی نہ ہو ایک بلا ہی اخلع مال جمع کرنے والا ضرر پہنا ہوگا اور یہ تباہی مال کی وجہ سے نہیں ہے جو
 خیر ہے ملک اس کی حرص اور طمع اور ناجائز کارروائی کی وجہ سے جیسے بیج کا چارہ جانور کے لیے نہایت عمدہ ہوتا
 ہے لیکن جو جانور حرص سے اس کو زیادہ کھاتا ہے وہ پیٹ بھول کر مرنے کا قریب ہو جاتا ہے پس
 چارہ کا اس میں کوئی قصہ نہیں یہ آفت اس کو زیادہ کھانے کی وجہ سے آتی ہے دنیا کا بھی یہی حال ہے جو لوگ حرص و
 طمع میں انکڑے ہر طرح سے مال جوڑتے ہیں رشوت اور ظلم سے بھی پرہیز نہیں کرتے نہ چوری اور خیانت سے تو ان کو بکت
 نہیں ہوتی بلکہ وہ سارا مال تلف ہو جاتا ہے اور جان سے آیتا تو وہ میں چلا جاتا ہے مال حرام بعد بجای حرام
 رفت د اور جس نے اس طرح سے اس کو کھانا یا تادہ محتاج پتر ہے خسار دنیا والا آخرہ مال سے نفع اٹھانا یا کہ خیر دنیا ہی
 کا نہ لوٹ لیتا نہ وہ باقی رہا ملک اس کا وبال اور گناہ ہمیشہ کے لیے نامہ اعمال میں باقی رہا اکثر ایسے حرام کا مال

جو زنیو اور حبس جاتی ہیں تو انکی آل اور اولاد تباہ ہو جاتی ہے اور وہ مال انکو نہیں ملتا دوسرے مفت خوار اسکو کما جاتے ہیں اسکی نظیرین میں نے بچشم خود متعدد بار دیکھی ہیں اور نہایت انوس ہوا ہے برخلاف اسکو جو لوگ طالت سے مال کما تو ہیں اور حلال پر قناعت رکھتے ہیں وہ جیسے تک بے خوف اور خطر رہتے ہیں اور انکی عزت اور ابرو کو کبھی ٹانہیں لگتا اور حبس جاتی ہیں تو ان کا مال کبھی تلف نہیں ہوتا انکی آل اور اولاد قارب کر کام میں آتا ہے اور مری بعد ہی لوگ ان کا نام بڑی عزت سے لیتے ہیں غرض جو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا وہ نہایت صحیح اور درست ہے اور فقرا می صوفیہ نے ہمیشہ مال اور دولت کی پرہیز کیا ہے الا بعضوں نے جنگو اسکا منتر معلوم ہوا مال کو حاصل کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ مال سانپ کی طرح ہے جو سانپ کا منتر جانتا ہے اسکو سانپ کے قریب رہنا ضرر نہیں کرتا اور ہر حال میں فقیر صابر کا درجہ ان کے نزدیک غنی شاکر سے زیادہ ہر عنک عبد اللہ بن عمر بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال اذ فتحت علیکم خزائن فارس والروم انکم قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امرنا اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ غلبتک تنافسون لم تحاسدوا ثم تتدبرون ثم تنبأ غصنوا اذ غلبتک تنطلقون فی ماکین المهاجیرین یحسدون بعضہم علی رقاب بعض عبد بن عمرو بن العاص سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم کو خزانے تم فتح کرو گے تو کون لوگ ہو کر رہیں گے عبد الرحمن بن عوف نے کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم کیا ان حضرت نے فرمایا اور کچھ نہیں کہتے ایک دوسری کی مال میں رغبت کرو گے ہر ایک دوسرے سے حسد کرو گے ہر ایک دوسرے کی طرف پیٹھ موڑ کر ہر ایک دوسرے سے بغض رکھو گے ایسا ہی کچھ فرمایا اسکے بعد مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے اور انکے حقوق مارو گے انکو مال ملے لو گے پھر انکا وجہ انہی پر کہو گے ف یسب بائین حضرت عثمان کی فتنہ میں واقع ہوئیں اور یہ جو اخیر حدیث میں ہے کہ تم مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے زبرد کے زمانہ میں فقرا مہاجرین کو ہلاک کیا ان کے گہر تباہ کیے عن عمر بن عوف ہو حذیف بنی عامر بن لوی وکان شہیداً بدارامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث اباعبیدہ بن الجراح الی البحرین یا زید جزیعہ وکان الشیبی صلی اللہ علیہ وسلم مہو صلی اللہ علیہ وسلم الی البحرین وافر علیہم العلان بن الحضرمی فقلیم ابو عبیدہ یال من البحرین فسمعت الانصار یقولون ان عبیدہ فداؤنا صلوۃ البحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرفت ففرضوا لہ فقتلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین راہم ثم قال اظنکم سمعتم ان اباعبیدہ

اِنْ رُفِعَ اسْمُهُ عَلَيَّ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَقَدْ سَمِعَهُ مُطَهَّرَةً يُرِيدُ السَّجْدَ فَقَالَ يَا اَمَةَ الْجَبَّارِ اِنْ رُيْدِيْنَ قَالَتْ
 الْمَسْجِدَ قَالَ ذَلِكُمْ طَهَّرَتْ قَالَتْ كَيْفَ تَعْلَمُ قَالَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا امْرَاةٍ طَهَّرَتْ
 فُحْمَ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ لَمْ يَقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ ابورهم کے مولیٰ رطلام آزاد اسے جس کا نام عبیدہ جو رویت
 ہے کہ ابورہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کو مسجد میں بلانے دیکھا جو خوشبو لگا کر تھی انہوں نے کہا ای خدا
 کی ٹوٹی ہوئی تو کمان جاتی ہے وہ بولی مسجد میں ابورہیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے خوشبو لگا کر ہے وہ بولی ہاں ابورہیرہ
 نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس عورت نے عطر لگایا اور مسجد میں گئی اسکی
 نماز قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ غسل کرے (یعنی خوشبو کو دھو ڈالے اپنے بدن اور کپڑے سے) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ
 عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَارْكَبْنَ مِنْ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنِّي
 رَأَيْتُكُمْ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ قَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ جَزَكَ وَمَا لَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ الْاَكْثَرُ اَهْلُ النَّارِ قَالَ
 تَكْلِفْنَ اللِّعْنَ وَتَكْلِفْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَغْلَبَ لِدِيْنِي لَبِئْسَ مِنْكِ بَقَالَتْ
 يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا نَقَصَانُ الْعَقْلِ وَالَّذِيْنَ قَالَ فَاَمَّا نَقَصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ
 رَجُلٍ فَمِنْ اَمِنْ نَقَصَانِ الْعَقْلِ وَتَمْلِكُ الْكِبَالِي مَا نَصَلَتْ وَتَغْطِي فِي رَضَاكِ فَمِنْ اَمِنْ نَقَصَانِ الَّذِيْنَ
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رویت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتوں تم صدقہ دیکرو اور استغفار بہت
 کیا کرو اسلئے کہ دوزخ میں مینے عورتیں زیادہ دیکھیں ایک عورت ان میں سے جو بھٹی کٹی تھی بولی یا رسول اللہ
 سہارا کیا قصور ہے جو ہم دوزخ میں زیادہ میں آپ نے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو ربات بات میں کہتی ہو خدا
 کی سوار علی کی ہٹکار خاک پڑوسی پڑو اور خداوند کی ناشکری کرتی ہو اور میں نے تو عقل اور دین کے نقصان کے
 ساتھ تھے زیادہ عقل مند آدمی کی عقل کمونیو الانین دیکھا وہ عورت بولی یا رسول اللہ ہمارے عقل اور دین میں کیا
 نقصان ہے آپ نے فرمایا عقل کا تو نقصان یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور تم میں سے
 ایک عورت کسی رات گذارتی ہے (حیض میں) نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے یہ دین کا نقصان
 ہے **بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ** امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان (یعنی احی بات اگر علم
 کر نیک اور بری بات سے منع کرنے کا) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
 مَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا اِلَّا لِيُغَابَ لَكُمْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت عائشہ سور رویت
 ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمانے سے معروف کا یعنی احی بات کا حکم کرو اور منکر یعنی بری

[illegible]

یہی نامگزید اور رسولوں کو ہاتھوں میں لیا اور انکی سلطنت چنوا دی ہر ظالم کا یہی حال ہوتا ہے خدا ظلم سے بچا دے
 عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةٌ عِنْدَ
 سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ مَعِيذُ ضَرْبٍ سَرْدٍ هِيَ أَنْ حَضَرْتَ مَلِيًّا أَوْ عَلِيًّا وَسَلَّمْتَ فَرَمَا بِأَفْضَلِ جِهَادٍ هِيَ أَنْ تَكُونَ أَدْمَى ظَالِمٍ أَوْ دُشْمَانِ
 كَيْ سَامِيٍّ أَوْ ضَافٍ كَيْ بَاتٍ كَيْ عَمْرٍاءَ قَالَ عَمْرٍاءُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْعَةِ
 الْأُولَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ فَبَكَتْ عَنْهُ فَلَمَّا رَفِيَ الْجَمْعَةُ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ فَسَكَتَ عَنْهُ
 فَلَمَّا رَفِيَ الْجَمْعَةَ الثَّانِيَةَ دَمَعَ رَجُلُهُ فِي الْغَزِيِّ لِلرَّكَبِ تَسَالُفَ ابْنِ النَّسَائِلِ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَلِمَةٌ
 حَقٌّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ مَعِيذُ ضَرْبٍ سَرْدٍ هِيَ أَنْ حَضَرْتَ مَلِيًّا أَوْ عَلِيًّا وَسَلَّمْتَ فَرَمَا بِأَفْضَلِ جِهَادٍ هِيَ أَنْ تَكُونَ أَدْمَى ظَالِمٍ أَوْ دُشْمَانِ
 سَامِيٍّ هِيَ (اور بولا یا رسول اللہ کونسا جہاد افضل ہے پس نہ کہ آپ خاموش ہو رہے جب آپ نے دوسرے جہاد کی رمی
 کی اس نے یہی ہوجا آپ خاموش ہو رہے جب آپ نے جہاد حقیقی کی رمی کی تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھا سوار ہونے کے
 لیے (ادب پر) اور فرمایا وہ پوچھنے والا کمان گیارہ بولا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا افضل جہاد یہ ہے کہ
 ظالم یا دُشمن کو سامی جو جی بات کہی ہو کر اللہ کا ذکر کرنا
 عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرْبَانُ الْمُنْبَرِّ فِي يَوْمٍ عِنْدَ
 قَبْلِ أَيُّ الْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا مُرْدَانُ خَالَفْتُ الشُّكَّةَ أَخْرَجْتُ الْمُنْبَرَّ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَلَمْ
 يَكُنْ خُطْبَةٌ وَبَدَأْتُ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبَدَأُ بِهَا فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَنَا هَذَا فَقَدْ نَفَضَ
 مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ يَبْدِئْ
 فَلْيُغَيِّرْهُ يَبْدِئْ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَاهُ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُكَلِّمْهُ وَذَلِكَ أَصْنَفُ الْأَعْيَانِ أَبُو سَعِيدٍ ضَرْبُ
 رَدِّتِ هُمُودَانِ نَعْبِدُكَ دُنْجِي سَاةَ نَعْبِدُكَ لَارَعِيدُ گاہ میں اسپر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے کے لیے) اور پہلا خطبہ پڑھا
 پہر نماز پڑھی عید کی ایک شخص نے کہا اے ہمودان تو نے سنت اڑھان کیا ایک تو منبر نکالا آج کے دن اور ہمدان
 منبر نہیں نکالا جاتا ہمارا ملک آپ شہر کے باہر عید گاہ میں نماز کے بعد خطبہ سناتا وغیر منبر کے) اور تو نے خطبہ نماز کو
 پہلے پڑھا حالانکہ نماز پہلے پڑھی جاتی تھی پہر خطبہ ہوتا تھا یہ سنکر ابو سعید ضرر ہی نہ کیا اس شخص نے تو اپنا حق جو
 اسپر تارا (امر بالمعروف کا) ادا کر دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی شخص نماز میں سے
 کوئی بات خلاف شرع دیکھے پہر ہاتھ سے اسکو میٹھے کی طاقت رکھتا ہو تو ہاتھ سے اسکو میٹھے (مثلاً تصویر ہو تو اسکو
 توڑ ڈالے) اگر ہاتھ سے میٹھے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے کہے اگر زبان تو وہی کہنے کی طاقت نہ ہو تو دل سے اسکو
 برا جانے (اور نفرت کرے) وہاں سے چلا جاوے ان لوگوں میں جنہوں نے خلاف شرع کام کیا ہو طاعات ترک کر کے

اور یہ سب زیادہ ضعیف ایمان ہوتے ہیں یعنی انی درجہ ایمان کا یہ جو کہ بری کاموں سے اور برا کام کو نواہن سے دل میں نبرار ہو نفرت کرے اگر دلیمن ہی نفرت نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ ایمان بالکل خصت ہوا اور ضعیف درجہ ہی اسکا باقی نہیں رہا اور رحم کرے اس زمانہ میں بہت مسلمان علانیہ ظلمات شرع کا مرکز بن چکے ہیں جو سو دیتے ہیں سینہ ہی شراب پتیر میں ڈال دیتے ہیں جو چھین بڑھاتے ہیں انصاری کی مشابہت کرتے ہیں لیکن دوسرے مسلمان جو یہ کام نہیں کرتے ان سے نفرت ہی نہیں کرتے نہ انکی ملاقات ترک کرتے ہیں بلکہ برابر انکے ساتھ کہاتے اور بیٹھتے ہیں اور اپنی دعوتوں میں انکو بلا سہ ہیں اور امر بالمعروف کا ادنیٰ درجہ بھی ضعیف کرتے کہ دل ہی سے ان کو نفرت کریں اور ایک ایک کو لوگوں کا حال نہا کہ باوجودیکہ مردان حاکم تھا اور ظالم حاکم اور ایک فرہی سنت کی مخالفت میں انہوں نے صاف کھدیا کہ تو نے سنت کا خلاف کیا معلوم نہیں کہ اس زمانہ کے مسلمانوں پر اور کیا عذاب اتزنیوالا ہے یا اسے بچا یا اسے بچا تو رحم الرحیم ہے اور اب کیا عذاب عام مسلمانوں پر نہیں ہے انکی دولت جہن گئی حکومت خاک میں مل گئی کا فردن کے دست نگر اور محتاج بن گئے ہیں فقر اور فاقہ کشی میں مبتلا ہیں بڑے بڑے شہزادے اور امیر اور اے مسلمانوں کو انصاری کی خدمت گنداری کرتے ہیں اور دو دو چار روپیہ ماہوار کیسے جان دیتے ہیں اور اسے کیا بے قولہ تعالیٰ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ اس آیت کا بیان کہ اے ایمان والو تم اپنی فکر کو دیکو دوسرے کی گواہی ضرور کریگی جب تم ہدایت پر ہو عن ابی اسیمہ الشعبانی قال اتیت ابا ثعلبہ انحنی قال قلت کیف تسمی فی ہذہ الایۃ قال آیۃ قلت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا تُولُوا دُورًا وَلَا تَكُونُوا مِثْلَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَانُوا عَلَى الْفِتْنَةِ سَامِعِينَ اَللّٰهُ عَلَیْہِ سَلَامٌ فَقَالَ بَلِ اَنْتُمْ ذَا الْقُرْبٰی وَتَا هُوَ عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ تَتَخَفُ مُطَاعًا وَا هُوَ مُشْفَعًا دُنْیَا مُؤَنِّوۃً وَا عَجَابَ کُلِّ ذٰی رَاٰی بِرَاۤیِہٖ وَا رَاَیْتَ اَمَّا لَا یَدَّ اِنْ لَکَ بِہٖ فَعَلِیْکَ خُوۡصَیۡتَہٗ نَفِیۡکَ وَا دَعِ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّہٗ سِوَاۤ اَنْفِکُمْ اَیَّامَ الْقَبْرِ صَبْرٌ فِیْہِمْ عَلٰی مِثْلِ قَبْرِ عَلِیٍّ عَلِیُّہِ السَّلَامُ فِیْہِمْ مِثْلُ اَحْمَدِ خَمْسِیۡنَ رَجُلًا یَعْمَلُوْنَ بِمِثْلِہٖ اَبَا رِیْثَمَ بَانِی سَ رُویت ہے میں ابو ثعلبہ بخشی پاس آیا اور میں نے ان کو کہا اس آیت کی نسبت تم کیا کرتے ہو انہوں نے کہا کولن سے آیت میں نے کہا یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم (جبکہ ترجمہ اچھا گزرا) ابو ثعلبہ نے کہا میں نے اس آیت کو ان سے پوچھا جو خوب خبر دار تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اس آیت کا ظاہر مطلب جو کہ امر بالمعروف کی ضرورت نہیں اس سے دھوکا مت کھاؤ بلکہ امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو یہاں تک کہ حبیب یا زمانہ آو کہ لوگ بخیل کی اطاعت کریں اور خود ہمیں کی پیروی کریں اور ہر شخص دنیا کو اختیار کرے (آخرت پر) اور ہر شخص

دیکھا کہ اختیار کرے (آخرت پر) اور ہر شخص اپنی راہ اور اپنی عقل پر پناہ مان لے گا۔ یہ سنت کچھ بڑے راہ اور قیاس پر چار ہے اور تو ایسا کام (خلافت شیعہ) دیکھے جسکو دفع کرنیکی تہذیب کو قدرت نہ ہو پس اس حالت میں اپنے نفس کی خاطر فکر کر اور عوام کی فکر چھوڑ دی اور ہمتا رہی پیچھے ایسے دن آتے ہیں جو صبر کے دن ہیں اور ان دنوں میں صبر کرنا راہ پر دین پر اور کتاب و سنت پر چلنا ایسا ہوگا جیسے انگاری کو ہاتھ میں لانا اور جو کوئی ان دنوں میں نیک عمل کرے اسکو بچائیں ایسے ہی عمل کرنے والوں کا ثواب ہوگا تو اپنے فرمایا کہ آیات یعنی علیکم الفکم اور آیتوں اور حدیثوں کے خلاف نہیں ہے جنہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم ہے بلکہ یہ آیت ایک دوسرے متعلق میں ہے اور وہ تشریح اور حدیث میں اور موقع میں حاصل ہے کہ جب تک آدمی کو قدرت ہو امر بالمعروف کی اور لوگ اچھی بات کو سنتے اور مانتے ہوں اور خدا کا خوف انکے دلوں میں ہو سو تو تمکام بالمعروف برابر کرتا ہے اور جب ایسا نہ ہو پس لوگ امر بالمعروف کرنا اے کوستان اور ایدادینے کو درپے ہوں اور خدا کا خوف انکو دلوں میں بالکل نہ ہو اور رات دن دنیا کا مال جمع کرنے کے طالب ہوں اور حرام حلال کی قید چھوڑ دیں اور اپنی ہوا و ہوس اور خواہش نفسانی کے بند ہو جائیں اور اس زمانہ میں ہے تو سوقت عزالت اور گوشہ نشینی اور خلوت اور اپنے نفس کی اصلاح اور عبادت اور ریاضت ہی کافی ہے نہ لوگوں سے صحبت کہہ نہ انکی خلاف شرع باتوں میں شریک ہو نہ هیچ آفت نہ گذشتہ نہائی را اپر عمل کرنا بہتر ہے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرَكْتُ الْاُمَمَ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّيْ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ اِذَا ظَهَرَ نَفْسُكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْاُمَمِ تَبَكُّمُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ظَهَرَ فِي الْاُمَمِ تَبَكُّمُ قَالَ اَلْمَلِكُ فِي صِغَارِكُمْ وَالْعَاجِزَةُ فِي كِبَارِكُمْ وَالْعِلْمُ فِي رِذَالِكُمْ قَالَ زَيْدُ ثَقَفِيٍّ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعِلْمُ فِي رِذَالِكُمْ اِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي الْفَسَاقِ اَلنَّاسُ بِنَاكٍ رَوَيْتُ عَنْ لَوْ كُنْ فِي اتَّخَذَتْ صَلَی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ہم کس وقت ترک کریں آپ نے فرمایا جب تم لوگوں میں وہ بائیں ظاہر ہوں جو اگلی امتوں میں ظاہر ہوئیں تمہیں عین سے عین عرض کیا یا رسول اللہ اگلی امتوں میں کونسی بائیں ظاہر ہوگی تمہیں آپ نے فرمایا کہ جو لوگ تم میں سے ذلیل ہوں انکو حکومت ملے یا بادشاہ ہو جاویں اور جو لوگ عزت والے ہوں وہ مشق و غم میں مبتلا ہوں اور جو لوگ کمینہ اور باجی ہوں وہ عالم نبینہ زمین میں بھیڑے گا کیسے اور باجی کے عالم بننے سے بدتر ہے کہ فاسق اور فاجر عالم ہوں **ف** یعنی جو لوگ نام کے سولوی کہلا میں ہی سب سے زیادہ فاسق اور فاجر اور رشوت خوار اور مہندی اور ظالم اور نامخدا نس ہوں یہ امر اس زمانہ میں انکوں کے دیکھا گیا ہے کہ امام کے سولوی جو جرمین کرتے ہیں وہ جاہلوں سے بدتر کہتے ہیں یہاں تک کہ جاہل ہی انکے کلام کہتے**

ہنستے ہیں اور بعضوں کے کونظم سے اور اعدائے درست ہون ان کے لیے علم گمراہی کا باعث ہو جاتا ہے اور خدا کا ڈران کے
دونوں سے نکل جاتا ہے اور رحم و کرم اور شفقت کا تو نام ہی نہیں رہتا اسے جانہ و تعالیٰ ایسے علم سے بجاورد اصلہ اس علی
علم ہی ہر عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستغنی المؤمن ان یدل نفسه قالوا
وکیف یدل نفسه قال یتغصن من البلاء لیس الا یطیفہ خذیفہ رضی اللہ عنہ سروریت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کو نہیں چاہیے کہ اپنے تئیں نیک کرے لوگوں از عرض کیا اپنے تئیں کیونکر ذلیل کرے گا آخر
فرمایا جس بلکے اٹھائیکل طاقت نہیں کہتا اس میں بڑے ف مثلاً ایک مقام میں امر بالمعروف کرنے سے بلا آنیکا
خیال ہے جیسے جان یا مال پر صدر ہو بچنے کا اور اس میں اسنے صبر کی طاقت نہیں ہے تو امر بالمعروف نہ کرے اور خاموش
ہو رہے البتہ اگر یہ اطمینان ہو کہ بلا پر صبر کر سکیں گے تو نصیحت پر عمل کرے اور حق بات کہہ دے ہر جو صدر ہو بچنے
اسکو اٹا دے عن ابی سعید الخدری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ لیکمل
العبد یوم الیقینۃ حتی یقول ما منعک اذا رایت المنک ان یتنکک فاذا لقن اللہ عبدًا حجۃ قال
یا رب رجوت و فرحت من الناس ابو سعید سروریت ہر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے بیک امر تعالیٰ فیامت کے دن بندے پر چڑھیکا اور کہے گا نے جب خلاف شرع بات دیکھی تو منع کیوں نہ کیا
جب وہ جواب نہ دے رکھا تو امر تعالیٰ خود اسکو جواب سکھا دے گا وہ عرض کرے گا اے مالک میرے میرے رحم سے
امید رکھی کہ تو خود اس خطا کو معاف کر دیکا اور لوگوں سے میں بڑا باب الثعوبات گناہوں کی سزا کا میاں
عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یملک الخلق فاذا اخذہ لکم یغفلتہ
شہ قسار و کذلک لخذ ربک اذا اخذ القرۃ و حی ظالمہ ابو موسی سروریت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیک امر تعالیٰ مہلت دیا ہر ظالم کو اور جب پکڑتا ہے تو ہر سکو نہیں چوڑتا بہرہ آیت پڑھی و کذلک اخذ ربک
اذا اخذ القرۃ وہی ظالمہ فینے اسکی پکڑا یہی ہے ہر کیسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے بیک اسکی پکڑ دیکھ کی
ہے اور سخت ہے اور مہلت دیتا ہے ظالم کو یعنی جلد سزا نہیں دیتا اس میں دو صلعین میں ایک یہ کہ وہ پورا ظلم کرے
اور جو سزا اسکی یہ ٹھہرائی گئی ہے اسکا سختی ہو جاوے دوسرے کہ شاید وہ اپنے ظلم سے توبہ کرے اور آئندہ عدل
انصاف اختیار کرے مگر یہ ہمارے علم کی نسبت ہے پروردگار کو سب معلوم ہے کہ آئندہ وہ کیا کرے گا اب اگر کوئی
کہے کہ ظالم کو مہلت دینی میں خلق اسکی خرابی ہے وہ بندگان الہی کو تباہ اور برباد کرے گا اور انکو ایذا دیکا بہر
پروردگار جو ان باب سے زیادہ مہربان ہر اپنے بند و پیروہ سکو کیونکر جائز رکھتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ امر تعالیٰ کی

مصلحتیں ہے شمار میں بندہ کو انکا علم نہیں ہے جو بدوہ اپنے ناقص فہم کے موافق بعض کاموں کو خلاف مصلحت اور نامناسب سمجھتا ہو لیکن اگر بندہ کو وہ سب باتیں معلوم ہوں جو ملک کے معلوم ہیں تو جو کچھ اللہ تعالیٰ دنیا میں کرنا ہے اسکی تعمین مصلحت اور نہایت مناسب جائز مثلاً ظالم کا تسلط کرنا خلق اس پر ان کے بری اعمال کو جبر سے ہوتا ہے اور کہیں اپنے بعض بندوں کو آخرت میں بڑے بڑے درجہ اور مرتبہ دینا منظور ہوتا ہے پس ان پر ظلم کرنا ہے تاکہ وہ ظلم ہو کر ایذا اٹھادیں اور صبر کریں اور آخرت میں اسکا نیک بدلہ پادین پس ظالم کے تسلط کرنے کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسا کہ اپنے بچے کی نصد کھلاتی ہے اسکا پھوڑا چیرتی ہے اسکو کڑوی دوا پلاتی ہے ان کاموں کو بچہ اپنے علم میں ظلم سمجھتا ہے مگر وہ عین رحم و کرم اور شفقت ہے کیونکہ آئندہ اس میں بچے کو بڑے فوائد ہیں واللہ اعلم

جاندار و اند جان درشتن یکی را بریدن یکے کا سنگن

اور یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام اور عرفاء اور صوفیہ کرام کہیں یہ ظلم عالم میں داخل نہیں دیتے اور نہ کسی سب کا یہ کام کہ اپنے مالک کے لیے بڑے اور میں دخل در حقوق کرے البتہ اپنی ضرورت اور حاجت کو اپنے مالک کے نام لے کر اور یہی کافی ہے لیکن ظالم کے لیے یہ عقیدہ بن بود جائے را عاشق لہذا ابالی ا عن عبد اللہ ابن عمر قال اقبل علیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معشر النہار جری خسر الذل لکم لکم بھون و اعون باللہ از تلذذون لکم بظلم النہار حستنی قوم قطع فی بعلیون اھما الا تشی فیہم الظالمون و الا وجاع الی لکم کل معصی فی اسلام فیہم الذی مضوا و لکم یقتصوا الیکمال و الذی ان الاخذنا بالسنین و شدہ الماتہ رجوز السلطان علیہم و لکم یمنعوا رکوة اموالہم الا یمنعوا القطر من السماء و لولا البھائم لکم یطرف و لکم یقتصوا عھد اللہ و عھد رسولہ الا سلط اللہ علیہم عھد و ایز غدرہم فاکخذوا بعض سانی ایدھم و لکم یحکمہ امتھم بکتاب اللہ و یخیر ذلما انزل اللہ الا جعل اللہ بالہم بینہم عبد ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے صحابہ! ان کے گروہ بائیں میں جب تم ان میں مبتلا ہو اور اسکی پناہ مانگنا ہوں میں اس کے کہ تم ان میں مبتلا ہو اور اسان بائیں بائیں کا بیان ہے جب کسی قوم میں علانہ فسق و فجور ہوتا ہے (جس پر زنا شراب و غیرہ) تو ان میں طاعون آتا ہے (یعنی وبا) اور ایسی ہی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کہ لگنے لوگوں میں وہ بیماریاں کہیں نہیں ہوئی تھیں (اسی حدیث سے مولانا می رحمہ نے فرمایا ہے اربابہ از بے منع رکوة و زنا خیر و دبا اندجات - اور جب کسی قوم کو لڑا اس میں چوری کرتی ہے تو ان پر خطرات ہوتے ہیں اور پادشاہ وقت ان پر ظلم کرتا ہے

اور جب کوئی قوم اپنے حال کی نزکوۃ نہیں جی تو اسے تعالیٰ اپنے بارش کو روک دیتا ہے اور اگر دنیا میں جا بجا رکھی جیسے کہ
بیل بکری گدھے بچراؤٹ وغیرہ نہ ہوتے تو بالکل باقی نہ پڑتا (انکے اعمال کے سزا سے) اور جب کوئی قوم اسے اور اس کے
رسل کا عہد توڑتی ہے (یعنی اس کے کتاب اور اس کی رسول کی حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے) تو اسے تعالیٰ
اپنے ایک دشمن سلطہ کرنا ہے جو انکی قوم کا نہیں ہوتا اور وہ چین لیتا ہے بعض اس مل کو جو انکے ہاتھ میں ہوتا ہے (یعنی
اجنبی اور دوسرے ملک اور دوسری قوم والا) اپنے حاکم ہوتا ہے انہیں رحم نہیں کرتا ہندوستان میں ایسا ہی اور بخارا اور ہرت
سے ملکہوں میں کہ جب مسلمانوں نے قرآن اور حدیث پر چلنا چھوڑ دیا بلکہ حدیث شریف اور اہل حدیث کی دشمنی اختیار کی تو اسے
ایک غیر قوم کا حاکم مینے کا فرض لیا اپنے سلطہ کیا جسے انکو دلیل اور خوار کر دیا اور ان کی دولت حکومت تجارت و عس
سب چین کی فالتے ترے لگی اور جب مسلمان حاکم اس کے کتاب پر نہیں چلتے اور اسے نہ جانتا اس کو اختیار نہیں
کرتے (بلکہ اپنے عقلی قانون اور قواعد پر چلتے ہیں یا ظلم و تعدی پر کہ باندھے ہیں یہ شرع نہ قانون صیبر اس زمانہ میں
مسلمان حکومتوں میں ہوا تو اسے تعالیٰ انکے آپس میں لڑائی ڈالتا ہے ف یہاں تک کہ وہ ضعیف ہو جائے ہیں
آپس کی لڑائی اور نا اتفاقی سے اور یہ غیر دشمن اپنے سلطہ ہو جاتا ہے اہدیت میں جتنی باتیں آپ نے فرمائی ہیں وہ سب
ہو ہو مطابق واقع ہو ہیں پہلے جیسا کہ ہندوستان میں آئے تو انہوں نے دیکھا کہ مسلمان قرآن پر نہیں چلتے اور
اسکی وجہ سے جو مسلمان رئیس ہندوستان میں کرتے تھے ان میں آپس میں لڑائیاں پہلی ہوئی تھیں نصاریٰ نے اس
موقع کو غنیمت سمجھا اور ایک ایک کیسل حاکم کی طرف ہو کر اسکو دوسرے سے لڑا یا یہاں تک کہ سب کو فنا کر دیا اس کے بعد
خود حاکم بن بیٹھے معلوم نہیں کہ ان مسلمان رئیسوں کی عقل کدہر شریف لے گئی تھی اب صرف دو مسلمان رئیس باقی
ہیں ایک شاہ روم و دوسرا شاہ ایران اور دونوں قرآن و حدیث کو چھوڑی بیٹھے ہیں اور دونوں میں آپس میں
نا اتفاقی اور خصومت ہو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں یکساں ہیں ہی چند ہی روز کے مہمان ہیں اگر ایسا ہی نقشہ رہا اور
خواب غفلت کی بیدار نہ ہوا لے مسلمانوں اب ہی اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لہنے پر عمل کر دو اور قرآن اور حدیث
کی پیروی اختیار کر دو رنجو کہ تمہاری پاس باقی رہ گیا ہے وہ بھی جاتا رہیگا اور پھر تپنا کا کام نہ آویگا و اما علیہا الالہ
عَنْ سَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَرَوْنَ تَأْسِرُ مِنْ أُمَّتِي الْحَمَى مُقْتَلًا
يُغِيرُ أَيْمَهُمْ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَارِيفِ وَالْمَغْنِيَا تِ يَضِيفُ اللَّهُ بِهِمْ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ الْقِرَدَةَ
وَالْحَنَازِيرَ مَا كُنَّا أَشْعَرِيٍّ هُوَ رُوَيْتُ أَنَّ حَضْرَتَ صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میری امت میں جو کتنے آدمی قتل
ہوئیں گے اور اسکا نام کچھ اور گم نہیں ہو گا جیسے بنید شلت شراب الصالحین شربت مقوی مفرح وغیرہ) اور انکے سر مل کر

ماجی بجا و جاوین گے اور گناہ والی عورتیں گناہیں اور تعالیٰ انکو زمین میں دھنسا دیگا اور ان میں سے بعضوں کو بندر اور سور کر دے گا
فائدہ امام ابن حزم نے حدیث کو اسناد کو ضعیف کیا ہے لیکن اسکا اسناد حسن ہے کم نہیں ہے اور جو لوگ غنا اور فخر
 کو حرام جانتے ہیں وہ اسی حدیث پر دلیل لیتے ہیں اور مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ اس سے غنا اور فخر میری حرمت نہیں نکلتی
 یہ اپنے اُن لوگوں کا چہرہ فرمایا کہ گناہ بجانا انکے سامنے ہوا کرے گا اور درحقیقت یہ عذاب شراب پینے سے واپس اتارے گا
 یا مراد آپ کی یہ ہے کہ اجنبی فاختہ عورتیں انکے سلسلے گلدین بجا دیں گی اسکی حرمت میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے اور یہی
 قیاس کے قریب ہے کیونکہ اس زمانہ شراب خواروں کے پاس ہی رائج ہے کہ طوائف یعنی فاختہ عورتیں ناجہتی گاتی
 ہیں اور وہ شراب سے مست ہو کر انکا گانا بجانا سنا کرتے ہیں اور اس سے تو ہر فرد اس فحش و فحور کا بازار گرم ہے اور غنا
 بھی شادی اور بیاہ اور طے اور خوشی میں طوائف کو بلاتے ہیں اور یہ امر ایسا شائع ہو گیا ہے کہ کوئی اسکو مذہب
 اور معیوب نہیں جانتا بلکہ جو کوئی مطابق سنت کے نکاح کرے اور ان فحش کو نہ بلادے تو اس پر عیب کہتے ہیں
 یہ میں تفاوت راہ از کجاست تا کجا۔ حدیث پر یہی نکلا کہ است محمدی میں خفت سطح مسخ خاص واقع ہو سکتا
 ہے البتہ مسخ عام نہ ہوگا جیسا دوسری حدیث میں ہے **عَنْ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ قَالَ دَوَّابُ الْأَرْضِ بَرَابَرٍ مَلَأَ رِجْلِي مَلْعُونًا مِنْ رِجْلِي
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس آیت کی تفسیر میں **يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ يَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ** کہ لعنوں میں زمین کے جاندار مراد ہیں
 یعنی یہ سب اپر لعنت کرنے میں **عَنِ** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال في القبر
إِلَّا الْبَرْدُ لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنْ أَسْأَلُكَ بِالدُّعَاءِ يُجِبْكَ اللَّهُ بِالْذَّنْبِ يُصِيبُكَ اللَّهُ بِهِ فَيُرَدِّدُكَ إِلَى
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر کو کوئی چیز نہیں بڑھاتی سوائے کسی کے رجبے غریزہ و آثار کے سلوک اور شفقت
 کرنا اور خلق خدا کو آرام اور رحمت پہنچانا یا تاک کہ جانوروں کو بھی اور بلا وجہ شرعی کسی کی ایذا گوارا نہ کرنا اور جو
 کوئی برائی کرے اسکو سزا دیگی کرنا اور تقدیر کو کوئی چیز نہیں بہتر کر دے گا و دعا سے امید ہو کہ آئی ہوئی بلا ٹھیک
 اور کسی ایک آدمی ایک گناہ کی وجہ سے رزق پر محروم ہو جاتا ہے وہ چند کوشش اور محنت کرتا ہے لیکن اسکو
 فراغت اور توکلی حاصل نہیں ہوتی خود وہ آدمی کیا کہی اس کے گناہ کی وجہ سے اسکی اولاد پر بھی کسی پشت تک
 اثر رہتا ہے اس پر جاوے بعضوں نے کہا عمرؓ نے یہی مراد ہے کہ ماموری ہو جاتی ہے گویا وہ سب سے بہتر
 ہی زندہ ہے باروزی بڑھ گیا کیونکہ عمرؓ پیدا ہوتی ہی مسین ہو جاتی ہے گت بڑہ نہیں سکتی **بَابُ الْقَبْرِ**
عَنِ الْبَلَاءِ بَلَاءُ صَبْرٍ نِكَاحُ بَيَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي رَعَاهٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ النَّاسِ اسْتَخْلَفَ

بَلَاءَ نَاكَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمَلُ قَالَ اَسْتَلِ بِجَهْلِكَ الْعَبْدُ عَلٰى حَسَبِ نِيَّةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ صُلْحًا اَسْتَدْرَكَ
بَلَاءَهُ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ اُسْتَلِ بِجَهْلِكَ عَلٰى حَسَبِ نِيَّةٍ اَقَامَ يَدْرُجُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَبْدُوَ كَهَيْئَةِ
عَلٰى الْاَرْضِ رَمَا عَلَيْهِ مِنْ حَظِيَّتِكَ فَوَسَّعَ بَن اَبِي دَقَاصٍ مِّنْ اَسْمَعْنَهُ سُرُوْبِيَّتٍ هِيَ مِنْ فِرْعَوْنَ كَمَا يَارَسُوْلُ اَللّٰهُ كَرَزَ
لُوْغُوْنَ كَا اَتَحْمَانٍ مَّخْتٍ هُوَ مَا هُوَ اَوْ رَا يَزِيْدُ يَدَا تَرْتِي هُوَ اَيْسَ فَرَمَا يَزِيْدُ بَرِيْدُ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ
مِنْ جَبْرِئِلَ كَبْعَ فَعَضَلُ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ
اَلَا اَسْكَ دِيْنٍ مِّنْ نَّمِي اَوَّلِي مَوْتِي هُوَ نَوَاسِي اَمَّا رَسُوْلِي بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ
اَفْلَاسٍ يَزِيْدُ كِي اِيْمَانُكَ كَدُوْهٍ زَمِيْنَ يَزِيْدُ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ
كَفَارُهُ هُوَ جَانِي هُوَ مَعْلُوْمٌ هُوَا اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ
مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ
عَلٰى اَبِي سَيِّدٍ الْخَدْرِ قَاكَ دَخَلْتُ عَلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْرٌ يَوْمَكَ فَوَضَعْتُ يَدِيْ
عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ حَزْرَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَوَقَى الْخَوَافَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ مَا اَشْكُ هَا عَلَيْكَ قَاكَ اَنَا كَذَلِكُ
يُضَعِّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيَضَعِّفُ لَنَا الْاَكْبَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَشْكُ بَلَاءَهُ قَالَ الْاَنْبِيَاءُ اَسْكُنْتُ
يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ لَكُمْ مِّنْ قَاكَ ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ اِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ كَيْسَبَلِي بِالْفَقْرِ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدًا مِّنْ اِلَّا الْعِيَالُ
يَحْيُوْنَهَا وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لِيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ اَبُو حَنِظَلَةَ رِي سُرُوْبِيَّتٍ هِيَ مِنْ اَنْخَرَتْ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَبَلِي اَبُو حَنِظَلَةَ رِي سُرُوْبِيَّتٍ هِيَ مِنْ اَنْخَرَتْ
هُوَ يَحْيُوْنَهَا وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لِيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ اَبُو حَنِظَلَةَ رِي سُرُوْبِيَّتٍ هِيَ مِنْ اَنْخَرَتْ
دُوْنِي بَلَاءَاتِي هُوَ اَوَّلُ نَابِ هِيَ دُوْنَا مَاتَا هُوَ مِنْ فِرْعَوْنَ كَمَا يَارَسُوْلُ اَللّٰهُ كَرَزَ
يَزِيْدُ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ
كَدُوْهٍ زَمِيْنَ يَزِيْدُ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ اَسْكَ
سَعْدٌ هُوَ مَا هُوَ اَوْ رَا يَزِيْدُ يَدَا تَرْتِي هُوَ اَيْسَ فَرَمَا يَزِيْدُ بَرِيْدُ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ
بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ بَرِيْدٍ
شَهِيدٌ هُوَا اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ
حَسِيْنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَا اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ اَكْبَرُ مَعْلُوْمٌ

رہے سحان اس کی شان الہی ہے جو اپنی جہتے ہو تو زمین اور مٹی کو زیادہ آزماتا ہے اور انکو صبر اور محبت کو جانچتا ہے ایک برگ
 مسجد میں ہو پھر شاید شیخ احمد عبدالحق رودلوی رحہ تہودان رنگش کی نماز کو بعد اذان کر رہے تھے انہوں نے سبب پوچھا
 تو گون کر کہا دفع بلا اور دبا کے لیے اذان تیسرے میں آپ ہی اذان دیجیے تو گون نے امر کرتے مانا انہوں نے دہر پوچھی سنایا
 جو بندہ اس کی نعمت کو فری سے چکے اور اس کی بلا سے بھاگے وہ بندہ نہیں ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ كَاتِبُ الْأَنْظُرِ إِلَى**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْوَيْكَ نَبِيَّائِمِنْ الْأَنْبِيَاءِ فَدَرْبَكَ قَوْمُهُ دَهْوَيْكُمْ الدَّمُ عَنْ وَجْهِهِ وَ
يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي يَا أُمَّمُ لَا يَعْلَمُونَ عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ ایک نبی کا لقب بیان کر رہے تھے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکی قوم نے انکو مارا
 وہ خون اپنے سوزے ہو پختے جاتے تھے اور کہتے تھے اے مالک میری قوم کو بخش دے نہ میں جانتے ہوں خود اپنے جنگ
 احد میں جب کافروں کے ہاتھ سے پتھر کہاے چہرہ مبارک بخشی ہوا دہشت شہید ہوا خون بہہ رہا تھا تو گون فر عرض کیا اے
 کافروں کے لیے بد دعا فرمائیے آپ نے فرمایا یا اللہ میری قوم کو ہدایت کر دے نہیں جانتے **عَنْ كَاتِبِ الْأَنْظُرِ إِلَى رَسُولِ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُ بِاللَّيْلِ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ
تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ لَكِن لِّيَعْلَمَنَّ قَلْبِي دِيْرَحْمًا لِّلَّهِ لَوْ لَمْ أَقَدْ كَانَ يَأْذِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ كُنْتُ فِي
الْجَنِّ لَهْلَوْلَمَا لَيْتُ يُؤَسِّفُ لَا أَجِبُكَ الدَّاعِيَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میں تم زیادہ لائق ہیں شک کرنے کہ ابراہیم علیہ السلام سے اگر انکو شک ہو توئی لیکن بھوک شک نہیں ہوئی
 تو بہلا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن کا مرتبہ عالی تھا کہ تو بھوک شک ہو سکتی ہے لیکن انہوں نے عین یقین کا مرتبہ
 حاصل کر کے یہ سوال کیا کہ مردے کا جلانا انکو دکھلایا جاوے (جب انہوں نے کہا اے مالک مجھ کو دکھلاؤ تو بھوک
 مردوں کو جلادینا ارشاد ہوا کیا تمہیں کو یقین نہیں حضرت ابراہیم نے عرض کیا مجھ کو یقین ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ اس کے
 دل کو تسلی ہو جاوے ورنہ مشاہدہ معلوم ہوا کہ علم کیا ہی یقینی ہو اس میں دوسرے باقی رہتا ہے جیسا ابنا دوسرا آوے
 تو اعوذ باللہ (اور استغفار کرے) اور اللہ رحم کرے حضرت لوط علیہ السلام پر وہ زور آور شخص کی حمایت دے رہے تھے
 تھے اپنے بیجانوں کی محافظت کر لیے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی حمایتی سخت اور زور آور نہیں ہے) اور اگر میں اتنے
 و فون تک فید میں ہا ہوتا جتنے دون حضرت یوسف علیہ السلام رہے تھے تو حیرت بلانیوالا آیات میں سیقت اسکو
 ساتھ ہوتی تار یہ تعریف ہے حضرت یوسف کے صبر اور استقلال کی کہ اتنی لمبی فید پر ہی انہوں نے راضی کے لیے طلبی
 نہیں کیا اور پہلے اپنی بیوی نکلا ہوا تھا (عَنْ كَاتِبِ الْأَنْظُرِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ كَبُرَتْ رَبِّيَا عَيْشُهُ

ترک کرے تو اس کی پناہ اسپر اور تنگی اور شراست پائی وہ نجی ہے ہر ایک برای کی ف شرابی کی دنیا اور آخرت دونوں نیا
ہوئی ہیں دنیا اس وجہ سے کہ سارا مال شراب میں اڑ جاتا ہے حبشہ شراب پینا ہے تو عقل جاتی رہتی ہے لوگ اسکا مال فریک
اڑا لے جاتے ہیں لوگوں کو کراہی کرتا ہے بدگوی کرتا ہے ذلیل مخور ہوتا ہے سخت سخت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جیسے
فالج لقوہ عیشہ استسقاء دوم جگر قویج وغیرہ اور آخرت کی خرابی تو ظاہر ہے کہ شرابی کا کوئی عمل قبل نہیں ہوتا اسہ بچاؤ
شراب سے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بہت مسلمان اس بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور یہ نصاری کی صحبت اور انکی حکومت
کا اثر ہے اور لطف یہ کہ نصاری شراب خواری کو ترک کرنے جاتے ہیں حالانکہ انکے دین میں شراب پینا منع نہیں ہے
ہمارے دین میں شراب حرام ہے بلکہ حنفیہ کے نزدیک نجس ہے مثل پینا کے بہر مسلمان کامل کیسے قبول کرتا ہے کہ ایک بخرام
مضر چیز کو جسکی تاثیر نہر کھینچ ہے اپنا مال تباہ کر کے خرید کرے اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں اسکے پیچہ پناہ کرے شرابی سے
ساری مقدس وصین اور بزرگ اور اولیائے رب ہو جاتے ہیں اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور عالم برزخ میں تمام ارواح
میں اسکی ذلت و خواری مشہور ہو جاتی ہے جیسے دنیا میں ہی وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل و خوار ہوتا ہے **باب شذیۃ**
الامان زمانہ کی معنی کا بیان **عَنْ مَعْقِبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا**
إِلَّا بَلَدٌ وَفِتْنَةٌ سَادَ بِنِ الْإِسْفِيَانِ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا میں
اب کچھ باقی نہیں رہا سوا بلا اور فتنے کو ف یعنی روز بروز صلاحت اور تقوی کم ہوتا جاتا ہے اور فسق و فجور خرابی زیادہ
کیونکہ اخیر زمانہ میں قیامت کا قریب ہے سچان اللہ ترہ سو برس آگے کا یہ فرمودہ ہر اب اور بھی ہلکا بکرا حال ہے اور معلوم نہیں کہ
آگے کیا حال ہوتا ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ**
خِلَافَاتٍ يَصْدَقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيَكْذَبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيَخُونُ فِيهَا الْأَمِينُ
وَيُطْلَقُ فِيهَا الرُّذِيصَةُ قِيلَ وَمَا الرُّذِيصَةُ قَالَ الرَّجُلُ النَّافِي فِي أَهْلِ الْعَامَّةِ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہیں وہ مکر اور فریک سال جو لوگوں پر آویں گے ان میں جوئے کو
سچا کریں گے اور سچے کو جھوٹا اور جوہر کو ایماندار اور ایماندار کو جوہر اور کمینہ (رو میضہ) اس زمانہ میں بات کرے گا وہ
منشیہ ہوگا بادشاہ اور حاکم ہوگا لوگوں نے عرض کیا رو میضہ کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا حقیر اور کمینہ آدمی وہ
لوگوں کے عام انتظام دخل و دیکاف مطلب یہ کہ ذلیل اور باجی پرست زمانہ ہوگا جو لوگ خریف اہنسب اور عالی
ہمت ہونگے انکی فو قدر و منزلت نہوگی اور چوراٹھائی گجے جہاں بہرے دعا باز باجی کمینہ پر بر سر حکومت ہوں گے
اب یہی مانہ ہے اکثر شہر و ن میں یہی حال ہے اللہ رحم کرے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**

کیا حسن بن ابان بن ابی عیاش کے طریق سے اور امام ہمدی کے ثبوت میں متواتر حدیثیں وارد ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکرام میں سے ہونگے اور سات سال تک حکومت کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہی کے زمانہ میں اتریں گے اور صرف یہ روایت ہندو روایتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور محمد بن خالد کو گو ابن معین نے ثقہ کہا مگر وہ معروف نہیں ہے اہم حدیث کو نزدیک اور ابو عبد اللہ حافظ کو کہا وہ ایک مجہول شخص ہے اور اختلاف ہے اسکا اسلام میں بعضوں نے ہکوروایت کیا جبندی سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس شخص سے مرسل توجندی مجہول ہے امد ابان بن ابی عیاش متروک ہے اور حسن کی روایت مرسل ہے اور ہمدی کے خروج میں بہت احادیث وارد ہیں انکا اسناد اس بات سے زیادہ صحیح ہے اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابو الحسن علی بن محمد سے روایت کیا میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا وہ کہتے تھے یونس بن عبد اللہ علی بن میری اور چھوٹا باند مجہول حدیث میں انہوں نے حسن سے انہوں نے انس سے ہمدی کے باب میں شافعی نے کہا یہ میری حدیث نہیں ہے اور نہ میں نے ہکویان کیا اور یونس نے میرے اور چھوٹا باند اور بقی نے خط اس خط کے شافعی میں کہا کہ یہ حدیث منکر ہے امام شافعی کبیر احمد بن سنان سے نکالا انہوں نے کہا میں نے بن معین کے پاس بیٹھا تھا اس نے میں صالح ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو شمار سے پہنچا کہ یہ ایک حدیث ہے ابی ہریرہ شافعی تو ہمارے نزدیک ثقہ اور اگر یہ حدیث منکر ہو تو اس کے منکر ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ محمد بن خالد جبندی نے ہکوروایت کیا وہ ایک شیخ مجہول ہے اور اسکی عدالت ثابت نہیں ہوئی جس سے اسکی تہم مقبول ہو اور شافعی کو سوا تھم بن السکری نے بنی اس حدیث کو روایت کیا جبندی سے اس طرح تو معلوم ہوا کہ غلطی اس میں جبندی کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے کہ یونس بن عمار نے یہ فقرہ نہیں ہے کہ امام ہمدی الایسی بن مریم اور حافظ ابن کثیر نے ہرایہ اور نہ یہ میں کہا کہ یہ حدیث مشہور ہے جبندی کی روایت سے جو مؤذن تھا اور شیخ تہا شافعی کا اور اس کے کسی لوگوں نے روایت کی اور وہ مجہول نہیں ہے جیسے حاکم نے گمان کیا بلکہ ابن معین سے منقول ہے کہ وہ ثقہ ہے لیکن بعضوں نے اسکو جبندی سے اس نے ابان بن عیاش سے اس نے حسن سے مرسل نکالا اور حافظ مزی نے نقل کیا کہ کینے شافعی کو خواب میں دیکھا انہوں نے احمد بن حنبل کا ذکر کیا اور کہا کہ یونس نے مجھ پر چھوٹا باند ہایہ میری حدیث نہیں ہے اور ابن کثیر نے کہا کہ یونس ثقہات میں سے ہے اور صرف خواب کی وجہ سے اس پر طعن نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے ان حدیثوں کے جو ہمدی کے باب میں آئیں ہیں اور اگر غور کرو تو تطبیق ممکن ہے اس طرح سے کہ ہمدی سے مراد ہمدی کامل ہو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے اور مصباح الزجاء مختصراً (ترجمہ کتاب) اگر یہ حدیث صحیح ہی ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ اس زمانے کا ذکر ہے جو ہمدی کی وفات کو بعد ہو گا فیارت کے قریب

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی علیہ السلام کے بہت دنوں بعد تک زندہ رہیں گے اس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا مگر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اب اس میں اور مہدی کے اثبات کچھ ثبوتوں میں کوئی تحالف نہ ملے اور کیونکر ممکن ہے کہ ایک ضعیف
مسکروہیت سے مہدی کو متعدد صدیوں کی رد کریں اور مہدی کا ہماری امت میں کسینا انکار نہیں کیا بخیر ابن طلحہ و سورخ
کے اور یہاں قول اجماع کے خلاف اعتبار کر لائن نہیں ہے اور ابن طلحہ و سورخ میں محدث نہیں ہے صرف سورخ ہے باب
اشراط الساعة قیامت کی نشانیوں کا بیان عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعثت انا والساعة كهاتين وجمع بين اصبعيه البهريه رضی اللہ عنہما کہ روایت ہے ان حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اس طرح بھیجا گیا ہوں اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا یا ف یعنی امت
اسلام کو بعد قیامت تک اور کوئی امت حق نہ ہوگی اور اسلام ہی کے خاتمہ پر دنیا کا بھی ختم ہے حدیث ہے یہ بعض نہیں
ہے کہ مجاہدین اور قیامت میں فاصلہ نہیں ہے جیسا بعضوں نے خیال کیا اور اپنے خیال کی بنا پر یہ اعتراض کیا کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کی ہوئے تیرہ سو برس گئے ابھی تک قیامت نہیں ہوئی اور نہ اسکی کوئی بڑی
نشانی ظاہر ہوئی عن احدىة بن اسید قال اظلم علیکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غفرة قال
نحو نکل الا الساعة فقال لا تقوم الساعة حتى تكون عشرة ايات الدجال والدخان وطلع النمر
من مغربہا خذیفہ بن اسید روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی کہم کہ جہانکا یعنی بالافانے پر اور
ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے اس نشانیاں واقع ہوں
دجال اور دھواں اور سورج کا پچھم سے نکلنا اس روایت میں صرف تین ہی نشانیاں بیان کیں شاید
یہ مختصر ہے پوری روایت خذیفہ کی مولف دو باب کر نبہیان کرینگے اس میں دسوں نشان مذکور ہیں اور ہم اس
حدیث کی شرح خدا چاہے نو میں بیان کرینگے عن عوف بن مالک الا لحيعة قال اتيت رسول الله صلی
الله علیہ وسلم وهو في غمرة فنبوك وهو في غمرة فنبوك فقال رسول الله صلی
الله علیہ وسلم ادخل يا عوف فقلت بك يا رسول الله قال بكك ثم قال يا عوف احفظ
خلا لا سبابين يدي الساعة احداهن موتي قال فوجبت عندنا رجاء شديدة فقال قل اخرى
ثم فتركت المقدس ثم دأى يطهر فيكم يستشهد الله به دأى رايكم وانفسكم ويركي به
اعمالكم ثم تكون الاموال فيكم حتى يعطى الرجل مائة دينار بطل ساخطا وفسنة تكون بينكم
لا يبق بكت مسلم الا دخلته ثم تكون بينكم ديارين بعد الا صغر هذه ثم تدرون بكم نفس

سے متعلق ہے اور کبھی آدمی فاسق یا فاجر ہو تا ہے لیکن دنیا داری اور حکومت کی مبادقت اس میں ہوتی ہے پس فرمایا
 کہ قیامت کے قریب دولت اور حکومت دونوں ایسے لوگوں کو ملیں گی جو علاوہ فاسق اور فاجر ہونے کے دنیا داری کے
 ہی لائق نہ ہوں گے یعنی انہیں عقل اور صلاحیت ہی نہ ہوگی اگرچہ دنیا ہی کی سہی عمر کہ **يَا هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ كَانَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا مَابَرَّ النَّاسِ نَاكَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ مَا الْمُسْتَبُولُ
عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ أَشْدَّ أَطْعَامًا إِذَا دَلَّكَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا
وَإِذَا كَانَتْ لِحَفَاهُ الْعُرَاءُ رُؤُوسَ النَّاسِ فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا انْطَوَّاهُ رُعَاءُ الْغَنِيِّ فِي الْبُسْتَانِ
فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ فَتَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ
عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ الْأَيَّةُ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں باہر بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا دوسری سہایت میں ہر حضرت عمر کے اسکے کپڑے
 نہایت سفید تھے اور سر پر سفر کا نشان معلوم نہ ہوتا تھا اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں پر لگا دیے اور کہا اے محمد
 مجھے کو خبر دو ایمان پر آپ نے بیان کیا ہے اسلام کو بوجہا پر احسان کو بہ قیامت کو سبب جلا گیا تو آپ نے فرمایا یہ جبریل
 تھے تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے اور اس نے کہا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جس سے بوجھنے ہو
 وہ بوجھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں تجھ کو اسکی نشانیاں بتلاؤں دیتا ہوں جب لوٹدی ہی اپنے مالک کو بجنے
 رہیں بی بی ماں پر حکومت کرے اسکو لڑندی کی طرح سمجھے بالوٹدیوں کی اولاد زیادہ ہوگی اور بی بی ماں کی مالک
 ہو جاوے گی اور قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں والے ننگے بدن والے (یعنی غناور مغلس) لوگوں کو مڑ مار
 بنیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب بحر میں چرائیو بالے بڑی بڑی عمارتیں ٹوٹن لگیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے
 اور قیامت کا علم ان پانچ باتوں میں ہے (غیب مطلق) کے جنگ کوئی سنیں جاتا اور فاسق کے سوا ہر اپنے یہ آیت
 پڑھی ان اللہ عنہ علم الساعة اخیر تک **ف** یعنی اللہ ہی کو معلوم ہے قیامت کا وقت ہی پانی برساتا ہے
 ہی جانتا ہے جو مان کے پیٹ میں ہے زیادہ اور کسی آدمی کو معلوم نہیں کل وہ کیا کرے گا اور کمان ہر لگا کر
 یہ باین غیب مطلق میں انکا علم کیونہیں سوا اللہ کے اور جو کوئی دعویٰ کرے کہ کسی نبی یا ولی کو علم غیب ہے تو وہ کافر ہے
 قرآن کی بہت آیتوں میں صاف صاف یہ مضمون آگیا کہ اے محمد میں غیب نہیں جانتا اب ہا غیب اضافی یعنی ایک شخص
 کو ایک بات غیب معلوم ہوتی ہے لیکن دوسرے کے نزدیک وہ حاضر ہوتی ہے مثلاً ہم حیدر آباد میں ہیں تو لاہور کی بات
 ہمارے نزدیک غیب میں ہیں لیکن لاہور والوں کے نزدیک وہ غیب نہیں ہے تو جس شخص کے حق میں جو بات غیب

ہو وہ سکون و معلوم نہیں ہو سکتی البتہ اگر چاہتا ہے تو اپنے کسی شہ کو مثلاً پیمبر یا ولی کو ان باتوں میں سے کوئی بات بتلا
 دیتا ہے **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما قال **أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّ مِنْ أَشْجَرِ أَطِ السَّاعَةِ أَنْ يَزِفَهُ الْعِلْمُ بَعْضُ الْجَعْلِ وَيَقْتُلُوا
الزَّانَ وَيُثَرِّبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَقْبَعُ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِحَمِيمَيْنِ أَمْرَةٌ قَدِيمٌ وَاحِدٌ انس بن مالک
 سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ایک حدیث بیان نہ کروں جو میرے سنی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 اور میرے بعد تم سے وہ حدیث کوئی بیان نہ کرے گا (کیونکہ تمام صحابہ اب گزر گئے ہیں) میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے
 قیامت کی نشانیوں میں سے ہر ایک کا آٹھ جانا (یعنی علم دین کا) اور جل ہل جانا اور نیل جانا اور شراب پیا جانا (کثرت سے) اور
 مردوں کا مرنے جانا اور عورتوں کا رہ جانا یہاں تک کہ بچاؤ عورتوں کا ایک مرد انتظام کرے گا (علما کا اوٹہ جانا اس طرح ہوگا
 کہ دین کے عالم مر جاویں گے اور دوسرے قائم مقام نہ ہوں گے جیسے دوسری رویت میں ہے **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما قال قال
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُجَسَّرَ الْفَرَاتُ عَزِيزٌ مِنْ ذَهَبٍ فَيَقْتُلُ النَّاسَ
عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ عَشْرَةٍ سِتَّةً ابوبہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم
 نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں (وہ دریا ہے کوفہ کا) سونیکا ایک پہاڑ کھلبی دے گا اور لوگ اس پہاڑ پر اتر جائیں گے
 تو ہر دس آدمیوں سے نو مارے جاویں گے دوسری روایت میں ہے ہر سو میں سے نو مارے جاویں گے اور ہر شخص
 کہے گا شاید میں بچ رہوں اور اس پہاڑ کو لون اور لٹے گا ایسا سونے پر لعنت جس سے پٹ پٹے کان مثل شہو
 مگر دنیا کے طمع یہ کہاں سمجھتے ہیں ایک سہ کہیے جانے کو مستعد ہیں حالانکہ جان سے توجہاں ہے **عمر بن**
الخطاب رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يفيد المال وتظهر الفتن
ويكثر الهرج قالوا وما الهرج يا رسول الله قال القتل القتل القتل القتل ثلثا ابوبہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال دولت بھونکے (یعنی کثرت سے ہو کیونکہ لوگ بہت
 مارے جاویں گے) اور فتنے ظاہر ہوں اور ہر جہت بہت ہو لوگوں نے عرض کیا ہر جہت کیا ہے یا رسول اللہ اپنے فرمایا قتل
 قتل قتل تین بار **باب ذهاب القرآن والعلم قرآن اور علم کا اوٹہ جانا قیامت کی نشانی ہے** **عمر بن**
الخطاب رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثا فقال ذاك عند آذان ذهاب العلم قلت يا رسول الله
وكيف يذهب العلم ويختفي القرآن وتقرئ آياته وتقرئ آياته ما أباؤهم إلى يوم القيامة
قال يهلكك أسدك من ياد إن كنت لا بالك من أفقه رجل بالمدينة أو ليس هذه اليهود والنصارى

يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ وَلَا يَخْفِجُهَا لَعَلَّهِمْ يَرْجِعُونَ مِمَّا قَالُوا لَا يَكُونُ لَنَا قُرْآنٌ إِلَّا نَكُونُ نَاسِحَةً يُرْسِلُ اللَّهُ سَاقِطًا مِنْ سَمَائِهِ مُتَعَدِّيًا وَكُلَّ نَبِيٍّ مِمَّا كَلَّمْنَا لَا نَتْلُو فِيهِ مِنْهَا حَتَّىٰ نَسْأَلَ الْغُلَامَ الَّذِي سَأَلَ عَنْهَا بِأَسْمَاءٍ فَيُتْلَا فِيهَا لَمَّا أُمِرْنَا وَلَقَدْ بِرَبِّكَ عَذَابٌ مُرِيدٌ
 یقرون التورہ ولا یخفیجہا لعلہم یرجعون مما قالوا لا یکن لنا قرآن الا نکون ناسحۃ یرسل اللہ ساقطاً من سماءہ متعدیاً وکل نبی مما کلمنا لا نتلو فیہ منہا حتی نسال الغلام الذی سال عنہا باسماء فیتلوا فیہا لما امرنا ولقد بر ربک عذاب مرید
 اے نبی! یہ تو مجھ کو بہت سمجھا رہا آدمی سمجھتا تھا کہ میں نے کہا یہ نبی اور نصاریٰ تو راہیت اور انجیل کو نہیں پڑھتے پڑھتے
 ہیں لیکن کیا فائدہ انہیں کی کیسیات پر عمل نہیں کرتے ف مگر اپنے پادریوں اور مولویوں کے تابع ہیں ان کی رائے
 چلتی ہیں یا عقلی قانون بناتے ہیں اگر طبعی ہیں کتاب الہی کوئی نہیں پڑھتا حضرات مقلدین ذرا حدیث پر غور فرمائیے
 آپ لوگوں نے ہی قرآن وحدیث کو صرف پڑھنے ہی کے لیے رکھا ہے اور عمل آپ کا مفرح وقایہ اور مہار اور کنسر اور فاضیانا
 پر ہوتا ہے ہر آپ ہی حدیث کے مصداق ہیں عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِمَ يَدُوسُ الْإِسْلَامَ كَمَا يَدُوسُ وَفِي التَّوْحِيدِ لَا يُدْأَى سَاهٍ مِيَامٌ وَلَا صَلَوةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا مَسْكَةٌ وَلَا نَسِيرٌ
 عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لِكَلَةٍ فَلَا يَفْقَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ وَتَقَطُّ نِعْمٌ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الْعَجُّوزُ
 يَقُولُونَ أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكُنْ لَهَا فَعَالَ كَهْ صِلَةٌ سَائِقِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَوةٌ وَلَا مِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا مَسْكَةٌ فَكَانَ مِنْ عِنْدِ حَدِيثِهِ فَفُتَّحَ رَدُّهَا
 عَلَيْهِ نَلْنَا كُلَّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَنْهُ حَدِيثُهُ نَحْنُ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ بِأَمْلِكُهُ يُعْجِبُهُمْ مِنَ النَّاسِ نَلْنَا
 خذیفہ بن بیان سرودیت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام پرانا مہجہ اور لگا جیسے کچر کے بل پرانی ہوجاتی ہے بیان
 تک کہ کوئی نام کے مسلمانوں میں سے یہ بخانیکا کہ روزہ کیا ہے نماز کیا ہے قربانی کیا ہے صدقہ کیا ہے اور اس کی کتاب
 ایک ہی رات میں جلدگی (یعنی اس کے حروف غائب ہجاء نیگے) اور حافظہ پلہ ہی مر جاوے گی (تو زمین میں ایک آیت ہی
 قرآن کی باقی نہ رہے گی) اور چند گروہ مسلمانوں کے رجحان نیگے انہیں بوڑھو اور بوڑھیان یہ کہیں گی کہ ہم نے اپنے باپ ادا
 کو یہ کلمہ کہتے ہوئے پایا لا الہ الا اللہ تو ہم ہی کہتے ہیں (باقی اور کوئی بات دین کی انکو معلوم نہ ہوگی) صلہ بن زفر نے
 کہا (جو نامی میں بڑے خلیفہ سے راوی ہیں) فقط لا الہ الا اللہ کہنے سے انکو کیا فائدہ ہوگا اور وہ نہیں جانتے ہونگے
 روزہ اور نماز اور قربانی اور زکوٰۃ کو تو خذیفہ نے تین بار اہل طرف سے روزہ پیرا لیکن صلہ تو ہر پچا ہر پچا تین بار ہر بار خذیفہ
 جواب نہیں دیتے تو فہرستی بار میں انہوں نے منع کیا صلہ کی طرف اللہ کمالے صلہ یہ کلمہ انکو دوزخ سے نجات دلاوے گا
 تین بار ہر کو کما ف کیونکہ دو لوگ دین کی اور باتوں کے مسکن نہ ہونگے صرف نادانقت ہوئے اور نادانقت آدمی کو

حدیث بیان کی کہ امانت (یعنی ایمانداری) دوزخ کی جریمہ اتاری اور طافسی لوگوں کا سینے دوزخ کے بیچ میں بہر قرآن تراویح ہم نے اسکو سیکھا اور حدیث سیکھی (اس سے ایمانداری اور بڑھ گئی مطلب یہ کہ ایمانداری کی صفت بعض دونوں میں خلقی ہوئی جو اور کتاب سنت حاصل کرنے سرورہ اور زیادہ ہوجاتی ہے) پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ان شک کے اور تہ جائزہ کہ حال تو فرمایا کہ آدمی ایک نیند لیگا اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جاوے گی لیکن اسکا نشان ایک نقطہ کی طرح دل میں رہ جاوے گا پھر دوسری نیند لیگا اور امانت اس کو دل سے اٹھالی جاوے گی لیکن اسکا اثر کمال ہوئے لکھنے کی طرح رجحان سے گراؤ پر پہنچا جاتا ہے لیکن جذبہ کی غلاطت ذرا سی جاتی ہے اور یہ درجہ اول سے بھی کم ہے اول میں تو ایک نقطہ کے برابر امانت نگہائی تھی یہاں اتنی ہی نرمی صرف نشان رہ گیا) جیسے ایک انگارہ کو نو پاؤں پر ڈھک کر دے تو کمال ہو کر جاوے اب تو کمال ہوئی (آبد) دیکھیں گے اسکے اندر کچھ نہ ہوگا پھر خدیفہ نے سٹی بہر نکدریاں لین اور انکو اپنی پنڈلی پر ڈالا آپ نے فرمایا تو لوگ صبح کو جمعیت کریں گے اور ان میں سے کوئی ایماندار نہ ہوگا میاں تک کہ لوگ کہیں گے فلاں قبیلہ میں ایک شخص ایمان دار ہے اور یہاں تک کہ ایک شخص کو کہا جاوے گا فہم کننا عاقل اور ظریف اور مستعد ہو لیکن اس کے دل میں ماسی کے دال کے برابر ایمان نہ ہوگا اور ایک زمانہ میری اور پندرہ یا بیضیہ کا قول ہے کہ مجھ کو پرواہ نہیں تم میں سے کسی سے معاملہ جمعیت کر لوں کہینکہ سب ایمان دار ہیں اگر وہ مسلمان ہوتا تو ہمساکہ سلام سکوناً حق کرنے سے مانع ہوتا اور اگر یہودی یا نصرانی ہوتا تو اسکا گماشتہ انصاف کرتا دینے اسکا عامل و جز پر طلب یہ کہ کافر کے بھی عامل اور عمدہ دار ایماندار اور مضمت ہوتو) لیکن آج کے دن تو میں کسی سو جمعیت نہیں کر سکتا (کوئی اس لائق نہیں ہے)

سوال فلانے کا اور فلانے کر عین ابن عمر رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُعْظِمَكَ عَبْدًا أَوْ يَنْزِعَ مِنْهُ الْحَيَاةَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْزُقَهُ الْإِسْلَامُ مُقْتَنًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُلْقِيَكَ الْمُتَقَاتِلَةَ مُقْتَنًا زَعَمْتُ مِنْهُ لَا فَإِذَا أَرَادَتْ أَنْ تُكْفَلَ الْإِحْسَانُ فَخَوَّنَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُلْقِيَ الْإِحْسَانَ زَعَمْتُ مِنْهُ الْوَحْدَةُ فَإِذَا أَرَادَتْ أَنْ تُكْفَلَ الْوَحْدَةُ زَعَمْتُ مِنْهُ رَبِّقَةً إِلَّا شَدِيدَ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْأَسَدِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر تعالیٰ کسی بندہ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا و شرم کو نکال دیتا ہے پھر جب حیا اس میں نہ نکل جاتی ہے تو ہمیشہ تو اس پر اس کا غضب پاتا ہے جب ہمیشہ اس پر اس کا غضب رہتا ہے تو امانت اس کو دل سے نکل جاتی ہے جب امانت اس میں سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ تو اس کو جو راو خان پاتا ہے جب ہمیشہ چوراخان تو اس کو پاتا ہے تو رحمت اس میں سے نکل جاتی ہے کہ چونکہ رحم دی کرتا ہے جو امانت دار ہوتا ہے جو ملے ایمان سخت دل ہوتا ہے جب محبت اس میں نہ نکل جاتی ہے تو ہمیشہ اس کو مردود اور ملعون پاتا ہے جب ہمیشہ اس کو مردود اور ملعون پاتا ہے

تو اسلام کی تیسری گردن تو نکل گئی رمعاذ اللہ کا فرمودہ کیا احمد بن حنبل کا کہ فرمایا کہ ہر پانچ سو اور کثیر کفر تک
باب النایات فیاست کی نشانیوں کا بیان عن **حَدَّثَنَا** **بْنِ** **أَسْنَدِ** **أَبْنِ** **سَدِیْحَةَ** قَالَ **أَطْلَعَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ**
صَلَّى **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **مِّنْ** **عَرَفَةِ** **وَدَخَلَ** **نَتَدَا** **اَكْرَ** **السَّاعَةِ** **فَقَالَ** **لَا** **تَقُومُ** **السَّاعَةُ** **حَتّٰی** **تَكُوْنَ** **عَشْرُ** **اَيَّامٍ** **طُلُعُ**
الْفَتَمِ **مِنْ** **مَغْرِبِهَا** **وَالذَّجَالُ** **وَالدُّخَانُ** **وَاللَّابِئَةُ** **وَيَا** **جُورٌ** **وَمَا** **جُورٌ** **وَدُخْرٌ** **عَلَيْ** **بْنِ** **مَرْيَمَ** **عَلَيْهِ** **السَّلَامُ**
وَقُلْتُ **اَتُحْصَوْنَ** **خُسُوفَ** **بِالشَّمْسِ** **وَالْقَمَرِ** **وَالْخُسُوفَ** **بِجُزْأَةِ** **الْعَرَبِ** **وَنَارُ** **الْخُجْرِ** **مِنْ** **قَعْرِ** **عَدْنٍ** **أَبْنِ**
كُتُوْبِ **النَّاسِ** **إِلَى** **الْحُكْمِ** **تَبَيَّنَ** **مَعَهُمْ** **إِذَا** **بَاتُوا** **وَقَبِلَ** **مَعَهُمْ** **إِذَا** **قَالُوا** **خُذِ** **بِغَيْرِ** **سَيِّدٍ** **وَرَدِيَّتْ** **وَرَدِيَّتْ** **مَلِكٍ**
 اور علیہ وسلم برآمد ہوئے باللہ خانہ پر اور ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دس نشانی
 ظاہر نہ ہوں ایک تو سورج کچھیم سے نکلنا اور دوسرا دہلیز سے (دوسرے دھال کا نکلنا) جو کانا ہوگا) تیسرے دھوڑ
 کا نکلنا **فَاتَمَّ** ساری دنیا میں پہل جاوے گا اور کافروں کا دم اس سے رک جاوے گا اور مسلمانوں کو رکام کی حالت
 اس سے پیدا ہوگی اور یہ نشانی ابی ظاہر نہیں ہوئی قیامت کے قریب ہوگی خلیفہ اور ابن عمر اور حسن کا یہی قول ہے اور
 خلیفہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دہشت کیا کہ یہ دھواں دنیا میں جالینس تک ہیگا اور ابن مسعود نے کہا یہ نشانی
 ظاہر ہو چکی اور اس آیت میں سہکا ذکر ہے یوم تاتى السحاب دھان بہین اور یہ دھواں قریش پر آتا تھا اور نہر قحط پڑتا تھا اور
 آسمان میں دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور احتمال ہے کہ یہ دھواں آگ کا دھواں ہو اور وہ جو قیامت کی نشانی ہے دوسرا دھواں
 ہو اور اسے تھالے خوب جاتا ہے **فَ** چوتھے داتہ الارض کا نکلنا زمین کے جانور کا جو صفا ہاڑ سے نکلیگا
 اور کافروں اور مومنوں پر نشان کر دیگا) پانچویں یا جوج اور یا جوج کا نکلنا (وہ دو قومیں ہیں اولاد میں یا فنت بن
 نوح علیہ السلام کے جو قیامت کے قریب ظاہر ہونگے) چھٹی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا اترنا آسمان سے دنیا کی طیر
 وہ بیت المقدس میں اتریں گے) ساتویں زمین کا دھنسا مشرق میں آئیں زمین کا دھنسا مغرب میں نوین زمین
 کا دھنسا عرب کے جزیرہ میں دسویں ایک آگ جو عدن کو نشیب سے نکلے گی جبکہ امین کہتے ہیں (امین برندن احمر ایک
 گاؤں ہے جس کے علاقہ میں ساحل سے ایک جانب پر (وہ لوگوں کو خوش کھیر طیر) زمینے شام کے ملک کی طرف شام کو خوش
 کہتے ہیں کیونکہ خنسا بن میں پر ہوگا اچھا دسے گی اور جب لوگ رات کو تھیر جاویں گے (اس سے پہلے سے ہلگتے ہلگتے تنگ
 تودہ انگارہ بی ات بہر تھیری رہے گی) سب طرح دوسرے دن کو جب لوگ آرام کریں گے تو وہ آگ بھی آرام کرے گی
 ان کے ساتھ (یعنی تھیری ریگی گویا وہ آگ بقدرت اتنی لوگوں کو دھنسنے والی ہوگی ملک شام کی طرف **فَ** مومنوں
 نے کہا اس آگ سے بیل مراد ہے یعنی عرب میں بیل جاری ہوگی عدن کو لیکر شام تک اور ہمارے زمانہ میں ایک بڑے

سوی نظر آئے جب کہتے ہیں کہ باجموع اور باجموع سے انگریز اور روس مراد ہیں یہی ساری دنیا پر غالب ہو جائیگی لیکن باجموع اور باجموع تو سرکبرے اٹے ہوئے ہیں اور دفعۃً نکلیں گے انگریز اور روس تو ہمیشہ سچے ہوئے ہیں انکے لیے سب کب بنائی گئی تھی ایسی قیاسی باتیں قیامت کی نشانیوں میں بنا کر خوب سین ہو جائے اور رسولؐ نے فرمایا اسکے اوپر ایمان لانا کافی ہے اور تفصیل انکی اسہ ہی حزب جانا ہے عن ابن عباسؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال باذروا بالاکمال سبائا طلع الشمس من مغربھا والدخان دابة الارض والدجال وخويصة لحد كره وافر لعمركم ان ابن لاک سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلو جلدی نیک عمل کر لو ایک نوسرچ کا نکلنا بچم سے دوسرے دھواں تیسرے دابہ الارض چوتھے دجال پانچویں خاص آفت ہر شخص کی (یعنی موت) چھٹی علم آنت رصیر و با وغیرہ، عن ابن قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايات بعد الايات ابو قتادة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیاں دو سو برس کے بعد ہوں گی ف یعنی آپ کی ہجرت سے یا وفات سے یا اسلام کی دو تین سو سالے دو سو برس بعد اور یہ حدیث ضعیف ہے ابن جوزی نے اسکو موضوعات میں لکھا اور کہا اسکی اسناد میں عمن اور عبد اللہ دونوں ضعیف ہیں مگر ابن جوزی نے اسکو کدیبی کے طریق سے روایت کیا اس نے عون سے اور ابن ماجہ کے اسناد میں حسن نے متابعت کی کدیبی کی ابن جوزی نے کہا محدث کی وضع کے ساتھ متسم ہے کدیبی میں کہتا ہوں اسکی متابعت ہوئی اور حاکم نے اسکو مستدرک میں نکالا اور کہا صحیح ہے وہابی نے انہر اعتراض کیا کہ عون ضعیف ہے اور ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث صحیحہ نہیں ہے اور شاید آیات سے اس حدیث میں وہ آیات مراد ہوں جیسے خلق قرآن کا قول جو امام احمد کے وقت میں نکلا اور اسکی دوسری الحدیث پر آفت آئی میں کہتا ہوں اگر حدیث ظاہر ہو کہ یہی جاوے تو ہی اس میں کچھ اشکال نہیں ہے کیونکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیاں سنہ دوسو ہجری تک ظاہر نہ ہوں گی اسکے بعد ہوں گی اور اب نو تیرہ سو برس گزر چکے ابھی تک کوئی بڑی نشانی ظاہر نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ اسکا وقت خوب جانتا ہے عن ابن عباسؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انتمی علی خمس طبقات فامرعون سنة اهل بدر وتقوى شمل الذين يلوونهم الى عشرين ومائة سنة اهل تر حمير وكمامل نعم الذين يلوونهم الى ستين ومائة سنة اهل ثلث ابر وتقاطع ثم الهج الهج الهج الهج ان من من اسے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کو پانچ طبقے ہوں گے چالیس برس تک تو نیک اور متقی لوگ رہیں گے پھر ایک سو بیس برس تک انکے قریب وہ لوگ رہیں گے جن میں رحم اور نابت کا جوڑنا ہوگا پھر ان سے قریب ایک سو

وسلم نے فرمایا میری امت میں خفت ہوگا اور سخی اور قذرت **باب جَنِيْرُ الْبَيْدِ** اور بیدار کے لشکر کا بیان **عَنْ**
حَفْصَةَ اُنْهَآ سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَبُرَتْ مِنْ هٰذَا الْبَيْتِ جَنِيْرٌ یَغْزُوْهُ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِبَيْدٍ
مِّنَ الْاَرْضِ خُفَّتْ بِاَرْضِهِمْ وَیَنَادٰی اَوَّلَهُمْ اٰخِرُهُمْ یُخَفُّ بِہُمْ وَلَا یَبْقٰی مِنْہُمْ اِلَّا الشَّرِیْدُ الَّذِیْ
یُخَآرِعُہُمْ فَلَمَّا حَبَا جَنِيْرٌ الْحَجَاجَ طَنَنَّا اَنَّهُمْ هُمْ فَقَالَ رَجُلٌ اَشْہَدُ عَلَیْكَ اَنْتَ کَمْ تَکْذِبُ عَلٰی
حَفْصَةَ وَاِنَّ حَفْصَةَ لَمَ تَکْذِبُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
اور انہوں نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس گہر کا (یعنی خانہ کعبہ کا) قصد کرے گا ایک لشکر جو
ٹرائی کرے گا اہل مکہ سے جب وہ بیدار کی زمین میں ہونگے (بیدار ایک مقام ہے ذوالحلیفہ سے قریب یا مراد وسیع میدان
ہے) تو اس کے پیر میں دھنس جاویں گے اور دھنس کر وقت جو لوگ آگے ہوں گے وہ پیچھے والوں کو آڑ میں گئے وہ بھی دھنس
جاویں گے بیان تک کہ ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا سوا ایک قاصد کو جو ان کا حال بیان کرے گا۔ عبد اللہ
بن مسعود نے کہا جب حجاج (بن یوسف ثقفی ظالم) کا لشکر آیا (عبد اللہ بن زبیر سے لڑیکو مکہ کی طرف) تو ہم سمجھے
شاید یہی لشکر آپ کا مراد ہوگا جو دھنس جاوے گا ایک شخص نے شکر بولا میں گواہی دینا ہوں کہ میں نے حفصہ پر چڑھ کر
باندھا اور حفصہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا **عَنْ** صَفِیَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ لَا یَمُوتُ النَّاسُ عَنِ غَزْوِہِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰی یَغْزُوْا جَنِيْرٌ اِذَا کَانُوْا بِالْبَيْدِ لَدَ اَوَّلِ بَیْدٍ اَوْ رَزَ
اَلْاَرْضِ خُفَّتْ بِاَرْضِهِمْ وَاٰخِرُهُمْ رَاٰی نَجْوٰہُمْ اَوْ سَطُّہُمْ قُلْتُ اِنْ کَانَ فِیْہُمْ مِّنْ نِّکْرٍ قَالَتْ یَبْعَثُہُمْ اللّٰهُ
عَلٰی مَا فِیْ اَنْفُسِہُمْ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس گہر پر ٹرائی
کرنے سے (یعنی مکہ والوں پر جہاد کرنے سے) باز نہ آویں گے یہاں تک کہ ایک لشکر لڑیکو آوے گا حبیبہ بیدار میں ہونے
گے یا وسیع میدان میں تو اداں سے لیکر اخیر تک سارا لشکر دھنس جاویگا اور ان کے پیچھے والے بھی نہیں بچیں گے میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی زبردستی سے اس لشکر میں شریک ہوا ہو (یعنی خوشی سے ان کے ساتھ نہ ہو) آپ نے فرمایا
قیامت کے دن انکو اللہ تعالیٰ اپنی اپنی نیت کے موافق اوتھا دیگا (لیکن دنیا کا عذاب سب بچا دیگا بردن کی کثرت
میں لہجہ ہی جس جہنم میں **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ الْجَنَّةَ الَّذِیْ یُخَفُّ
بِہُمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَلْ فِیْہُمْ الْمَکْرُہُ قَالَ اِنَّہُمْ یَبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَاتِہُمْ ام سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا ذکر کیا جو دھنس جاویگا تو ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ
شاید اس میں کوئی ایسا شخص ہو جو جبر سے آیا ہو آپ نے فرمایا وہ اپنی اپنی نیت پر اٹھیں گے **باب** دَابَّةُ الْاَنْبِیَآءِ

کے شعبہ اعلیٰ علم و کمال دیگا جیسے مردیکہ جلانا زمین کا خزانہ نکالنا پانی برسانا غلہ اگانا گویا وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور اس کو خوارق عادات دیں گئے ہوں گے اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لیکھا اس سے اور اس کے خدا نہ ہونے کی کئی نشانیاں بھی کہوں ہیں جن میں وہ مجبور ہوگا ان کو اپنے سر و در نہ کر سکیگا جیسے کانہ ہونا آنکھ میں پہلی ہونا پیشانی پر کافر لکھا ہونا ان نشانوں کو دیکھ کر مومنین یقین کر لیں گے کہ یہ خدا نہیں ہے بلکہ جب وہ ساحر ہوا اور بڑے بڑے خوارق عادات کھلانے پر اس کی قدرت ہوئی تو ممکن ہے کہ کبھی وہ اپنے تئیں دہشتی آنکھ کا کانا دیکھا دیکھی یا مین آنکھ کا کبھی لکھا کبھی پست قد کبھی ہوتا کبھی متوسط کبھی آنکھ پھولی ہوئی کبھی برابر ہا دونوں کر چوٹے اور بڑے ہونیکا اختلاف تو احتمال ہے کہ راوی کی اس میں غلطی ہو یا آدھے دن سکے بڑے ہوں آدھے چوٹے ہوں مگر نو اس کچھ بحث میں ہے کہ وہ چالیس دن تک ہیگا اور اس کی حدیث میں ہے کہ چالیس برس تک ہیگا اور اندونوں کا مخالفت اس طرح رفع ہوئے کہ نو اس کچھ بحث میں دنوں کا طول مذکور ہے کہ ایک دن ایک سال کا ہوگا تو گویا چالیس دن کے چالیس سال ہی ہوئے اور اس کی حدیث میں دنوں کا قصر مذکور ہے کہ ایک بس ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور ممکن ہے کہ پہلی حدیث میں وہ دن مراد ہوں جن میں وہ دنیا کا دورہ کرے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا اور دوسری حدیث میں اس سے پہلے دن مراد ہوں اب زیبا ابن صفیاد کا حال اور ترمذی کا بیان اور دوسری حدیث میں تودہ ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کا لکنا وحی سے معلوم ہوا تھا اب اسکی یقین اس میں آپ کو شک نہی پس جس شخص پر علامات کو لحاظ سے گمان ہوا تو یہ شبہ ہوا شاید وہی دجال ہو اور ایسا ہی آپ کو شبہ تھا کہ دجال کب لکھیگا ایک حدیث میں ہے کہ اگر میرے سامنے لکھا تو میں اس سے حجت کو ڈنگا اور اگر میرے بعد لکھا تو اسے میرا خلیفہ ہے پہلے پر اور ایک حدیث میں ہے کہ دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مار بیچے گا شاید یہ حدیث بعد کی ہو پہلے آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہو بعد اسکو معلوم ہو گیا ہو کہ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاوے گا اور حضرت عیسیٰ تو آپ کی وفات کے بعد تریکے دوسری حدیث میں اسکی تصریح کردی کہ جو کوئی تم میں سے عیسے کو باؤی تو انکو میرا بطاف سے سلام کہے اور جو کوئی تم میں سے دجال کو سنے تو اس سے دور رہو اور ابو عبیدہ کی حدیث میں ہے کہ دجال کو بعض وہ لوگ باؤ بیچے جنہوں نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے احتمال ہے کہ اس سے جن مسلمان مراد ہوں وہ دجال کی بوقت تک نہ رہیں یا خضر مراد ہوں یا یہ مطلب ہو کہ جس نے میرا کلام سنا خواہ بوسطہ ہی سنا ہو تو تمام وہ مسلمان مراد ہو سکتے ہیں جو آپ کی حدیث سن کر میں میرا حال قیامت کی نشانیاں جیسے اور طرح آپ سے صحیح صحیح روایتوں سے منقول ہیں انکو مان لینا چاہیے باقی ان کی تفصیل اور یقین اور تصریح تو یہ کہ یہ معلوم نہیں بخیر خدا کے اور خود ان چھتر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی باتوں میں شک

تھی جو اسے سجاوہ و تھکانے آجک نہیں بتلائی تھیں اور یہ عمدہ دلیل ہے آپ کے نبی برحق ہونے کی دزدہ جہے شخص کو ہر ایک بات
 بغیر اس کے طور پر قطعی طریق سے کہہ دینا کوچہ شکل نہیں ہے اور کہنے اس مقام میں کلام کو طول دیا کیونکہ بعض لوگ نا سمجھی سے
 ان احادیث کو ظاہری اختلافات کو دیکھ کر متزلزل ہو جاتے ہیں اور شیطان انکو گمراہی میں بہنا دیتا ہے حالانکہ ان
 سب اختلافات کو اجماعیہ بننے اچھی طرح سے رفع کر دیا ہے غرض خدا تعالیٰ شیطان کو شر سے ہر مسلمان کو بجا دو آمین یا رب
 العالمین **عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الشَّرْقِ**
يَقَالُ لَهَا خِرَاسَانٌ يَتَّبِعُهُ أَتَوَامٌ كَأَنَّهُمْ رُجُوهُمْ الْجَنَانُ الْمُطْرِفَةُ أَبُو بَكْرٍ صَدِيقُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ کہتے ہیں کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا کہ دجال پر جب ایک ملک نکلیگا جسکو خراسان کہتے ہیں خراسان ایک بے لایت
 ہے اور ادرامند اور عراق کے بیچ میں اسکو شہر بہرین ہرات اور شہد اور طوس وغیرہ اور اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے
 جنکے مونہ گویا تہرتہ ڈالمن ہوں گی یعنی گول مونہ موٹے غلیظ میسے ترک لوگ ہوتے ہیں **عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ**
قَالَ سَأَلَ أَحَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْذَرُ مِنَّا سَأَلَتْهُ وَقَالَ بِنُ مَيْدٍ بَشَدَّ سَوَا لَا مِثْلِي
فَقَالَ لِسَائِلِ عَنْهُ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ قَالَ هُوَ أَهْوَىٰ لَكَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ
 مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ دجال کا حال انما نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آخر آپ نے
 فرمایا تو کیا پوچھتا ہے اسکا حال میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا اور پانی ہوگا آپ نے فرمایا وہ دلیل ہے
 اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے کہ اسکو کھانا اور پانی نے تحقیق عطا فرماوے بلکہ شعبہ بازی ہوگی فی حقیقتہ
 نہ کھانا ہوگا اس کے پاس پانی صحیحین کی روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے پاس روٹی کا پہاڑ ہوگا
 اور پانی کی نہر ہوگی تب آپ نے فرمایا اور کون ہے کہ حدیث کا ترجمہ یوں کیا جادو کہ اللہ تعالیٰ پر یہ بات آسان ہو دجال سے
 زیادہ یعنی جب اس نے دجال کو پہنچا کر دیا تو اسکو کھانا یا پانی دینا کیا مشکل ہے اور بعضوں نے کہا مطلب یہ کہ دجال
 دلیل ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے کہ ان چیزوں کے ذریعے سے اسکی قصد میں کیا دے کیونکہ اسکی پیشانی اور آنکھ
 پر اس کے جوئے ہونیکلی نشانی ظاہر ہے واللہ اعلم **عَنْ فاطِمَةَ بِنْتِ ثَيْبٍ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ رَصِيدَ الْمَيْتَرِ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ
فَرُبَّ بَنٍ قَائِمٍ وَجَالِسٍ نَاسًا رَالِ الْيَوْمَ بِمَدِينَةٍ أَنِ انْعُدُوا بَائِي وَاللَّهُ مَا قُمْتُ مَعَكُمْ لَأَمْرٍ يَنْفَعُكُمْ لَوْ غَبِثَ وَلَا
لَوْ هَبْتِ وَلَكِنْ تَسْمِعُنِي أَنَا نِي فَخَبَرْتَنِي خَبَرًا مَتَعْنِي الْقَبُولُ لَهُ مِنَ الْفَرَجِ وَفَرَّ الْعَيْنُ مَا حَبَبْتُ أَنَّ الشَّرَّ
عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَبِيكُمْ إِلَّا أَنَّ ابْنَ عَمٍّ لَتَعْنِي الدَّارِي أَخْبَرَنِي الرَّيْحُ الْجَانِ نَهُمُ الْحَنِيَّةُ لَا يَبْرُؤُونَهَا تَفْعُدُ دَائِي

ان لوگوں نے اسے کہا تو کون ہے (مسلم کی روایت میں ہر مالون کی کثرت سے اسکا آگاہی چاہا معلوم نہ ہو سکتا تھا ان لوگوں نے کہا خرابی ہو تیری تو کیا بے ڈرگئے اور ڈر کر یہ کلمہ کیا یہ مجاورہ ہے نئی چیز کے دیکھنے پر ایسا کہتے ہیں انکو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس بات کا جواب دینا چاہتا تھا کہ کون ہے جو اس کو جانور سمجھتے تھے وہ بولی میں جاسوس ہوں رد جال کی ان لوگوں نے کہا ہم سے کچھ بیان کر (کیونکہ جاسوس کا یہی کام ہے) اس نے کہا میں تم سے کچھ خبر بیان نہیں کر دینا تم سے کچھ بچوں کی لیکن اس سندر میں جاؤ جو کہ نظر آتا ہے وہاں ایک شخص ہے جو تم سے باتیں کرنے کا بڑا شائق ہے یعنی تم سے خبر پوچھنے کا اور تم کو خبریں دینے کا خیرہ لوگ اس سندر (عباد تھانہ) میں گئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے ہلے ہلے کرتا ہے بہت رنج میں ہے اور شکایت میں (مسلم کی روایت میں ہر جب اس جانور نے اس آدمی کو بتلایا تو ہم ڈر کر کہیں شیطان نہ تو ہم جلدی سے چلے گئے کہ سندر میں گئے وہاں دیکھا تو ایک بہت بڑا آدمی ہے کہ دیا آدمی سمجھنے کہی نہیں دیکھا اور خوب زنجیریں سے جکڑا ہوا ہے کہ اس کے ہاتھ گردن سے بند ہوئے ہیں اور گھٹنوں بلکہ ٹخنوں تک زنجیریں پڑی ہیں سمجھنے اس کے کہا خرابی ہو تیری تو کون ہے وہ بولا تم میری خبر لینے پر قادر ہوئے پہلی اپنی خبر بیان کر دو تم کون لوگ ہو اس نے کہا تم لوگ کمان کے آئے انہوں نے کہا شام کو اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے انہوں نے کہا ہم عرب ہی کے لوگ ہیں جبکہ تو پوچھتا ہے (مسلم کی روایت میں ہر سمجھنے اس کے جزیرے کا حال بیان کیا اور کشتی کا دریا میں تباہ بہنے کا اور جاسوس کے ملنے کا اور ڈر کر سندر میں جلدی چلا آیا) اس نے کہا اس شخص کا (یعنی نبی کا) کیا حال ہے جو تم لوگوں میں پیدا ہوا (یعنی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا) ان لوگوں نے کہا اچھا حال ہے اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی (یعنی قریش کی قوم سے جو بشرک اور بت پرستی کے) لیکن اللہ نے اسکو غالب کر دیا اب عرب کے لوگ مذہب میں ایک ہو گئے ان کا خدا ایک ہی ہے اور انکا دین بھی ایک ہی ہے (اسلام) پھر نہ پوچھا غر کے خیمہ کا کیا حال ہے ایک گاؤں ہر شام میں جہان نگر حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی جا کر ترین تھیں وہاں ایک خیمہ ہے اسکا بانی سو کہ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے) انہوں نے کہا اچھا حال ہے لوگ اس میں سے بانی دیتے ہیں اپنی کعبیوں کو اور پیشے کے لیے بھی اس میں سے بانی ہوتے ہیں پھر اس نے پوچھا عمان اور میان کے کھجور کا کیا حال ہے (عمان اور میان دو گاؤں ہیں شام میں انکے اور میان کھجور کا باغ ہے) انہوں نے کہا ہر سال اس میں کھجور اترتی ہے پھر اس نے کہا طبر کے تالاب کا کیا حال ہے (طبر کبیر کا) انہوں نے کہا اسکے دونوں کناروں پر بانی کو دتا ہے یعنی اس میں بانی کی کثرت ہے یہ سنکر تین بار وہ شخص کھڑا رہے اس نے حسرت کی باتیں بار بار اس نے آواز نکالی یا ٹنڈی سانس بھری آواز کے ساتھ) پھر کہنے لگا اگر میں اس قبیہ سے چھوٹوں تو کسی زمین کو نہ چھوڑوں گا جہاں میں نہ جاؤں سو اطیبہ (یعنی مدینہ منورہ کے) وہاں جانیکی جھکڑ طافت نہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کچھ بہت خوشی ہوتی ہے طیبہ یہی شہر ہے قسم اس کی جسکے ہاتھ میں یہ بحر جان ہو مدینہ میں کوئی
 سنگ اہر گلی ہو یا کدہ (سڑک) ہو نرم زمین ہو یا سخت پہاڑ کی گراہجہ ایک فرشتہ نکلی تو اریا ہر اسمعیل ہے قہریت
 ہر **فائدہ** جو دجال کو وہاں آنے سے روکے گا دوسری روایت میں ہے کہ دجال احد پہاڑ تک آدیکہ پہر ملا کہ اسکا رخ نہیں ہوگا
 مسلم کی روایت میں ہے کہ محمد بن ابیہین کے بنی کا حال یہاں کروہنے کما وہ کہ سے نکلے مدینہ کو گئے اس نے کہا کیا عرب کے
 لوگ ان کو ٹسے ہمنہ کما ہاں لڑے اس نے کہا بہر امن نبی نے انکے ساتھ کیا کیا ہنے بیان کیا کہ وہ غالب ہو گئے اپنی قریب
 والوں پر اور انہوں نے اطاعت کی نبی کی وہ بلا یہی بہتر ہے عربوں کر لیے کہ ان نبی کی اطاعت کریں ہر اس نے اپنا حال
 بیان کیا کہ وہ مسیح دجال ہے اور قریب میں مجھ کو اجازت ملیگی نکلنے کی اس میں یہ کہ کوئی بسنی میں نہیں جھوڑوں گا
 جان میں نہ جادوں سوا کہ اور طیبہ کے وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں جب میں اندونو میں سے کہیں جانا چاہوں گا تو ایک فرشتہ
 نکلی تو اریا لیکر اس سے مجھ کو روکے گا اور وہاں ہر راہ پر چوکیدار فرشتے ہیں یہ فرما کر اپنے اپنی چٹری منبر پر ماری اور
 فرمایا طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ اور میں نے تم سے یہ حال بیان نہیں کیا تھا (دجال کا کہہ
 مدینہ میں نہ آوے گا) لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے بیان کیا تھا ہر آپ نے فرمایا وہ شام کے سمندر میں ہے یا میں کے
 سمندر میں نہیں بلکہ مشرق کی طرف اور اشارہ کیا ہاتھ سے مشرق کی طرف **عن** النّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْکَلْبِيِّ
 يَقُولُ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضَ فِيهِ رُكْعَةً حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ الْغُلَّ
 ثَلَاثًا رَحْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ ذَلِكَ فَنَبَا فَقَالَ مَا نَأَا كُمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرَتْ
 الدَّجَالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضَ فِيهِ ثَمَّ رُكْعَةً حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ الْغُلَّ قَالَ عَيَا الدَّجَالَ الْخَوْفُ عَلَيْكُمْ
 إِنْ يَخْرُجُ دَنَا نِيَكُمْ نَا مَا حِجْمَا دُونَكُمْ وَارْجُو خُرُجَ دَلَسْتُ فِيكُمْ مَا مَرُّ حِجْمَا نَفْسِي وَاللَّهِ خَلِيفَتِي عَلَى
 كُلِّ مَسْلَمٍ أَنَّهُ ثَابِتٌ قَطِطٌ عَلَيْهِ قَائِمَةٌ كَأَنَّ شَرَّهَا يُعْبِدُ الْعَرَبِيَّ بَيْنَ تَلَيْنِ مَسْرَاةٍ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْكُمْ قَوْلَهُ
 سُورَةُ الْكَافِرِ أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلْقِ بَيْنِ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَيَقَاتِلُ بَيْنَ دَعَاةٍ سِيَالَا يَا عِبَادَ اللَّهِ أَتُبْنُو قُلْنَا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمَ كَسَنَةٍ وَيَوْمَ كَثْفَةٍ وَيَوْمَ جُمُعَةٍ وَسَارًا يَا مَاهِ
 كَمَا بَا مِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَسَنَةٍ تَكْفِينَا فِيهِ صَلَوَةُ يَوْمٍ قَالَ قَا قُلْنَا لَكُ قَدْ ذَكَرَ قَالَ
 قُلْنَا قَدْ اسْرَأَعِنِي الْأَرْضُ قَالَ كَالْفَيْثِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرَّجُلُ قَالَ فَيَاكُنِ الْقَوْمُ قِيَدُ عَوْمِهِمْ فَلْيَسْتَعِينُوا لَهُ دَا
 يُونُونَ بِهِ نِيَامُ السَّمَاءِ أَنْ تُطْفَأَ فَيَطْفَأَ بِأَمْرِ الْأَرْضِ أَنْ يُنْبِتَ ثَمْنِيَّتٌ وَتُرْوَحَ عَلَيْهِمْ سَارْحَتُهُمْ أَهْلُ مَا
 كَانَتْ ذِي وَاسْبَعُ صُرُوعًا وَامْلَأْ خَوَا صِرْتَهُ بَا قِي الْقَوْمُ قِيَدُ عَوْمِهِمْ فَيُرْدُنَّ عَلَيْهِمْ لَكُ كَيْفَ عَرَفَ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ

یہ آپ کے بیان کا اثر اور صحابہ کے ایمان کا سبب بنا جب ہم لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے (یعنی دوسرے وقت) تو آپ نے دجال کے ذکر کا اثر ہم میں بپا رہا ہمارے چہرہ دن پر گہرا سب اور خوف سی آپ نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے مجھے عرض کیا یا رسول اللہ صبح کو آپ نے دجال کا ذکر کیا اسکی ذلت بھی بیان کی اور اسکی عظمت بھی بیان کی یہاں تک کہ ہم سمجھ کر وہ انہی کھجور کے دھنوں میں ہے آپ نے فرمایا دجال کھانا اور دن کا مجھے زیادہ ڈر ہے تب (جیسے گمراہ گریوے کے عالموں اور مولویوں اور مدد و لیثوں اور حاکموں کا) اور دجال اگر نکلے اور میں تم میں موجود ہوں تو میں اس سے محبت کروں گاہا کہ طرف سے (تم الگ ہو گے) اور اگر ہر وقت نکلے جب میں تم میں نہ ہوں (بلکہ میری وفات ہو جاوے) تو ہر ایک شخص اپنی محبت آپ کر لے اور اللہ تعالیٰ ہر خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال جو اب ہے راہ پر تھیم کی رویت میں گذرا کہ وہ بڑا ہے اور شاید ریج و غم سے تھیم کو بڑا معلوم ہوا ہو یا یہی دجال کا کوئی شعبہ ہو) اسکے بال محبت گنو نگہ میں اسکی آنکھ کھڑی ہوئی ہے (مسلم کی رویت میں ظافہ ہے یعنی اٹھی ہوئی اونچی) اگر بامین اسکی مشابہت دیتا ہوں عبد اللہ بن قیس سے (وہ ایک شخص تھا قوم خزاعہ کا جو جاہلیت کے زمانہ میں مگریشا ابہر جو یوئی تم میں سے دجال کو پاوے تو شرم سورہ کہف کی آیتیں اُس پر پڑے) ان آیتوں کے پڑھنے سے دجال کے فتنے سے بچے گا (دیکھو دجال غلہ سے نکلیگا جو شام اور عراق کو پہنچے گا) (ایک کہ) ہے اور فنا دہیلانا بہرے گا دہنی طرف اور بامین طرف ملکوں میں اسے اللہ کے بند و مضبوط رہنا ایمان پر پہنچنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنے دنوں تک میں ہر ہنگام آپ نے فرمایا چالیس دن تک جن میں ایک دن سال بہر کا ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ ہوگا اور بانی دن ہمارے ان دنوں کی طرح پہنچنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دن جو ایک بے سکا ہوگا اس میں ہکو ایک دن کی (پانچ) نمازیں کافی ہوں گی (قیاس تو یہی تھا کہ کافی ہو تین ہوں گی) آپ نے فرمایا کہ انداز کر کے نماز پڑھ لو گہنٹھوں کے حساب سے اب تو گھڑیاں ایسی رائج ہیں کہ انداز کرنے میں کوئی دقت ہی نہ ہوگی) پہنچنے عرض کیا وہ زمین میں کس قدر جلد چلیگا (جب ترانی تھوڑی مدت میں ساری دنیا گھوم آوے گا) آپ نے فرمایا اگر کی مثال ہو اسکے پیچھے رہیگی وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انکو اپنی طرف بلادے گا وہ سکھان لیں گے اور اس پر ایمان لا دیں گے (معاذ اللہ وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا) بہرہ آسمان کو حکم دے گا ان پر باتی پڑے گا اور زمین کو مکہ دے گا وہ اناج اور گاوگی و ف ہمارے زمانہ میں شہر خیریدیکہ واقع امریکہ میں مصنوعی بارش کی ایک بندیر نکالی گئی اور لوگ کہتے ہیں کہ بعض مقاموں میں اس میں کاسیابی ہوئی کسبقد بانی برسا اور لوگوں کی محبت میں صرف ہوا شہر حیدر آباد میں بھی اگلے سال جب بارش کی قلت نہی تو یہ سامان مصنوعی بارش کے لیے امریکہ سے منگوایا گیا بلنے ڈانیا سیٹ اور زمین وغیرہ لیکن امریکہ

کے نمودار ہو کر ہمیں پھیل گئے اور پانی نہیں برسا اسوقت مجھ و جمال کی صحبت یاد آئی کہ جب امریکہ کے لوگوں نے اپنی دہانامی اور ملک
 سے امریکا سبب دریافت کر کے پانی برسانے کے لیے کوشش کی تو جمال جو بڑا شہیدہ باز اور ساحر مہکا وہ اگر پانی برسا دیوے
 تو کیا تعجب ہے فرعون جب مصر میں فحاشی کا دعویٰ کرنا تھا تو شیطان ملعون بھی اسکا رفیق آنکر بنا اور عمدہ وزارت
 پر مقرر ہوا ایک بار مصر میں بارش کی نہایت قلت ہوئی خلق پریشان ہو کر فرعون پاس آئی اور کہا اگر تو سچا خدا ہے تو
 پانی برسا فرعون نے شیطان سے کہا یا مغرت اب تمہارے ہاتھ ہو کچھ تیار کر دو پانی برسانا کی شیطان نے کہا یہ کتنی بڑی بات
 ہے آج رات ہی بارش ہوگی اور کل اپنے لشکر شیاطین کو حکم دیا کہ رات بھر اس شہر پر پشیا ب کر دینا سننے سے خوب
 پشیا ب کیا صبح کو لوگ اٹھے تو زمین کو دیکھا تو وہ ہے مگر مارے بدبو کے سر ہٹا جاتا ہے سب لگ فرعون پاس آئے اور کہا یہ کیا
 آفت ہو فرعون نے شیطان کو بلایا اور پوچھا ارے ہبا بھی یہ کیسا پانی برسا وہ بولا ہے جسے ہوا ہے جہاں مجھ سے بیاذیر
 ہوگا اور تجھ جیسا خدا و ان ایسا ہی پانی برسے گا غرض فرعون بڑا نادوم ہو کر خاموش ہو رہا تھا اور ان کے جانور شام
 کو آدین گئے (رحمائی سولٹ کر) انکی کوہان خوب اونچی رہنے خوب موٹی نازے ہو کر) اور ان کے تین خوب سے ہرے (دود
 سے) اور انکی کوئیں خوب پھولی ہوئیں ہر ایک قوم کے پاس آدینگا انکو اپنی طرف بلا دینگا وہ اسکی بات نہ مانیں گے
 اس کے خدا ہو نیکو نہ کریں گے) آخر جمال ملنے کے پاس سے لوٹ جاؤنگا صبح کو ان کا ملک فحشاء زدہ ہوگا اور ان کے ہاتھ میں کچھ
 نہیں رہیگا (سب مال اسباب خراب ہو جاؤنگا وہ جادو سے پاؤش سے بلکہ ہم ہی مر جاؤں تو کچھ ڈر نہیں لیکن کانے پہلی
 والے کو تو کبھی خدا نہیں کہیں گے) اب جمال ایک کہنہ پر سو گز سے گا اور اس سے کہیں گے اپنے خزانے نکال اس کہنہ کے
 سب خزانے اس کے ساتھ ہوں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی کھی بیٹھیں عیوب کا ساتھ ہوتی ہیں اب ہر ایک شخص بلاؤنگے
 جو اچھا موٹا مازہ جان ہوگا اور تلوار سے اسکو ایک مار لگاؤنگا وہ دو ٹکڑے ہو جاؤنگا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے
 ٹکڑے کی تیر کی مار پر کر دینگا رہنے دو دون ٹکڑوں میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنی دور تیر جاتا ہے) ہر اس کا نام لیکر بلاؤنگا
 وہ شخص زندہ ہو کر آؤنگا اسکا سونہ چمکتا ہوگا اور منہ ہر گاہ دوسری رویت میں اتنا زیادہ ہے جمال اس سے
 کہے گا اب میرے اوپر ایمان لایا یا نہیں وہ کہیں گے اب تو میرا ایمان زیادہ ہو گیا ہے کہ تو وہی کا نا جمال ہے جسکی آن
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی بل مردود جمال ہر تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دینگا ایک رویت میں ہے کہ
 آری جو چراؤنگا ہر جگہ کریں پوچھے گا وہ یہی کہیں گے کہ اب تو اور مجھے تصدیق ہوئی کہ تو اسے کا دشمن کا نا کا فر جمال ہے
 ہر جمال اسکو مار دینگا اور زندہ کرے گا لیکن چوتھی بار حکم الہی کے مارنے پر اسکو قدرت نہ ہوگی اور جمال جس طرح
 سے نذر کر دینگا اس کے مارنے کے لیے اسکا زور پہلے لگا اور اللہ تعالیٰ اس مردود کو آخر ذلیل و خوار کرے گا **ت**

خیر جبال اور لوگ یہ حال میں ہونگے کہ اتنے میں ابہر تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا اور سفید سینار
 پر دشت کے مشرق کی جانب ترین گئے ف اردن پہاڑ پر جہان کو آب غائب ہو گئے تھے اور آسمان پر چڑھ گئے تھے اور دوسرا
 آپ کی صورت پر بن گیا تھا کہ یہودیوں و نسولی دیا یہ صنوں اگرچہ بخیل کے چار شہر نسخون میں نہیں ہے لیکن بشاری
 نے ان میں تخریف کی ہے اور برنباس کی بخیل میں یہ بخیل کے اس طرح موجود ہے جیسے قرآن شریف میں ہے اور اس میں آن
 حضرت کو پیدا ہونے کی بشارت بھی صاف طور پر موجود ہے اور آپ کا نام مبارک بھی ہے کہ جب محمد اس کے رسول آئیں تو میرے
 اوپر میرا اہتمام رفع ہوگا کہ میں سولی دیا گیا حافظ ابن کثیر نے کہا ہماری زمانہ بن مالک سفید سنارہ وہاں پایا گیا اس لئے
 میں اندر یہ آپ کی نبوت کی ایک بڑی نشانی ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بہت باتوں کی پیش گوئی کی
 ہے جو آپ کے عہد میں نہیں بنجی ان کے ابو ہریرہ کی حدیث جب حضرت عثمان نے قرآن مجید کیا کہ میرے ساتھ بہت محبت
 وہ لوگ کریں گے جو میرے بعد میری اور ایمان لاویں گے اور جو کچھ درق رہیں گے اہل حق ہوگا اس پر عمل کریں گے اور جو
 نے کہا پہلی میں اترتے نہیں سمجھا تھا جب حضرت عثمان نے مصحف لکھوائے تو میں درق کے معنی سمجھا حضرت عثمان نے
 ابو ہریرہ کو دس ہزار درم حدیث کر بیان کرنے پر دیے اور بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت عیسیٰ بیت المقدس میں آئیں گے
 اور بعضوں میں ہے کہ اردن میں بعضوں میں ہے کہ مسلمانوں کو لشکر میں لیکن بیت المقدس کی رویت بہت مداح ہے
 اور اردن اس ساری محلہ کا نام ہے جہاں پر بیت المقدس ہے اور اگر وہاں اب سفید سینار نہیں ہے تو آئندہ بن جادو لگا اور
 جس نے اپنے نگران پر بھیجے حدیث کا انکار کیا وہ جابل ہے (زجاج) **ما ترجمہ کہ کہ** ایک حدیث میں ہے کہ جبال حبشہ
 کا قصد کریگا ہفت درہ کا حصار ہوگا اور اس کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے حدیث پوری ہوئی مدینہ
 کا حصار بنا لیا گیا آپ کی وفات کے صد بار برس بعد اس میں کل چوبیس دن تھے جب میں پہلے حج کو گیا تھا اسی قریب
 ساتواں دروازہ ہی طیار ہوا تھا **دو دروازے** کہ کچھ پہنچے ہوئے (جو دریں یا زعفران میں ہونگے) اور
 اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازو پر کھڑے تھے چاہے چاہے کہ اس میں سلیسینا ٹپکے گا اور جب اس کو بچا
 کریں گے تو پسینے کو قطرے میں سر کریں گے موتی کی طرح اور جو کافر ان کے سانس کا اثر پاوے گا اسے اسی ہلے ہو (وہ مر جادو لگا
 اور ان کے سانس کا اثر وہاں تک جادو لگا جہاں تک ان کی نظر جادو لگی آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چلیں گے اور دعائے کو باب
 فقیر پادریں گے وہ ایک پہاڑ پر شام میں اور بعضوں نے کہا بیت المقدس کا ایک گاؤں ہے وہاں اس مرد کو قتل کر دیا
 اور دعائے کو دیکھ کر ابا جہل جادو لگا عیسیٰ تک پانی میں گھل جاتا ہے (ابہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے بنی ادن
 لوگوں کے پاس آویں گے جنکو اللہ تعالیٰ نے جبال کے خسرے بچا یا اور ان کے موز پر ہاتھ پیریں گے اور ان کو جنت میں

جو دوسری ملیں گے وہ ان پر جان کریں گے خیر لوگ اس حال میں ہوں کہ اللہ تعالیٰ دوسری بیسویں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پڑے
عیسیٰ میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ ان پر کوئی نہیں لڑ سکتا تو میری (رومن) بندوں کو (خالص محمد بن
کو جو نور عیسیٰ کو سمجھ نہ سکیں) تو طوطہ پہاڑ پر لیا اور اللہ تعالیٰ باجوج اور ماجوج کو بیسویں کا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا سن کل صلا
میں سن میں ہر ایک شے پر سے چڑھ دوڑیں گے تو پہلا دن کا گاہ (جو مثل ثدیون کے ہونگے کثرت میں انکا پہلا حصہ
یعنی اگر کا حصہ) طہر کے تالاب پر گزر کرینگے اور اسکا سارا پانی بے باؤنگے بہر اخیر حصہ انکا آویگا تو کہیں کسی زمانہ میں اس
تالاب میں پانی تھا اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی رکے رہیں گے (طوطہ پہاڑ پر) یہاں تک کہ ایک میل کی سری انکے لیے
سواشرنی سے بہتر ہوگی تمہاری ایسے آج کے دن آخر حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی اسکی درگاہ میں دعا کریں گے تو اسکا
باجوج ماجوج لوگوں پر ایک پھڑا بیسویں گاہ (اس میں کثیر ہوتا ہے) اٹکی گردنوں میں وہ دو کھردن صبح کو سب کمر ہوتے
ہونگے جیسے ایک آدمی مرنا ہے اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی پہاڑ سے اتریں گے اور ایک بالشت برابر جگہ پر پاویں گے
جو انکی چٹائی اور بد بو اور خون سے خالی ہو آخر وہ پہر دعا کریں گے اللہ کی جناب میں اللہ تعالیٰ کچر پند جانور بیسویں گاہ جن کی
گردنیں بختی اونٹوں کی گردنوں کو برابر ہونگی (یعنی اونٹوں کی برابر پرند آویں گے بختی اونٹ ایک قسم کا اونٹ ہے جو برا
ہوتا ہے وہ انکی لاشیں اٹھا کر لیا دیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہاں ڈال دیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسا دیگا
کوئی گہری ٹی کا یا بالون کا اس پانی کو روک نہ سکیگا یہ پانی ان سب کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین آئینہ کی طرح یا خوب
صورت عورت کی طرح صاف ہو جاوے گی پھر زمین سے کسا جاوے گا اب اپنے پہلے آگاہ اور اپنی بکت پیر لا اس میں کئی آدمی
ملکر ایک انار کھا دیں گے اور سب پر ہوا دیں گے اور انار کے چھلکے سے سایہ کریں گے (چتر کی طرح) آخر بڑی اور بڑی ہوا دیں گے اور انار
دودھ میں بکت دیگا یہاں تک کہ ایک دودھ والی اونٹنی کو گناہی جماعتوں کو کافی ہونگی ایک گاؤ دودھ والی ایک قبیلہ کو گناہی کافی ہوگی اور
ایک بکری دودھ والی چوٹے قبیلہ کو کافی ہو جاوے گی لوگ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ ایک بکریہ ہوا بیسویں گاہ وہ
انکی غلوں کے تلے اتر کرے گی اور ہر ایک دوسن کی روح قبض کر لے گی اور باقی لوگ گدھوں کی طرح لڑنے جھگڑنے یا جماع کرتے
(علانیہ) رہا دیں گے ان لوگوں پر قیامت قائم ہوگی **فائدہ** مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ماجوج اور ماجوج
جبل خضر یعنی بیت المقدس کے پہاڑ پر پہنچ جا دیں گے اور کہیں گے اب تو ہم نے زمین کے سب لوگوں کو مٹا ڈالا لاؤ اب تمہارا
کے لوگوں کو سبھی ارڈالیں تو اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے اللہ تعالیٰ نے تیروں میں خون کا رنگ لگا کر پیر دیگا اور
ترندی کی روایت میں یہ ہے کہ مسلمان انکی کمانوں اور تیروں اور زکشتوں کسات برس تک جلا دیں گے اور پند انکی
لاشوں کو نہیل میں ڈال دیں گے (نہیل ایک موضع ہے بیت المقدس میں حضرت داؤد کی طرف ایک مقام ہے)

ف اکثر لوگوں کو اس زمانہ میں پیشہ ہوتا ہے کہ جب باجج باجج اس کثرت سے ہیں کہ ساری دنیا والوں کو مدد ملین گئے
 مگر تالاب کے تالاب پانی پکیر خالی کر دیں گے تو اب یہ کڑوٹوں اور ہین لوگ کس قطعے پر رہتے ہیں زمین کو تو اس زمانہ میں
 سیاحوں کو اور جغرافیہ دانوں نے خوب چہان ڈالا ہے اور کوئی ایسا بڑا قطعہ ان کی نظر سے باقی نہیں رہا جس میں اس
 قدر خلقت رہتی ہو البتہ ممکن ہے کہ کوئی چوٹا سا پہاڑ بزرگہ ان کی نظر سے رہ گیا ہو مگر اس میں اتنی مخلوق کمان سما سکتی
 ہے اور باغراض بے شک دون کو ہلا دیتا ہے اور ضعیف الایمان لوگوں کے دلوں میں دوسے ڈال دیتا ہے لیکن جو لوگ ہنر
 سبحانہ و تعالیٰ کی قدرتوں کو سمجھے ہرے میں انکے نزدیک یہ بات کچھ بعید نہیں ہے اور جغرافیہ دانوں کا تو یہ حال تھا کہ
 کئی ہزار برس تک انکو امریکہ کے ملک پر اطلاع نہ تھی جو دعوت میں اس بزرگم کے قریب قریب ہے یہاں تک کہ کلیسے نے پان
 سو برس پہلے کہ اس زمین کو پایا اور دریافت کیا سو وقت کو سارے نقشے جو اگلے علمبروں نے قائم کیے تھے بدل گئے اور بجای
 ریح مسکن کے نصف مسکن کما صحیح ہوا اس طرح ممکن ہے کہ زمین کے ان قطعات میں جو قطب شمالی سے قریب ہیں باجج
 اور باجج رہتے ہوں اور جو بھڑکی اور تاریکی کے ادھر کے آدمی ملنے ملک تکٹ جاسکتے ہوں اور حدیث میں جو کثرت لگو
 مذکور ہے ممکن ہے کہ یہ مسلمانوں کی تعداد کے لحاظ سے ہو جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں تھی اور ساری
 دنیا میں انکی پھیل جانے سے یہ یقین ہو کہ عرب کے ملک میں وہ سب طرف پھیل جاویں گے اور ایک تالاب کا پانی خالی کر دینا
 کچھ قیاس سے بعید نہیں ہے جب لاکھوں ہزاروں آدمی اور لاکھوں ہزاروں انکے جانور ہوں اس کے سوا قیامت کی
 نشانیاں ایسی ہیں کہ اس میں اکثر باتیں اس زمانہ کی علوت اور رسم کو خلاف ہیں باجج باجج کی کثرت بھی اسی قبیل
 سے ہو اور ممکن ہے کہ قیامت کے قریب میں انکی یہ کثرت ہو جاوے بہر حال اور اور ہیکار رسول خوب جانتا ہے اور بہتر طریقہ
 یہی ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث منقول ہوا اسکو مان لیں اور عامیوں میں ہرین اور شیطان کے وسوسے سے استغفار کرتے ہو
 اور قیاسی اور انکل و بچو گھر سے قرآن و حدیث میں مذکورین **عَنْ** النَّاسِ بِرَبِّهِمْ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُوقَدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قَبِيٍّ يَأْجُوجٌ وَمَأْجُوجٌ وَنَسَائِهِمْ دَائِرَتُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ انہیں
 بن سحمان سے روایت ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ مسلمان باجج اور باجج کی کمانوں اور زمینوں
 اور زمینوں کو سات برس تک جلا دیں گے **عَنْ أَبِي اسَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ خَلَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَكَانَ أَكْثَرُ حُطْبَيْهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَا عَنْ الدَّجَّالِ وَحَدَّثَنَا عَنْ قَوْلِهِ أَن قَالَ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ قَبْلَهُ
فِي الْأَرْضِ مِنْ دُونِ اللَّهِ دُونَِهِ أَدَمَ أَكْظَمَ مِنْ قِبْلَةِ الدَّجَّالِ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا أَحْكَمَ أَمْرَهُ
الدَّجَّالُ دَنَا اجْرُوا لَا تَسِيَّاءَ وَأَنْتُمْ اجْرُوا الْأَسْمَاءَ وَهُوَ حَارِجٌ لَيْكُمُ لَا مَحَالَةَ وَإِنْ خُجِّبَ دَنَا بَيْنَ ظَهْرَيْكُمُ

نَا نَا حُجَّجْ لِكُلِّ سَلَمٍ وَانْجِدْجُ مِنْ بَدَلِي فَبَدَّلَ كُلُّ حُجَّجٍ نَفْسَهُ وَاللهُ خَلَفَنِي عَلَى كُلِّ سَلَمٍ وَانَّهُ يَخْرُجُ
 مِنْ خَلَّةِ بَيْنِ السَّامِ وَالْعِمَارِ فَيَعْبُدُ يَدَيْنَا وَبَعِثَ سَمَآلَا يَاعِبَادَ اللهِ وَانْتَبُوا مَا نِي سَاحِبُهُ لَكُمْ صِفَةٌ
 لَمْ يَصِفْهَا آيَاهُ نَبِيُّكُمْ أَنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَدَلِي ثُمَّ يَنْتَبِئُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ وَلَا تَرَوْنَ
 رَبَّكُمْ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَإِنَّهُ أَعْوَدُ وَإِنْ رَكِبْتُ لَيْسَ بِأَعْوَدُ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْدَرُ
 كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ وَإِنْ مِنْ فِتْنَةٍ إِنْ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَتَنَّا رَجُلًا مَجْنُونًا وَجَعَلَتْهُ نَارٌ مِنْ أَيْتَانِ
 بَنِيهِ فَلَيْسَتْ غُفَّتْ بِاللَّهِ وَلِيَقْدَرُ قَوَائِمُ الْكَهْفِ فَتَكُونُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتْ النَّارُ عَلَى ابْنِ هِمْ
 وَإِنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ يَقُولَ لِأَعْدَائِي إِنْ رَأَيْتُمْ لَكَ أَبَادُ أَمْسَكَ الشَّهَدُ إِنِّي رَبُّكُمْ فَيَقُولُ
 نَعَمْ فَيَمُوتُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ آيَةٍ وَآيَةٍ فَيَقُولَانِ يَا نَبِيَّ ارْتَبِعْ فَإِنَّهُ رَبُّكَ وَإِنْ مِنْ فِتْنَةٍ
 أَنْ يَلْبَسَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَيَقْتُلَهَا وَيَتَّبِعُهَا بِالْمِشَارِ حَتَّى يُلْقَى شَيْئَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى الْعَجْدِ
 هَذَا فَإِنَّهُ أَيْتَانِ الْآنَ لَعَنَ زُعْمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي فَيَبْعَثُهُ اللهُ وَيَقُولُ لَهُ الْحَبِثُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ
 رَبِّي اللهُ وَأَنْتَ عَدُوٌّ اللهُ أَنْتَ الْخَالِ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ بَعْدَ أَشَدَّ بَصِيرَةٍ بِكَ مِثْلِي الْيَوْمَ قَالَ
 أَبُو الْحَسَنِ الْهَافِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
 وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى ذَلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عَمْرُ بْنُ لُطَايِبٍ حَتَّى مَضَى لِسَيْلِهِ قَالَ الْحَارِثِيُّ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى
 حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ وَإِنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ يَأْمُرَ السَّمَاءُ أَنْ تُمْطِرَ فَيُمْطِرُ وَيَأْمُرُ الْأَرْضُ أَنْ تُنْبِتَ
 فَيُنْبِتُ وَإِنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ يُرَى بِالْحَيِّ فَيَكْدُبُونَهُ فَلَا تَبْعَى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ وَإِنْ مِنْ فِتْنَةٍ
 أَنْ يُرَى بِالْحَيِّ فَيَصُدُّ قُوَّةَ قِيَامِ السَّمَاءِ أَنْ تُمْطِرَ فَيُمْطِرُ وَيَأْمُرُ الْأَرْضُ أَنْ تُنْبِتَ فَيُنْبِتُ حَتَّى
 تَرْوَحَ مَوَاشِيَهُمْ مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ اسْمُنَّ سَاكَنْتُ وَأَعْظَمُ وَأَفْذَهُ خَوَاصِرُ وَادَرَهُ ضُرُوعًا وَإِنَّهُ
 لَا يَفِي شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَفِيهِ وَلَهُمْ عَلَيْهِ الْأَمْكَةُ وَالْمَدِينَةُ لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَفْسٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ
 الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صُلْتَةً حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ الطَّرِيبِ الْأَحْمَرِ عِنْدَ مُنْقَطَعِ الشَّجَةِ فَتَرْجِفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا
 ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ فَلَا يَبْقَى سَافِرٌ وَلَا مُنَافِقٌ إِلَّا أَخْرَجَ إِلَيْهِ فَيَنْفِي الْخُبْتَ مِنْهَا كَمَا تَنْفِي الْكِبَرُ خُبْتَ الْحَدِيدِ
 وَيَدْعِي ذَلِكَ الْيَوْمَ يَوْمَ الظَّلَامِ فَقَالَتْ أُمُّ سُرَيْكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ
 هُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ وَجَاهُكُمْ بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَإِسْمُهُمْ رَجُلٌ صَاحِبٌ قَبِيحًا إِسْمُهُمْ قَدْ تَقَدَّسَ بِصَلَاتِهِمْ

الْقُبُورِ أَنْزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ الصَّبْحَ نَزَّحَ ذَلِكَ الْإِمَامُ بِنَكُصٍ مِمَّنِ الْقَهْقَرَى لِيُقَدِّمَ عَلَيْهِمْ
يُصَلِّيَ فَيَضَعُ عَلَيْهِمْ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمْ فَضَلَّ فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ إِيَّاهُمْ
فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ عَلَيْهِمُ الْإِمَامُ انْخَوِا بَابَ نَيْفَتِهِ وَوَرَاءَهُ الدَّجَالُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِيٍّ
كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مَحَلَّةٍ وَسَاحٍ فَإِذَا انْظَرَّ إِلَيْهِ الرِّجَالُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ وَيَطْلُقُ هَامِرًا
وَيَقُولُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِنَّ لِي بِكَ ضَرْبَةً تُسَبِّحُنِي بِهَا قَبْلَ رُكْعَةٍ عِنْدَ بَابِ الدِّارِ الشَّرْقِيَّةِ فَيَسْتَلِمُ
بِعَظْمِ اللَّهِ الْيَهُودِيُّ فَلَا يَفِي شَيْئًا بِمَا خَلَقَ اللَّهُ يُؤَادِي بِهِ يَهُودِيٍّ إِلَّا أَنْطَقَ اللَّهُ ذَلِكَ النَّفْسَ لَا حَسَرَ
وَلَا تَحَسَّرَ وَلَا حَآيَةَ وَلَا دَابَّةَ إِلَّا الْغُرَقْدُ مَا تَهَاوَنَ تَجْبِرُهُمْ لَا تَطْغَى إِلَّا قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ الْمُسْلِمُ هَذَا
يَهُودِيٌّ فَنُفَعَالِ اقْتُلْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ أَيَّامُهُ أَرْبَعُونَ سَنَةً أَوْ كُنْصِفَ
السَّنَةُ وَالسَّنَةُ كَالثَمَرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرِّعَةِ يُسَبِّحُ اسْمَكَ عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ
فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا إِلَّا حَتَّى يُبْسِي فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَحْسِلُ فِي ذَلِكَ الْإِيَّامِ الْقِصَارِ قَالَ تَقْدِرُ وَدَا
فِيهَا الصَّلَاةُ كَمَا تَقْدِرُ وَرَبَّهَا فِي هَذِهِ الْإِيَّامِ الطَّوَالِ ثُمَّ صَلُّوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدَلًا وَآمِنًا مَقْصُطًا بِدِيْنِ الصَّلَاحِ وَبِدَايَةِ الْخَيْرِ
وَيَسَمُ الْبُحْرِيَّةَ وَيَتْرَكَ الصَّدَقَةَ فَلَا يُسْعَى عَلَى شَاةٍ وَلَا بَعِيرٍ وَتُرْعُ الْفَحَاءُ وَالسَّاعُصُ وَتُزْعَجُ حَمَةُ كُلِّ
ذَاتِ حَمَةٍ حَتَّى يَدْخُلَ الْوَلِيدُ يَدُهُ فِي الْحَيْثُ فَلَا تَضُرُّهُ وَتَقْرَأُ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ فَلَا يَضُرُّهَا وَتَكُونُ
الدَّيْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كُلُّهَا وَتَمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يَمْلَأُ الْإِيمَانُ مِنَ الْمَاءِ وَتَكُونُ الْكَلْبَةُ
وَاحِدَةً فَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوَارِهَا وَتَسْلُبُ قُرْبُيُّ مَلَكَهَا وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَأَتُورَ الْفِضَّةِ
تُنْبِتُ نَبَاتَهَا يَهْدِي أَدَمَ حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقَطْعِ مِنَ الْعِنَبِ يُشْبِعُهُمْ وَيَجْتَمِعُ النَّفَرُ عَلَى الزَّمَانَةِ
فَتُشْبِعُهُمْ وَيَكُونُ الثَّوْرُ يَكْدَأُ كَذَا مِنَ الْمَالِ وَيَكُونُ الْفَرَسُ بِالْأَرْبَعَاتِ قَالَوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يَخْبُرُ
الْفَرَسُ قَالَ لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا قِيلَ لَهُ فَمَا يَفْعَلُ الثَّوْرُ قَالَ تَحْرُثُ الْأَرْضَ كُلَّهَا وَإِنْ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَالِ ثَلَاثُ
سَنَوَاتٍ شِدَادُ يَصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا وَ
يَأْمُرُ الْأَرْضَ تَحْبِسَ ثُلُثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ تَحْبِسُ ثُلُثَ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ تَحْبِسُ ثُلُثَ
نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ تَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ فَلَا تَقْطُرُ نَقْطَةً وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ تَحْبِسُ
نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا تُنْبِتُ خَضِرًا وَلَا تَبْقِي دَاتٌ ظُلُمٍ إِلَّا أَهْلَكَتُ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ قِيلَ فَمَا يَعْمَلُ النَّاسُ فِي ذَلِكَ

(دجال کے حکم سے) اس کے مان باپ کی صورت بن کر آویں گے اور کہیں گے بیٹا اسکی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے (معاذ اللہ یہ فتنہ نو
ایسا بڑا ہے کہ دنیائے اکثر آدمی اسکے معقد ہو جاویں گے الچند بندے جنگو امر قتالی اسکے شرے بجا دیں اور ایک فتنہ
کا یہ ہوگا کہ ایک آدمی پر غالب ہو کر سکو مار ڈالے گا بلکہ آری سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیگا بہر (اپنے معقد و کج)
کہیں گے کہ یہ دیکھو میں اپنے اس بندے کو اب جلتا ہوں اب یہی یہ کہیں گے کہ میرا رب اور کوئی ہے سوا میرے یہ امر تعالیٰ ہی کو نوزد
کر دیگا (دجال کا فتنہ پورا کرنے کو لیے اور اپنے بندوں کی سخت آزمائش کیلئے) اس سے دجال خبیث کہیں گے نیز انوں
رب ہے وہ کہیں گے میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے تو دجال ہے قسم خدا کی آج تو مجھے خوب معلوم ہوا کہ تو دجال ہی
ابو الحسن علی بن محمد طائفی نے کہا (جو شیخ ہین ابن امیہ کے محدث میں) ہم سے عبید اللہ بن ولید صافی نے بیان
کیا اونہوں نے خطیبے روایت کی اونہوں نے ابو سعید خدری سے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کا درجہ میری امت
میں سب سے بلند ہوگا جنت میں اور ابو سعید نے کہا قسم خدا کی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ مرد (دجال) سوا اس مقابلہ کریں گے اگر
میں ہے سوا حضرت عمر کے (کیونکہ انکا ایمان اور انکی سختی ایمان میں سب سے زیادہ ہے بعضوں نے کہا یہ مرد حضرت خضر
علیہ السلام ہونگے) یہاں تک کہ حضرت عمر گزرتے (شہادت بائی) ہودت معلوم ہوا کہ یہ مرد اور کوئی ہوگا (مجاہلی نے کہا اب یہ
ہم ابوامامہ کجید ریث کو جسکو ابراہیم نے روایت کیا بیان کرنے میں (کیونکہ ابو سعید کجید ریث بھیچہ میں اس مرد کے ذکر پر آگئی
تھی) اخیر دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کے لیے تو پانی برسے گا اور زمین کو حکم کریگا
غلہ اگانے کا وہ غلہ اگا دے گی اور اسکا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک فیملی پر سے گندہ لگا وہ لوگ اسکو جو کھیں گے تو ان
کا کوہن بدل لاجا نور بانی نہ ہوگا سب مرد جو نیگا اور ایک فتنہ اسکا یہ ہوگا کہ وہ ایک فیملی پر گندہ کرے گا وہ لوگ اسکو سچا
کہیں گے کہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانیکا انہر تو پانی برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا غلہ ادر گانس اور اگانے کا
تو وہ آہ و چی کیاتک کہ انکو جانور پسین شلم کو نہایت موٹے اور بڑے اور کو کہیں بہتے ہو اور تن دودھ سے پھولے
ہو کر آویں گے (ایک دن میں یہ سب امین ہوا وین گی پانی برسنا جا رہ بہت پیدا ہونا جا نور دن کا اسکو کھا کر طیار ہوجانا
ان کو تن دودھ سے بہر جانا معاذا اللہ کی بڑا فتنہ ہوگا) غرض دنیا میں کوئی ٹکڑا زمین کا باقی نہ رہے گا جہاں دجال نہ
جاوے گا اور سب پر غالب ہوگا سوا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ان دونو شہروں میں جس سے وہ میں آویگا وہاں اسکو نہ شتر
طہین گئے ننگی ٹکڑا میں لیے ہوئے یہاں تک کہ دجال اتر پڑیگا چوٹی لال پہاڑی پاس جہاں کساری تری زمین ختم ہوئی جو
اور مدینہ میں تن بار زلزلہ آوے گا دینے مدینہ اپنے لوگوں کو لیکر قریں بار حرکت کرے گا (جو منافق مرد یا منافق عورت
مدینہ میں ہونگے وہ دجال پاس چلے جاویں گے اور مدینہ طہیدی کو اپنے مہج سے دھک کر دیگا جیسے ہنسی لہے کا سیل فو کرتی

ہے اس دن کا نام یوم الغلاص ہوگا (یعنی چھکار کا دن) ام شریک بنت عکرنہ عرض کیا یا رسول اللہ عرب لوگ اس دن کمان
ہونگے (یعنی عرب کے بہادر کمان چلے جاویں گے) جبکہ ہمیشہ جہاد کا شوق رہتا ہے وہ وہاں واپس گئے کیدن نہیں کہ فرشتوں
کے کچلی کی حاجت نہ پڑی آپ نے فرمایا عرب کے لوگ (مومنین بخلصبر) اس دن کم ہونگے (اور وہاں کے ساتھ ہمیشہ لوگ ہونگے
انکوڑنیکی طاقت نہوگی) اور ان عرب (مومنین) میں سے اکثر گمراہ (ہوئے) بیت المقدس میں ہونگے ان کا امام ایک
نیک شخص ہوگا (مراد امام مہدی علیہ السلام الیوم النبی) یا آپ کے نائب ایک روز انکا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھنا
جائے گا اسنے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کیوقت ازین گئے تو یہ امام انکو دیکھ کر ادٹھے پائے پیچھے ہٹ کر گانا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھا دین لیکن حضرت عیسیٰ اپنا ہاتھ اسکے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ کر
گے ہر اس کے کہیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز پڑھا سلیے کہ یہ نماز تیری ہی لیے قائم ہوئی تھی (یعنی تکبیر تیری ہی
امامت کی نیت سے ہوئی تھی) اخیر وہ امام لوگوں کی نماز پڑھا دے گا جب نماز فراموش ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسکو
سے (فرما دیں گے) جو قلعہ سیئہ میں محصور ہونگے اور وہاں انکو گھیرے ہوگا (دروازہ قلعہ کا یا شہر کا کھول دو دروازہ کھول
جاوے گا وہاں پر وہاں ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی اسکے زیور کے ساتھ اور
جاوے ہوگی جب یہاں حضرت عیسیٰ کو دیکھیں گے تو ایسا گھل جاویں گے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور بہا گے گا اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام فرما دیں گے میری ایک رات تیر کو کمانا ہے تو اس سے بچ نہ سکیں گے آخر باب لد کے پاس جو پورب کھٹون
ہے اسکو ہونگے اور اسکو قتل کرینگے ہر امدتالی یہودیوں کو شکست دیگا (یہود مردود وہاں کے پیدا ہوتے ہی اسکے
ساتھ ہو جاویں گے اور کہیں گے یہی سچا مسیح ہے جسکے آئین کا وعدہ اگلے نبیوں نے کیا تھا اور چونکہ یہود مردود حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے اور حضرت محمد کے ایسے مسلمانوں کی ضد اور عداوت سے اور یہی وہاں کے ساتھ ہو
جاوینگے دوسری روایت میں ہے کہ صفحہ ان کے یہودیوں کے ستر ہزار یہودی وہاں کے پیر ہو جاوینگے اخیر یہ وہاں
ہو جاویں گے کہ یہودی اسکی پیدائی ہوئی چیزوں میں سے جس چیز کی اثر میں چھپے گا اس چیز کو اللہ تبارک و تعالیٰ بولوں
کی طاقت دیگا پھر وہاں حضرت یاروار یا جانور سو ایک درخت کے جسکو غرقہ کہتے ہیں (وہ ایک کانٹے دار درخت ہوتا
ہے) وہ یہودیوں کا درخت ہے یہود اسکو بہت لگاتے ہیں اور اسکی تعظیم کرتے ہیں انہیں بولے گا تو یہ چیز (جسکی آئین
یہودی چھپے گا) کبھی لمے اس کے مسلمان بندے یہودی ہوں تو اسکو مار ڈال اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ وہاں چالیس برس تک ہے گا لیکن ایک برس چھ مہینے کے برابر ہوگا اور ایک برس ایک مہینے کے برابر اور ایک
مہینہ ایک ہفتے کے برابر اور اخیر وہاں کے ایسے ہونگے میری چوگاری اور جاتی ہے (ہو امین) تم میں سے کوئی صبح کو

مدینہ کے ایک دروازہ پر ہوگا ہر دوسرے دروازہ پر نہ ہو پھر گاہک شام ہو جاوے گی و یا اس حدیث کے مخالف نہیں ہو کہ دجال چاہے
دن رہیگا کیونکہ وہ لبنی چالیس دنوں کا ذکر ہے اور یہ چالیس برس اس کے سوا ہیں جن میں دن معمولی مقدار سے چھوٹے
ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ دجال زمانہ میں کہیں دن چھ ماہ ہوگا کہیں بڑا واسطہ تعالیٰ اعلم ہر اور سولہ تو گونہ و عمر میں
کیا یا رسول اللہ تم ان چھوٹے دنوں میں نماز کیسے کر رہے ہو اپنے فرمایا انداز میں نماز پڑھ لینا جیسے لغو دنوں میں
انداز کرتے ہو تو کہیں پانچ نمازیں چھوٹے دنوں میں پانچ دن میں ادا ہو گئی اور ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا حضرت عیسیٰ میری امت میں ایک عادل حاکم اور نصف امام ہونگے اور صلیب کو (جو بھاری ٹمکا کر رہتے ہیں)
توڑ ڈالیں گے اور سور کو مار ڈالیں گے (اسکا کمانا بند کر دیں گے اور پالنا) اور جزیرہ یسوف کو دیں گے (علیکم السلام) کا فرد
سے یا مسلمان ہو جاوے یا قتل ہونا قبول کرو اور بعضوں نے کہا جزیرہ لینا سو جو سب بند کر دیں گے کہ کوئی فقیر نہ ہوگا سب مالدار
ہونگے ہر جزیرہ کن لوگوں کے وسط لیا جائے اور بعضوں نے کہا مطلب یہ کہ جزیرہ مقرر کر دیں گے سب کا فزون پرینے لڑائی
موقوف ہو جاوے گی اور کا جزیرہ پر راضی ہو جاوے گی (اور صدقہ (زکوٰۃ لینا) موقوف کر دیں گے) یعنی زکوٰۃ کی تحصیل
کیونکہ سب مالدار ہونگے اور زکوٰۃ فقر کے لیے تحصیل کی جاتی ہے) تو نہ بکریوں پر نہ اونٹنوں پر کوئی زکوٰۃ لینے والا مقرر
کرینگے اور آپس میں لوگوں کے کینہ اور بغض اور ہادینکا (سب ایک دوسرے سے دل سے محبت کریں گے) اور ہر ایک نے ہر
جاوے کا زہر جاتا رہیگا (یہ نافرمانی دینا پر ہوگی) یہاں تک کہ کچھ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دیدیگا وہ کچھ نقصان نہ
ہو پناوے گا اور ایک چوٹی بھی شیر کو ہوگا دیگی وہ اسکو ضرر نہ ہو پناوے گا اور بیڑیا مکیدوں میں اس طرح رہیگا جیسو کہ
جوان میں ہر تپا ہے اور زمین صلح ہو رہی ہوگی جیسے برتن پانی سے بہ جاتے ہیں اور سب لوگوں کا کلمہ ایک ہو جاوے گا
سوا خدا کے کسی کی پرستش نہ ہوگی (تو سب کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھیں گے) اور لڑائی اپنے سامان ڈال دیگی (یعنی لوگ تپا
اور آلات جنگ اتار کر رکھ دیں گے مطلب یہ کہ لڑائی دنیا سے اوجھ جاوے گی) اور قرین کی سلطنت جانی رہیگی اور
زمین کا یہ حال ہوگا جیسے چاندی کی سینی (طشت) اور اپنا میوہ پیرا دگا دے گی جیسے آدم علیہ السلام کے عہد میں
اگاتی تھی (یعنی شروع زمانہ میں جب زمین میں بہت قوت تھی) یہاں تک کہ کسی آدمی انکو کے ایک خوشخبر پر جمع ہو گئے
اور سب پر ہو جاوے گی (اتنے بڑے ٹپے انکو ہونگے) اور کسی آدمی ایک انار پر جمع ہوں گے اور سب پر ہو جاوے گی
اور بیل ہندو اسون سے بکریگا (کیونکہ لوگوں کو نہ عت کی طرف توجہ ہوگی تو بیل منہنگا ہوگا) اور گھوڑا زینہ رد پون
میں کیگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑا کیوں مست ہوگا اپنے فرمایا اسلئے کہ لڑائی کے لیے کوئی گھوڑے
پر سوار نہ ہوگا ہر لوگوں نے عرض کیا بیل کیوں منہنگا ہوگا اپنے فرمایا ساری زمین میں کہیتی ہوگی اور دجال کے نکلیں

سے تین برس پہلے قحط ہوگا ان تینوں سالوں میں لوگ ہوں گے سخت تکلیف اٹھائیں گے پہلے سال میں اللہ تعالیٰ یہ حکم کرے گا کہ تم
کو کہ تمہاری بارش روک لیو اور زمین کو یہ حکم کرے گا کہ تمہاری پیداوار روک لیو یہ دو دوسرے سال آسمان کو یہ حکم ہوگا کہ دو سال
بارش کی روکے اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ دو سال پیداوار روکے یہ تیس سال میں اللہ تعالیٰ آسمان کو یہ حکم کرے گا
کہ بالکل پانی نہ برسادی ایک قطرہ بارش نہ ہوگی اور زمین کو یہ حکم لایے گا کہ ایک دانہ نہ اگا دے تو گھاس تک نہ اگے گی
نہ کوئی سبزی آخر گھر والا جانور اسیے گا کہ بکری (تو کوئی باقی نہ رہے گا سب مر جائیں گے مگر جو اس طرح لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! ہر آدمی کیسے جیے گے اس زمانہ میں آپ نے فرمایا جو لوگ لا الہ الا اللہ اور سبھاں سبحانہ اور الحمد للہ کہیں گے
توان کو کھانسی کی حاجت نہ رہے گی (یہ تسبیح اور تہلیل کہانے کے قائم مقام ہوگی) حافظ ابو عبیدہ ابن جراح نے کہا میں نے راجہ
شیخ ابو الحسن ملتانوی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمن مبارکی سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث قواس اللہ ہے کہ مکتب کے
اسناد کو دینے جاؤ وہ بچوں کو مکتب میں کھلا دے ف کیونکہ اس میں جال کا پورا حال مذکور ہے اور بچوں کو اس کا
یاد رکھنا ضرور ہے تاکہ وہ جال کو اچھی طرح پہچان رکھیں اس کے فتنہ میں گرفتار نہ ہوں اور سبھاں و تعالیٰ ہر مسلمان کو جال
کے فتنے سے بچا دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں وہ جال کے فتنے سے بچا دے مانتے تھے عَنْ لُبَّ ثَرِّ بْنِ عَزَّازٍ
مَنْ لَمْ يَلَمْ يَلَمْ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عَلَيَّ بَنُ مَرْثِيَةَ حَكَمًا مُنْشِطًا وَإِيَّامًا عَدَا لَيْفِيكَسِرُ
الْعَلْيَبِ وَيَقْتُلُ الْخَزِيرَ وَيَضَعُ الْخَزِيرَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَبْقِيَ لَهُ أَحَدٌ أَبُو بَرِيذٍ مَنِ ارْتَعَسَ رُوحَهُ عَرِ
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں گے اور وہ
عادل حاکم اور مصنف امام ہوں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جزیرہ کو معاف کر دیں گے اور مال
کو بہاویں گے لوگوں پر بے شمار دین گے یہاں تک کہ کوئی اسکو قبول نہ کرے گا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَفْتَحُ بِالْحُجَّجِ وَمَا جُوزُ يُخْرِجُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُمْ مِنْ كُلِّ
حَدَبٍ يَخْلُفُونَ يَفْعَلُونَ الْأَرْضَ وَيَجْازِيهِمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي سِدَارِهِمْ وَحُصُونِهِمْ
وَيُضْمَنُونَ إِلَيْهِمْ مَوَالِيَهُمْ حَتَّى أَتَهُمْ كَبَرُوتٌ بِالنَّهْرِ فَيَكْفُرُونَ بِهِنَّ سَابِدُونَ فِيهِ سَيَأْتِيهِمْ الْخَوْفُ
عَلَى أَنْفِهِمْ يَقُولُ قَائِلُهُمْ لَقَدْ كَانُوا يَكْفُرُونَ عَلَى الْأَرْضِ يَقُولُ قَائِلُهُمْ هُوَ لَا يَدْرِي
أَهْلُ الْأَرْضِ قَدْ دَخَلْنَا مِنْهُمْ وَنَسَا زَانِ أَهْلُ السَّمَاءِ حَقَّقَ أَنَّ أَحَدَهُمْ كَيْفَ حَرَبَتْهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ
مُخَضَّبَةً إِلَيْهِمْ يَقُولُونَ قَالَتْ كُنَّا أَهْلُ السَّمَاءِ نَبْكِيكُمْ كُلَّ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ دَرَاتٍ كَغَفِّ الْجَرَادِ فَتَخَلَّفُوا
أَعَنَّا قَوْمٌ قَوْمٌ مَاتَ الْجَرَادُ يَكُوبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَصِيرُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَكْمُرُونَ لَهَا حَتَّى يَقُولُوا

مَنْ جَعَلَ كَيْفِي نَفْسِهِ وَيَنْظُرُ مَا قَعَلُوا قَدْ نَزَلَ مِنْهُمْ سُبُلٌ قَدْ وَطَنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَفْتَلُوهُ فَيُجِلُّهُمْ كُنُو فَيُنَادِيهِمْ
 أَلَا أُنَبِّئُكُمْ أَنَّ قَدْ هَلَكَ عِدْلُكُمْ فَيُخْرِجُ النَّاسَ وَيَخْلُونَ سَبِيلَ مَا نَبِيْرُكُمْ فَمَا يَكُونُ لَكُمْ نَحْيٌ إِلَّا لَكُمْ مِنْهُمْ تَشْكُرُ
 عَلَيْكَ كَأَحْسَنَ مَا تَكُونُ مِنْ بَنَاتِ أَصَابَتُهُ قَطُّ أَبُو سَهْدٍ خَدِي سِرُّ دِيْتِ هُوَ أَنَّ حَضْرَتَ صَلَّي اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا یا جوح اور ماجو
 کہ لو میرے جادوین گے (اُنکی سدرٹ جاو گی) اب وہ نکلیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ہم میں کل حرب میلون وہ ساری زمین
 میں پھیل جاوین گے اور مسلمانانے علاحدہ ہرین گے بیاتنک کہ جو مسلمان تانی ہونگے وہ اپنی شہر دن اور قلعوں میں مل
 جاوینگے اور اپنی جانے کو جانور ہی اپنے ساتھ لیاوین گے یا جوح یا جوح کا یہ حال ہوگا کہ اُنکے لوگ ایک نہر سے گزریں گے
 سدا پانی پی رہیں گے بیاتنک کہ ایک قطرہ پانی کا اس میں نہرے گا (گو باشل معد و ملح کے ہونگے تعد ادین) ادران میں
 سے کوئی (جو اخیر میں آوے گا) یہ کہیگا بیان کہی بانی تھا ادر زمین پر وہ غالب ہو جاوین گے بیاتنک کہ ان میں سے ایک کہیگا
 اب زمین والون سو تو ہم فلان غم ہوئے (کوئی ہمارا مقابل نہ رہا) اب آسمان والون ہر ٹہنگے آخر ان میں سے ایک اپنا حرب آسمان
 کی طرف پھینکے گا وہ خون میں رنگا ہو ادا بان سو لوٹ کر رینگا وہ کہیں گے ہم نے آسمان والون کو بھی مار ڈالا اخیر یہ لوگ کیا
 حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ چند جانور بھیجے گا مڈی کے کیر دن کی طرح (نفث کی طرح) نفث کتہ میں اس کپڑے کو جو اونٹ کی
 ناک میں پڑ جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے) یہ کپڑے اُنکی گردنوں کو کاٹیں گے بار دن میں گس جاوین گے وہ سب مڈیوں
 کی طرح ایک بارگی) مر جاوین گے ایک پر ایک پڑا ہوگا اور مسلمان صبحکراٹھیں گے (اپنے شہر دن اور قلعوں میں) اوتان کی
 آواز سنیں گے وہ کہیں گے ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر کیلے (یعنی اپنی جان کی پردہ نہ کرے) اور جا کر دیکھے
 یا جوح یا جوح کیا کرتے ہیں آخر مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلیگا یا اترے گا (قلعہ سے) یہ سجد کر کہ وہ مجھ کو ضرور مار ڈالیں گے
 دیکھیگا وہ مردہ ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کو پکارے گا کہ مبادی خوش ہو جاؤ تمہاری دشمن مر گئے ہیں سب مسلمان نکلیں گے
 اور اپنے جانور دن کو چرنے جوڑیں گے (جو بدت سے بچا رہے نہ ہونگے) ان کے چرنے کو کو پڑ ہوگا سوا یا جوح اور ماجو
 کے گشت کے وہ انکا گشت کہا کر خوب ملتے ہونگے جیسے کہی کوئی گمانس کہا کر موٹے ہوئے تیر عین اِنْ هُدِرَ رَیْہُ
 نَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنْ يَأْجُوجُ وَمَاجُوجُ يَخْرُجْنَ كُلُّیْہُمْ حَتَّى اِذَا كَادُوْا یَرُوْنَ شُعَاعَ النُّجُومِ
 قَالَ الَّذِیْ عَلَیْہِمْ اَنْجُوا السَّخْفِیْرُ عَدَّ اَنْ یُعِیْدَہُ اللہُ اَشَدَّ مَا كَانَ حَتَّى اِذَا بَلَغَتْ مَدَّتْھُمْ وَاَدَّ اللہُ اَنْ
 یَجْتَمِعَھُمْ عَلَی السَّاسِ حَفْرُہُ اَحْتِی اِذَا كَادُوْا یَرُوْنَ شُعَاعَ النُّجُومِ قَالَ اَرْجِعُوا السَّخْفِیْرُ وَتَعَدَّ اِلَیْقَادَ اللہِ تَعَالٰی
 وَاسْتَنْوُا مِیْعُوْدُوْنَ الْیَمِّ وَھُوَ كَعَلَمَیْنِہِمْ حِیْنَ تَرَوْھُمْ یَخْرُجْنَ عَلَی النَّاسِ فِیْشَقُوْنَ الْمَادَّ وَیَخْصِرُ
 النَّاسُ مِنْھُمْ فِیْ حُصُوْرِھُمْ فِیْ مَوْنٍ لِّیْسَ بِھَا مِنْھُمْ اِلَی التَّمَادِیْ فَرَحِمَ اللہُ الَّذِیْ اَحْطَظَ دُیُوْلُوْنَ قَهْرُہَا

اَهْلُ الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا اَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللهُ نَفْعًا فِيْ اَقْفَانِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ كَفَرُوْا بِهِ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَشْمُوْا مِنْ لَّحُوْمِهِمْ اَمْ يَرٰهٗ رَضٰى عَنْهُ سَدُوْدُ بَنِي اَدَمَ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک باجوج اور باجوج ہر فرد کو کھنٹے میں اس میں سوراخ کرنا چاہئے ہیں جب قریب
ہوتا ہے کہ سورج کی روشنی انکو دکھائی دیوے اس قدر تیل نہ دوں گی کہ رہ جائی ہو اس سے معلوم ہوا کہ باجوج اور باجوج خلقت
میں میں اور سورج کی روشنی سے کیونکہ ہر ان تک نہیں پہنچتی انکو جو کھانسی انکا سردار ہوتا ہے وہ کہتا ہے اب گھر چلو کل انکو
کہو ڈالیں گے یہ اللہ تعالیٰ بات کو اسکو دیا یہی ضبط کر دیتا ہے جسروہ تہی جب انکو کھنٹے کا وقت آدیکہ اور اللہ تعالیٰ یہ
چاہیگا کہ انکو چوڑے دیوے لوگوں پر تو وہ (عادت کے موافق) اسکو کو کو دیں گے جب قریب ہوگا کہ سورج کی روشنی دیکھیں
اس وقت انکا سردار کہیگا اب لوٹ چلو کل خدا چاہے تو اسکو کہو ڈالو گے اور ان شارب اسکا لفظ کہیں گے اسدن وہ لوٹ کر
جاویں گے اور سہی حال پر رہیں گی جیسے وہ چوڑے دیوے (درست نہوگی) آخر وہ اسکو کہو ڈال کر کل آدیں گے اور باقی سب
بی جاویں گے اور لوگ ان کو ہال کر اپنے قلعوں میں چلے جاویں گے وہ اپنی تیر آسمان کی طیرتاریں گے تیر خن میں چلے ہوئے
اور پورے لوگوں کے (جگمگ آہی) وہ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو مغلوب کیا اور آسمان والوں پر بھی غالب ہو کر اللہ تعالیٰ
ان کی گدہ بن میں ایک کثیر پیدا کرے گا وہ انکو مار ڈالے گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسکی جس کے ہاتھ میں پیری
جان ہے ہر شک زمین کے گرد (چار پایہ) موٹے ہو جاویں گے اور چربی دار انکے گوشت کما کر فحالت کا لنگہ کا بیل بکری اوش
وغیرہ چار پایہ گوشت نہیں کھاتے مگر بوجہ چارہ نہونیکہ باجوج باجوج کا گوشت اڑا جاویں گے اور خوب کھا کر موٹے دنا ہو گئے
احدیت سے یہ نکلتا ہے کہ باجوج باجوج قیامت تک اس سے کر رہیں گے جب انکو چوڑے کا وقت آدیکہ تو سدر لوٹ جاویں
اور یہی نکلا کہ باجوج باجوج محض صحرائی اور خوشی ہو گئے جبہ تو شیر لیاں انکا ہتیار ہوگا اور جہالت کی راہ سے آسمان پر
تیرا رہیں گے وہ یہ نہیں جانیں گے کہ آسمان زمین سے اتنی دور ہے کہ برسوں تک بھی اگر تیر ان کا چلا جاوے تو وہ ان تک شکر
سے پہنچے گا اور باطل ہوا احدیت سے اس بوڑھے گمراہ کا قول جب کہتا ہے کہ یا جوج اور باجوج انکو نیا اور دوس میں کیونکر رو کر
منہمائی شمال میں ہیں اور انکو نیا منہمائی مغرب میں دونوں کے ملک الکیدوس سے ٹپے فاصلہ پر ہیں اور وہ سدر میں گھر
ہر زمین میں ملک ہمیشہ سے چہی ہوئے ہیں اور وہ اتنے جاہل اور خوشی ہیں کہ آسمان کو اپنے مکان کی چہیت
کی طرح سمجھ کر سپر تیر مار میں اور تیر لیاں انکا ہتیار بھی نہیں ہے بلکہ وہ تو ب اور بندوق سے ٹپے میں اور قلعوں میں انکے
ہاتھ سے بچاؤ نہیں ہو سکتا وہ دم بہر میں اوٹ کو لون سے اور ڈالیا سٹ سے مضبوطے مضبوط قلعہ اڑا سکتے ہیں اور قلعہ
کے سب لوگوں کو خاک سیاہ بنا سکتے ہیں **ب** میں عقل دانش بائد گریست - عہد عبد اللہ بن مسعود

ہو گئے ہوں (جنا اسکے گھر انہیں جانتے کہ قوت ناگمانی و مہنتی ہے) تو طیاری سب کر کہتی ہیں اور ہر وقت جنگی کے تضر
رہتے ہیں عوام بن جو شہ ہے کہا اس اقولی قصد بن اس کی کتاب میں موجود ہے حتیٰ اذا فتحت باجوج و باجوج و دم من کل
صوب یسلون یعنی جب کھلیا دین باجوج اور باجوج اور وہ ہر بلندی و چڑھ و درین **باب** خروج المہاجرین
علیہ السلام کے نکلنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيَّعَا خُنْزِرًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَبِلَ فِتْنَةً
مِنْ بَنِي هَلَنْثِيمَ فَلْيَأْزَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْرَبُوا قَتْلَ عَيْنَاهُ وَتَغْيِيرَ لَوْنِهِ قَالَ فَقُلْتُ مَا زَالَ بَنِي
فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكَرَهُ فَقَالَ يَا أَهْلَ بَيْتِ إِخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْفُونَ
بَعْدِي بَلَاءٌ وَتَشْرِيدٌ أَوْ تَطْرِيدٌ أَحْتِیَ بَاقِي قَوْمٍ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سَوْدٌ فَلْيَسْلُكُوا الْخَيْرَ
فَلَا يُعْطَوْنَ نَبِیَاتِلُونَ فَيَنْصَرُّونَ نَبِیَاتِلُونَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ
بَيْتِي فَيَمْلَأَهَا قِطْعًا كَمَا سَأَلُوا وَهَاجِرًا فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَلْيَأْتِهِمْ دَلُوكَ حَبِوَعْلَى الشَّيْخِ عَبْدِ اللَّهِ
بن سوسے روایت ہے ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بنی ہاشم کے چند جوان آئے
راہم تم ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا یعنی عبد المطلب کے باپ تمہاری ہاشم سب آپ کے قریب رشتہ دار ہیں (جب ان
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بہا مین (ان میں آنسو بہ گئے) اور آپ کا رنگ بدل گیا رہنم
میں عرض کیا ہمیشہ ہم آپ کے چہرے میں ایسی بات دیکھتی ہیں جس کو ہم برا جانتے ہیں (یعنی آپ کے رنج سے ہمیشہ متاثر
ہو رہے) آپ نے فرمایا ہم اُس گہر کے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آخرت کو اختیار کیا دنیا پر اور ہرے اہل بیت پر
ہے کہ ہرے بعد بلا اوٹھا دیں گے اور سختی اور اخراج (نکالے جانا و طرح سے) یہاں تک کہ کچھ لوگ مشرق کی طرف سو اوڑھ
گئے (اس میں مرجع ہے اہل مشرق کی اور عرب کے ہند اور ایران مشرق کی جانب میں ہے) انکے سامنے سیاہ جہنم
ہونگے وہ بھلائی (یعنی خزانہ طلب کرینگے) لوگ انکو ندیں گے وہ لڑینگے اور مدد دے جاویں گے (اللہ کی طرف سے) آخر وہ
جولمٹتے تھے انکو دیا جاوے گا (یعنی لوگ انکی حکومت پر رضی ہو جاویں گے) انکو خزانہ دیدیں گے وہ اپنے لیے حکومت قبول
نہ کریں گے یہاں تک کہ ہرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو خزانہ اور حکومت دیدیں کہ وہ زمین کو عدل سے بہرہ دے گا جیسے لوگوں
نے اسکو ظلم سے بہرہ اتنا ہر جو کوئی ظم میں سے اس زمانہ کو باوے وہ ان لوگوں کے پاس جاوے (یعنی ان اہل مشرق کو
انکے میں بڑا ایک ہو جاوے جو اہم ہندی کو بھلانے کے لیے آئی گے) اگرچہ گھٹنوں اور ہاتھوں کے بھل برف پر چلتا ہوا
جاوے (ادل تو گھٹنوں کے بھل چلتا ہی دشوار ہے دوسرے برف پر چلتا ہے اور سخت مشکل ہے مطلب یہ کہ جس
طرح سے ہو سکے گو تکلیف سے سہی اس شکر میں شریک ہو جانا چاہیے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْحَدَّثَنِیَ أَنَّ النَّبِيَّ

کہا کہ آپؐ فرمایا یہ امیر کا خلیفہ ہمدیؒ آویگا جب ہم اسکا نکلتا سنتو اسکی پاس جاؤ اور اس سے بیعت کرو وہی امیر کا خلیفہ
 ہمدیؒ ہی تو آپؐ فرمایا جب تم اسکو دیکھو تو اس سے بیعت کرو اگرچہ ہاتھوں اور گمشون کے بل برف پر چکر جاؤ کیونکہ
 وہ امیر کا خلیفہ ہمدیؒ ہے **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْهَدْيُ مِثْلُ أَهْلِ الْبَيْتِ يُصَلُّوهُ**
فِي كَلْبَةٍ جناب امیر المؤمنین علیؑ ہر قسم سے روایت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمدیؒ ہم میں سے ہیں اہل بیت (نبی
 میں سے) اور تعالیٰ انکو ایک رات میں خلافت کیلئے طیار کرے **كَافٍ** یعنی سب ماں لکے خلافت کا جھٹ پٹ ایک رات
 میں درست کر دینا **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرْنَا الْهَدْيَ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْهَدْيُ مِنْ دَوْلِدٍ فَاطِمَةُ سَعِيدُ بْنُ سَيْبٍ روایت ہر ہم حضرت بی بی ام سلمہ کے پاس
 تھے تو ہم نے ہمدیؒ کا ذکر کیا اونہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے ہمدیؒ جناب فاطمہ
 زہراؑ کی اولاد میں سے ہونگے **ف** سادات کرام میں سے قربان آپؐ کے **عَنْ النَّسَائِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُوَ وَلَدُ عَبْدِ الْمَطْلَبِ سَادَةُ أَهْلِ الْحَجَّةِ أُمَامَةُ وَحُمْرَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالحسن والحسين
وَالْهَدْيُ انس بن مالک سے روایت ہر میں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے ہم عبد المطلب کی اولاد
 ہیں اور حنظل کے سردار یہ لوگ ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور ہمدیؒ علیہ السلام الی یوم القیام **ف**
 یہ ساتوں شخص حنظل کے سردار ہیں یعنی جنتیوں کے سردار لیکن ان ساتوں میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمہرے
 آگے آقا ہیں اور ہم غلام ہیں جناب امام حسن علیہ السلام کے یا امیر مجاہد جناب امام حسن کی طفیل سے بخشید اور حنظل میں
 آپؐ کی نفس برداری کی خدمت عطا فرما **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُدَيْثِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ يَخْرُجُ نَاشِئًا مِنَ الْمُشْرِقِ فَيُصَلُّونَ لِلْهَدْيِ یعنی سلطانہ عبد اللہ بن حارث بن خزیمہ سے روایت ہر آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ مشرق سے نکلیں گے وہ لوگ گویا ہمدیؒ کی سلطنت جہادیں گے **ف** یعنی آپؐ کی مدد کر نیکی
 احمدیؒ سے یہ نکلتا ہے کہ جناب ہمدیؒ کے بڑے مددگار مشرق کو لوگ ہوں گے اور مدینہ سے یہ سب بلاد مشرق کی طرف واقع
 ہیں عراق عرب اور عراق عجم اور ایران توران ہندوستان وغیرہ غالباً ان ملکوں سے بہت سچے مسلمان آپؐ کے شریک
 ہوں گے یا امیر مجاہد ہی امام ہمدیؒ علیہ السلام کی دعا سے مشرف فرما اور سکھو یا ہمارے اولاد کو ان کو اعمان والناظرین
 سے کرا میں بابر العالمین **بَابُ الْمَلَا حِمْرِي ثَمِيْنُ كَابِيَانِ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ سَأَلَ**
مَنْكُهُمُ الْقَابِيَانِيَّ ذَكَرَ يَا اِبْنِ خَالِدٍ سَعْدَانِ وَنَلَيْتَ مَعَهُمَا لِحْدًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ قَالَ لِي جُبَيْرُ النَّظْلَقِ
يُنَا اِرْدِي مَجْرَدًا كَانَ يُجَلِّسُ اَصْحَابَ الشَّقِيقِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَلَّتْ مَعَهُمْ اَنَسَلَهُ عَنْ الْهَدْيِ

اِنْفَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَفَّاحُ الدُّمِّ صُلْحًا اِسْلَامًا تَقْرَوْنَ اَنْ تَدْرُوهُمْ عَدُوًّا قَاتِلًا
 وَتَقَاتِلُوهُمْ وَتَسْلُكُوْنَ شُعْبَتَهُمْ حَتَّى تَزِلُّوا بَرَجَ ذِي مَكْلٍ فَيَرْفَعَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الصَّلَيبِ الصَّلَيبَ فَيَقُولُ
 غَلَبَ الصَّلَيبُ فَيَغْضِبُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ اِلَيْهِ فَيَقْدُفُهُ فَيَعْنِدُ ذَلِكَ نَعْدًا لِلزُّمِّ وَيَجْعَلُونَ لِلْكَعْبَةِ
 ذِي مَخْرَسَةٍ سَوِيَّةً يَرَوْنَ حِجْرَتَ صَلَّى اِلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهَالِكِ حَبِيبِ بْنِ اَبِي جَهْلٍ صَالِحٍ كَمَا اَنَّكَ اَنْتَ تَحْضُرُ صَلَّيْ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعْتَ اَبْنَاءَهُ تَقْرِبُكَ هَذَا مَا كَرُمُ (يعني نصاری) سے ایک صلح کرینگے جس میں اس ہنگامہ پر تم اور وہ ملکر
 ایک تیسرے دشمن سے لڑو گے اور تمہاری فتح ہوگی اور لوٹ کا مال لوگے اور سلامتی کے ساتھ جنگ سے لڑو گے یہاں تک کہ ایک
 روز تازہ سبز مقام میں جہان ٹیلے ہو گئے اور تو ذکرِ تِصْلِیبِ الْوَلَدِ میں کرے نصاریٰ میں جو تمہارے دوست
 ہو کر تمہاری دشمن سے لڑ رہے ایک شخص صلیب کو بلند کرے گا اور ایک صلیب کو غلبہ والا ایک شخص سلام میں کرے گا
 ہوگا اور اُن کو صلیب کو توڑ دے گا اور ایک صلیب کو نصاریٰ عہد توڑ دیں گے یعنی دوستی تمہاری جو بڑھیں گے اور سب کے
 حسبِ ہنگے لڑائی کے لیے **فائدہ** اس حدیث سے نکلتا ہے کہ نصاریٰ کی شکست اور سلطنت قیامت تک باقی رہے گی
 یعنی امام مہدی علیہ السلام کے وقت تک دوسری عہدیت میں نہ کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ اکثر لوگ دنیا کے نقصان
 ہون کو یہ حدیث بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت کی کیونکہ یہ پیشین گوئی آپ کی بالکل سچی نکلی کہی سو برس سے نصاریٰ کا بڑا
 عروج ہو رہا ہے اور ہر ایک ملک میں ان کا مذہب پھیلتا جاتا ہے دنیا کے چاروں حصوں میں انکی حکومت قائم ہو گئی ہے
 ایشیا اور افریقہ اور امریکہ اور یورپ میں اور تمام بادشاہان دنیٰ زمین نصرائی مذہب کے ہیں الا وہ بادشاہ اہل اسلام
 ہیں ایک شاہ ایران و دوسرا شاہ روم اور ایک بادشاہ بودہ مذہب کا ہے یعنی خاقان چین اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ
 قیامت کے قریب مسلمانوں کا بادشاہ نصرائی کی ایک قوم کے ساتھ بلکہ مغربی سلطنت سے لڑے گا اور فتح پاوے گا پھر صلیب
 پر نکلے گا اور نصاریٰ سب مجاہدین لگے اور متفق ہو کر مسلمانوں سے مقابلہ کریں گے آخر میں یہ ہے کہ اخیر زمانہ میں انگریز بادشاہ
 سلطان روم کو مغرب ہو کر انگریز بادشاہ سے مقابلہ کریں گے اور سلطان روم کو فتح ہوگی پھر جو سلطنت نصرائی کی سلطان روم
 کی تابید پر ہوگی وہ بھی مذہبی نیکواری کی وجہ سے علاحدہ ہو جاوے گی اور کل نصاریٰ ایک طرف ہو کر مسلمانوں پر حملہ کرینگے سلطان
 روم شہید ہوگا اور مشرقِ قسطنطنیہ یعنی اسلام اہل نصاریٰ کو قبضہ میں آجائے گا مسلمان متفرق ہو کر پرنان ہو گئے کہ اتنے
 میں امام مہدی علیہ السلام پیدا ہونگے اور نصاریٰ پر جہاد ہوگا اور امام کی فتح پر فتح یونی جاوے گی یہاں تک کہ مشرقِ قسطنطنیہ پر
 نصاریٰ کے لیے یو جے اور دوسری حدیث میں جو کہ قسطنطنیہ کی فتح قیامت کی نشانی ہے شاید اس سے مراد یہی فتح ہو جو
 مہدی کو زمانہ میں ہوگی یا اول فتح جو مسلمانوں کو قسطنطنیہ پر ہوئی ہے حضرت عثمان کے زمانہ میں خیرا دہر مسلمان قسطنطنیہ

فتح کر کے دہان کی لوث کا مال تقسیم کرتے ہوئے اور انکی تلمارین جہازوں و کشتیوں کی لوگوں کو انکے خیر ہو چاویں کے بیٹھے کیا ہو جہاں
 لکھا مسلمان یہ سب کر اپنے گہروں کو لوٹیں گے اور وہاں سے اور مسلمانوں کو لڑایاں ہونگی اور مسلمان بہت شہید ہونگے اور
 باقی ماندہ مکہ اور مدینہ میں جہاں جہاں کا نصف ہر سولہ گاہ چپ داویں گے اور کچھ مسلمان امام ہمدی کے ساتھ بائیسے نائب
 کے ساتھ بیت المقدس میں محصور ہونگے کہ تھے میں حضرت عیسیٰ السلام اتریں گے اخیر تک میرا پر گند پکا عین حسان و عیسیٰ
 یٰسَیِّدَاہُ خُذْہُ دَرَادِیْہُ یَجْمَعُکَ لِلْمَحْمَدِہِ فَاَتُوْنَ خُتَّ کَمَا ذِیْنَ عَابَہُ یُخْتَلٰی عَابَہُ اِنَّا نَعْتَرُ الْغَاۃَ دُوسری زوہد
 بی ایسی ہی ہر اس میں زیادہ ہر کہ حسب نصاری صلیب پر ہزار کر کے مسلمانوں کو الگ ہو جاویں گے تو مسلمانوں کو لڑنے کے لیے
 ایک ہو جاویں گے اور اسی جہنم کے علم انکا لشکر آویگا ہر چند کہ کے پنجو بارہ ہزار فوج ہوگی **ف** یعنی ایک بریگیڈ توکل
 اسی بریگیڈ ہونگے جو مسلمانوں کو لڑنے آویں گے اور یہ تھقفہ افواج ہونگے نصاری کی کل تعداد انکی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوئی
عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا دَقَعَتِ الْمَلَائِکَہُ عَنِ اللہِ بَعَثَا مِنَ الْمَلَائِکَہِ
ہُمْ اَکْبَرُ الْعَرَبِ غَرِیْبًا وَاجِدُوْہُ سِلَاحًا جَوَدَ اللہُ بِہُمْ الذِّیْنَ ہُمْ ہَرَبَہُ سُرُوْدِیْہِ اِنْ حَضَرَتْ صَلٰی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا
 جب بڑی بڑی لڑایاں ہونگی تو اللہ تعالیٰ تعالیٰ میں ہر ایسے عرب کے سوا دوسرے مسلمانوں میں جو جبکو عربی آڑا دیکھا ہے کہ
 اہل فارس ترک وغیرہ ایک لشکر آٹھ لاکھ سارے عرب میں گھوڑے کی ساری بہتر کرنے ہونگے اور ان کو بہتر ہتھیار کھینچ
 ہونگے اللہ تعالیٰ انکے سبب سے دین کی مدد کرے گا **ف** ایسا ہی ہوا کہ صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں ہزاروں اور لکھا مجاہدین
 اہل فارس اور عراق عجم اور خراسان کے کافروں کو لڑے اور بڑی بڑی فتوحات کیں اسیانکے بعد ہی اہل فارس اور اہل ہند
 اور اہل افغانستان اور بخارا نے بڑے بڑے جہاد کافروں پر کہیں سلطان صلاح الدین کی لڑایاں تمام نصاری ہوا تک
 تاریخ میں یادگار ہیں اور محاربہ صلیب کا واقعہ اب تک لکھنؤ میں بہر رہا ہے جس میں جالیں لاکھ نصاری اور بیس لاکھ
 مسلمان مارے گئے اور عجب نہیں کہ مذہبی مخمر کعبہ میں جس لڑائی کا ذکر ہے وہ محاربہ صلیب ہی ہو کیونکہ اتنی بڑی لڑائی
 ان حضرت صلی علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑا نہ کہ کوئی نہیں ہوئی اور بنا اس لڑائی کی صلیب ہی پر ہوئی تھی واللہ اعلم
 غرض احمدیت کو اگر کئی حدیثوں سے عرب کے سوا دوسری مسلمانوں کی بھی فضیلت نکلے ایک حدیث میں ہے کہ اگر دین
 تریا پاس ہوتا تو اس تک چند لوگ اہل فارس کے پہنچ جاتے بعض صحابہ نے حدیث سے امام ابوحنیفہ کو مراد لیا ہے اور عجب نہیں کہ
 کہ امام ابوحنیفہ ہی اس میں داخل ہوں کیونکہ وہ بڑے امام اور مجتہد تھے اس امت کو مگر اتنا شبہ ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی
 اصل کابل سے تھی اور کابل بلخ و ہند میں ہر نہ بلخ و فارس میں البتہ امام بخاری امام مسلم امام ترمذی ابن ماجہ اور بڑے بڑے
 امام حدیث کو اس میں داخل ہیں کیونکہ اکثر ان میں اہل فارس تھے اور دوسری حدیث میں ہر کہ ابدال ہوالی میں سے ہوتے

قِيْلَ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ حَيَّجَ فِيْ سَلَاكُمُ الْاَدَمِيَّ كَذِيْنَةً فَالْاَخْلَاقُ نَادِيَتْ نَادِيَتْ عَرَفَ نَزَلَتْ سَوِيَّتْ هُوَ اَنْ
 حضرت صلی علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ نزدیک سے مسلمانوں کا بولادین ہوگا اور ایک مقام کا
 نام ہے (پہر آپ نے فرمایا ہے علی لے علی لے علی انہوں نے کہا سیرمان باب آپ پر سے تصدق ہوں آپ نے فرمایا تم قریب
 بنے کہ بنی الحضرے نزدیک راہینے روم کے نصار سے انکو مصفر کی اولاد کہا مصفر کہتے ہیں زرد کو اسیلے کہ انکے باب
 وادو کارنگ روم بیاض صو کا تھا اور عیصو بیاض کا احمق کا احمق بیاضا برہیم کا اس نے حبش کی بادشاہزادی
 سے نکاح کیا تو زرد رنگ کی اولاد پیدا ہوئی کالا اور سفید رنگ ملنے سے اور نودی نے کہا انکے دادا کا نام مصفر
 بن روم بن عیصو تھا اور علم اور ان سے وہ مسلمان ٹرینگے جو تمہاری بعد پیدا ہونگے یہاں تک کہ جو لوگ اسلام کی رونق
 ہونگے وہ بھی ان سے ٹرنیکے پور نکلیں گے یعنی حجاز کے لوگ جو اس کی راہ میں کسی برائی کرنے والی کی برائی سونہیں دیتے
 بہرہ فتح کرینگے قسطنطنیہ کو تسبیح اور کبیر سے اور سقد لوٹ کا مالک ہوں گے کہ وہی لوٹ کہی نہیں پائی ہوگی یہاں تک
 کہ سیرین بہر کر (روپہ شہر فی) اقصیم کریں گے اور ایک انیوالا او سے گا (ان کو ملکوں سے) اور وہ میکاسیح (رجال)
 تمہارے شہروں میں نکل آیا خبردار ہو یہ خبر جوٹ ہوگی بہر مال لینے والا یہی شہرندہ ہوگا اور نہ لینے والا یہی شہرندہ
 ہوگا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ بْنِ اَلْاَشْجَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَكُوْنُ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ بَنِي الْاَحْمَرِ
 هَذَانُ فَعِلَاوَنٌ بِكُمْ فَلَسِيْدُوْنَ اَلَيْكُمْ فِیْ مَائِنِیْنَ عَاثِيَةً تَحْتَ كُلِّ عَاثِيَةٍ اَشْنَا عَشْرَ اَلْفَا عَمْرُو بْنُ مَالِکٍ
 اشجعی سہریت ہر ان حضرت صلی علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اور بنی صفر میں (نصاری میں) صلح ہوگی بہرہ صلح
 توڑو الین گے قریب ہر لینے وغارین گے اور تم سے ٹرنیکے لیے آونگے انہی جنبہ و بیکر ہر جنبہ کے تیلے بارہ
 ہزار فوج ہوگی **باب** التَّوَكُّلِ تَرْکِ کَا بَا یَا ن ف وہ ایک قوم ہے اور اولاد سے یافث بن نوح کی اور ان میں کمی
 قبیلے اور کمی قومیں ہیں جیسے چغتای کرغیز کا ساک قزاق قلمق ارناو و طغوجک ازبک سرکش وغیرہ اور انکے
 ملک اصلی یہ ہیں بخارا سمرقند ماشقند کا شغریچینی تاتار اور ابجو بادشاہ ہر روم کا سلطان عبد الحمید خان و فقہ
 اسہ بلخیر وہ بھی ترک ہر عثمان خان کی اولاد میں اسکا جد علی عثمان ترک تھا جو اپنے اصلی ملک سے کسنا
 سے نکل کر ملک شام اور روم کی طرف گیا اور کوفتہ کیا اور اسی سے باہوئی سلطنت ترکی یعنی دولت عثمانیہ کی
 اور بنا اس سلطنت کی خلافت عباسی کو گند جانے کے بعد ہوئی اور ادا مل زمانہ میں ترک لوگ اکثر کافر اور مشرک تھے
 اور انہوں نے اسلام کو وہ صدر بہو پوچھا یا کیا ایسا صدر کسی قوم نے نہیں بہو پوچھا یا آخری خلیفہ مستقیم مابہر کو انہوں
 ہی نے شہید کیا اور بغداد کو انہوں ہی نے تباہ و تاراج کیا لا کمون مسلمانوں کو مار ڈالا اور لا کمون کتاب میں مختلف

علوم و فنون کی جلاوین اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی پیشین گوئی فرمائی جو ابوبکر سے منقول ہے کہ
 ابوداؤد نے کہا لا عجب انہی ہدیۃ رضی اللہ عنہما قال لا تقوم الساعة حتى تقابلوا قومًا
 فقال لهم الشعر ولا تقوم الساعة حتى تقابلوا قومًا صغارًا الاعین ابورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم ٹرڈگے اس لوگوں سے جسکی جوڑی بالوں کے
 ہونگے (یا انکے بال اتنی لمبے ہونگے کہ جوتوں تک کھینچے ہونگے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم ٹرڈگر
 ایسے لوگوں سے جسکی اکسین چوٹی ہونگی (یعنی ترک سب سے بڑھ کر روایت میں تصریح ہے کہ کونکالا ابوداؤد نے)
 عجب انہی ہدیۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتى تقابلوا قومًا صغارًا الاعین
 زلف الاذوف کأن وجوههم الحبان المطرقة لا تقوم الساعة حتى تقابلوا قومًا فقال لهم الشعر
 ابورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ تم ٹرڈگے ایسے لوگوں سے جن کی
 اکسین چوٹی ہونگی اور انکین موٹی ہونگی (انہی ہوئی انکے موندہ سرخ ہونگے یعنی ترک لوگوں سے متفق علیہ) انکے
 موندہ ایسے ہونگے جیسے سرین تہرتہ (یعنی موٹے اور غلیظ خساری) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے
 لوگوں سے ٹرڈگے جسکی جوڑیاں بالوں کی ہونگی عجب عنہم بن تغلب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول ان من اشرار الساعة ان تقابلوا قومًا عراض الوجہ کأن وجوههم الحبان المطرقة وان من اشرار
 الساعة ان تقابلوا قومًا یتعلون الشعر عمر بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
 فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے ٹرڈگے جسکی موندہ چوڑی ہوں گویا انکے موندہ سرین
 ہیں تہرتہ اور قیامت کی نشانیوں میں سے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے ٹرڈگے جسکی جوتے بالوں کی ہونگے عجب
 اوسعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتى تقابلوا قومًا صغارًا
 الاعین عراض الوجہ کأن علیہم حدق الجراد کأن وجوههم الحبان المطرقة یتعلون الشعر
 دیکھتے دیکھتے اللدق یربطون خیلهم بالخل ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
 قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے ٹرڈگے جسکی اکسین چوٹی ہونگی موندہ چوڑی ہونگے اور ان کی اکسین گویا تہرتہ
 کی اکسین ہونگی اور موندہ انکے گویا سرین ہیں تہرتہ اور بال کے جوتے پہنچ گئے اور سرین انکے پاس ہونگی اور اپنے
 گھوڑے کھجکے دختوں سے باہر ہونگے (نووی نے کہا ہمارے زمانہ میں ایسے ہی صفت کے ترکوں سے مسلمان ٹرڈگر
 جو حدیث میں مذکور ہے بعینہ امدان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہوا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی عاقبت بخیر

کر اور انکو اپنی حمایت میں کہی ابواب الزہد زہد دنیا سے غنی کی باب باب الزہد فی الدنیا نہا ہر غنی کا کیا عن ابی ذر
 الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الزہادۃ فی الدنیا یحیی نیر لعلک لا فی رضاء غیۃ
 المال ولیکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکرمن بما فی یدیک لک اذ تقربتک بما فی ید اللہ وان تکرمن فی
 قواب المصیبتہ اذا اصبحت بها ارجع منک فیھا لک انھا اقمیت لک قال ہشام قال ابو ذر لیس
 لک ولا یقول مثل هذا الحدیث فی الاحادیث کمثل لا یریز فی الذہب ابو ذر غفاری سورہت ہر آن
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کا زہد یہ نہیں ہے کہ آدمی طالع چیز کو اپنے اور حرام کر لے وہ ف جبر جابر صلی
 اور رویش کیا کرتے ہیں اور ایک کو فقیر اور قربالی اس کا باعث جاتی ہیں ہماری غربت میں ایسی رویشی سے نجات
 نہ لارہا نہایت فی الاسلام اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما اهل اللہ لکم اور اپنے نبی سے
 فرمایا یا ایہا النبی لم تحرم ما اهل اللہ لکم اور فرمایا کلو من طیبات ما رزقنا کم دشکر اللہ ان کنتم یاہ تعبیدون اللہ
 قرب الی اللہ بغیر اتباع شیخ محمدی کے ممکن نہیں ہے **ف** اور نہ یہ کہ اپنا مال تباہ کر دیوے (سب نادی
 یا بھلا دی یا ڈوب دے) لیکن زہد اور رویشی یہ ہے کہ آدمی کو اس مال پر جو اسکے ہاتھ میں ہو اس سے زیادہ بہرہ
 نہ ہوتا اس مال پر ہے جو اس کے ہاتھ میں ہے (یعنی ہر حال میں اللہ پر ہوسا ہو اگر اسکے پاس ایک بٹری بھی نہ ہو
 تب بھی دل کو اپنے مطالب نہ ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ جب تک جبریں گے اللہ تعالیٰ ضرور کھینچے دیگا) اور دنیا میں جب
 کوئی مصیبت آوی تو اس سے زیادہ خوش ہو بہ نسبت اس کے کہ مصیبت نہ آتی دنیا میں اور آخرت کو بے ادنیٰ رکھی
 جاتی (یعنی دنیا کی مصیبت کفارہ ہر گناہوں کا پس عقلمند آدمی کو مصیبت سے خوش ہونا چاہیے کہ خیر دنیا پر بلا مل
 گئی جو فانی اور چند روزہ ہے یہ اس کا احسان سمجھو اگر دنیا میں مصیبت نہ آتی اور گناہ قائم رہتے تو آخرت میں اسکے
 بدل عذاب ہونا اور وہ سخت مصیبت ہے اس ہشام نے گما اور جبرادی ہر محدث کا ابو ذر لیس خولانی نے کہا یہ حدیث
 اور صدیقوں میں ایسی ہے جیسے کندن سونے میں (یعنی نہایت عمدہ حدیث ہے اگر جب حدیثیں عمدہ ہیں) **ع** عن
 ابی خلدۃ وکانہ لہ حُنبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اصابکم النجل فذلک اعطى اللہ
 فی الدنیا ذلکۃ منطلق فان تروا منہ فانیۃ فلیک فی الحکمۃ ابطلام سے روایت ہے وہ صحابی تھو کہ آن حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کسی آدمی کو دنیا میں غربت نہیں ہے (یعنی مال اور دولت کا طمع نہیں رکھتا) اور
 بقدر ضرورت پر قناعت کرتا ہے (اور وہ شخص کم گو بھی ہے) (یعنی کفر الکلام نہیں ہے) تو اس کی صحبت میں ہر
 حکمت اس کو دلہڑالی جاوگی **ف** یعنی اسکے دل پر فیوض اور برکات اور برکتیں اور دین کی سچی سمجھ اس میں ہوگی اور

کی پیدائش کریمہ عام کاموں میں صرف کرے جیسے مارے بنانے میں مساجد کی تعمیر میں سرکاری تعمیر میں کنوے کی تعمیر میں دین کی کتابیں طبع کرانے میں اور تقسیم کرنے میں مگر نہ اردن لاکھوں میں کوئی ایسا بندہ ہوتا ہے جو دنیا کو بالکل جمع نہیں کرتا اس زمانہ میں یہی غنیمت ہے کہ خیر جمع کرے، لیکن شروع کے موافق زکوٰۃ ادا کرتا رہے یعنی ہر سال چالیس لون جمعہ اس کی راہ میں دیوے **عَنْ** اَبِي قَالٍ اشْتَرَا سَلْمَانَ قَعَادَةَ سَعْدُ تَرَاهُ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا يَبْكِيكَ يَا اخِي الْكَيْسَ قَدْ كَذَبَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيْسَ قَالَ سَلْمَانُ مَا اَبْكِي وَاحِدًا مِنْ اَنْتَيْنِ مَا اَبْكِي خُضًا لِلدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةً لِلْآخِرَةِ وَلَكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَمَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ قَالَ وَمَا لَكَ اَلَيْكَ اَنْ تَكْفِيَ احَدًا كَمْ مِثْلُ زَاوَاكِرِ اَبٍ لَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ وَامَّا اَنْتَ يَا سَعْدُ فَاَنْتَ عِنْدَ حُكْمِكَ اِذَا حَكَمْتَ وَعِنْدَ قِسْمِكَ اِذَا قَسَمْتَ وَعِنْدَ هَيْكَلِكَ اِذَا هَكَمْتَ قَالَ نَاطَتْ تَبْلَعْنِي اِنَّهُ مَا تَرَكَ اِلَّا يَجْعَلُهُ وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا مِنْ نَفَقَتِهِ كَانَتْ عِنْدَهُ اَنْتَ سُرْمِيَّتُ هِي حَضْرَتُ سَلْمَانَ فَارِسِي قُتِبَ اَمْرُهُ جَوْبِي زَاهِدُونَ رَوْتِي اور نہایت جلیل القدر صحابی محبوب اہل بیت بہانک کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان ہم میں سے ہے (اہل بیت میں سے) بیمار ہوئے سعد بن ابی وقاص انکی عیادت کو گئے دیکھا تو وہ رو رہی ہیں سعد نے کہا تم کیوں روتے ہو بھائی کیا تم نے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں اٹھائی کیا یہ بات تم میں نہیں ہے یہ بات نہیں ہے سلمان نے کہا میں دو بار تو میں ایک بات کی وجہ سے ہی نہیں روتا نہ تو دنیا کی حرص کی وجہ سے بخیلی کی راہ سے حصہ بخیل روتے ہیں انہو مال کے لیے اور نہ اس وجہ سے کہ میں آخرت کو جانا برا جانتا ہوں لیکن ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی اور میں نے کینسا ہوں اپنی تئیں کہ میں نے اس میں فرق کیا (میں نے نصیحت پر پورا عمل نہیں کیا) سعد نے کہا کیا نصیحت کی تھی سلمان نے کہا اپنے فرمایا تھا کہ تم میں سے ایک کو دنیا میں سے ہر قدر کافی ہے جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے (جو شخص ساری کو کمین اترے راہ میں تو وہ ٹھوڑا سا نوشہ یا سامان چاہتا ہے) اور میں سمجھتا ہوں میں نے اس میں زیادتی کی لیکن تو اسے سعد جب حکومت کیجیو تو اسے ڈکڑ کرنا اور جب تقسیم کرنا تو اسے ڈکڑ کرنا اور جب کسی کام کا قصد کیجیو تو اسے ڈکڑ کرنا ثابت کر کہا (جو حدیث کا راوی ہے اس سے) مجھ کو خبر ہو چکی کہ سلمان نے کچھ نہیں چھوڑا مگر میں پر کسی درم وہ بھی اس کے خچ میں سے (جو ہر سال معمولی انگوٹھا کرتا) انگوٹھا باقی رہ گئے تھے اور سلمان کو اتنی ذریعوں مال چھوڑنے پر بھی رنج تھا ہاں ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو نہ اردن لاکھوں چھوڑ جاتے ہیں اور ساری عمر ٹھوڑی کوڑی جوڑتے ہیں **بَابُ** اَلْفَيْمِ الدُّنْيَا وَدُنْيَاكَ فَكُرْ كَرْنَا

کیا ہر عکس ابان بن عثمان بن عفان عن ابنہ قال خرج زید بن ثابت من عند محمد ان یضع لہما
 قلت ما بعت اکیہ ہذہ الساعۃ الا لثمنی سأل عنہ فسالہ فقال سالنا عن اشیاء سمعناھا من
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان الذنیا ہتہ
 فراق اللہ علیہ امرہ وجعل فقرہ بین عینیہ وکلمہ یاتہ من الذنیا الا ما کتب لہ ومن کان الذنیا
 ینیتہ جمع اللہ لہ امرہ وجعل غیماء فی قلبہ واثتہ الذنیا وہی راعیۃ ابان بن عثمان کہ روایت ہمزہ
 بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان باسے ٹیک دوہر کہ وقت نکلیںے اپنے ولین اکماہ وقت جہودان نے زید بن ثابت
 کو بلایا تو ضرور کچھ پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا میں نے ان کو پوچھا اوہنوں کو کماہ مروان نے ہم سے چند باتیں پوچھیں جنکو
 ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو بڑی فکر دنیا کی ہی ہو
 رات دن اس میں صرف رہی اور دین کی اصل نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ اسکے کام پریشان کر دیگا اور ہر روز ایک نئی
 تشویش لاحق ہوگی جس سے جیسے تک چٹکا رہا ہوگا اور اسکی مفلسی دنوں آنکھوں کے درمیان کر دیگا (یعنی ہر ایک
 شخص کو ذلیل اور محتاج سمجھے گا) اور دنیا اسکو اتنی ہی بے لگی مٹنی اسکی تقدیر میں لکھی ہے (فکر اور تشویش
 اور سعی اور کوشش سے کچھ نہ ہوگا) اور جسکی نیت اصل آخرت کی طرف ہو (یعنی آخرت کو مقصود اصلی سمجھ کر بڑی فکر
 اسکی کہے اور دنیا اسکے ذیل میں سمجھے) تو اللہ تعالیٰ اخود بخود اپنی قدرت کاملہ سے اسکی سب کام درست کرے گا
 (اور ایک جا کر دیگا اسکے پیدل و کو اسکی دُجھبی کے لیے اور اسکے دل میں بے پرواہی و دلالت کا روہ کیسی کا قحط
 نہ بنے گا کسی سے غرض نہ لیا دیگا) اور دنیا جب تک مار کر اسکے پاس آویگی اور اسکے حکم سے اور لوگ حیران ہونگے کہ بغیر
 سعی اور کوشش کے اسکو دنیا کیسے ملی ف مترجم کا اعلیٰ حدیث پر پکھنپی ہے ہو اور اتنا تک مترجم کا یہی حال
 کہ سوا اپنے گھر بیٹھے رہنے کے یا نوکری کے مقام پر جانیکے نہ کسی کی ملاقات کو جاتا ہے نہ ترقی مال کے لیے کہی
 کسی دنیا دار کی خوشامدگی بلکہ ایسے کام کرتا ہے اور قدر بے پرواہی کہ دوسری دنیا دار ملت کرتے ہیں اور
 کہتے ہیں ضرورت ہماری آمد میں غفل واقع ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ دلائی جاتا ہے اور دیے جاتا ہے اور تمام دنیا دار
 حیران میں حسد کرتے ہیں قربان اسکی قدرت کے عکس الا سود بن زید قال قال عبد اللہ سمعت
 نیکمہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جعل المصوم ہما و احداہم المعاد کماہ اللہ ہم دنیاہ و نہ تشبہ
 یہ المصوم احوال الدنیا لہ یبال اللہ فی اتی اودیتہ ہلک اسود بن زید کہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
 عنہ نے سنا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص سب فکر دن کو چھوڑ کر ایک فکر کر لے یعنی آخرت

[illegible]

ہے (سفر میں گھبراہٹ ہے) اور ان پر تین فرائض ہیں من کر شمار کر کہیں کم ہوت کلا وقت معلوم نہیں اور ضرور وہ ادھیک ہی پر
یہی بہت ہے کہ پہلوی سے اپنے کو مردن میں شمار کرے اور کسی بندہ خدا کو انداز دیو کی غلطی کرے ع خاک شو پیشتر
انکہ خاک شوی باب من لا یؤتیکہ جسکی لوگ پرواہ نہ کریں گے اسکی غلطی اور ذلت کی وجہ سے ع ع ع
ابن حنبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا تُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكٍ لِّجَنَّةٍ فُلْتُ بَلَى قَالَ رَجُلٌ ضَعِيفٌ
مُسْتَضْعَفٌ دُوْهُمْ مِثْرُ الْاُیُوبَ لَہُ لَآ اَقْتَمَ عَلَی اللّٰہِ لَا بُدَّہُ مَعَاذِیْنَ جِبِلَّی سَ رُویت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کیا میں تجھ سے بیان نہ کروں جنت کا بادشاہ کون ہر مینے عرض کیا جی ہاں بیان فرمائیے اپنے فرمایا جو
شخص کم زور نا توان ہو لوگ اسکو کم قوت سمجھیں (اسکے شر کا ڈر نہ ہو) اور وہ اپنے کپڑے پہنا ہو وہ اگر قسم کھاوے
اسکے بہرہ و بر تو اسے تعالیٰ اسکو سچا کرے گا ع ع حَارِثَةُ بْنُ زُهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم
اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ کُلِّ ضَعِیفٍ مُّتَضَعِّفٍ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ کُلُّ عُتْلٍ جَوَاطِ مُسْتَلِکٍ حَارِثَةُ بْنُ زُبَیْرٍ
سے روایت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمھیں نہ بتلاؤں جنت کے لوگ کون ہیں ہر ایک ضعیف
نا توان جسکو لوگ کم زور جانیں (اور سپر یا دہی کریں اس خیال سے کہ وہ بدلہ نہیں لے سکتا) کیا میں تم کو بتلاؤں
دوزخ کے لوگ ہر ایک سخت مزاج بہت رویہ جو رنیوالا (یا مومن مفسور) ع ع ع ابی اسامیہ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اَخْبَطَ النَّاسِ عِنْدَ مُوْسٰی خَفِیْفٌ لِّخَاذٍ دُوْهُمْ مِثْرُ الْاُیُوبَ لَہُ لَآ اَقْتَمَ عَلَی اللّٰہِ لَا بُدَّہُ مَعَاذِیْنَ جِبِلَّی
وَمِثْرُ الْاُیُوبَ لَہُ لَآ اَقْتَمَ عَلَی اللّٰہِ لَا بُدَّہُ مَعَاذِیْنَ جِبِلَّی سَ رُویت ہر آن حضرت نے فرمایا سب سے زیادہ جبر لوگوں کو زندہ کرنا چاہیے
میرے نزدیک وہ مومن ہر جو ہلکا ہلکا ہو (یعنی دنیا کے بہت جھگڑے لین مال متاع اتر کے بالی نہ کرنا ہو)
اور نماز میں اسکو جہت ملتی ہو (یعنی اسکو عبادت میں مزہ حاصل ہوتا ہو اور نماز میں دل لگتا ہو) پوشیدہ ہو لوگوں
میں (لوگ اسکو عابد نہ مانتے ہوں بلکہ ایک معمول آدمی سمجھتے ہوں) لوگوں کے سامنے صرف فرض بڑھ لیتا ہو
لیکن مخفی اسکی عبادت کرتا ہو اور اسکی پرواہ نہ کرتے ہوں لوگ (اسکو حقیر جانکر کوئی تعظیم اور تکریم اور خاطر داری
نہ کرتا ہو) اسکو گندے موافق روزی ملتی ہو (یعنی بقدر کفایت اور ضرورت) اور سپر صابر ہو (زیادہ کی تالاش
میں ہرگز اٹھ نہ ہو) اسکی ہوت جلدی آجاوے اور اسکا ترکہ کم ہو (بوجہ کمی مال کے) اور اسکے رویو اے کم ہوں -
ف کیونکہ عیال و اطفال غریزہ اقربا اسکے کم تھے۔ اہل تصوف نے کہا ہے کہ یہ سب صفات جناب ابو بکر صدیق
میں بوجہ کامل موجود تھیں اور وہ پیشوائہ طریقہ طائفیہ کے تھے وہ طریق ہے جو لوگوں کی نظر میں زیادہ اعمال خیر نہیں کرتے
بلکہ صرف فرائض ادا کرتے ہیں اور بعضی باتیں ایسی کرتے ہیں تاکہ عوام کی نظر میں وہ خلاف شرع معلوم ہوں لیکن

بحقیقت خلاف شرع نہوں کیونکہ اس کے اچھے بندہ درحقیقت شرع کو خلاف کہیں نہیں کرتے اور ظاہر میں یہ لوگ ایسے کام اسوجہ پر کرتے ہیں کہ کوئی انکو عاید نہ دے سچے بلکہ گنہگار اور شہدہ خیال کرے اور سو اپنے مالک کے اور کسی کو اپنا واقعی حال معلوم نہ ہو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نے عوارف میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں جو مفسد فقیر علانیہ محرمات کا ارتکاب کرتے ہیں جیسے ڈاڑھی سنڈانا مسکرات کا استعمال کرنا شرعی احکام کی توہین کرنا اور ان پر کوفلندریہ یا ملا متیہ کھتری میں یہ ہرگز فقیر نہیں ہیں بلکہ محد اور بدین ہیں اور ایسے لوگوں کی صحبت میں رہنا ہرگز روا نہیں ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَامَةَ الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَذْأَةُ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ الْبَذْأَةُ الْقَشَافَةُ يَعْنِي التَّقَشُّفَ أَبُو أُمَامَةَ عَامِلٌ فِي رِدْءٍ يَوْمَ أَنْتَضَرْتُ صَلَى اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَايَ بَذْأَتِ رَيْفِي سَادُكِي أَوْ زَيْبِ أَوْ زَرْزِيَّتِ كَا تَرْكُ كَرْنَا شَلَا كَرْتِي كَا تَمَكْمَلَا هُوَا كَمْنَا بِيُونَدَا كَا كَبْرَا هَمِنْ لِينَا پَرَا نَا پَسَا كَبْرَا هَمِنْ لِينَا بَوْرَا پَرِ بِيْشِي جَانَا أَوْ سَوْرَهْنَا اِيْمَانِ مِنْ اَنْخَلِ هُوَا وَرَبِيتُ لَكَلْفَ أَوْ زَرْزِيْنِ أَوْ اَرَايشِ وَنِيْدَارِي كِي سَنَا سَبْ مِنْ هُوَا عَمِنْ اَسْمَاءُ بِنْتُ بَرِيْدَةَ اَتَهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلَا اَنْتُمْ تَكْمَلُوْنَ خِيَارَكُمْ قَالُوا اَيْلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خِيَارَكُمْ الَّذِيْنَ لَمْ يَرَوْا اَوْ اَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اَسْمَاءُ بِنْتُ بَرِيْدَةَ عَمْنَا سَمِعَتْ هُوَا اَنْهَوْجَ اَنْ حَضَرْتُ صَلَى اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ سَمَا اَبْ فَرَمَاتِي تَبِي كِيَا مِنْ تَمَّ سَمِيَا نَكْرُونِ اَنْ لَوْ كَرْنَا كَا حَالِ هُوَا اِسَرِي كِي بَتَرَبْدِي سَمِيَا لَوْ كَرْنَا عَرْضُ كِيَا كِيَا نَمِيَا بِيَا نَكْرَا يَارِسُولَ اللَّهَ اَبِي فَرَمَا يَا بَتَرَبْتَمِنْ دِه لَوُگْ هَمِنْ كَا اَكُو جَب كُوِي دِكِي تُوَا اِسَرِي يَادَاوَسَ فَرِي بَتَرَبْتَمِنْ دِه پُوچَا هُوَا سَالَكِ أَوْ مَقْرَبِ اِلَى اِسَرِي حَضَرَاتِ نَقْشَبَنْدِي سَمِيَا فَرَمَا يَا هُوَا كَبْ سِي شَخْصِ كِي مَلَا قَاتِ أَوْ زِيَارَتِ سَمِيَا قَلْبِ پَرَا ثَرِي هُوَا اِسَرِي كَطِيْفِ شَوْقِ نَهْ بِيْدَا هُوَا تُوَا سَكِي عَطَا وَرَبِيتُ مِنْ بِي كُوِي فَا نَدِه نَهْ وَكََا **بَابُ فَضْلِ الْفَقِيرِ فَقِيرِي كِي فَضِيلَتِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَالُوا اَرَأَيْكَ فِي هَذَا اَنْقُولُ هَذَا مِنْ اَشْرَفِ النَّاسِ هَذَا اَخْرَى اِنْ خُطِبَ اِنْ تَخَطَّبَ اِنْ تَفَعَّ اِنْ تَشْتَقَّ وَ اِنْ قَالَ اَنْ يَسْمَعَ لِقَوْلِهِ سَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَّ رَجُلٌ اَخْرَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا اَقَالُوْا اَنْقُولُ وَاللَّهِ يَارِسُولَ اللَّهِ هَذَا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا اَخْرَى اِنْ خُطِبَ لَمْ يَكُنْ لَوْ اِنْ تَفَعَّ لَمْ يَسْمَعْ لِقَوْلِهِ سَكَتَ لَمْ يَسْمَعْ لِقَوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَذَا اَخْيَرُ مِنْ مِلَا اَلْاَرْضِ مِثْلُ هَذَا اَسَلُ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ هُوَا اَيْكُ شَخْصِ اَنْخَضَرْتُ صَلَى اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي سَمَانِي سَوَكْنَدَا اَبِي فَرَمَا يَا تَمَّ اِسْ شَخْصِ كِي بَابِ مِنْ كِيَا كَتِي هُوَا****

اور انہوں نے عرض کیا جواب کی اسکی ہو وہی ہم ہی کہتے ہیں ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ شخص اشرف لوگوں میں سے ہے اگر
کسین نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اسکو قبول کریں گے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اسکی سفارش کو مان لیں گے
اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اسکو توبہ و سنہیج گے یہ سکر آب خاموش ہو رہا ہے ہر ایک نے اسرا شخص گذرا آپ نے فرمایا اسکے
باب میں تم کیسا کہتے ہو اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی یہ تو مسلمانوں کے فقرا میں سے ہے یہ بیچارہ اگر کسین
نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اسکو قبول نہ کریں گے اور اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش نہ سنیں گے اور اگر کوئی بات
کہے تو لوگ اسکی بات نہ سنیں گے رتبہ ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھن جس نے پہلے شخص کس طرح کے
زمین بہر کر لوگوں کو فہلہ شخص اسیر تھا اور مالدار آپ نے فرمایا یہ فقیر اور نادار زمین بہر کر مالدار لوگوں سے اس کے
نزدیک بہر ہے خاکسارانِ جہان و اجمہارت منکر توبہ دانی کہ درین گرد سوا ہی باشد عن عیسیٰ بن عمار
ابن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الله يحب عبداً المؤمن الفقير المتعفف ابی القیام
عمران بن حصین روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دوست کو تباہی محتاج مومن کو جو
عیالدار ہو کر سوال سے باز رہتا ہے اور فقر اور فاقہ پر صبر کرتا ہے اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگوں میں ہوتے ہیں نہ
ہیکل لکھنے والوں میں عیال داری کے ساتھ کم معاشی اور بہ فزاعت اور صبر ہی فضیلت کیا کم ہے اباب
مؤید لہ الفقراء فقیروں کا رتبہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل فقراء
المؤمنین الجنة قبل الاغنیاء ینصف یوم حسن ہائے عالم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں جو فقیر ہیں وہ مالداروں سے آدمیوں پہلے جنت میں جاویں گے اور آدم
وں پانوں برسا ہوگا (کیونکہ ایک دن آخرت کا امر تقاضے کے نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے) عن ابی سعید
الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تغفروا المهاجیرین یدخلون الجنة قبل الغنیاء
عمقہ الارحمیائہ سنۃ ابو سعید خدری روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان فقیر یا مہاجر فقیر
مالداروں کے پانوں برسا ہو جنت میں جاویں گے عن عبد اللہ بن عمر قال اشکلی فقراء المهاجیرین
الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فعل اللہ بہم علیہم اغنیاءہم فقال یا سعید الفقراء الا
اسیرکم ان کفروا المؤمنین یدخلون الجنة قبل اغنیاءہم ینصف یوم خمیسائہ عالم شہر فلا
موتی ہذہ الایۃ وان یوما عند ربک کالف سنۃ من لقد کن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مہاجرین
میں جو لوگ فقیر تھے اور انہوں نے فکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی کہ امر تقاضے نے جو مالدار مہاجرین

کروا کہے اور فضیلت ہی آپؐ فرمایا اور فقر اور گروہ میں کمزور بخبری دینا ہوں کہ فقر اور مومنین مالداروں کے آدھے ہوں
یعنی پانسو برس پہلے حضرت بن ہاشم کے سہی بن عسیرہؓ (رحمہم اللہ) کا راوی (جو) بہرہ برایت پڑھی وان یوما عندک
کالف سنتہ ما نقدون **باب** مَجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ فَقِیْرُوْنَ كَسَانَهُ مِثْنِیْهِ كِی فَضِیْلَتِ عَمْرِوْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ
قَالَ كَانَ جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمٍ یُحِبُّ الْمَسَکِیْنَ وَیَجْلِسُ اِلَیْهِمْ وَیَحْدِثُ لَهُمْ وَیَحْدِثُوْنَہُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُكَلِّمُہٗ اَبَا الْمَسَکِیْنِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سروریت ہر حضرت جعفر بن ابیطالب (جو حضرت علیؓ
مرغض کے بہائی تھے) فقیروں سے محبت کرتے تھے اور ان کو پاس بیٹھا کرتے ان سے باتیں کرتے اور ان حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے جعفرؓ کی یکنیت رکھی تھی ابو المساکین یعنی مسکینوں کے باب (جو) کہ اکثر مسکینوں کی صحبت میں
رہتا تھا **عَمْرِوْ اَبِیْ سَعْدٍ لِّخُذِّیْ قَالَا اَحْبَبُوْا الْمَسَکِیْنَ فَاَنَّا نَمَعُّمُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ**
فَرُدُّوْا عَلَیْہِ اَللّٰهُمَّ اَلْحِنِّیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِیْنِیْ سِکِیْنًا وَاَحْشَرْنِیْ فِیْ زُفْرَةِ الْمَسَکِیْنِ ابو سعید رضی اللہ عنہ سروریت
ہے اور مومنوں کو کہا مسکینوں سے محبت کہو اس لیے کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے اپنی
وعامین یا امہ مجھ کو بلا مسکین اور مار مسکین اور میرے مسکینوں میں **ف** مالدار مشکبروں اور مغروروں
میں امہ مغفرت کرے علامہ ابو طیبؒ فرما مرقدہ کی جب بہوپال میں انتقال فرمایا تو موت کے قریب یہ وصیت
کی انکو مساکین اور فقر اور کمزور میں کاڑیں حالانکہ نواب تھے بہت بڑے رئیس و متمند مگر یہ چاہا کہ حشر مساکین
کی جماعت میں ہوا فرمیں ایسے مالداروں پر جو فقر سے اتنی لعنت رکھیں اور اب تو یہ حال ہے کہ ذرا سا عمدہ
مل گیا تو قدم زمین پر نہیں کہتے اپنی سابق کے سب دستوں اور رفیقوں کو بھول جاتے ہیں خدا ایسے چھوڑ دیا
پر لعنت کرے **عَمْرِوْ حَبَابٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَا تَقْرُبُوْا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ بِالْعَدَاۃِ وَالْعِصْیَانِ اِلَیْ الْقَوْلِہٖ**
تَعَالٰی فَتَكُوْنُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ قَالَا حَبَابُ الْاَقْرَبِیْنَ النَّحِیْمِیِّ وَغَیْبِیْنِہٖ بِنُحْصَنِ الْفَرَارِیِّ فَوَجَدْنَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَعَ صُہْبِیْ یَلَالِیْ وَخَمَارِیْ وَخَبَابِیْ قَاعِدًا فِیْ نَایِسٍ مِّنَ الصُّفَافِیْنَ
الْمُرْمِیْنَ فَلَمَّا رَاوْہُمْ حَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَقَّرَہُمْ نَاوُوْہُ فَلَوْہُ وَقَالُوْا اِنَّا لَنُرِیْدُ
اَنْ یَّجْعَلَ لَنَا مِنْکَ مَجْلِسًا تَعْرِیْتُ لَنَا بِہِ الْعَرَبُ فَضَلَّکُمْ اَنَّا وَفُوْدَا الْعَرَبِ بِاَنْتَ لَنَسْتَحْقِیْقُ اَنْتَ اَنَا
الْعَرَبِ مَعَ ہٰذِہِ الْاَعْبَدِ فَاِذَا اَنْحَنَّا جِئْنَاکَ مَا فِیْہُمْ عَنْکَ فَاِذَا اَنْحَنَّا فَوَعْنَا مَا قَعَدَ سَعْمُ اَنْتَ
قَالَ نَعَمْ قَالُوْا نَاکْتُبُ لَنَا عَلَیْکَ کِتَابًا قَالَ قَدْ عَاوِیْتُ حَیْفَہٗ وَدَعَا عَلَیَّ لِیَکْتُبَ وَخَنُّ نَعُوْذُ فِیْ
نَاحِیَۃٍ فَذَرْنَا جَبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقْرُبُوْا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ بِالْعَدَاۃِ وَالْعِصْیَانِ یُرِیْدُ لَکَ

کو بلایا گئے کر لیے۔ خباب کہتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنی عمار اور صہیب وغیرہ) اور سائیں ایک کو زمین (خاسوش) میں
تھے کہ جوہر منیٰ اسے اور اس کے رسول کی (آخر میں حضرت جبریل علیہ السلام اترے اور یہ آیت لا تزداد الذین یدعونہم
بالعقداۃ لغشی یریدون مہذباً خیر منیٰ مست ہاں اپنے پاس وہ ان لوگوں کو جو اس کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام رشل
بلال اور عمار اور صہیب اور خباب کے رضی اللہ عنہم کو غریب سبکین تھے مگر اسے جل جلالہ کے نزدیک عزت میں ساری دنیا
کے مالداروں سے زیادہ تھو تمام دنیا کے مالدار اور رئیس ان کے مقابلہ میں چار سو ہی زیادہ ذلیل ہیں) وہ اس کی مناسبت
کے طالب میں تھے اور پرانے حساب کچھ نہ ہوگا اور تیرا حساب اپنے کچھ نہ ہوگا اگر تو انکو ہانکے ہو تو ظالموں میں سے ہو جاوے
مگر ہر اسے تعالیٰ نے اقرع بن حابس اور عیینہ کا ذکر کیا تو فرمایا وکذا نک فتنا بعضهم ببعض ليقولوا اهلنا من اهلنا
من بنی النبی اسے با علم بالکثرین پہ فرمایا و اذا جازک الذین یؤمنون بایماننا فصل سلام علیکم کتب بحکم علی نفعہ الرحمۃ
خابب نے کہا جب یہ آیتیں اتریں تو ہم پہر آپ کے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اپنا گھٹنا آپ کے گھٹنے پر رکھ دیا یعنی
ملادیا اور ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہو گیا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب اوٹھنے کا آپ قصد کرتے
تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ہکھو چوڑ دیتی رہا اسے اوٹھنے کا انتظار نہ کرتے (اسے تعالیٰ کو یہ بھی ناگوار ہوا اور ان غریب
مسکین بزرگواروں کی زیادہ خاطر ہوئی) تو یہ آیت اُماری و صبر نفسک مع الذین اخیرتک یعنی رو کر وہ اپنے تئیں
ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے ہانک کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام اور سبکی رضامندی چاہتے ہیں اور اپنی مائیکم
ان کی طرف مت پیہر اور اسے مالداروں کو ساتھ مست بیٹھ اور یہ آیت اُماری و لا تلعن من غفل قلبہ عن ذکرنا یعنی مست
کما مان انکو لوگوں کا جسکے دل سے غافل کر دیے اپنی یاد اس سے عمار اور عیینہ اور اقرع ہیں و اتبع ہواہ دکان امرہ
فصل ثالث ہاں کا قال العیینہ والافرع ابھر دی کی اور نوح نے اپنی خواہش کی اور انکے کام تبا
ہو گئے و افراط لفریط کی وجہ سے اس سے بھی مراد وہی عیینہ اور اقرع ہیں بہر آگے اللہ تعالیٰ نے انکی مثال فرمائی و احضر ہم
مثل الرطین و مثل الحیوۃ الدنیا و غرض بہت و آیتیں ان دونوں کو یاد اردن کی مذمت میں انارین (خابب نے کہا
پہر تو یہ حال ہو گیا کہ ہم برابر ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے رہتے جب آپ کچھ اوٹھنے کا وقت آتا تو ہم خود اٹھ
جاتے اور آپ کو چوڑ دیتے اوٹھنے کے لیے اور آپ ہکھو چوڑ نہ کرتے تھے) **ف** اسے اسے خاطر داری ان غریب
مسکینوں کی جسکو پیا چاہے وہی سہاگن مال دولت سے کیا توتا ہے **ع** سَفِیْہٌ قَالَ تَزَلَّتْ هَذِهِ الْاَیَّہُ فَنِیْنَا
سَیِّئَہُ فِیْ نَفِیْ اَبْرَسَعُوْہُ وَصَحِیْبَہُ عَمَّارٌ وَ الْمُقَدَّادُ دِیْکَالٌ قَالَ فَالْتَمَسْنَا لِرَسُوْلِہِ اَشْوَحْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلَامٌ
اَیَا لَکَرَفِیْ اَنْ نَّکُوْنَ اَتْبَاعًا لَّہُمْ نَاطِرٌ ہُمْ عَنْکَ قَالَ فَدَخَلَ قَلْبُ سُوْلِہِ اَشْوَحْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلَامٌ مِّنْ فِیْلَکَ

اللہ علیہ وسلم اللہم من امن بی وصدقتی وعلیہ ارسلیت یہ هو الحق من عندک فاقول مالک وذلک
وحيث یلیق انک ویتجل لہ القضاء ومن لم یؤمن بک ولم یصدق فی ذلک یعلم ان ما جئت بہ هو الحق
من عندک فاکفر مالک وذلک واطل عمرہ و عمر بن غیلان نقض روایت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اسہ
جو کوئی میرے اوپر ایمان لاوی اور میری تصدیق کرے اور جو میں لا یا اسے قرآن اس کو حق جانے تیرے پاس سے
تو اس کے مال اور اولاد کو کم کر اور اپنی ملاقات اس کو پسند کر دے (یعنی موت) اور اس کی فضا (موت) جلدی کر اور
جو کوئی میرے اوپر ایمان نہ لاوے اور میری تصدیق نہ کرے اور یہ نہ جانے کہ جو میں لیکر آیا ہوں وہ حق ہے تیرے
پاس سے تو اس کا مال بہت کر اور اس کی اولاد بہت کر اور اس کی عمر لمبی کر ف تا کہ اور زیادہ گناہ کرے اور غذا کا
مستحق ہو یا اس لیے کہ آخرت میں تو اس کے لیے حصہ نہیں ہے پس چندے دنیا ہی میں عیش کرے یہ حدیث بطور خلاصہ
ہے احمد حدیث کے جس میں اپنے یہ فرمایا طوی لمن طال عمرہ حسن عملہ اور تطبیق ان دونوں حدیثوں کی حدیث طویل اور صحیحہ
اس کے باب میں عشق الہی میں مذکور ہے ہو کر میں اور ہر دم مشوق کو وصال کے طالب میں ان کے یہ توضیح عمر بہتر ہے
تا کہ اپنے محبوب کے جلد لمبا دین اور وہ حدیث ان لوگوں کے باب میں ہر جو عوام میں سے ہیں لیکن عبادت اور اعمال
خیر میں مصروف رہتے ہیں ان کے لیے طول عمر بہتر ہے تا کہ اور زیادہ نیکیاں کریں اور دو بہاؤں کی حدیث اور ہر
گندی جس میں اپنے فرمایا اس کے یہ جو بعد مراد اس کی نماز اور روزہ اور دوسرے اعمال کماں گئے اور اندوڑنا
میں اتنا تفاوت ہے جیسے آسمان اور زمین ہے عن نقادۃ الاسدی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان رجل لبس قمیۃ نائۃ فردۃ ثم تعبتنی الی رجل اخر فارسل الیہ بقمیۃ نائۃ فلبسہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم بارک فیما ولیم بعت بها قال نقادۃ فقلت لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وفیم جاء بها قال وفیم جاء بها ثلثۃ امرأۃ فخلبت فقلت فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اکل لرمال فلان لئلا یم الا ذلک وجعل لریق فلان یوم یوم للذی بعت
بالمائۃ نقادۃ ہدی سورۃ بیت کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک شخص کے پاس بھیجا ایک اونٹنی
لے گئے کہ دو دودھ اور سواری کے لیے (لیکن اس شخص نے نہ دی بہر آپ مجھ کو ایک دوسرے ٹخم کے پاس بھیجا اور
نے ایک اونٹنی بھیجی جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا یا اسہ برکت دی اس میں اور برکت دی اس کو
جس نے پیسہ ہی نقادہ لے کیا یا رسول اللہ دعا کیجیے اسے تعالیٰ برکت دے اس کو سب جو اس کو لیکر آیا آپ نے فرمایا اس کو
سب برکت دی جو اس کو لیکر آیا بہر آپ نے حکم کیا اس کا دودھ وہ سنے کا دودھ دو ہا گیا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر کیا کہ ان کو دیکھیں گے) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ أَحَبَّهُ مِنْكُمْ مُعَاوَاةَ بْنَ جَبْشَدٍ إِسَاءًا فِي سِرِّهِ عِنْدَهُ فَوُتَ يَوْمَهُ فَمَا كُنَّا حَيِّزَاتُ لَهُ الدُّنْيَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْصَنٍ رَدِيتُ عَنْ أَنِ حَضْرَتِ صَلَی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے جسم کے تندرستی کے ساتھ اپنی مکان میں امن کر ساتھ صبح کرے اور اس کو پاس نہ رکھے گا کہنا یہی ہو تو گویا ساری دنیا اس کے لیے اکٹھا کی گئی (کیونکہ صحت بڑی نعمت ہے) اس پر امن ہو اور کہنا یہی ہو بہر کیا نعم ہے) عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَيَّ مَنْ هُوَ اسْتَقْبَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَيَّ مَنْ هُوَ قَوْكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزِدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ فَإِذَا ابْتُغِيَ عَلَيْكُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ رَدِيتُ عَنْ أَنِ حَضْرَتِ صَلَی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں اپنے سے کم دالیکو دیکھو (تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو) اور اپنے سے زیادہ والے کو مرت دیکھو اس کی طرف خیال مت کرو) ایسا کرنے سے اسید جو کہ تم اس کی نعمت کو خیر جانو گے عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْ صُورِكُمْ وَأَسْوَأِكُمْ وَلَكِنْ انْشِمَا يَنْظُرُكُمْ إِلَى أَعْمَالِكُمْ فَأَقُولُكُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَدِيتُ عَنْ أَنِ حَضْرَتِ صَلَی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہاری عملوں اور دلوں کو دیکھتا ہے **بَابُ مَعِيشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** آن حضرت صَلَی اللہ علیہ وسلم کی آل کی زندگی کیونکہ گندی اسکا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَكُنُّ شَهْرًا مَا نُوَقِّدُ فِيهِ نَارًا هُوَ إِلَّا النَّارُ الْمَاءُ إِلَّا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ نَلَبِثُ شَهْرًا أَمَ الْمُسْنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقِہِ رَضِيَ اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آل محمد ربیان آل محمد کو گھر والے مراد ہیں جس میں بی بیان ہی داخل ہیں ایک ایک مہینہ اس طرح سے گذارتے کہ گھر میں انگارہ سلگائی جاتی (کیونکہ کہنا بکھانے کے لیے نہ ہوتا) اور سہارا کہنا یہی ہوتا کھجور اور پانی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ بَاقِي آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرَ مَا بَرَى فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِهِ إِلَّا خَانَ فَلْتُ قَمَا كَانَ طَعَامُهُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ النَّارُ وَالْمَاءُ عَذِيرَانَهُ كَانَ لَنَا جِيدَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ جِيدَانِ صَدِيقٍ وَكَانَتْ لَهُمْ رِبَابُ نَكَانُوا يَبْعَثُونَ إِلَيْهِ الْبَايَعَاتُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانُوا تِسْعَةَ آيَاتِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقِہِ رَضِيَ اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آل محمد پر ایک مہینہ گذ جاتا اور کسی گھر سے آپ کے گھر دن میں سے دو ہوا نہ نکلتا ابو سلمہ نے کہا سہر کیا کھاتے تھے اور اونچے کھانے کھجور اور پانی البتہ سہاری مہارت تھے چند انصار کے لوگ بلر شک وہ عمدہ مہارت تھے ان کو گھر دن میں کربان بلی ہوئے تین دوہ آپ کے پاس دوہ بھیج دیا کرتے۔ محمد بن

عمر نے کہا (جو ابھی ہر حدیث کا ابو سلمہ سے) انحضرت کے نوگم تھے ف نوبی بیون کے سبب یہی حل تھا کہ ایک ایک
 مہینے تک چلہا ٹنڈا رتھا کھجور پانی پر گدرا کرتے کہیں ہمارے لوگ دودھ بھیجتے تو آپ دودھ پی لیتے اس امر جو بادشاہ
 ہر تمام دنیا کا اور ساری زمانہ کی دنیا دار بادشاہ اور رئیس اسکی غلام کے غلام ہوں وہ اس طرح ہر گندرا کرے (عَنْ
 النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ فِي الْيَوْمِ
 مِنَ الْجُوعِ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَلْذِي بِطَنَهُ نَعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ أَنِ حَضْرَتِ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَيْكَمَا
 آپ ہر کھجور دھن بٹہ پٹہ کو اٹھتے اور خراب کھجور ہی آپ کو نہ ملتی کہ اسی ہر پٹہ ہر لیون (حالانکہ ساری دنیا
 آپ ہی کی تھی اگر چاہتے (عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَأَى
 وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ حَبِّ وَلَا صَاعٌ قَرِيْرًا لَهُ يَوْمَئِذٍ شِعْمَ لِسْنَةٍ
 انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کئی بار فرماتے تھے قسم اسکی جسکے ہاتھ میں
 محمد کی جان ہے آل محمد کے پاس صبح کو ایک صاع غلہ کا یا کھجور کا نہیں ہے حالانکہ ان دنوں میں آپ کی نوبی پانی
 تہین اور باوصف کثرت متعلقین کے یہی سامانی سبحان اللہ توکل ہو تو ایسا ہو جیسا سید التوکلین کرتے تھے یہ
 اُس رویت کو خلاف نہیں ہے کہ آپ اپنی بی بیون کے لیے ہر ایک سال کا خرچ رکھ لیتے کیونکہ یہ واقعہ اس سے پہلے
 کا ہو گا یا آپ رکھ لیتے ہوں ہر لوگ کو کھلا دیتے ہوں اور یہ حال ہو جاتا ہوا (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مَدُّ سِرْطَانٍ أَوْ مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مَدُّ مِنْ حَلَامٍ
 عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد باس صبح کی وقت کو نہیں ہر سوا ایک
 اناج کے (مذاک رطل سے کچھ زیادہ ہو ملے سوار رطل آدھ میر ہمارے ملک کے وزن سے) (عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
 حَرْدٍ قَالَ آمَنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَّنَّا ثَلَاثَ لِيَالٍ لَا نَقْدِرُ أَوْ لَا يَقْدِرُ عَلَى طَعَامٍ سِلْمَانُ
 بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے پہر ہم میں ذلتک ٹہیر رہے اور ہر کھانا اناج نہ ملا کہ انکے
 کھلاتے (عَنْ إِسْهَرِيَّةَ رَضِيَ قَالَ أَوَّلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِطَعَامٍ مَخْنٍ فَأَكَلْنَا فَنَزَعْنَا
 قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٌ مَخْنٍ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا أَبُو بَرِيَّةَ مَنِ اسْمُكَ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ أَنِ حَضْرَتِ صَلَوَاتِ
 اللہ علیہ وسلم باس گرم کھانا (تازہ پکا ہوا) آیا آپ اسکو کھا یا حبیب فاسخ ہوئے تو فرمایا اسکا شکر ہے اتنے دنوں
 سے ہرے پٹہ میں گرم کھانا نہیں کیا بلکہ کھجور وغیرہ پر بسر فرماتے رہی (بَابُ خِجَامِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتِ
 اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مال کا بچھونا سونے کا کیا تھا (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ خِجَامُ

رہو میں حال کہ آپ امہ قرآن کے نبی اور اسکے برگزیدہ ہیں (ساری آدم کی اولاد میں) اس نے آپ کو چاہا ہے اس پر آپ کا یہ توشہ
 خانہ آپ نے فرمایا اس خطاب کے بیٹے تو سہرا رضی نہیں کہ سہرا آخرت ملے اور انکو دنیا میں نے کہا کیوں نہیں **ف**
 راضی ہوں یہ سن کر حضرت عمر کو تسلی اور تسفی ہو گئی **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتَ ابْنَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِلَى قَوْمٍ كَانَتْ قَدِ اشْتَأَلُوكَ أَهْدَيْتَ الْأَمْسَكَ كُنْشِي جِنَابَ حَضْرَتِ عَلِيٍّ مَرَّ لَيْسَ وَضِي الرَّعْنَةِ سَ رُوَيْتَ هُوَ أَنَّ حَضْرَتِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي صَاحِبِ رَدِي سِيرَ بَاسِ دَانَهُ كِي كُنْشِي رَیْنِ دَوْلَمَن دَوْلَمَ كَرِ بَاسِ آمِنِ ا اور اس ات کو ہمارا محبوب
 کو چہ تھا سوا بکری کے کمال کے **بَابُ مَعِيْشَةِ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے صحاب کی زندگی کیونکر گذری اسکا بیان **عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ**
بِالصَّدَقَةِ فَيُطْلَقُ أَحَدُ نَائِبَاتِهِمْ حَتَّى يَجِيئَ بِالْمِلَّةِ فَإِلْحَادُهُمْ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ يَتَقَيُّونَ كَانَهُ بِيْرَ
 بنفیسہ ابوسؤ سے روایت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کو حکم کرتے صدقہ کا تو ہم میں سے کوئی جاتا اور ضروری کرتا
 بیان کہ ایک ٹالٹا اسکو صدقہ دیتا اور آج کے دن اس شخص کے پاس لاکھ روپیہ موجود ہیں یقین نے کہا وجوہ
 مسعود روایت کرتے ہیں اہمیر ابوسعود اپنی طرف اشارہ کرتے تھے (یعنی میں ایسا ہی کرتا تھا اور اب سیر پاس
 ایک لاکھ روپیہ موجود ہیں **عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَطَبَنَا عَتَبَةُ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي**
سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَطْعَمُ نَاْكُلُهُ إِلَّا دَرَقَ الشَّجَرِ حَتَّى تَرَحُّتَ أَشْدَقًا
 خالد بن عمیر سے روایت ہوا عتبہ بن عمرو ان نے ہم کو خطبہ کیا یا منبر پر تو کہا میں ساتواں آدمی تھا اُن حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی چہ آدمی اور تھے) اور ہماری پاس کچھ کھانا نہ تھا صرف درخت کے پتے کھاتے تھے یہاں
 تک کہ ہماری سرور زخمی ہو گئے رہتے کھانے سواسل گری سے یا غمی سے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ**
جُوعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ قَالَ فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةٌ أَبُو هُرَيْرَةَ وَضِي
 عنہ سے روایت ہوا کہ لوگ بہو کو ہوئے اور وہ سات آدمی تھے تو اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سات کھجوریں دیں
 ہر آدمی کو لیے ایک کھجور **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا تَزَلَّتْ نَدَةُ لَنَا لَنُكُونُ مَيْدِينَ**
عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ دَأَى نَعِيمٍ لَنَا عَنْهُ دَائِنَا هُوَ الْأَسْوَدَانِ الْكَمَرُ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَا زِلْنَا سَبْعُونَ زَبِيرَ
 بن عوام سے روایت ہوا کہ جب یہ آیت اتری تم لسان بوسند عن نعیم یعنی تم اس ن پوچھ جاؤ گے نعمت کو تو زبیر
 نے کہا کون سی نعمت ہماری اس پوچھ جس سے پوچھ جاؤں گے صرف دو چیز ہیں کھجور اور بانی آپ نے فرمایا
 نعمت کا زمانہ قریب ہوا کہ چند ہی روز میں فتوحات ہوئیں اور مسلمانوں کو بہت نعمتیں ملیں **عَنْ**

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَمْسَ مِائَةِ تَحْمِيلٍ أُرَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَنَقَفْنَا
 أُرَادَنَا حَتَّى نَكُونَ لِلزَّحْلِ مِائَةً نَقِيلُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَآيَةُ نَقَعُ التَّمَرُ مِنَ الزَّحْلِ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا
 فَقَدْ هَاجَرْنَا فَقَدْ نَاهَا وَأَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ مَدَّ قَدْفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ تَمَاتِيَةً عَتَرَتْ بِيَسَاءَ عَابِرِ
 بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روانہ کیا تین سو آدمیوں کو (جہاد کے لیے) اور ہمارا نوشہ
 ہماری گردنوں پر تھا (مقدور کم نوشہ تھا) اخیر ہمارا نوشہ ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہر شخص کو ہم میں سے ہر روز ایک کھجور ملتی
 لوگوں کو کھانے اور عبد اللہ سبلا ایک کھجور آدمی کو کیا معلوم ہوتی ہوگی اور انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو ہوسوت
 ہمارا اسکی قدر معلوم ہوئی آخر ہم سمندر کے کنارے پہنچے وہاں ہم نے دیکھا ایک مچھلی بڑی ہے جسکو دریائے سینک دیا
 ہے ہم اس میں سے اٹھارہ دن تک کھا رہے فائدہ اور بوٹے تازہ ہو گئے اتنی بڑی مچھلی تھی کہ اسکی پیٹھ دو نو
 ٹہریں میں سے ادھ لٹ لٹا جا تا جب مدینہ کو لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ اسے عالم
 نے تم کو کھانا بھیجا تھا بَابُ فِي الْبَنَاءِ عَمَاتُ بَنَاءُ كَمَا هِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ لَمَّا لَجَّ حُضُنَا لَنَا فَقَالَ مَا هَذَا أَفَقُلْتُ كَحُضُنَا وَنَحْنُ نَصْلِحُهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى إِلَّا أَمْرًا إِلَّا تَحْمِلُ مِنْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ سَبَّحَ رُوحُكَ بِمَا رَوَيْتَ
 صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے اور بچہ گزب ہم ایک جہون پڑا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے ہم نے عرض کیا ہمارا کھانا بڑا ہو گیا
 ہے ہم اسکو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں تو دیکھتا ہوں موت اس سے طلبہ آئے والی ہے وہاں ہر ایسا مکان
 بنانا کیا ضرور ہے جس میں زیادہ تکلف ہو ضرورت کے موافق یہو بس کا مکان کافی ہے حدیث میں خاص ہے جو ٹھوڑی
 اور سرگی سے بنتا ہے جب اپنے ایسے چھوٹے مکان پہلے بن گیا اور ڈرایا کہ موت اس سے طلبہ انیوالی ہو تو بڑی بڑی
 عمارتیں نہ بنیں اور زیادہ طمع کے قابل ہوں گی مسلمان دنیا کو مسافر خانہ سمجھے اور بقدر ضرورت اور رفع حاجت سامان
 پر قناعت کرے عَنْ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَبِ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَوْمًا هَذِهِ
 قَالُوا أَتَبْنُو بَنَاهَا ثَلَاثًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَالٍ يَكُونُ لَهَذَا أَهْلُهُ وَبَالَ عَلَى صَاحِبِهِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلَكُمُ الْأَنْصَارِيُّ ذَلِكَ قَوْمُهَا أَمَّا الرَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ تَكْرِيهَا تَسْأَلُ عَنْهَا
 فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَ عَنْكَ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ يَرْحَمُهُ اللَّهُ النَّبِيُّ سَبَّحَ رُوحُكَ بِمَا رَوَيْتَ
 ایک گول مکان کے دروازے کے گنبد کے جوا کیا انصار کی گلی تھا آپ نے فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کیا گول
 بنگلہ ہے جسکو ندان ٹھہرنے بنایا ہے آپ نے فرمایا جو مال ایسی چیز میں خرچ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہوگا اگر

کے مالک پر خبر اس انصاری کو پہنچی جس کا مکان تھا اس کے اسکوڑا دیا سبحان اللہ عشق صحابہ کا بہر ان حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اودھر سے گذرے تو اس کو گل بیٹھے کو نہیں دیکھا اسکا حال پوچھا لوگوں نے عرض کیا آپ نے جو فرمایا
ہوا اسکی خبر جب مکان کے مالک کو پہنچی تو اس نے اسکو گرا ڈالا آپ نے فرمایا اللہ سپر رحم کرے اللہ سپر رحم کرے ریح
نست اس مرد انصاری کی دوبارہ اسکے لیے دعا کی آپ کی ایک بار کی دعا اگر حاصل ہو تو اس پر لاکھوں عمارتیں اور
کوڑوں مکانات نصیب ہوں **عمر بن عمر** قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحْتُ بَيْنًا
يَكْنِيهِ مِنَ الْمَطَرِ يَكْنِيهِ مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى ابْنَ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي عَمْرِو دِيكَمَا جَب
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو میں نے ایک کوٹھری بنالی تھی جو بارش اور دھوپ سے مجھ کو بچاتی اور
اسکے بننے میں اللہ کی مخلوق نے میری مدد نہیں کی تھی **ف** میں نے سمار اور مزدور وغیرہ نہیں آئے تھے میں نے
خود اپنے ہاتھ سے ایک ٹبر بنا لیا تھا **عمر بن عمر** قَالَ أَنَا خَابَأُ نَعُوذُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ سَقِي
وَكُلًّا أَتَى مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَعَنَتُهُ وَقَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيُجْتَر
فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا إِلَّا فِي الثَّرَابِ أَوْ قَالَ فِي الْبَنَاءِ حَارِثُ بْنُ هَرْبٍ وَرَوَيْتُ عَنْ عَمْرِو حَبَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِي عِيَادَتِ
کو گئے انہوں نے کہا میری بیماری کو طویل ہوا اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے
کہ موت کی آمد موت کو دو مین موت کی آرزو کرتا اور آپ نے فرمایا کہ بندہ کی ہر ایک خرچ کرنے میں ثواب ملتا ہر اگرچہ
اپنے کمانے یا اپنے اہل و عیال کے کھانے میں ہی صرف کرے اگر مٹی میں خرچنے کا یا یون فرمایا کہ عمارت میں
خرچنے کا ثواب نہیں ملتا یہ جیسے کہ بی ضرورت عمارت بناوی لیکن اگر ضرورت بناوے یا مسجد یا سربا یا مدرسہ
کی عمارت کرے تو اس میں بھی اجر ملے گا جیسا دوسری حدیثوں میں وارد ہے **باب التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ** تَوَكَّلْ
اور یقین کا بیان **عمر بن عمر** يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى
اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَفَعَكُمْ كَمَا رَفَعُوا الطَّيْرَ تَغْدُو فَمَا تَزِدُّهُ دُورًا وَيُحَامِلُهُ دُورُهُ بَيِّنًا نَا حَضَرْتُ عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَضِيَ
ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تم مہیا جیسی دبا اللہ پر توکل (بہر وساء) کرو تو تم کو
اصطلاح ہو روزی دیوے (بغیر محنت اور مشقت کی) جیسے بھدُن کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے اور شہتہ میں اور شام کو
پیش بہری ہوئی جاتے ہیں (سبیر کرنے کو) **عمر بن عمر** وَرَوَيْتُ عَنْ أَبِي حَالِدٍ قَالَ مَا مَخَّلَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَوْهَوِيًّا لَيْسَ شَيْئًا مَا عَمَّا عَلَيْهِ فَقَالَ لَا يَبْسُكُ مِنَ الرَّزْقِ مَا تَهْرُكُ رُؤُوسَكُمْ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ نَبَلُهُ أَمَّا
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَتَرْتَمُّ رُؤُفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَبِ اللہ عمارتیں رویت ہر دونوں خالہ کے بیٹے تھے کہ ہم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ کچھ کام کر رہے تھے ہنسنے اس کام میں آپ کی مدد کی آپ نے فرمایا تم دونوں روزی کی فکر نہ کرنا جب تک تمہاری سرسختی رہیں (یعنی زندہ رہو) ایسیلئے کہ مان بچے کو لال لال مننی ہے اس پر کمال نہیں ہوتی پھر اسے سجدہ و تعالیٰ اسکو روزی دیتا ہے **ف** مان کی چھاتی میں اس پر نیت دودہ پیدا کرتا ہے حالانکہ پیشتر سے دودہ نہیں ہوتا ملک بننے سے پہلے ہی کہ اندر ہی بچہ کو غذا پہنچاتا ہے ملت قدر تک **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَلَاءِ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ كُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ لَنْ تَنْبَعُ قَلْبُهُ إِلَّا تَحِبُّ كَلَامًا لَهُ يُبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ دَاهٍ أَهْلَكَوْهُنَّ قَوْلُ كُلِّ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ الْكَشْفُ عَمْرُ بْنُ عَاصٍ سَمِعَ رُوِيَتْ بِهَا أَنْخَضَتْ صَلَّي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم کے دل میں بہت سی راہیں ہیں (یعنی اس میں بہت سی خوشنشین ہیں) ہاں کی محبت اولاد کی محبت مکان اور باغ کی محبت عمدہ غذا کی عمدہ لباس کی محبت جاہ اور عمدہ کی محبت (پھر جو شخص اپنے دل کو سب اہوں میں لگا دے تو اسے تعالےٰ بردا نہ کرے گا اسکو کسی راہ میں ہلاک کر دی اور جو شخص اس پر ہوسا کرے تو سب اہوں کی فکر اسکو جانی رہیگی **ف** ملک اس کی طرف کیسوی ہو جاوگی حافظ صاحب فرماتے ہیں صلیت وید من آنست کہ یاران ہمہ کار بگذارند و نعم طرہ یاری گیرند **عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُوتُ قَوْمٌ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا وَهُوَ يَحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَابِرُ بَنِي السَّعْدِ سَمِعَ رُوِيَتْ بِهَا سَمِعَ سَنَا أَنَّ حَضْرَتَ صَلَّي اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تو تم میرے کوئی نہ مے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان کہتا ہو یعنی مغفرت اور رحمت کا مطلب یہ کہ اپنے گناہوں کا خیال کو کے موت کے وقت مایوس نہ ہو ملک اسے تبارک و تعالیٰ کی مغفرت کا اسیدوار رہی اور اسکی رحمت کو وسیع سمجھے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ رَجُلٌ مَوْلَى سَائِلٍ يَفْعَلُ وَلَا يَحْجُبُ فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ فَعَلْ قَدْ رَأَى اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلْ وَإِيَّاكَ وَاللَّوْثَانِ الْكُفْرَانِ عَلَى الشَّيْطَانِ أَبُو بَرَّة سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوی مسلمان (جو زیادہ عبادت کر سکے اور مضبوطی سے جہاد کرے) اللہ تبارک و تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ اور ان مسلمان سے پہلے ہی میں تو حرم کر اس چیز کے لیے جس میں تیرا فائدہ ہو اور عاجزست بن (یعنی کوشش کو چھوڑ کر) پھر اگر (باجوہ تیری کوشش کے) تو مغلوب ہو جاوے تو کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور جو اس نے چاہا وہ کیا اور ہرگز اگر گریست کہ اگر شیطان کا مددوارہ کہتا ہے (جب ہطو سے ہو کہ تقدیر بھی عتہادی نظر اور انسان کو یہ عقیدہ ہو کہ ہمارے فلان کام نہ کرنے سے یا اذت آئی) **بَابُ** الْحِكْمَةِ حُكْمَتِ كَابِيَان **ف** حکمت سے مراد حدیث میں وہ بات ہے جس میں دین یا دنیا کی سہلائی ہو مثلاً فرمایا**

اور حکمت کی بات بیان نہ کرے) اپنی ساتھی کو تو اس کی مثال ایسی ہو جیسے ایک شخص چرواہے پاس آیا اور اس کے کمالے
چرواہے مجھ کو ایک بکری سے کلخنے کے لیے وہ بولا جا اور گلہ میں سے اجبی بکری کا کان پکڑ کرے جاہر پرہ گویا اور کتے
کا کان پکڑ کرے چلا تو اس نے بہترین بکری کو تو چوڑ دیا اور برے یعنی کتے کو لایا یہی مثال ہے اس کی جو ایک عالم
یا حکیم سے اجہر اور بری دونوں طرح کی باتیں سُننے لیکن اجبی بات کو تو چھپا رکھے اور بری بات کو نقل کرے)

باب الْبَرَاءَةُ مِنَ الْكِبَرِ وَالْتَّوَضُّعُ تَوَاضُّعُ كَابِيَانٍ اور کبر کے چوڑ دینے کا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدٍ مِنْ كِبَرٍ
وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدٍ مِنْ إِيْمَانٍ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ ان
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں نہ جاویگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر غرور ہو اور وہ
شخص دوزخ میں نہ جاوے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو تو معلوم ہوا کہ اگر رائی کے
دانے کو برابر ہی آدمی میں ایمان ہوگا تو وہ غرور نہ کرے گا اور جب وہ غرور کرتا ہے تو سوجھ لینا چاہیے کہ ذرہ برابر
یہی اس میں ایمان نہیں ہے اور اس کا جنت میں جانا مشکل ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبَرُ يَكْذِبُ رَدَائِي وَالْعِظَةُ إِزَارِي مَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا
الْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سجانہ
و تعالیٰ فرماتا ہے کبر میری چادر ہے اور بڑائی میری ازار ہے (یعنی کبر باری اور عظمت کو دوزخ بھی کونٹرا دے میں)
پھر جو کوئی اندرون میں کرے کیسے ہو مجھ سے جگڑے (یعنی وہ بھی کبر یا اور عظمت کا دعویٰ کرے) میں اس
کو جہنم میں ڈالوں گا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ
الْكِبَرُ يَكْذِبُ رَدَائِي وَالْعِظَةُ إِزَارِي مَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَيْتُهُ فِي النَّارِ ابن عباس سے یہی اس
ہی روایت ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ دَرَجَةً
يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَمَنْ يَتَكَبَّرْ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةً يَضَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَ فِي أَسْفَلِ
السَّافِلِينَ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ جل جلالہ کی رضا
کو چھوٹے ایک درجہ کا تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے
ایک درجہ کبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ گندا دیگا (یعنی اللہ کو سب سے زیادہ گناہگار کی غفلت و غلیظہ
میں اس کو کمیگا) اضمنا وہ کبر کرنا جاوے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سب سے زیادہ گناہگار کی غفلت و غلیظہ

نہیں کرتے سبط بعض عورتیں نکاح مالی میں جو سنت ہر اور نواجب شرم کرنی ہیں اور پرشیدنا اور حرام کاری کرتی ہیں اس میں شرم نہیں کرتیں خاک پرے انکی شرم پر **عَنْ** ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حياء من العذراء في خدرها وكان اذا كره شيئا سري ذلك في وجهه البعید خدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کناری لڑکی سے بھی زیادہ شرم ہی جو پردہ میں رہتی ہے اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے تو آپ کے مبارک چہرے میں اسکا اثر معلوم ہوتا ف یہ قلب کی صفائی پر دلالت کرتا ہے جس کا دل مادر زبان مطابق ہو یعنی ظاہر اور باطن وہی آدمی ہر اور ظاہر کچھ باطن کچھ یہ سلام کا شہید نہیں نفاق کی خصلت ہر اور تعالیٰ بچا ہے **عَنْ** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لكل دبر خلقا خلقا دخلوا الاسلام الحياء النس سے روایت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین والوں میں مایک خصلت ہوتی ہر اور اس دین والوں پر غالب ہوتی ہر اور اسلام کی خصلت حیا ہے جو ہر ایک مسلمان میں ہونا چاہیے **عَنْ** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لكل دبر خلقا وان خلقا لا يلدوا الا حياء ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ایسے ہی روایت ہر **عَنْ** عقبہ بن عمرو و ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ستماء ادرك الناس من كلام النبوة الا ذل الا ان لم تستحي فاصم ما شئت ابو سوار الضاری عقبہ بن عمرو سے روایت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں باس جو اکل پریمو کی کلام میں ہر گویا ہے وہ یہ جو جب تو شرم نہ کرے تو جو جی چاہے وہ کرف مبر کا ترجمہ یہ ہے ہر بیجا باز و ہر جو خدای کن - یعنی بری باتوں سے روکنے والی شرم ہے جب کسی کو آدمی نے اٹھا یا تو آزاد ہو گیا اب جو جی چاہے کرے **عَنْ** ابی بکرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحياء من الايمان كما لايمان في الجنة والبدن من الجحاد والجحاد في النار ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان میں داخل ہے اور فحش گوئی (جیسے گالی گلوچ کرنا) جناہ ہے اور جفا دینے میں جاوگی **عَنْ** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما كان الفحش في شيء قط الا شانه ولا كان الحياء في شيء قط الا اذ انكره انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز میں فحش ہو اگرچہ بالفرض بائنا نہ ہو (جیسا کہ) وہ اسکو عیب دار کر دیگا (نہ انسان فحش سے حضور عیب دار ہو جاوے گا) اور جیسا جس چیز میں جاوے وہ اسکو عمدہ کر دیگی **باب** الحياء علم اور بردباری کا بیان فانك وہ یہ کہ آدمی حیا غصہ نہ ہو دمی نرمی سے بات ہر صبر جو تو فحش کی عادت ہوئی مگر غصہ ہی نہ ہو دنیا کے لیے

البتہ خدا کی رضا مندی کیوئے طرغ غصہ ہو، اس پر جو خلاف شروع کام کرے اور توبہ کر ساتھ ہی یہ غصہ دور کر دیوے یہ طرغ غصہ ہو
 کا فرون پر اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا مندی کیوئے ان پر لوگ اپنی ذات کے لیے غصہ نہ کرے جس پر منتقل ہے کہ جناب
 شریفہ حضرت علی مرتضیٰ کے رومی مبارک پر ایک کافر نے تنوک دیا آپ اسکی سینے پر اوٹھ کھڑے ہوئے اور چوڑ دیا
 وہ متعجب ہوا اور میں نے تو یہ ایسے کیا تھا کہ آپ غصہ ہو کر طبع مجہ کو مار ڈالیے آپ نے اوچھوڑ دیا یہ کیا باعث شریفہ
 نے فرمایا کہ میں اپنی ذات کے لیے تجھ پر غصہ نہ تھا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے تجھے مارتا تھا جب تو نے میرے
 منہ پر تھوک کا توفش کا دخل ہو گیا میں نے خیال کیا اب اگر ماروں گا تو یہ قتل خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہو گا بلکہ ار
 میں نفسانیت شریک ہو جاوے گی اسوجہ پر تجھ کو چوڑ دیا وہ کافر یہ حال دیکھ کر اس وقت سلمان ہوا عَنِ
 ابْنِ اَبِي عَرَبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ كَلَّم عَصِيًّا دَهْوًا دِرْهَمًا اَوْ يَتَقَدَّ
 دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَیْہِ دُرٌّ اَوْ لُحْلُؤٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰی يُخَيِّرَہُ فِیْ اَيِّ الْحَوَارِیِّ اَنْ رَمٰنِیْ اَمِنْہُ سَمِعْتُہُ سَمِعْتُہُ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا غصہ روک لیوے اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کے چلانیکی (یعنی جب غصہ ہو
 اسکو نہ ادنیٰ کی قدرت رکھتا ہو) تو اللہ تعالیٰ اسکو دنیا سے دن لوگوں کے سامنے بلا دیگا اور اسکو اختیار دے گا
 جس میں وہ چاہے وہ پسند کر لیوے عَنِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبِي سَعْدٍ اَلْحَدَّادِیَّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ اَشْكُمُ دُعُوْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ وَمَا بَرٰی اَحَدًا فَبَيْنَا نَحْكُمُكَ اِلَيْكَ اِذْ جَاءُوا وَاقْتَرَلُوْا
 فَاتَّوَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَبَقِيَ اَلْاَشْجَرُ الْعَصْرِيُّ كَجَاءَ فَنَزَلَ فَنَزَلَ مَا نَزَلَ فَاَنَا نَحْرًا رَاحِلَةً وَوَضَعُ
 نِيَابَہُ حَايَا تَحْتَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم يَا اَشْجَرُ
 اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ اَلْحِلْمُ وَالتَّوَقُّؤُكَ كَالْیَارَسُوْلِ اِنَّہُ اَتٰی جُبِلْتُ عَلَیْہِ اَمْ شَیْءٌ حَدَثَ لِیْ
 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَلْ شَیْءٌ جُبِلْتُ عَلَیْہِ اَبْرَسِیْہُ فَرَمٰی سَمِعْتُہُ سَمِعْتُہُ سَمِعْتُہُ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اتنے میں اپنے فرمایا عبد القیس را ایک قبیلہ ہے شہو کے قصد
 ان پہونچے اور کوئی ہوت و کھلائی نہیں دیتا تاخیر ہم سب حال میں تھے کہ اتنے میں عبد القیس کے قاصد آن پہونچے
 اور انہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے لیکن ان میں ایک شخص تھا اشجہ عصری را اشجہ کہتے ہیں اس
 کو جس کے سر میں زخم لگا ہوا اور عصر ایک قبیلہ کا نام ہے اس شخص کا نام منذر بن عائد تھا وہ سب کے بعد آیا اور ایک
 مقام میں اترا اور اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکھ دیے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بڑی
 اطمینان اور سہولت سے، اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشجہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں جنکو اللہ تعالیٰ سوت

رکتا ہر ایک تو علم (بر دباری) دوسرے تودہ (بسنے) وقار اور تمکین سہولت اور اطمینان تودہ کی ضد ہول اپن ہوا اور
جلد بازی (اشجر فرعون کیا یا رسول اللہ صفتیں مجھ میں خلقتی ہیں یا نبی پیدا ہوئی ہیں آپؐ فرمایا نہیں خلقتی میں
ف اس سے معلوم ہوا کہ علم اور وقار انسان میں خلقتی ہوتا ہے اس طرح عضو اور جلد بازی ہول اپن عینیتہ خلقتی
ہونے میں لیکن اگر آدمی محنت اٹھاوے اور ریاضت کرے اور نفس پر بار ڈالوے بری صفتیں دور ہو سکتی ہیں یا کم
ہو سکتی ہیں محققین علماء اخلاق کا یہی قول ہے اور اگر بری اخلاق کا علاج ممکن نہ ہوتا تو تعلیم اخلاق اور محنت اور
ریاضت اور مجاہدہ کا کچھ فائدہ ہی نہ ہوتا لیکن اس میں ہی شک نہیں کہ خلقتی عیوب بہت مشکل سے جاتے ہیں
یا کم ہوتے ہیں میری مزاج میں بچپنی سے عضو اور جلد بازی ہے اور گہرا ہٹ آج تک صفتیں نہیں گئیں شرم فرماؤ
ن ابی عتیس آل الثقی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا شیۃ العصریۃ ان فیک خصلتین یحییٰھما اللہ الخیر
والحیاء ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عصری سے فرمایا یا مجھ میں دو خصلتیں ہیں جنکو
اللہ تعالیٰ مدد دے گا کہ علم اور حیا عین ابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساین جودۃ اعلم
اکبر عند اللہ من جودۃ غبط کظمہا عند ابتغاء وجہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی گنوت بیکار کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس اتنا نہیں ہے جتنا عضو کا گنوت بیکار کا ثواب
کے لیے (یعنی اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لیے عضو رکنا اور اسکا بجا نا بٹانا ہے) **باب الحزن والکآب**
غم اور رونا کا بیان عجب ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری سالا ترونک واکسم
ما لا تسمعون ان السماء اطت وحق لہا ان یظ ما فیہا موضع اربع اصابع الا ملک وامن جہنم
ساجد للہ واللہ لو تملکون ما اعلم لضعفکم وقلیل لا دیکم کیم کثیر واما تالک الذی تحب النساء علی الفرات
وکنز کیم الی القعدات تجارون الی اللہ واللہ لو دینت انی کنت شیخۃ تصد ابوزریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ باتیں دیکھتا ہوں جب کو تم نہیں دیکھتے اور وہ سننا ہوں جب کو تم نہیں سنتے (معلوم
ہوا کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سم اور بصر میں اور لوگوں سے زیادہ قوت تھی) آسمان چرچہ کر رہا ہے اور کوئی
چرچہ نہ کرے گا اس میں جاہر انگل کی جائے باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی بیٹائی نہ کہے ہوئے اللہ تعالیٰ
کو سجدہ نہ کر رہا ہو تم خدا کی اگر قہر وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا سننے اور بہت روتے اور تم کو بھہوؤں
پر اپنی عورتوں کے ساتھ نہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنے ہوئے (دعا کرتے
ہوئے چلاتے ہوئے) تم خدا کی مجھے تو آرزو ہر کاش میں ایک درخت ہوتا جسکو لوگ کاٹ ڈالتے

بیان یافت کہ ہونا ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنا جنتی ہونا اور مقبول بندہ اللہ کا ہونا اور بڑے بڑے درجہ اور
مرتبہ اپنے لیے حاصل ہونا معلوم تھا پہر آپ نے یہ کیسی آرزو کی کہ میں ایک رخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے اس کا جو
یہ کہ یہ فقرہ مدح ہو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں ابوذر رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جو راوی میں اس حدیث کے
ترمذی نے کہا اور ایک طریق میں یہ منقول ہے کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کہا اور ممکن ہے کہ یہ فقرہ اور بندہ
کو حساب آپ نے فرمایا ہو یعنی مومن جب دنیا اور آخرت کو مصائب اور مشکلات اور افکار میں غور کرتا ہے تو اگر
کی نزدیک یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا ایک نعمت یا پتھر ہوتا اگرچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حکمت
وہی خوب جانتا ہے اور جو اسے ہلکے بنا یا اسپین کچھ فائدہ ضرور ہوگا پس ہم راضی ہیں اسکی راضی اور تقدیر پر
سپر دم بنو یا یہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

[illegible]

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْفُرُوا بِالْعَصَا فَإِنَّ كَثْرَةَ الْفُحَاكِ مُمِيتُ الْقَلْبِ أَبُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَى
 عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حَضْرَتَ صَلَواتِہِ عَلَیْہِہِ السَّلَامُ نَہ فرمایا بہت رست ہنسوا کیلئے کہ بہت ہنسوں سے دل مرجاتا ہے ایسے دل میں نور نہیں
 رہتا غفلت چاہا جاتی ہے عبارت میں فرامین تمام **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَقْرَأُ عَلَى قَدَاتٍ عَلَيْهِ بُسُورَةُ النَّبَاِ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مَكْثُفَ الْإِحْشَانِ مِنْ كُلِّ أَمْتٍ لَيْسَ يَنْبَغُ وَجْهَانَا لَكَ
عَلَى هَذَا لَيْسَ يَنْبَغُ فَتَنْظُرُ الْكَبِيرَ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَدَمَّعَانِ عبدالمہد بن سعوت سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم نے مجھ پر فرمایا مجھ کو قرآن سنائیجئے آپ کو سورہ ناسنا کی جب میں اس آیت پر پہنچا کھیف اذ احبنا من کل
 امۃ لیسید اخیر تک یعنی اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت پر ایک گواہ لاوین گے اور تجھے کو ان لوگوں پر گواہ
 کر کے لاوین گے میں نے آپ کو دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے **وَ** اپنی اس کے برے اعمال پر خیال
 کر کے اور سپر کہ مجھے ان پر گواہی دینا پڑیگا اسے مسلمانو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خرم کرو اور کوشش کرو کہ
 آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نیک اعمال کے گواہ ہوں اور آپ کو رنج مت دو برے اعمال کر کے اور خداوند
 اور بہت دہری کو چھوڑ دو اور جو طریقہ حق ہے یعنی اتباع قرآن اور حدیث اسکو اختیار کرو تمہارے بنی تم سے
 راضی نہیں گئے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَلَسَ عَلَى شَفَاةِ الْعَلَبِ**
فَبَكَى حَتَّى بَلَ الْكُدَى لَحْظَةً قَالَ يَا إِخْوَانِي لِثَلِثِ هَذَا مَا حَيْدُوا بَرَّاءُ رَوَى عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حَضْرَتَ صَلَواتِہِ عَلَیْہِہِ السَّلَامُ
 ساتھ تھے ایک جنازہ میں آپ قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے بہانہ کہ مٹی گیلی ہو گئی آپ کے آنسوؤں سے بہہ اپنے
 فرمایا اے بہائیو اسکے لیے طہاری کرو **ف** تم بھی اس طرح ایک ایک قبر پر جاؤ گے نہ
 کوئی یار ہوگا نہ مددگار نہی راہ اور راہ بتانیوالا کوئی نہیں نہ دفین صرف انہر اعمال رفیق ہونگے باقی سب
 جہٹ جاوین گے مال متاع زن اولاد وغیرہ سب ہمیں رہ جاوین گے اور فرے سے تلو خاک میں دبا کر لوٹ
 کر عیش کریں گے جب یہ حال ہے تو تم انکی محبت میں خدا کو مت بھولو اعمال نیک کو ہرگز نہ چھوڑو اعمال نیک
 کو اپنا وہ محبوب اور رفیق سمجھو جو غریزہ و اقربا دوستوں سے جو روح اولاد سے ہزار درجہ بہتر ہے وہ تمہارا ساتھ
 کبھی نہ چھوڑیگا۔ **حَبِيبَانِ حَضْرَتِ صَلَواتِہِ عَلَیْہِہِ السَّلَامُ قَبْر کو دیکھ کر اتارو ٹوکے زمین پر ہو گئی حالانکہ آپ کو اپنی نجات کا**
يَقِينُ تَمَا تَوْحِيدُ نَوَاكِرِ السُّوَدَانِ كِي سَارِي عَمْرٍ وَاكِرِينِ تَوْحِيدًا ہے بلکہ معلوم نہیں کہ وہاں ہمارا
 کیا حال ہوگا **اللَّهُمَّ غَفِرْ عَنْكَ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقَائِصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَكَلْتُمْ**
لَحْمَ تَبْكُوا أَفْتَاكُوا سعد بن ابی معاص سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روٹی اگر روزانہ آوے تو

رونے کی صورت بناؤ اور آخرت کی بابرکے کہ اپنے جہانک ہو سکر سچ کہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد من عبدی من یخرج من عینہ دموع وان کان مثل رأس الذباب من
 خشية اللہ لعلہ یصلب شیئاً من حذر وجهہ الا احرمہ اللہ علی النار عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ آن حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان شہید کے آنکھ سے آنسو نکلے کہ جب کبھی کے برابر ہوں اس کے ڈر سے بہہ رہے ہوں
 اس کے سونہ پر تو اللہ تعالیٰ اس کو حرام کر دے گا اور نیک و نیک پر باب التوفی علی العمل عمل کے قبول نہ ہو نیک و نیک
 عن عائشہ قالت قلت یا رسول اللہ الذین یوتون ما اتوا فلو بہم وجلہ اھو الرجل
 الذی یرئی ویکرم ویکرب الخیر قال لا ینت ائی بکر اکوا بہت الصدیقین و لکنہ الرجل یصوم
 ویصلا و ینصی و ھو یحاف ان لا یقبل منہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ الذین یوتون ما اتوا فلو بہم وجلہ سے کیا وہ لوگ مراد ہیں جو زنا کرتے ہیں اور جبری اور شرابی ہیں
 ہیں لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اپنے فرمایا نہیں اسے ابو بکر کی بیٹی با صدیق کی بیٹی اس سے
 وہ لوگ مراد ہیں جو رونہ رکھتے ہیں صدقہ دیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور پھر ڈرتے رہتے ہیں شاید ہمارے اعمال
 قبول نہ ہوں عن عائشہ بنت ابی سفيان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتبا
 الاعمال کالوعاء اذا اطاب اسفلہ طلب اعلاه و اذا قسد اسفلہ قسد اعلاه معاویہ بن ابی سفیان
 سے روایت ہے کہ میں نے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اعمال صالحہ کی مثال برتن کی ہی
 ہے جب برتن میں نیچے اچھا ہوگا تو اوپر بھی اچھا ہوگا اور جو نیچے خراب ہوگا تو اس کے اوپر بھی خراب ہوگا
 پس جو اعمال خلوص اور صدق دل سے کیوں جاویں انکی تاثیر آدمی پر پڑتی ہے اور لوگ خواہ مخواہ ایسے شخص کو
 اچھا سمجھتے ہیں لیکن جو اعمال ریا کی نیت سے کیے جاویں اس کے کرنے والے پر نوز نہیں ہوتا اور نامل سے ہکا خشت
 باطل عاقل آدمی پر ظاہر ہو جاتا ہے مترجم کہتا ہے میں نے بہت سے عابدین اور زاہدون اور شائخ کو دیکھا
 جو لوگوں کو ٹھگنے کی نیت سے ظاہر میں پیر بنتے ہیں اور بے کشف و کرامات اور خاندانی ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں
 لیکن انکی صحبت میں دل میں ذرا بھی نوز نہیں آتا ان میں کوئی آدمیوں کو مینے دیکھ کر تعجب کیا اور چند روز تک
 انکے بری احوال معلوم نہیں ہوئے پھر جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ریاکار ہیں اور انکا مقصد دنیا کا نام ہے اور
 انکو برتاؤ اور معاشرت میں اس امر کو سمجھ گیا کیا سنے کہ فقیر بے وسیلہ کو توجہ کے ساتھ نہ ملنا اور اغنیاء کی زیادہ
 خاطر داری کرنا اور اپنے نفس کو معظم سمجھنا یہاں تک کہ بعض اوقات خود سائی کے کلمات اپنی نسبت

یا پیر بابہ دو اکی نسبت کہنا جب نہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ فقران کو سون دوسرے اور یہ ان ہنگون کی طرح جو سبابت
 میں ہمیں بدل کر لوگوں کو مار ڈالتے ہیں انکا مال لوٹ لیتی ہیں ان کی صحبت میں کیا خاک برکت ہوگی ان کو تو عام ملک
 جو صرف غرض اور اگر لیتے ہیں اور شب روز دنیا میں مشغول رہتے ہیں برابر تہ بہ تہ میں اللہ تعالیٰ ایسے رکاردن کے بجائے
 عجب اِنْ هُدَيْرَةَ رَضَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّاهُ فِي الْعَلَاءِ نِيَّةً لِحَسَنٍ صَلَّى فِي لَيْلَةٍ
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا عَبْدِي حَقًّا ابھریہ رضی اللہ عنہ سرود تہ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب
 لوگوں کو سامنے نماز اچھی طرح سے ادا کرے اور تنہائی میں ہی اچھی طرح سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا
 سچا بندہ ہر فہم یستبیین کامرتبہ ہر انکے نزدیک آدمی اور دہر برابر ہے خلوت اور خلوت دونوں حال میں ان
 کی عبادت یکساں ہوتی ہے لیکن مستبدیوں کے لیے تو یہ بہتر ہے کہ لوگوں کے سامنے تو سادی ادنیٰ درجہ کی نماز
 پڑھ لیں اور تنہائی میں نماز خوب عمدہ ادا کریں کہ ربان کی خبر کٹنا شروع ہو اور ملائمتیہ تو لوگوں کے سامنے نماز نقصا
 کردیو میں انکے گمان میں لینے انکو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نماز نہیں پڑھی لیکن فی الحقیقت نقصا نہیں
 کرتے تنہائی میں نماز ادا کرتے ہیں اس میں یہ بید ہوتا ہے کہ لوگ بڑا غامض کہیں فاسق سمجھیں کوئی ان کو نیک
 اعتقاد نہ کہے اور اللہ کے ساتھ جو معاملہ ہے وہ ہے یہ سب ابتدائی طریقہ میں اور اخیر میں صوفی کا حال وہی ہوتا
 ہے کہ ہر جگہ یکساں جیسا احمدیہ میں مذکور ہے عجب اِنْ هُدَيْرَةَ رَضَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَادِرٌ بَوَادِئَ دُؤَانِهِ لَكِنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ يُحِبُّهُ عَمَلُهُ قَالُوا لَا مَانَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا أَتَا
 إِلَّا أَنْ يَقَعْدَكَ فِي اللَّهِ بِرَحْمَتِهِ مِنْهُ وَتَقْضَى ابھریہ رضی اللہ عنہ سرود تہ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا مبارک روزی اختیار کرو عبادت میں لینے جہانک خوشی سے ہو سکے کہ جب جی نہ لگے تو عبادت موقوف
 کر دے اور صبح پرستہ مضبوط تھا سو اسلئے کہ کوئی نرم رہے ایسا نہیں ہے جب کامل اسکو نجات دیو تو لوگوں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی آپ کا عمل نجات نہیں دیکھا آپ نے فرمایا مجھ کو یہی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل
 و کرم کرے ف قاربوا اور سدا دونوں کے معنی قریب ہی قریب ہیں لینے اعتدال کرو اور مضبوطی
 کہ مبادی روی پر بعضوں نے کہا قاربوا کا یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب چاہو عبادت سے بعضوں نے کہا کثرت عبادت
 سے قرب حاصل کرو لیکن صحیحہ ہی ترجمہ ہے جو مجھے اور پہلے اور وہی مناسب ہے اس عبارت کے کہ کسی کو اسکے
 اعمال نجات نہیں دینگے۔ احمدیہ سر فخر اور تکبر کی جرکت گئی اگر کوئی عابد اور زاہد ہو تو وہی اپنی عبادت پر کھند
 نہ کرے اور نہ کارون کو ذلیل نہ سمجھے اسلئے کہ نجات فضل اور رحمت الہی پر موقوف ہے لیکن اس میں شک

مال اور علم دیوے مگر اسکے لیے زوال کی آرزو کرنی کی طرح جائز نہیں ہے۔ بعضی اسے کسب ایسے گندہ میں جبکہ حق تعالیٰ اور ان دونوں نعمتوں سے سرفراز فرمایا تلمیذ نے مال اور علم دونوں سے اور انکا حال سنکر آج تک قناعت نہ ہے انہیں سے تہہ ہمارا مولانا ابو الطیب علامہ سید محمد صدیق حسرت خان بہادر نور احمد مرقدہ کہ غنی اور ثواب تھی اور عالم ہی اور دونوں طرح کے فیض لئے جاری تھے انکے علم کا فیض تو قیامت تک جاری ہوگا صدقات میں انکی علوم دینیہ میں بادشاہ میں جن سے قیامت تک لوگ فائدہ اٹھائے رہیں گے اور انکو ثواب ہوتا رہے گا اللہ ہم غفر لہ اور ہمہ عن سالم بن اسیب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد الا في اثنتين رجل اناؤه الله اقران فهو يقوم به اناؤه الليل والنهار ورجل اناؤه الله مالا فهو ينفقه اناؤه الليل والنهار التفسير ابن عمر سے روایت ہے ان حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد نہیں کرنا چاہیے مگر دو شخصوں سے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ حافظ قرآن کیا ہے وہ اسکو پورا کرتا ہے رات اور دن دوسرے وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو خرچ کیا کرتا ہے (نیک کاموں میں) رات اور دن عن النبی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الحسد يا كل الحسرات كما تاكل النار الحطب والصدقة تطفى الخليفة كما يطفى الماء النار والصلوة تطفى المؤمنين والصدقة تطفى النار من النار النسخ من الرضى امه عن روى عن حضرت علي بن ابي طالب وسلم نے فرمایا حسد نیکویں کو کھاتا ہے جیسے انکار لکڑی کو کھاتا ہے (جہاں لکڑی کھاتی ہے) اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے بانی انکار کو بجھا دیتا ہے اور نماز نور ہے مومن کی اور روزہ سپر ہے دوزخ کی یعنی اسکو سبب دوزخ کی آگ ہے بجاؤ ہوگا) باب البغی بغاوت اور سرکشی کا بیان ف یعنی امام برحق کی اطاعت نہ کرنا اور اس سے مقابلہ کرنے کے لیے متمرد ہونا اور بعضوں نے کہا بغی سے بیان ظلم مراد ہے یعنی لوگوں کو ستمنا انکی حق تلفی کرنا عن ابی بکر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من دين اجدر ان يجعل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخر له في الآخرة من البغی وقطيعة رحم ابو بکر سے روایت ہے ان حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس سے آخرت کو عذاب کے ساتھ جوارہ نہ اسکو لیے طیار رکھا ہے دنیا میں ہی عذاب دینا لائق ہو بغاوت اور نافرمانی سے اپنے بغاوت اور قطع رحم کرنے والو کو آخرت کو عذاب کے ساتھ دنیا کا بھی عذاب ہوگا عن عائشة ام المؤمنين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسرع الخیر قوايا الذر وصلة الرحيم واسرع الشر عقوبة البغی وقطيعة الرحيم ام المؤمنين حضرت عائشة صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا رب جلد جبکہ تیرا پہنچتا ہے (یعنی دنیا ہی میں فائدہ ہوتا ہے) وہ نیکی کرنا ہے اور ناتا جوڑنا اور رب جلد
 جبکہ عذاب آتا ہے وہ نجات ہے اور ناتا توڑنا عمنَ اَبْنِ هُدَيْرَةَ رَضِيَ اَنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 حَسْبُ اَوْفَى مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُخَيَّرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمُ اَبُو بَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِرِّدِ اَنْ حَضَرَ صَلَوَاتِ اللّٰهِ عَلَيْهِ
 سلم نے فرمایا آدمی کو یہ برائی کافی ہو اگر اسکی تباہی کے لیے اگر اپنی بہائی مسلمان کو اختیار جائے عمنَ اَبْنِ
 اَبْنِ سَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحَى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوا وَاَلَا يَنْفَعِي بَعْضُكُمْ
 عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ سَوِيْتُمْ حَضَرَ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ
 آپس میں ایک دوسرے سے تواضع کرو (یعنی عاجزی سے ملو غور سے کرو) اور کوئی دوسرے پر نجات (ظلم)
 اور سرکشی نہ کرے **بَابُ الدَّوْعِ وَالْمَقْدِي تَقْوَى** اور پرہیزگار کا بیان عمنَ عَصِيَةِ السَّعْدِيِّ وَكَانَ
 مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبِغُ الْعَبْدُ اَنْ
 يَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدْعَ مَا لَا يَكُنْ بِهٖ حَذَرًا لِّمَا يَهٗ الْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ
 کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی پرہیزگاروں کے درجہ کو نہیں پہنچتا (یعنی پرہیزگار نہیں ہوتا)
 یہاں تک کہ جس کام میں برائی نہ ہو اسکو چھوڑ دے اس کام کے درجہ میں برائی ہو فینے سب سے بڑی
 کر دے حرام سے بچنے کے لیے جب اس سب سے بڑی کوئی اندیشہ ہو کہ اسکی وجہ سے حرام میں بڑھا دے گا مثلاً اجنبہ
 عورت سے بات کرنا درست ہو یا روزے میں بوسہ لینا درست ہو یا حیض کی حالت میں اوپر کے جسم کی من
 درست ہو مگر ان باتوں کو بجز اس سے کہ کہیں ذریعہ نہ ہوں حرام کہیں تب وہ متقی کہلاتا ہے عمنَ عَصِيَةِ
 اَبْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى النَّاسَ اَفْعَلُ قَالَ كُلُّكُمْ اَفْعَلٌ صَدَّقَ اللّٰهُ
 صَدَّقَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاَمَّا مُحَمَّدٌ فَقَالَ هُوَ التَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا اِسْتَحْفِيْ وَلَا بَغْيٌ وَلَا غِلٌّ وَلَا حَسَدٌ
 میں عمرو سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ ادمی افضل ہے اپنے فرمایا صاف دامن
 حسد اور کبر اور بغض اور خیانت سے خالی ہو زبان کا سچا لوگوں نے کہا زبان کے سچ کو تو ہم پہچانتے ہیں کیا
 صاف دل کون ہے اپنے فرمایا پرہیزگار پاک صاف جسکو دل میں نہ گناہ ہو نہ نجات نہ بغض نہ حسد
 اَبْنِ هُدَيْرَةَ رَضِيَ اَنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا هَرِيْرَةُ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ اَعْبَدِ اللّٰهَ
 كُنْ قَنَعًا تَكُنْ اَشْكُرًا تَكُنْ اَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا حُبَّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحْسِنْ جَوَارِمَ جَادِرِكَ تَكُنْ
 مُسْلِمًا وَاَقِلَّ الْعُتُوكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْعُتُوكِ مَتِيَتْ الْقَلْبُ اَبُو بَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ سَوِيْتُمْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ تو پر ہنگامی کر رہیے حرام ہے بچ (سب سے زیادہ غائب تو ہوگا اور توقع است کر سب سے زیادہ غائب تو ہوگا اور تو لوگوں کے لیے وہی جاہ جو اپنے لیے چاہتا ہے تو مومن ہوگا اور جو تیرا ہمساہ ہوگا سونیک سلوک کر تو مسلمان ہوگا اور میں یہ کہہ سکتا ہوں بہت بہت ناسا دل کو مار ڈالتا ہے **عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَقْلَ كَالْتَذْيَدِ وَلَا دَمْعَ كَالنَّكَتِ وَلَا حَسَبَ كَحَسَنِ الْخَلْقِ** ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تدبیر کے برابر کوئی عقلندی نہیں یعنی اصلاح معاش اور معاوہ کیلئے محنت کرنا اور انجام ہر کام کا سوچنا اور کوئی پرہیزگاری کی مثل نہیں ہے کہ آدمی حرام سے باز رہے اور کوئی حساب کرے برابر نہیں ہے کہ آدمی کے اخلاق اچھے ہوں **ف** حسب لوگوں کے نزدیک تو یہ ہے کہ آدمی مالدار ہو لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے خوش خلقی یہی حسب ہے پس بدخلق اور بد رویہ کو کتنا ہی مالدار ہو صاحب حسب نہیں ہو سکتا **عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ الْكَوْمُ النَّقْوَى** عمر بن عبد ربہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسب مال ہے اور کرم نقوی **ف** بعض لوگ کہا حسب ہوسیاں کی سرائے کا نام ہے اور بعض نے کہا محب اور شرف آباد اجداد کی شرافت سے ہوتا ہے اور حسب ہر کرم آدمی میں باطن ہوتا ہے **عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ كَلِمَةً وَقَالَ عُمَانُ آيَةُ لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كَلِمَةً بَعَا لَكَفْتُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ قَالَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا** ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں یا ایک آیت جانتا ہوں اگر سب آدمی سپر عمل کریں تو کافی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی آیت ہو آپ نے فرمایا یہ آیت **وَمَنْ تَقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا** یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے ایک راہ نکال دے گا لہذا رگد اوقات کی اور اس کی فکر دور کر دے گا **بَابُ الشَّانِ الْحَسَنِ** لوگوں کا تعریف کرنا **عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ النَّقْعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبَاةِ أَوِ الْبِنَاةِ وَقَالَ وَالنَّبَاةُ مِنَ الطَّائِفِ قَالَ يُونَيْسُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالشَّانِ الْحَسَنِ وَ الشَّانِ الشَّيْءُ أَنْتُمْ شَهِدَ اللَّهُ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ** ابو ہریرہ نقعی سے روایت ہو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بناوہ یا بناوہ میں (یعنی بہ تقدیم یا علی النہی یا بہ تقدیم فون علی الہد اور قاسوس میں دوسرا قول مذکور ہے) جو ایک مقام ہے طائف میں آپ نے فرمایا قریب ہے کہ تم حبیب دالون کو دوزخ دالون سے تمیز کر لو کہ لوگوں نے عرض کیا یہ کیونکر ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تعریف کرنے سے اور براہی کرنے سے (جب کسی مسلمان

[illegible]

خظلہ کا تب سُرودیت ہو سیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو اپنے جنت اور دوزخ کا بیان کیا گویا ہم اندرون کو دیکھیں گے ہر مین پُر گھوڑوں اور بچوں کر پاس گیا اور ہنسا اور کیلا بعد اس کے مجھے وہی خیال آیا جس میں میں پہلو تار سنو جنت اور جہنم کا میں نکلا اور ابو بکر صدیقؓ کو ملا میں نے کہا میں تو منافق ہو گیا منافق ہو گیا کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں میرا دل و طرح کا تھا اور اب اور طرح کا ہو گیا صحابہ سیکو نفاق سمجھ انکی شان بہت عالی تھی ابو بکر صدیقؓ نے کہا ہمارا یہی حال ہے پھر خظلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپؐ بیان کیا آپؐ فرمایا لے خظلہ اگر تم اس حال پر رہو جیسو میرا پس مٹے ہو نو فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہاری بھوپون پر بار استون میں لے خظلہ ایک ساعت ایسی ہو دوسری ایسی ہے آدمی کو لیے ایک ساعت حضورؐ کی ہوتی ہو جس میں توجہ الی اللہ میں آدمی غرق توجہ ہے دوسری ساعت غیبت کی ہوتی ہے جیسا پُر بال بچوں یا دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتا ہے انبیا اور اولیا کی یہی حالت ہوتی ہے صرف فرق یہ ہے کہ انکی اکثر اوقات حضورؐ میں گذرتے ہیں اور غیبت میں کم اور عوام کو اکثر اوقات غیبت میں گذرتے ہیں بالحد تجلے دہی کا کوئی قائل نہیں ہوا اور یہ میں خدا کی مصلحت ہے ورنہ دنیا کے اکثر کام بند ہو جاویں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں فرق نہ رہے اور حضرت محمدؐ نے تمام اگلے صوفیہ کے خلاف تجلے دہی کو ثابت کیا ہے لیکن وہ بھی احوال کے فرق اور تفاوت کو قائل میں بصورت میں نزاع لفظی ہو گا سخن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ اَلْكَفَّاءُ مِنَ الْعَلِّ مَا تُطِيقُونَ فَاِنَّ حَيْثُ الْعَلِّ اَدَّ مَدَّةَ دَارٍ فَقَدْ ابُو ہریرہ سُرودیت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوتنا ہی عمل کرو جتنی کی تم میں طافت ہو اسلئے کہ بہتر وہی عمل ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو سخن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ عَلَّاءُ حُلَّيْ يَصِلُ عَلَى صُحْرَةٍ نَاقِيَةٍ نَاجِيَةٍ مَلَكَةٌ مَلَكَةٌ مَلِكًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَصْعَدُ عَلَى حَالِهِ نَقَامَ نَجْمَةٍ يَلْبِيهِ ثُمَّ قَالَ يَا نَعْمَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ ثَلَاثًا اِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ حَتَّى تَمْلُكُوا جَابِر بن عبد اللہ سُرودیت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے کہ گذرے جو ایک چٹان پر پہرے کے نماز پڑھ رہا تھا پہر آپؐ کے کسی طرف گئی اور تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے جب لوٹ کر آئے تو دیکھا وہ شخص اجمال پر نماز پڑھ رہا ہے آپؐ کتری ہو کر اردو نون ہاتھوں کو ملایا اور فرمایا لے لو گو تم لازم کرو اپنے اوپر میانہ روی کو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں چڑتا ثواب دینے سے تم ہی چڑ جاتے ہو عمل کرنے کو ف احمدیث سے بعضوں نے انکار کیا جو سخت مجاہدہ اور ریاضت کا جیسے صوفیہ ادا میں کرتے ہیں اور یہ کہا ہے کہ تساہت سنت کی بھر ہے یعنی سیدر نماز اور روزہ اور وظائف پر مداومت کرنا جعفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور منقول ہیں اور اس میں شک نہیں کہ سنت کی پیروی ہر حال میں بہتر اور باعث برکت اور نور ہے

اُنھ کو کھانا تو بان کر دیتا ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں ان لوگوں کو جو قیامت کے دن تھما سادہ ملک
 جس میں کہ اور میں ہے اگر پہاڑوں کو برابر بنجیاں بکراؤنگے لیکن اللہ تعالیٰ انکو اس عذاب کی طرح کر دے گا جو اڑتا ہے تو بان
 نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم ہی بیان کر دیجیے اور کہو مگر بیان فرمائیے (ناکہ ہم ان کو ہمیں) نا کہ ہم ان
 لوگوں میں نہ ہوں نہ جانکر آپ نے فرمایا تم جان لو کہ وہ لوگ تمہاری بہائیوں میں ہیں اور تمہاری قوم میں سے اور رات
 کو اس طرح عبادت کریں گے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کہیں گے کہ جب اکبر ہو گئے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے
 راور لوگوں کو سامنی انکی مفر سے باز کریں گے اللہ تعالیٰ کا ڈر انکے دلوں میں نہ ہوگا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ التَّقْوَى وَحَسَنُ الْخُلُقِ وَسَيِلُ مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّارَ قَالَ أَكْثَرُ فَإِنَّ
الْفَمَ وَالْفَرْجَ ابو ہریرہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اکثر لوگ کن چیز کی وجہ سے جنت میں جاویں گے اپنے
 فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذریعہ کی وجہ سے اور حسن خلق سے اور پوچھا گیا اکثر کن چیز کی وجہ سے دوزخ میں جاویں گے آپ نے فرمایا منہ
 اور ریشہ گاہ کی وجہ سے (منہ سے بری باتیں نکالیں گے اور ریشہ گاہ سے حرام کریں گے) **بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ** توبہ کا بیان
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَتِهِ إِذَا وَجَدَهَا
 ابو ہریرہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اسے غریب ملے گا کہ میں سے کسی کی توبہ کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے
 جیسے کوئی اپنی گئی ہوئی چیز کے پانے سے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَخْطَا تَمْرٌ خَطِيئَةً خَطَايَاكُمْ لَتَقَاءَ**
تَمْرٌ تَبْتَلُمُ لَنَابِ عَلَيْكُمْ ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جاویں
 پھر تم توبہ کرو تو اللہ تمکو معاف کر دیوے اور اس قدر اس کی رحمت وسیع ہو کہ یہ شرط ہے کہ توبہ صدق دل سے ہو تامل اور انکسار
 کے ساتھ درو کر اپنے مال کے گناہوں کی معافی مانگے تو ضرور اس کی رحمت جوش میں آوے گی **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاحِلَتَهُ يَهْلِكُ مِنْ الْأَرْضِ فَالْتَمَسَهَا حَتَّى
إِذَا أَعْيَى لَتَجْعَلَ تَوْبَتَهُ قَبِيئًا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا سَمِعَ وَجِبَةَ الرَّاحِلَةِ حَيْثُ نَقَدَتْهَا لَتَشَفَّ التَّوْبَةُ عَنْ وَجْهِهِ
 فَإِذَا هُوَ بِرَاحِلَتِهِ ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بند کے توبہ کرنے سے
 اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جسکا اونٹ ایک بے آب و دریاہ جنگل میں گم ہو جائے وہ اسکو ڈھونڈتا رہے بیٹا کہ
 کہ تنگ کر اپنا کپڑا اور لہو لہو اور پڑ جاوے یہ سمجھ کر کہ اب مرنے میں کوئی شک نہیں کہنا باقی سبھی اونٹ پر ہوتا اور اس
 جنگل میں باقی تنگ نہیں اسنے میں وہ اونٹ کی آواز سنی اور کپڑا اپنے مونہ پر اوٹھا کر دیکھ تو سبکا اونٹ آتا ہو
عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

ہر پہنچے بیٹوں کو یہ وصیت کی جب میں مر جاؤں مجھ کو طلبا پر پیسہ پزور کی ہو امین میری خاک سمندر میں ڈال دینا
 رہا کہ کچھ ہو امین اور جادو کی کچھ سمندر میں پھیل جاویں اسلئے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کپڑا دو گیا تو ایسا عذاب کر گیا کہ دوسرا عذاب
 کسی کو نہیں کیا خیر اسکے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جو تو نے لیا ہر اس شخص کے اجر اس کے او
 حاضر کر حکم ہوتے ہی وہ شخص سامنے کھڑا ہوا اپنی مالک کے مالک نے اس سے پوچھا تو نے کیا کیا کہ یہ بولا اے میرا دام
 تیرے لئے ہے آخر مالک نے اسکو بخش دیا۔ زہری نے کہا (جو محدث کا راوی ہے) مجھ سے حدیث بیان کی حمید بن عبد الرحمن
 نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دفن میں گئی ایک بلی کی وجہ سے جسکو اس نے باندھ رکھا تھا نہ اسکو
 کہا نہ دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کپڑے کھاتی بیٹا تک کہ مگر زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ مطلب نکلتا ہے
 کہ کسی آدمی کو اپنے اعمال پر بہرہ دانا چاہیے کہ ضرور ہم جنت میں جاویں گے اور نہ اللہ تعالیٰ حیرت سے مایوس ہو جائے گی
فائدہ بلکہ اسید اور دونوں کو بیچ میں رہنا چاہیے۔ اس ٹیسیا نے جو بلی کو بھوکا مار ڈالا اسکی وجہ سے جہنم میں
 گئی ہمارے زمانہ میں افضل الملک حاکم جبرال نے اپنے پیچھے کو جو ایک سال کا شیر خوار لڑکا تھا ہو کون مار ڈالا اسکی
 اتنا کو منع کر دیا کہ دو وہ بلا دی بیٹا تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا اس بے رحمی کا یہی کچھ ٹھکانا ہے ضرور افضل الملک جہنم
 میں گیا ہو گا اور دنیا میں اس پر عذاب آیا کہ دو ماہ بھی سلطنت کرنے نہ پایا اسکا چچا غیر افضل افغانستان سے آیا اور
 اس مردود کو وہل جہنم کیا۔ حدیث سے یہی نکلتا ہے کہ آدمی مرنے ہی یا جنت میں جاتا ہے یا دوزخ میں عمن
 اِنِّیْ ذَرِّیَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی يَقُوْلُ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ مُّذْنِبٌ اِلَیَّ اَمِنْ عَاقِبَتِ
 فَسَلُوْنِیْ بِالْغُفْرَةِ فَاَغْفِرْ لَکُمْ دَسِّنْ عِلْمَ سَلُوْنِیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَی الْغُفْرَةِ فَاَسْتَغْفِرْ لَیْ بِذَلٰلَتِیْ عَفْوَتْ لَہٗ وَکُلُّکُمْ
 صَالٌ اِلَیَّ اَمِنْ هَدِیْتُ فَسَلُوْنِیْ الْهَدٰی اَلْهٰدِیْ کُلُّکُمْ فَتَیْرٌ اِلَیَّ اَمِنْ اَعْنِیْتُ فَسَلُوْنِیْ اَلْزُقْمَ ذُوْکُوْنٌ حَیْکُمْ وَ
 مِیْثَکُمْ ذَاؤَلْکُمْ وَآخِرُکُمْ وَرَکْبَکُمْ دِیَا بِسَکُمْ اُجْمَعُوْا اَنْکَاؤُا عَلٰی قَلْبِ اَنْفِیْ عِبْدِیْزِ عِبَادِیْ کَمَیْزُوْنِیْ مُلْکِیْ
 جَنَاحَ بَعْنِیْ وَکُوْا اُجْمَعُوْا اَنْکَاؤُا عَلٰی قَلْبِ اَنْفِیْ عِبْدِیْزِ عِبَادِیْ کَمَیْزُوْنِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعْنِیْ وَکُوْا
 حَیْکُمْ دَمِیْثَکُمْ ذَاؤَلْکُمْ وَآخِرُکُمْ وَرَکْبَکُمْ دِیَا بِسَکُمْ اُجْمَعُوْا مَآلَ کُلِّ سَلٰیْلِ مِنْہُمْ مَا بَلَغَتْ اُمِیَّتُہٗ
 مَا نَقَصَ مِنْ مُّلْکِیْ اِلَّا کَمَا کُوْنَ اَحَدُکُمْ مِّمَّنْ یَشْفَعُ الْبَحْنُ نَفْسٌ فِیْہَا اَبْرَۃٌ ثُمَّ تَرْعَا ذٰلِکَ رَاٰی جَوَادٌ
 مَا حِلُّ عَطَاٰی کَلَامٌ اِذَا اَرَدْتُ نِیْسًا فَاِنَّمَا اَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فِیْکُوْنُ ابُوْزُرَّوْیْتُ ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فر
 فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب گناہ گار ہو جسکو میں چھکار کون تو مجھ سے بخشش مانگو میں تمکو
 بخش دے گا اور جو کوئی تم میں سے یہ جانے کہ مجھ کو گناہ بخشش کی طاقت ہر میر مجھ سے بخشش چاہے میری قدرت کی وجہ سے

تو میں ہو بخشد و ن گاف او سہار ملک صاحبِ شہنشاہ کو کیا تجھ کو تو ایسی قدرت ہو کہ تمام جہان اگر گنہگاروں کو ایک آن میں
 بخشد ہو اور انکا مرتبہ بڑی عابد زائد ملک بڑی بادی اور تمام جہان کے عابد زائد ہوں کو دو نغ میں ڈال دے تو غرض تو جو چاہے
 وہ کر سکتا ہے ساری جہان میں کسی کی مجال نہیں کہ میرے حکم میں ذرا بھی چون و چرا کر سکے ہم یہ سمجھ کر تجھ پر اپنی گناہوں
 کی مغفرت چاہتے ہیں رحم کر ہمہ اور بخشد ہو سکو سوائے کسی میں بخشنے کی طاقت نہیں ہے اے میرے بزرگ تم سب
 گمراہ ہو گئے جسکو میں راہِ نلاؤں تو مجھ سے راہ کی ہدایت مانگو میں تمکو راہِ نلاؤں گا اور تم سب محتاج ہو گئے جسکو میں بالدا
 کروں تو مجھ پر مانگو میں تمکو روزی و نوکرا اور اگر تم میں جو زندہ ہیں جو میرے چکے میں اگلے اور پھیلے اور دریاوے اور خشکی
 والے یا تر اور خشک (یعنی شجر و حجر اگر یہی سب انسان ہو جاویں) اور سب ملکر اس شہد کی طرح ہو جاویں جو
 میرے سب بندوں میں زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہے (مثلاً حضرت محمد صلعم کی طرح یا حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ
 کی طرح ہو جاویں اور کسی برگزیدہ بندہ کی طرح) تو میری سلطنت میں ایک پریشہ (مجھ کے برابر) کو برابر زیادہ ہوگا
 (جو میری سلطنت پر دسی ہی ہوگی) یہ نہ ہوگا کہ ان کروڑوں اربوں مسکھوں و مسکھوں کے مطیع اور تابعدار بن
 جانے کو کچھ میری قوت اور طاقت نسبت سابق کے زیادہ ہو جاویں اگر یہ سب ملکر اس شہد کی طرح ہو جاویں جو انتہا
 کا بہ بخت (شقی) ہے میرے بندوں میں (مثلاً شیطان فرعون و زمر و ہامان کی طرح ہو جاویں) تو میری سلطنت
 میں ایک پریشہ مجھ کے باندہ برابر کی نہیں ہو سکتی رہیں میں ہو سکتا ان مسکھوں و مسکھوں کی مخالفت اور سرکشی اور
 بغاوت تو میری سلطنت میں نسبت سابق کے ایک ذرہ برابر فتور اور ضعف آدمی اور اگر تم میں جو زندہ ہیں
 جو میرے چکے میں اگلے پھیلے دریاویں اور صحرائی یا تر و خشک سب ملکر جہانِ انکی آرزو ہو پونچر (جہان تک خیال ان کا
 بلند پر رازی کر سکے) عجب ہو ناگین راوین ان سب کی مرادیں پوری کر دوں (تو میرے خزانہ دولت میں سے
 کچھ کم نہ ہوگا مگر ہفتہ کہ جیسے کوئی مہم میں سو مسند کے کناری پر گدے اور اس میں ایک سوئی ڈبو دی ہو کہ نکال
 لیو یہ یہی مثال کے لیے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہفتہ بھی کم نہ ہوگا کیونکہ اسکا خزانہ بے انتہا ہے اور ہفتہ
 کی انتہا ہے) اسی وجہ یہ کہ میں بخشنے ہوں اور میرا دنیا صرف کمند ہے جہان میں نے کوئی بات چاہی اس کو کتنا
 ہوں ہو جاوے ہو جاتی ہے صاحبِ ہر قدرت اور ہر طاقت اور ہر وسعت ہر ثواب کی شہد ہا کہ ادنیٰ صفتی کی
 جنت دس دنیا کے برابر ہوگی دس دنیا کی جہر ہستی کو وہ کروڑ دینار کے برابر دی سکتا ہے صرف اسکو حکم کی دیر ہے
 احمدیٹ سو فارسین نے مجھ کو کا اعتقاد باطل ہوا کہ اگر میں نے شیطان اللہ تعالیٰ کا مقابل بن گیا ہو اور عباد
 اللہ تعالیٰ نے اس کو عاجز ہو کر دنیا اسکو سپرد کر دی ہے وہ جسکو چاہتا ہے اپنی طرف کھیلتا ہے لاجل و لا قوۃ

اہل زمین معنی شیطان کا کیا جو ہر اگر سنگدھون ہوا سنگدھون اہل زمین اور شیطان مکر ربی زور و قوت سے ہمارے مالک صاحب کا مقابلہ کریں تو وہ ایک کلمہ میں سب کو خاک سیاہ بنا دے اور سب کو فنا کر دی غرض اس کے سامنے کسی کا وجود نہیں اس ہی اسد اس ہی اسر باب ذکر الموت والایستعداد لہ موت کا بیان اور اس کے واسطے تیار کیا حکم ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ذکروا ذکروا ذکروا الذات یعنی الموت اہل ہریرہ کی روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کی سیٹھنے والی موت کا اکثر ذکر کیا کرو ف موت کی یاد دینا کی بے ثباتی ذہن میں جتنے ہی آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے یہی فائدہ قبروں کی شہادت میں بھی ہے اور موت کو لذتوں کی سیٹھنے والی کہا لیکن دنیا کی جسمانی لذتیں میٹ دیتی ہے مثلاً مال کی لذت عمدہ اور حکومت کی لذت اولاد کی لذت اور طلب نہیں ہے کہ موت سے بالکل لذتیں جاتی رہتی ہیں ملک موت کے بعد اچھے لوگوں کو تو وہ لذت حاصل ہوتے ہیں کہ دنیا کی لذات کی کچھ حقیقت نہیں ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ سو نہیں ہے کہ ارواح جنت کو میوے کھاتے ہیں مگر یہ لذات دوسری طرح کے جسمانی روحانی ہیں اور دنیا کی لذات صرف جسمانی اور طرکے اور جنت اور دنیا کے میوے صرف نام میں مشترک ہیں اور حقیقت بالکل جدا گانہ ہے بعضی ظاہر میں اسکا انکار کرتے ہیں لیکن عنقریب انکو تصدیق ہو جاوے گی اور ترجمہ نے جناب امام حسن علیہ السلام کو ساتھ بزرخ میں کمانا کسایا اور امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اہل بزرخ کمانی ہیں اور پیتے ہیں اور ملاقات کرتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں اور خوش رہتے ہیں والہ اعلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاؤہ رجل من الانصار قلم علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ اکی المینین افضل قال احسنہم خلقا قال فاکئی المینین اکیس قال اکثرہم الموت ذکر اذ احسنہم لما بعدہ استعداد اولئک اکیس ابن عمر سے روایت ہے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنی میں ایک مرد انصاری آپ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ کونسا مومن افضل ہے مومنوں میں آپ نے فرمایا جس کے اخلاق اچھے ہوں پھر اس نے پوچھا کونسا دانا ہے ان میں (زیادہ عقلمند) آپ نے فرمایا جو موت کو بہت یاد کرنا ہے اور موت کے بعد کے لیے اچھی طرح طیاری کرتا ہے وہی عقلمند ہے عن ابی ہریرۃ اوین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اشیع نفسه ہوا اھانتہ نفی علی اللہ خدا دین اور اس کی روایت ہے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو سخر کر لے (یعنی دماغ اور تمام اعضاء اچھی بات کو سواری بات کی خواہش ہی نہ کرے) اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو نفس کی خواہش پر چلے روہ گویا اپنے نفس سے ہار گیا پھر اس پر حلال

برآوردن لگاؤ رکھنے والا ہر گناہ کرتے ہیں تو کیا اگر جو بیوقوف اور فجار اور مہملہ فقیر کہا کرتے ہیں (عن ابن مسعود) **أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَايِبٍ هُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَيْجُوا اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَخَافُ دُنُوْبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٌ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْحِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو دَامَتْ فَيَاخُفُ النَّاسُ مِنْ رُؤْيِي هَذِهِ حَضْرَتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک جوان پاس گئے وہ مر رہا تھا آپ نے فرمایا** کی حال ہے وہ بولا میں اس کو امید کرتا ہوں مغفرت کی یا رسول اللہ لیکن اپنے گناہوں کی ڈر تاہی ہوں آپ نے فرمایا یہ دو باتیں اس وقت میں جس بندے کے دل میں جمع ہوں (یعنی خوف ورجا) تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ دیگا جو اس کو امید ہوگی اور جس کو وہ ڈرتا ہے (عذاب) اس کو محفوظ رکھیں گے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ تَحْضَرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الدُّجْلُ صَالِحًا قَالُوا أَخْرِجْ أَيْتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أَخْرِجِي حَمِيدَةً وَأَنْبَرِي بِرُوحٍ وَرَّيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ يُفْتَحُ لَهَا قُبُورُ كُلِّ مَنْ هَذَا أَتَقُولُونَ فَلَا تَقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أَدْخِلِي حَمِيدَةً وَأَنْبَرِي بِرُوحٍ وَرَّيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى يَنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ أَلْقَى فِيهَا اللَّهُ عَذْرًا وَحَلًّا وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الشُّرُّ قَالَ أَيْتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ أَخْرِجِي ذَمِيمَةً وَأَنْبَرِي بِجَحِيمَةٍ وَعَشَّاقٍ وَآخِرَ مَنْ سَكَلُوا أَرْوَجُ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَلَا يُفْتَحُ لَهَا قُبُورُ كُلِّ مَنْ هَذَا أَتَقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ أَرْجِعِي ذَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تَقْتَرِفُ لَكَ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيُؤْتِي بِهَا مِنَ السَّمَاءِ نَحْمًا قَصِيرًا إِلَى الْقَبْرِ** ابورہمہ سروریت ہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کے پاس ہر شخص آتے ہیں (یعنی رب کے قریب) اگر وہ شخص نیک ہو تو اسے قرائے کے کتہے میں نکلے پاک جان جو پاک بدن میں رہتی لکھا تو نیک ہے اور خوش ہو جائے اس کی رحمت اور خوشبو اور ایسے مالک کے جو تیری اور عطیہ نہیں ہے (بلکہ مہربان ہے سب جان اس روح صدای بانی پر عاشق ہے یہ نعم سنتے ہی بدن کو چوڑھاڑ نکل آتی ہے) سارے اس کے یہی کہتے رہتے ہیں (گو یا فرشتے یہ نعم گاتے رہتے ہیں صدقہ ای مالک تجھ پر ہمارے کروڑ جانین نیری یاد فرماتے پر قصد ہیں ایسا تاک کہ جان بدن کے لکھا جاتی ہے ہر فرشتے اس کو آسمان کی طرف چڑھائے جاتے ہیں آسمان کا دروازہ کھلتا ہے وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے یہ فرشتے جواب دیتے ہیں (جو روح کے ساتھ ہونے میں) فلان شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا ہے پاک نفس کو جو پاک بدن میں تھا اندر آئے کے ساتھ اور خوش ہو جائے اللہ

تو اس کو بدن کے اجزاء کل شکر کر مٹی میں شریک مع جلتے ہیں گو بعض انسانوں کو جیسے انبیا اور شہداء میں اجزاء نہ لگیں یا بعضوں کی زمین میں خاصیت کی وجہ سے مدت میں لگیں لیکن اکثر کل شکر کو خاک ہو جاتی ہیں یہ خاک نباتات میں شریک ہوتی ہے ان نباتات کو دوسرے حیوانات کما جاتی ہیں ان حیوانوں کو پھر دوسرے انسان کما جاتے ہیں ہمیشہ یوں ہی دو بدل ہوتا رہتا ہے اور بعض انسان ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انکے بدن کو جھلی کما جاتی ہے جھلی کو آدمی کما لیتے ہیں بعض کو شیر کما جاتا ہے بہر شیر خاک ہو کر اسکے اجزاء ایک درخت میں شریک ہو جاتی ہیں درخت کو حیوان کما لیتا ہے حیوان کو آدمی کما لیتا ہے جیسا ہوا تو شیر نامکسج کیونکہ ایک ہی اجزاء بعض مختلف انسانوں اور حیوانوں میں شریک ہو چکی ہیں اور کسی انسان کے اجزاء اس سے خاص نہیں ہیں کہ انکے اجتماع سے وہ انسان پیدا ہو جلوسے بلکہ ان اجزاء سے لاکھوں انسان اور حیوان اور کٹرے مکوڑے نباتات وغیرہ بن چکے ہیں یہ اشکال ایسا سخت ہے کہ بہت سوا نکل اور گمان کی پیری کر نیا لے معاد جسمانی کے منکر ہو گئے اور صرف معاد روحانی کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ البتہ یہ ممکن ہے کہ اسد عالم دوسرے جسم دنیا کر جسم کی مثل ہر ایک انسان کی روح کو عطا فرماوے لیکن بعضین مثلاً زید کے اجزاء کا زید کو دینا اور عمر کے اجزاء کا عمر کو دینا یہ تو متعذر ہے کیونکہ زید کے اجزاء صرف زید کے نہیں ہیں بلکہ زید اور عمر اور بکر اور خالد اور غیر اور کیا اور چوہا اور کوا اور درخت سب میں وہ اجزاء باری باری شریک ہو چکی ہیں اور جو لوگ معاد جسمانی کے قائل ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ انسان کے جسم میں ایک جزو اصلی ہے جس پر اور اجزاء شریک ہو کر انسان کی صورت بن گئی ہے جس پر اصلی نہ لگتا ہے نہ مڑتا ہے نہ فنا ہوتا ہے نہ دوسرے حیوان یا نباتات میں شریک ہوتا ہے اور اگر دوسرے حیوان کسی حیوان کو کما جاتا ہے تو اس کا یا اصلی جزو اسکے پیٹے بچے یا نکل جاتا ہے اور زمین پر ہوتا ہے اور تعالیٰ قیامت کے دن اسی جزو جو ہر انسان اور حیوان کا الگ الگ بین میں بابت ہوگا بہر خلقت شروع کرے گیگا اور اس خبر پر دوسری اجزاء لگا کر ہر ایک انسان کو جیسے اسکی صورت دنیا میں وفات سے پہلے ہی اوٹا کر کٹر کر دیگا یہ حالت تو حشر کی ہوگی اب حشر کے بعد حساب کتاب کے بعد جب لوگ جنت میں جاؤں گے تو ان کو دوسرے بدن عنایت ہوگا جو مثل علقہ بیہوشی کے ہوگا اور اس لیے سب الجنت ایک سن اور ایک عمر اور ایک قد و قامت کر ہو گئے جیسے دوسری رویت میں وارد ہے اب یہ جو قرآن شریف میں وارد ہے قال من یحب العظام وہی ریم یہ اسکے منافی نہیں ہے کیونکہ عظام میں بھی ایسے اجزاء اصلیہ ہونگے جنکے احیائی اور اپر ترکیب کرنے کی ضرورت ہوگی دوسرے کہ اس خبر پر آخر دوسرے اجزاء چڑھانے کی ضرورت ہوگی پس ممکن ہے کہ گلی ہڈیوں کے اجزاء لیکر اس پر چڑھائے جاویں اور یہی جلتا ہے ان ہڈیوں کا یعنی انکے اجزاء زندہ میں شریک کرنا اور ممکن ہے کہ عظام ہی یہی اجزاء اصلیہ مراد ہوں اور یہیم ہے

یہ مراد ہو کہ خاک میں ملے ہو اور دلیل اس بیان کی یہ ہے کہ دوسرے حدیث میں وارد ہے کہ سب اخرا آدمی کے زمین
کھا لیتی ہے مگر ریزہ کی ہڈی اُسی سے آدمی بنا یا گیا اور اُسی کو ترکیب یا جادو کا قیامت کے دن اگر کوئی اعتراض
کرے کہ یہ ہڈی بھی گل جاتی ہے چنانچہ پرانی قبروں کے کہوٹے میں معلوم ہوا خصوصاً جہان کی زمین شعلہ ہوتی ہے
کہ مرد کا کوئی عضو باقی نہیں رہا اور سب خاک ہو گیا تو ہم یہ کہیں گے کہ یہ ہڈی جو اصل ہے خلقت انسان کی نہایت
صغیر ہے ایک قطر بلکہ جزلیہ تجربے کی طرح اور چاہے کہ وہ کھو محسوس نہ ہوتی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کا علم
بے انتہا وسیع ہے وہ ان سب اجزاء کو پہچانتا ہے اور ہر ایک پر وہی لباس خیر یا سکتا ہے جو دنیا میں اس پر خیر یا شکار
ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو مان لینا چاہیے باقی پوری حقیقت عالم آخرت کی وہ نونہ کسب پر کمال ہے
نہ کمال سکتی ہے اسکا علم آخرت ہی میں وقوع کے بعد ہوگا

حدیث از مطرب و می گوید راز دہر کمتر جو کہ کس نکشو و نکند بد چمکت این معمارا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ
اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَهُ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللَّهِ فِي كَوَاهِيَةِ الْمَوْتِ فَكُلُّكُمْ يَكْرَهُ الْمَوْتَ
قَالَ إِنَّمَا ذَاكَ عَيْنُ مَنْ يَرَاهُ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَا يَفْتَرِ اللَّهُ لِقَاءَهُ لِقَاءَ
اللَّهِ وَكَرِهَ لِقَاءَهُ فَهَؤُلَاءِ هُمُ الَّذِينَ يَكْرَهُونَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ لِقَاءَهُ فَهَؤُلَاءِ هُمُ الَّذِينَ يَكْرَهُونَ لِقَاءَهُ
چاہے اللہ ہی اُس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ سے ملنا برا جائے اللہ ہی اُس سے ملنا برا جائیگا ہر آپ سے عمن کیا گیا یا
رسول اللہ سے ملنے کو برا جانا یہ ہے کہ موت کو برا جانے اور ہم میں سے تو ہر کوئی موت کو برا جاتا ہے پس ہم سب
بے مہر آپؐ فرمایا یہ موت کے وقت کا ذکر ہے جب ایک شخص کو خوش خبری دیکھتی ہے تو اس کی مغفرت اور
رحمت کی توفیق اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ ہی اُس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جب ایک شخص کو خبر دیکھتی ہے
اللہ کے عذاب کی توفیق اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ ہی اُس سے ملنا پسند کرتا ہے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِقَاءَ اللَّهِ وَلَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِقَاءَ اللَّهِ
اللَّهُمَّ احْبِبْنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّئِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي اِس سے روایت ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے اور جو اس پر اتارے اگر ایسا
ہی موت کی جو اس پر ضرر ڈرے تو یوں کہے یا اللہ مجھ کو طاعت تک جیسا میرے لیے بہتر ہو اور مجھ کو اوشائے جب میں
میرے لیے بہتر ہو بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْمَيِّتِ قَبْرُ كَابِيَانِ اور مردے کو گل جانے کا حکم ابْنِ هُرَيْرَةَ

نُقِلَ لَهُ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي يُقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ كُنَّا
نَقْلُهُ فَيُفْرَجُ لَهُ فَيَقِيلُ الْجَنَّةَ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ اُنْظُرْ إِلَى مَا صَوَفَ اللَّهُ عَنْكَ
ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ فَيَقِيلُ النَّارَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا اسْقِدْكَ عَلَى الشَّيْءِ
كُنْتَ وَعَلَيْهِ سِتٌّ وَعَلَيْهِ سُبْعٌ اِنْفَكَتْ اِنَّ اللَّهَ تَعَالَى اَبُو بَرٍّ صَنِ اَبْنِ اَبْنِ رُوَيْتِ هَؤُلَاءِ حَضْرَتِ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ
سَلَّمَ نے فرمایا جب مردہ قبر میں جاتا ہے جو شخص نیک ہوتا ہے وہ اپنی قبر میں بیٹھا یا جاتا ہے نہ کہ ہول ہوتا ہے نہ
اسکا دل پریشان ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے دین اسلام پر پھر اس سے پوچھا جاتا
ہے اس شخص کے باب میں تو کیا کہتا ہے (سو فتن مومن کو جمال نبوی نظر آتا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
لیکر پوچھا جاتا ہے) وہ کہتا ہے محمد اللہ کے رسول میں ہمارے پاس دبلین اور کملی نشانیاں لیکر آئے اللہ کے پاس
سے ہمہ ان کی تصدیق کی پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو دیکھا وہ کہتا ہے ہاں اللہ تعالیٰ کو کون دیکھ سکتا
ہے پھر اسکے لیے ایک طرف سے کٹر کی کہولی جاتی ہے دوزخ کو وہ آگ دیکھتا ہے ایک اس میں سے دوسرے کو کہا ہی ہرگز نہ
اشتغال ہے) اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تجھے کو اس سے بچا یا پھر ایک دوسرا دیکھ جنت کی طرف
کہولا جاتا ہے وہ دہان کی تازگی اور لطافت دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے یہی تیرا ٹھکانا ہے اور اس سے کہا جاتا
ہے تو یقین پر تھا (دنیا میں) اور یقین پر مہرا اور یقین ہی پر اٹھیکا اللہ چاہے تو (حشر میں) اور برا آدمی قبر میں
بتھایا جاتا ہے اسکا دل پریشان گھبرا یا ہوا اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا
پھر پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب میں کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تو میں نے بھی سب
ہی کہا **ف** ایسے انکی تقلید کی اور خود غور نہیں کیا کہ آیا آپ سچے بنی ہیں یا جیسا مشرکین کہتے تھے کہ آپ
ساحر ہیں یا کاہن یا شاعر ویسے میں اس حدیث کی تقلید کی بڑی مذمت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تقلید میں
یقین نہیں ہوتا **ف** ہر جنت کی طرف ایک کٹر کی کہولی جاتی ہے وہ اسکی تازگی اور بہار جو اس میں ہے دیکھتا
ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تجھے اس سے محروم کیا پھر ایک کٹر کی دوزخ کی طرف کہولی جاتی
ہے وہ انگار کو دیکھتا ہے تل اور پر ہو رہی ہے ایک کو ایک نوڑ رہی ہے اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے
تو شک میں تھا (دنیا میں) اور سپید مہرا اور سپید ٹھیکا اگر اللہ چاہے **ف** اس حدیث کو معلوم ہوا کہ بغیر یقین کے
ایمان پورا نہیں ہوتا اگر توحید یا نبوت یا معاد یا دین کے دوسرے اصول میں کسی کو شک ہو تو اسکا ٹھکانا دوزخ
ہی ہے اللہ تعالیٰ بچا دے شک سے اور یقین پر قائم رکھے یقین ہی پر مہرا۔ اس حدیث کو اور دوسری

معدنوں کی قبر کا عذاب ثابت ہوتا ہے اور کتاب و سنت سے سب سے بہت لاکل میں اور عقل کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ
 بدن کے کسی جزو میں حیات پیدا کر دیوے اسکو عذاب ہو اور مسلم اور بخاری اور اصحاب سنن نے اس باب میں بہت حدیثیں
 نقل کی ہیں اور اہل سنت کا یہی اعتقاد ہے لیکن غرض اور اکثر معتزلہ اور بعض مرجئیہ عذاب قبر کے منکر ہیں اب اختلاف
 ہے کہ عذاب قبر اسی بدن پر ہوگا بعینہ یا اسکے ایک جزو پر اور اعادہ روح کل بدن کی طرف ہوگا یا اسکی ایک جزو کی طرف
 اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام نے اعادہ روح کو شرط نہیں کیا اور یہ فاسد ہے کیونکہ بغیر روح کو نہ الم ہو سکتا ہے نہ
 احساس اور مریت کے اجزاء کا منتشر اور متفرق ہو جانا یا جانور کا کما جانا یا مچھلیوں کا کما جانا یا جلا کر رکھ دیا جانا
 دینا عذاب قبر کا مانع نہیں ہے کیونکہ کسی حال میں اجزاء فنا نہیں ہو سکتے بس ممکن ہے کہ ایک جزو میں اللہ تعالیٰ عذاب کر کے
 اسکو عذاب کرے اب اگر کوئی کہے کہ قبر میں جب مردہ رکھا جاتا ہے تو دیا ہی پڑا رہتا ہے اور اس میں مٹی کی مٹی کے موافق
 جالی ہی نہیں ہوتی پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ بٹھایا جاتا ہے اسکو لومہ کی گز رپٹی میں حالانکہ ان چیزوں کا اثر
 بھی دوسروں کو معلوم نہیں ہوتا اسکا جواب یہ ہے کہ سارے جسم میں حیۃ کا پڑنا ضرور نہیں صرف ایک چوٹے سے جزو میں
 حیات کا ہونا عذاب کے لیے کافی ہے اور اسکے مٹی کی مٹی کے موافق قبر میں بہت جاؤ ہے اب ہم لوگوں کو جو یہ نظر نہیں
 آتا تو اللہ تعالیٰ کی عین عنایت سے در نہ ماری خوف کے سب انسان ہلاک ہو جاتے اور اس کی مثال یہ ہے کہ آدمی خواب
 میں کیا کیا ہولناک باتیں دیکھتا ہے لیکن جو شخص اسکے پاس جاگتا بیٹھا ہو اسکو کچھ نظر نہیں آتا اور بعضوں نے
 کہا جسکو جانور رکھا جاوے یا دریا میں ڈال دیا جاوے عذاب قبر سے محفوظ ہو گیا پھر حال قبر آخرت کو منازل میں
 سے ہو اور آخرت کو اسو کا بیان انکشاف کامل نہیں ہو سکتا جتنا اللہ و رسول نے فرمایا اسکو مان لینا چاہیے فقط
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْتَبُ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّانِيَةِ قَالَ تَزَكَّ
فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مِنْ رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ رَبِّي مُحَمَّدٌ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَكْتَبُ لِلَّذِينَ آمَنُوا
بِالْقَوْلِ الثَّانِيَةِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ بَرَّابْنِ عَزَبٍ رَوَيْتُ عَنْ هَؤُلَاءِ حَضْرَتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى
 تعالیٰ ثابت کرتا ہے ایمان الون کو مضبوط قول پر یہ آیت قبر کے عذاب میں اتنی ہی میت سے ہو چکا جاتا ہے تیرا
 کون ہو وہ کتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے بنی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں (مصدق) آپ کہی میرا ہے اس
 آیت سے خبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة **عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عَمَرَ عَلَى مَقْعِدِهِ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعِدُكَ حَتَّى تَبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کبھی تم میں سے کوئی جا رہا ہے تو ہسکا ٹھکانا جہاں وہ آخرت میں ریگیا اسکے سلسلے میں کیا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنت والوں میں ہے تو جنت والوں میں ہی اور اگر دوزخ والوں میں ہے تو دوزخ والوں میں اور کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تو اسے قیامت کے دن عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا كَسَمْتُ الْمُتَوَكِّلِينَ طَارِبُ بَعْلَكُنَّ فِي قَبْرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْعَلَ الْجَسَدُ يَوْمَ يَبْعَثُ كَسْبُ رُوَيْتِ هِيَ خَضِرَتْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا مومن کی روح ایک پرند کی شکل میں جنت کے درختوں میں چلتی بہتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اپنے اصل بدن میں ڈالی جاوے گی اور بصورت انسان خضر ہوگی) عَنِ أَبِي سَفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ النَّبِيُّ الْقَبْرَ مَثَلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيَجْلِسُ بِحُجْرَتِهِ عَلَيْهِ وَيَقُولُ لِنَفْسِهِ أَصْلُ جَابِرٍ رُوَيْتِ هِيَ خَضِرَتْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جب میت قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسکو ایسا نظر آتا ہے جیسے سورج ڈوبنے کو فریب ہے وہ ٹھیک ہے اپنی دونوں آنکھوں کو ملتے ہوئے اور کہتا ہے مجھکو نماز پڑھنے دو چوڑو شاید اسکے عزیز و اقربا دوسرے قبر والے سکونہ چوڑے ہوں ٹھیکے رکھتے ہوں تو وہ دنیا کی عادت کے خیال سے کہتا ہے مجھکو نماز پڑھنے دو سورج ڈوبا جا رہا ہے عصر کی نماز قضا ہو جاوے گی) **بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ حَشْرُكَ بَابِ** عَنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَاحِبَ الصُّورِ يَأْتِيهِمَا أَوْفِي أَيْدِيهِمَا قَدْ نَانَ يَلَا حِطَانِ النَّظَرِ مَتَى يَوْمَئِذٍ الْبُوعِيدِ رُوَيْتِ هِيَ خَضِرَتْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا صور والے دونوں فرشتے انکو ہاتھوں میں دوسرے سگے میں ہر وقت دیکھ رہے ہیں کہ انکو حکم ہوتا ہے پہنچنے کا ف دوسری حدیث میں صور کا فرشتہ ایک ہی ہو کہ وہ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حدیث کو صرف ابن ماجہ نے لکھا اسکی اسناد میں حجاج ضعیف ہے اور شاید مراد یہ ہو کہ حضرت اسرافیل کے واسطے اور بایں جو فرشتے کٹرے میں وہ حضرت جبریل اور میکائیل میں جیسے دوسری روایت میں ہے شاید یہ دونوں صورتوں پہنچنے میں انکی مدد کریں گے۔ والہ اعلم عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ يَسُوقُ الْمَدِينَةَ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ خَرَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَلَطَمَهُ قَالَ تَقُولُ هَذَا أَوْ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهِ فِي الصُّورِ فَصَيَّعُ مَن فِي السَّمَاءِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ لَفَّ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَمْطُرُونَ فَكَوْنُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا أَنَا يُؤْمِي لِحُكِّ يَفْأَيَّمَةٍ مِنْ قَوْمِ الْعَرَبِ فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِنْ أَسْتَفْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ

نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مَنْ سَلِمَ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ
 الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعَرَةِ السَّوْدِ آدِرَ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَخْضَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ عَنْ
 حَضْرَتِ صَلَواتِہِ عَلَیْہِ سَلَامُ کے ساتھ تہی ایک ٹیکہ میں اپنے فرمایا تم اس سے خوش نہیں ہوئے کہ حُبِّتِ الدِّین کی جو تہائی تم لوگ
 ہو گے (باقی اور است والی) پہنے عزم کیا کیون نہیں آپ نے فرمایا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ حُبِّتِ الدِّین کی تہائی
 تم لوگ ہو ہم نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا تم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہو مجھے امید ہے کہ حُبِّتِ الدِّین کے نصف
 تم لوگ ہو گے اور نصف میں باقی اور سب امتیں اور اس کی وجہ یہ ہو کہ حُبِّتِ دین ہی روح جاوگی جو مسلمان ہے رہنے
 سو صد ہر اور تمہارا شمار مشرکوں میں آیا ہو جیسے ایک سفید بال کا بے بیل کی کمال میں ہو یا ایک کا لا بال لال
 بیل کی کمال میں ہو **و** یہ آپ کا فرمانا بالکل صحیح نکلا اب تک مسلمانوں کا شمار مشرکین سے بہت گستاہا
 ہے اور نصاریٰ ہی جو نلیٹ یعنی مین خدا کے قائل ہیں مثل مشرکوں کے ہیں اگر ان سب کو ملا تو مسلمان اس
 زمانہ میں ہی انکے آسمان حصہ ہونگے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجِيئُ الشَّيْءُ وَمَعَهُ الْجَلَدُ**
وَيَجِيئُ الْيَوْمُ وَمَعَهُ الْمَلَأَانِ وَأَنْتُمْ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ قَوْمَكَ يَقُولُ نَعَمْ فَيُدْعَى
 قَوْمُهُ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتُمْ فَيَقُولُونَ لَا فَيُقَالُ مَنْ شَهِدَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَرَأْسُهُ فَيُدْعَى أُمَّتُهُ مُحَمَّدٌ
 فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ وَمَا عَلَيْكُمْ بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ أَحْبَبْنَا نَبِيَّنَا بِذَلِكَ أَنَّ
 الرَّسُولَ قَدْ بَلَغُوا فَصَدَقْنَا مَا قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ
 عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ابوسعید خدری روایت ہے کہ حضرت صلواتہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
 بنی رقیاست کے دن آویگا اسکو ساتھ وہی آدمی ہونگے اسکی است کے اور ایک بنی آویگا اسکو ساتھ مین آدمی
 ہونگے اور کسی بنی کے ساتھ اس سے زیادہ اور اس کے کم ہونگے اس کو کہا جاوے گا تو نے اللہ کا حکم اپنی قوم کو پہنچایا
 تھا وہ کہیں گے ہاں ہر اسکی قوم بلای جاوے گی اسنے پوچھا جاوے گا تم کو فلاں بنی نے اللہ کا حکم پہنچایا تھا وہ کہیں گے
 ہرگز نہیں (مگر جاوے گی) آخر اس بنی کو کہا جاوے گا تمہارا گواہ کون ہے وہ کہے گا جناب محمد اور آپ کی است
 میرے گواہ ہیں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی است بلای جاوے گی اسنے پوچھا جاوے گا کیون اس بنی نے اپنی است کو
 اللہ کا پیام پہنچایا تھا یا نہیں وہ کہیں گے ہر شک پہنچایا تھا ان سے پوچھا جاوے گا تم کو کیونکر معلوم ہوا وہ
 کہیں گے ہماری بنی نے ہمکو اسکی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیام پہنچایا اور ہم نے انکی بات کی
 قصد حق کی اور یہی مراد ہے اس آیت کی اسطرح پہنے تمکو متوسط است کیا کہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارا

[illegible]

بریدہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبت دان کی ایک سو بیس صفیں ہونگی انہیں گنتی صفیں اس
 است کی کوٹوں کی ہونگی اور چالیس صفیں اور استون میں سے عمن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یختر
 اخیر الاسماء اول من یحاسب یقال ای الائمة الامیئة ۱۰۰ مئة ونبیہا فحق الاخر واول الاولین ابن عباسؓ
 روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اخیر است ہیں لیکن حساب پہلو ہمارا ہوگا اور دوسری استون کا
 حساب ہونا ہمیں گناہم حبت میں چلے جا دیں گے یا اللہ وہ دن ہم کو نصیب کر کہ حساب سے بھی سمان کی جا دیں اور
 حبت میں جائز کا حکم ہو جاوے پکارا جاوے گا اسی است کمان ہر اور اسکے بنی کمان میں تو ہم سے اخیر میں
 (دنیا میں) اور سب اول میں حساب و کتاب اور داخل حبت میں (عمن ابن بددة عن ابیہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمعت اللہ الخلائق یوم القیامة اذن لائمة محمدؐ فی الشجر فیکسحون لہ طویلا
 ثم یقال ارفعوا رؤسکم قد جعلناکم فداکم من النار ابوسہی ثمری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جب تمام مخلوقات کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو جناب محمدؐ کی است کو سجدہ کا حکم
 کرے گا وہ بڑی دیر تک اسکو سجدہ کرتے رہیں گے پھر حکم ہوگا اپنے سر اٹھاؤ جیسے تمہارے شمار کر موافق ہمارے
 فدیہ کر دیو دوزخ سوف وہ تمہاری بدل دوزخ میں جا دیں گے اور تم آزاد ہو کر یہ فدیہ اللہ کا فزون میں سے کرے گا
 جسکو ہمیشہ دوزخ میں رہے۔ اگرچہ کوئی دوسرے کے اعمال کے بدل عذاب نہیں دیا جاتا مگر ہر شخص کے دوزخ کا
 اللہ نے بنائی ہیں ایک حبت میں ایک دوزخ میں پس جب کافرون کے لیے دوزخ کا حکم ہوگا تو مسلمان انکے رکانات
 کے حبت میں داخل ہو جا دیں گے گویا کافرانکے فدیہ ہوئے جس سے اس آیت میں ہر اول تک ہم الوارثون الذین یرون
 الفردوس عن النبی بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذه الائمة موحدة عذابا یکذبھا
 فایذا کان یوم القیامة دفع الی کل رجل من المسلمین رجلا من المشرکین فیقال هذا فداک من
 النار ان بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ است است مرحومہ ہے (یعنی ہر خدا کا رحم ہو)
 اور اسکا عذاب ایک ہاتھوں سے ہوگا ایک دوسرے کو قتل کریں گے جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر ایک مسلمان کو
 ایک مشرک حوالہ کیا جاوے گا اور اس سے کہا جاوے گا یہ تیرا فدیہ ہے دوزخ سوف اسکو اپنے بدل دوزخ میں بھیجے
 تو حبت میں جاوے یا بخیرین ثلاثی حدیث ہے جو ابن ماجہ نے روایت کی لیکن انکے شیخ وہی جبارہ بن خلس میں جو ضعیف
 میں باو ما یوحی من نعمة اللہ یوم القیامة اللہ کی رحمت جسکی امید کی جاتی ہے قیامت کے دن۔
 عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ مائة رحمة قسم منها رحمتہ لکین جمیع الخلائق

نے جب حق کو پہچان لیا تو اپنے ہاتھ سے انہیں پرہیز کیا کہ میری رحمت غالب ہے میرے غضب پہنچنے رحمت زیادہ ہے غضب سے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم ایک ہی جہی نہ سکتے تھے **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَبِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَنَا عَلَى حَارِثٍ قَالُوا يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادَةِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ إِذَا أَعْلَمُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے گزریں میں ایک گھوڑے پر سوار تھا آپ نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے اور حالانکہ اللہ پر کوئی چیز جب نہیں ہے مگر یہ سب ایک وعدہ کر کے دے رہے گویا اس نے خود انہیں اور پر لازم کر لیا ہے لیکن اگر وہ چاہے تو اسکو توڑ دے کوئی اس سے بچنے والا نہیں ایمان عرض کیا اللہ اور نہ اسکا رسول جہاد جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں اس کے ساتھ ہر کوئی نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جب وہ ایسا کریں تو انکو عذاب نہ کرے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غُرَاهِ ثُمَّ يَقُومُ فَقَالَ بَيْنَ الْفَعَمِ فَقَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَخْصِبُ تَنُورَهَا وَمَعَهَا ابْنُهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ دُخَانُ التَّنُورِ تَنَحَّيْتُ بِهِ فَأَتَيْتُ الْيَتِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَكَانَتْ يَابِي أَنْتَ وَأُمِّي الْكَيِّسُ اللَّهُ أَرْحَمُ الْخَمِينَ قَالَ بَلْ قَالَتْ أَوَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ عِبَادِهِ مِنَ الْإِمَامِ بُولَدِهَا فَكَانَتْ قَالَتْ كَأَنَّ الْإِمَامَ لَا يَنْفَعُ وَلَدَهَا فِي الْمَارِ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفِي شُجْرًا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارَ فَالْتَمَسَ الَّذِي يَسْتَعِيذُ عَلَى اللَّهِ وَابْنُ أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ابْنِ عُمَرَ رُوِيَ عَنْهُم أَنِ اخْتَضَرَتْ صُلَاحِيَّةٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَائِدَةً بِيَدِهَا حَبَابٌ مِنْ تَنِيهِ مِنْ آبٍ كَبْجٍ لَوْ كُنَ بِرُكُودٍ غَدِرٍ فَرَمَا يَكُونُ لَوْ كُودٌ جَوْدٌ بُولَدُهَا مِنْ سُلَامَانَ مِنْ أَوْرَانِ بْنِ أَبِي عَمْرٍ تَنُورٌ سَلَكَا بِهِ تَنِي اسکا ایک بیٹا بھی اسکے ساتھ تھا جب تنور میں دھواں نکلا تو اسنوں اپنے بیٹے کو سرکا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپسے کہا تم اس کے رسول ہو اپنے فرمایا ان وہ بولی میری ماں یا باپ بے صدا کہہ دیا اللہ سب رحم کرنے والا ہے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں ہے کہ وہ بولی کیا اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم نہیں کرے گا جتنا ان اپنے بچے پر کرتی ہے آپ نے فرمایا میں تک کر لگا دے بولی پھر ان تو اپنے بچے کو انکار میں نہیں ڈالتی اگر وہ کتنی ہی شرارت اور نافرمانی کرے ایسے نکار آپ اسے جھکا لیا آپ دُور سے پھر اپنا سر اٹھایا اسکی طرف اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں کرے گا مگر انہی بندوں کو جو ضرر پر سرکش ہیں اور انکو شرارت کرتے ہیں اور لالہ الاہم کہنے کو انکار کرتے ہیں **ف** اس کا تئیں یہ حدیث تیرے بیٹے کی غیب یاد کر لی ہے تو اپنے پیچھے کہو کالاج رکھو اور ہر عذاب و عتاب سے بچ کر گناہ نہ کرو کہ ہم صدق ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قائم رکھو ہر کلمہ پر بے تک اور خاتمہ کر ہزار اس کلمہ پر**

[illegible]

نہیں ہے، پروردگار فرمادیکانہیں کہیں کسی نیکیاں میں بہار ہمارا آج کے دن تجھے ظلم نہیں کیا جاوے گا، ہر ایک پرچہ نکالاجوئے گا
اس میں شہدان لا الہ الا اللہ شہدان محمد عبدہ و رسولہ لکھا ہوگا وہ بندہ عرض کرے گا اے مالک ان فتنوں کو سامنے بھلا یہ پرچہ کیا
کام آویگا پروردگار فرمادیکانہ تجھے ظلم نہیں ہو سکتا پر وہ سب فتنے ایک پلڑے میں ریزا ہو کر آکر ہر جاوینگے اور وہ ہر جا ایک پلڑے میں وہ
ساری فتنے اور تہ جاونگے اور ہر چہ ہماری ہوگا محمد بن حنفیہ نے کہا حدیث میں جو بھلاؤ کا لفظ ہر اس قوم مراد ہے اور مصرعہ اور قعرہ کو
بھلاؤ بولتے ہیں **ف** یہ حدیث مشہور ہے حدیث بھلاؤ کے ساتھ اور اس میں نبی امید پر عصا مونسین کے لیے برتر طبعیہ انکا خاتمہ
ایا نہیں ہوا اللہ منہ طور کہہ سکو ایمان ہے **باب** ذکر الحوض حضرت کثیر کا بیان **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ اِنَّ لِي حَوْصًا مَائِيْنَ الْكَبِيْرَةِ رَسِيْتِ الْمَقْدَرِ اَيُّحُضٌ مِثْلُ اللَّبَنِ اَنْيَتُهُ عَذُو الْجُحُوْمِ وَرَاقِي لَا تَكُنْ اَكْنِيَا تَسْبِغًا تَوَمَّ
الْقِيَامَةِ اَوْ سَمِيْعَةً سُرُوْدِيْتِ بِهٖ اَنْخَضَتْ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَا بِمِائِرٍ اَيُّ حُضٍّ هٗ كَعْبَةٍ بِرَبِّ الْعَدَسِ تَكُنْ مَعْنَى تَسْبِغًا اِسْكَا بِاَلِ
ضَعِيْفَةٍ وَوَدَّ كِبْرَاحِ اسْكِي بَرَنَ رَهَانِي بِنِي كَرَحَاسِ حُضٍّ هٗ هٗنَ اَسْمَانِ كَرَارُوْنَ كُنْثَارِيْنَ هٗنَ اَوْ سِرِّ تَعْبِدَارِ سِنِيْتِ هٗنَ كِي
لُوْكَ قِيَامَتِ كِي دِنِ سَبِّ هٗنَ كَرَامَعِدَارُوْنَ كِي زِيَادَهٗ بَزْكَوْفِ اسْكِي وَجَبِيْرِي كَرَأَبِ كِي اَسْتِ قِيَامَتِ تَكُنْ بَاقِي هٗنَ اَوْ خَضِرِيْتِي
كِي اَسْتِ اَكْرَبِيْدَا بُوْلَسِي خَمِّ مَوْكِي **عَنْ** حَذِيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ حَوْصِي لَا بَعْدُ مِنْ اَبَلَةٍ اِلَّا اَعْدِيْ
وَالَّذِي تَسْبِغُ بِهٖ لَا اَنْيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَذُو الْجُحُوْمِ وَهٗوَا شَدَّ بِيَا صَاتِيْنَ اللَّبَنِ دَاخِلِي مِنَ الْعَسَلِ وَالَّذِي تَسْبِغُ بِهٖ
اِنِّي لَا وُدَّ عَنْهُ اِلْحَالِ كَمَا يَدُوْدُ الْجَلِّ اِلَّا يَلِ الْغِيْرَةَ عَنْ حَوْصِيْهِ فَيَلِ اَيُّ رَسُوْلٍ اللّٰهِ اَعُوْثُنَا قَالَ نَعَمْ تَرُوْنَ عَلَيَّ
عُرِّيَ الْمُجْحَلِيْنَ مِنْ اَفْرِ الْوُصُوْدِ لَيْسَتْ لِحَاظِيْ غَيْرُ كِهٖ حَذِيْفَةَ سُرُوْدِيْتِ بِهٖ اَنْخَضَتْ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَا بِمِائِرٍ اَيُّ حُضٍّ هٗ كَعْبَةٍ بِرَبِّ الْعَدَسِ تَكُنْ مَعْنَى تَسْبِغًا اِسْكَا بِاَلِ
مِنْبُوْمِ اَوْ مَصْرُ كِي دِرِيَانِ يَا اَيُّكِي هَاطَرِيْمُ كِهٖ اَوْ دِرِيْمُ كِي دِرِيَانِ اَعْدُنْ خَمِّ اسْكِي جِسْرُ كِهٖ مَاتِيْمِنْ مِيرِيْجَانِ هٗنَ اسْكِي بَرَنَ كُنْثَارِيْنَ تَارُوْ
سِي زِيَادَهٗ هٗنَ اَوْ سْكَا بِاَلِ وَوَدَّ كِبْرَاحِ ضَعِيْفَةٍ اَوْ شَدَّ بِيَا صَاتِيْنَ اللَّبَنِ دَاخِلِي مِنَ الْعَسَلِ وَالَّذِي تَسْبِغُ بِهٖ لَا اَنْيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَذُو الْجُحُوْمِ وَهٗوَا شَدَّ بِيَا صَاتِيْنَ اللَّبَنِ دَاخِلِي مِنَ الْعَسَلِ وَالَّذِي تَسْبِغُ بِهٖ
بِرَبِّ مَانَكِ دَنْكَ جِيْسِي كِي غَيْرِ اَوْ ثُوْنِ كُوْلَسِي حُضٍّ هٗ هٗنَ اَسْمَانِ كَرَارُوْنَ كُنْثَارِيْنَ هٗنَ اَوْ سِرِّ تَعْبِدَارِ سِنِيْتِ هٗنَ كِي
اِبْنِي اَسْتِ اَوَّلُوْنَ كُوْلَسِي اِبْرَاجِيْنَ لِرَجِيْ كِي اَبُوْ فَرَا يَا اِبْنِ تَهَارِيْ وَنَدَّ لَوْرُ مَاتِيْمِنْ بَاوْنِ ضَعِيْفَةٍ مَوْكِي وَنَدَّ كَرَنَانِ سُرُوْدِيْتِ اَنْ اَوْ كِي
اَسْتِ كَرِيْمِيْ هُوْكَ **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ الْعِجْمِيِّ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْغَزِيْزِ فَاتَيْنِيْ كِهٖ عَلَيَّ بِرَبِّ مَلَا قَدِيْمَتُ عَلَيَّ كِهٖ
لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيَّكَ يَا اَبَا سَلَامٍ فِيْ مَرْكَبِكَ قَالَ لَجَلَّ وَ اللّٰهُ يَا اَبَا اَلْمُوْثِقِيْنَ قَالَ وَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتُ الشَّقَاقَةَ عَلَيَّكَ
وَلَكِنْ حَدِيْثُكَ بَلَّغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَوْصِ مَا حَبَبْتُ اَنْ تُشَاهِدَنِيْ بِهٖ
قَالَ فَقُلْتُ حَدِّثْنِيْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ حَوْصِيْ مَائِيْنَ عَدِيْ اِلَّا اَبَلَةٌ اَسْكَلُ
بِيَا صَاتِيْنَ اللَّبَنِ دَاخِلِي مِنَ الْعَسَلِ اَكَاوِيْبُهُ كَعْدُ الْجُحُوْمِ اَلْفَقْدَارُ مِنْ ثَوْبٍ مِنْهُ ثَوْبَةٌ كِهٖ رُبَّمَا بَعْدَهَا اَبَدًا وَ اَوَّلُهَا

شفاعت کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لکل نبي دعوة مستجابة فتعجل كل نبي دعوته
واختبأت دعوتي شفاعة لأمتي فحيي نائلة من مات منهم لا يشرك بالله شيئا أبو هريرة سويديت ہر حضرت
صلعم فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہوگی جو ضرور قبول ہوگی ہر نبی ہر امت کے لیے ایک دعا ہے کہ دنیا ہی میں ہر نبی
کر لی اور میں نے اپنی دعا کو پوشیدہ رکھا ہے کہ میرا نبی ہر امت کی شفاعت کے لیے تو میری شفاعت ہر ایک شخص کے لیے ہوگی میری ہر امت کے جو راہ
اس عالمین کہ اس کے ساتھ کسی شریک نہ کرنا ہر امت یعنی وحید پر ہر امر اگر شرک میں مبتلا رہے اور حضرت کی شفاعت کے محروم ہو گیا
دوسری ہر امت میں ہر شفاعت میری ان لوگوں کے لیے ہوگی جنہوں نے کبیرہ گناہ کی ہیں میری امت میں عن ابی سعید قال
قال رسول اللہ ﷺ اناس يدعون ادم ولا خسر وانا اول من ينشق الارض عنه يوم القيامة ولا خسر وانا اول
شافع واول مشفع ولا خسر واول الحمد يدي يوم القيامة ولا خسر ابو سعید روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں ہر امت میں ہر ایک کی اولاد کا اور کچھ فخر کی راہ ہے یہ نہیں کہتا بلکہ اظہار واقعہ اور بیان ہر امت کی نعمت کا اور سب پہلو میں
کے حق میں سیر لیے ہوگی زمین قبر پر نکلوں گا کچھ فخر کی راہ ہے نہیں کہتا اور سب پہلو شفاعت کے ذریعہ اور سب پہلو میری
شفاعت قبول ہوگی کچھ فخر کی راہ ہے نہیں کہتا اور حکم کا جنت فیست کے دن میری امت میں ہر ایک فخر کی راہ ہے نہیں کہتا عن
ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ انا اهل النار الذين هم اهلها فلا يموتون فيها ولا يحيون ولكن ناس
اصابهم نار الدنيا هم اصحابنا اياهم فاما نحن اذ اكانا خائفين اذن لكم في الشفاعة فبحرهم صبا يومئذ
فبئسوا على النجار الجنة فقيل يا اهل الجنة افيضوا عليهم فينبئون بآيات الجنة تكون في جميل السيل قال فقال
رجل من القوم كان رسول الله ﷺ قد كان في البادية ابو سعید روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کو لو کہ جو
دوزخ میں ہو گیا وہ نہ اس میں نیکی نہ جبریت کے لیے آگ نہ صلیب کا تو گویا زندگی نہیں لیکن بعض لوگ اس پر ہو گئے کہ ان کو گناہوں
اور خطاؤں کی وجہ سے دوزخ کی آگ پہن گئی اور ان کو مار ڈالیں گی یہاں تک کہ وہ کوئلہ کی طرح مبدار ہو گئے ہوں تو ان کی شفاعت کا حکم ہو گا
وہ گردہ گردہ آویں گے اور جنت کی نہر پہلے چاؤں گے اور کہا جاوے گا کہ جنت کے لوگ انہیں جنت کا بانی والو راہ انہیں جنت کا بانی ہیں
کہ وہ طرح آئیں گے جیسے انہما لیکر باؤ میں (جہاں کچھ اور غیر جمع ہوتا ہے) ان کے ہر امت طلب ہوتا ہے کہ ان کی شفاعت
کی شفاعت پر حدیث شکر بولا ایسا سلام ہو کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا جگر میں ہی ہیں اور عزت کا حال ہی جانتے ہیں کہ
فلان مقام میں داخل ہو گیا ہر امت کے جبار قال سمعت رسول الله ﷺ يقول شفاعة يوم القيامة لا اهل النكبات
من امتي جابر روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دن میری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو اہل کبر میں میری ہر امت
راہ کو نہ صفا تو وضو اور نماز سے روزانہ معاف ہو جائیں اور یہ شفاعت مغفرت ذنوب کے لیے ہوگی لیکن نئی درجات کے لیے نودہ

تام صلی اور اولیاء کی یہی ہوگی **عَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ الشَّعْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ
 بَيْنِ النَّفْعَاءِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ يَصِفُ امْرَأَتِي لِحَنَّةٍ فَاخْتَرْتُ الشَّعَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى تَرَوْنَهَا
 لِتَقِيْنَ لَا ذِكْرَ لَهَا لِلَّذِينَ الْخَطَايَيْنِ الْمُتَكَلِّفَيْنِ أَبُو سَلَمَةَ الشَّعْرِيُّ سَمِعْتُ مِنْ رُوَيْتِ بْنِ جَرَّانٍ حَضَرَ صَلَاتِي عَلَيْهِ
 أَلَمْ يَسْلَمْ فَنَفَّيْتُ عَنْهُ فَاجْتَنَبْتُ أَنْ يَدْخُلَ فِي شَفَاعَتِي كَرُونَ بِأَمِيرِي أَتَى اسْتَكْرَمْتُ لَمْ يَرَأِ دُونَ مَن جَاوَرِ
 تَوَيْجِ شَفَاعَتِي كَوَاسِيَارِ كَمَا كُنْتُ دَهَامِ هُوَ كَرُونَ بِأَمِيرِي أَتَى اسْتَكْرَمْتُ لَمْ يَرَأِ دُونَ مَن جَاوَرِ
 شَفَعْتُ هَرَّابِي كَلِ ابْنِي اسْتَكْرَمْتُ لَمْ يَرَأِ دُونَ مَن جَاوَرِ
 نَمِينِ كَرُونَ كَلِ خَطَاكَ رُونَ كَلِ يَسْهُرُونَ مَن يَسْهُرُونَ كَلِ عَنِّي النَّبِيُّ مَالِك
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْعَمُونَ أَوْ يَهْمُونَ شَكَّ
 سَعِيدٌ يَقُولُونَ لَوْ تَشَفَّعْنَا إِلَى رَبِّنَا نَارَ أَحْمَرَ مَكَانًا فَيَا تُرُونَ أَدَمَ يَقُولُونَ أَنْتَ أَدَمُ أَبُو
 النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيدِهِ وَاسْتَجَدَّ لَكَ مَلَكُكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ بِرُحْمَانٍ مَكَانًا هَذَا
 يَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ رَبِّكَ كَرُونَ يَكُونُ إِلَيْهِمْ ذَنْبُهُ الَّذِي أَصَابَ فَلْيَسْتَحْشِرْ مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ
 إِنِّي أُنْزِلُ نَارًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَا تُرُونَ يَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ
 يَكُونُ سَوَاءٌ رَبِّهِ مَالِكُ لَهُ بِهِ عِلْمٌ وَيَسْتَحْشِرْ مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ إِنِّي أُنْزِلُ نَارًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ
 يَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَلَكِنْ إِنِّي أُنْزِلُ نَارًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ فَيَا تُرُونَ يَقُولُ لَسْتُ
 هُنَا كُمْ وَبِكُفْرَتِهِ النَّفْسُ بِغَيْرِ النَّفْسِ وَلَكِنْ إِنِّي أُنْزِلُ نَارًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ وَكَلَّمَ اللَّهُ وَ
 رُوحَهُ فَيَا تُرُونَ يَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَلَكِنْ إِنِّي أُنْزِلُ نَارًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ فَيَا تُرُونَ يَقُولُ لَسْتُ
 تَأَخَّرَ قَالَ نِيَا تُرُونَ قَالَ كَرُونَ هَذَا الْحَرْفُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ نَأْمُشِي بَيْنَ النَّفْعَاءِ مِنَ
 الْمُؤْمِنِينَ قَالَ نَعَمْ عَادَ إِلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ قَالَ نَأْمُشِي عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ
 سَاجِدًا أَمِيدُ عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقَالُ ارْفَعْ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ لَكُمْ وَسَلْ لَكُمْ وَاشْفَعْ
 لَكُمْ فَاَحْمَدُ مُحَمَّدٌ وَمِلْكُهُ ثُمَّ أَشْفَعُ لِي حَدًّا أَمِيدُ لَكُمْ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ بِالنَّيَّةِ فَإِذَا
 رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا أَمِيدُ عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقَالُ ارْفَعْ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ لَكُمْ وَسَلْ
 لَكُمْ وَاشْفَعْ لَكُمْ فَاَحْمَدُ مُحَمَّدٌ وَمِلْكُهُ ثُمَّ أَشْفَعُ لِي حَدًّا أَمِيدُ لَكُمْ الْجَنَّةَ ثُمَّ
 أَعُوذُ بِالنَّيَّةِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا أَمِيدُ عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقَالُ ارْفَعْ

مُحَمَّدٌ قُلُوبُكُمْ وَرَأْسُكُمْ تَشْفَعُ مَا رَفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ بِحَمِيدٍ بِمَلَكِيَةٍ تَحْمَدُ شَفَعُ يَحْدُ
 لِي حَدًّا أَمِيدَ خَلْقِهِمْ الْجَنَّةَ لَعَنَ أَعْدَى الرَّابِعَةِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا يَقُولُ الْإِنْسَانُ مِنَ حَبْسِهِ الْقُرْآنُ قَالَ يَقُولُ
 قَتَادَةُ عَلَى أَفْرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَحَدَّثَنَا النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ شِقَاقٌ شَعِيرَةٌ مِنْ خَيْرٍ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ
 مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ شِقَاقٌ بَرَّةٌ مِنْ خَيْرٍ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَكَانَ فِي قَلْبِهِ شِقَاقٌ ذَرَّةٌ مِنْ خَيْرٍ انس بن مالك رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب مومنین اکٹھا ہونگے پہلے ان کے دلوں میں ڈال دیگا وہ کہیں گے
 کاش ہم کسی کی سفارش اپنے مالک کو پہنچا دیں اور اس تکلیف و راحت حاصل کریں کہ جو کہ میدان حشر میں
 گرمی کی شدت پسینہ کی کثرت پاسبان سے زیادہ ہوگی) آخر وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے
 اور کہیں گے آپ آدم میں سارے آدمیوں کے باپ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے فرشتوں
 سے آپ کو سجدہ کرایا یعنی تحیت کا سجدہ نہ عبادت کا) اب آپ ہمارے سفارش کیجیے ہمارے مالک سے وہ ہم
 کو اس جگہ سے نکال کر کہیں آرام دیو وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں (یعنی میرا مرتبہ ایسا نہیں ہے کہ میں اس
 وقت میں مالک سے کچھ عرض کر سکوں) اور وہ اپنے گناہ کو یاد کر کے لوگوں سے بیان کریں گے اور ان کو شرم
 آئیگی (مالک کے پاس ایسے وقت میں جائیں گے) وہ کہیں گے البتہ تم لوگ نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول میں
 جبکہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کے پاس بھیجا یہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے (اور ان سے بھی یہی
 کہیں گے) جو حضرت آدم علیہ السلام سے کہا تھا وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور یاد کریں گے اپنے اس سوال کو جو
 انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دیا میں کیا تھا جبکہ انہیں علم نہ تھا اور شرم کریں گے اس وقت میں مالک کے پاس
 جانے سے یہ سوال یہ تھا کہ طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ تو نے وعدہ کیا
 تھا مجھ کو اور میرے گمراہ والوں کو بچا دینے کا اب میرا بیٹا کمان ہے جو شرارت و کشتی پر سوار نہیں ہوا تھا اور ڈوب
 گیا تھا اس پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا اور ارشاد ہوا کہ وہ تیرے گمراہ والوں میں سے نہ تھا اور جو بات
 تجھ کو معلوم نہیں ہے وہ مست پوچھا) اور کہیں گے البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس جاؤ جو اللہ کے دوست
 تھے یہ سب لوگ ان کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں (اور اپنے تین جہت بانوں کو یاد کریں گے
 جو مصلحت سے انہوں نے بولی نہیں اور شرم کریں گے اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے پاس جانے سے البتہ

تم حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے بات کی اور ان کو توراۃ شریف عنایت کی یہ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں جو انہوں نے (دنیا میں) حرام ایک ناحق خون (قطعی کا) کیا تھا اسکو یا دکر نیکی رکھنا کہ یہ خون عہدِ انہما اور انہوں نے دیکھا نے کے لیے ایک گھونسا لگا یا تھا وہ مر گیا البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ اور روح ہیں ہر پر سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں البتہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جاؤ اللہ تعالیٰ نے انکی اگلی اور پچھلی فقور معاف کر دیے ہیں اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے میں چلوں گا آپ اُسی وقت مستعد ہونگے انکی خواہش پوری کرنے کے لیے صد آفرین آپ کی بہت اور آپ کی شفقت پر) دو صفوں کے درمیان (یعنی سترہ سو تین کی صفوں کے بیچ میں) میں اپنے مالک کو اجازت مانگوں گا (بار بار یہی کی) تمہکو اجازت ملے گی میں جیسا پر مالک کو دیکھوں گا اسی وقت مجھے میں گر ٹپوں گا وہ جب تک اسکو منظور ہے مجھے کو مجھے ہی میں رہنے دیکھا ہر مجھے حکم ہوگا اے محمد سر اوٹنا اور کہہ جو تو کیگا اسکو ہم سنیں گے اور جو تو مانگیگا اسکو ہم دیں گے اور جسکی توسل فرما کرے گا ہم قبول کریں گے سبحان اللہ کیا عنایت ہے مالک کی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر! میں اُنکی تعریف شروع کروں گا اُس طرح سے جو وہ خود مجھکو سکھلا دے گی اور اسکی تعذبات کروں گا لیکن میری شفاعت کے لیے ایک حد مقرر کر دیا جو اسے لے کر جو لوگ ایسے اعمال کے ہوں اور نبی کی شفاعت کروا سکتے ہیں یہ نکلا کہ شفاعت کا اذن آپ کو قیامت کر دن حاصل ہوگا البتہ اللہ تعالیٰ اسکا وعدہ آپ سے کر چکا ہے جو ضرور پورا ہوگا اب یہ سمجھنا کہ شفاعت کا اذن آپ کو حاصل ہو چکا ہے صریح جہل ہے اور احادیث صحیحہ کی مخالفت ہے! پروردگار اُن کو جنت میں داخل کرے گا (یعنی اُس حد تک جن لوگوں کی میں شفاعت کروں گا اُن کو) بعد اسکے میں دوبارہ لوٹ کر اپنے مالک کے پاس آؤں گا اور اسکو دیکھتے ہی مجھ پر میں گر ٹپوں گا وہ جب تک اسکو منظور ہے مجھکو مجھ پر میں ہی رہنے دیکھا ہر مجھے سے کہا جاوے گا اے محمد سر اوٹنا اور کہہ تیری بات سنی جاوے گی اور مالک تمھکو دیا جاوے گا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی ہر اسکی تعریف کروں گا جس طرح سے وہ خود مجھکو سکھلا دے گی بعد اسکے شفاعت کروں گا لیکن ایک حد مقرر کر دی جاوے گی (جو پہلی حد سے زیادہ وسیع ہوگی) مالک ان لوگوں کو بھی جنت میں داخل کرے گا یہ میں میری بار مالک کے پاس لوٹ کر آؤں گا اور اسکو دیکھتے ہی مجھ سے میں گر ٹپوں گا وہ جب تک اسکو

منظور ہے مجھ کو مسجد سے میں پڑا ہوں دیکھا ہے مجھے حکم ہوگا اے محمد سر اوٹناؤ کہو تمہاری بات سنی جاوے گی ناگو تم کو
 دیا جاوے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی میں اپنا سر اوٹناؤں گا اور اپنے ماتک کی تعریف
 کروں گا جس طرح سے وہ خود مجھ کو تعلیم کرے گا پھر میں شفاعت کروں گا لیکن ایک حد مقرر کر دی جاوے گی
 (جو دوسری حد یہی زیادہ وسیع ہوگی اور بہت ہو گئے گا راس میں داخل ہو جاوے گا) پروردگار اُن کو بھی
 جنت میں داخل کرے گا پھر میں چوتھی بار لوٹ کر اُن کا اور عرض کروں گا اے ماتک اب تو کوئی باقی نہ رہا
 صرف وہ لوگ باقی ہیں جو قرآن کے روضہ دوزخ میں رہنے کو لائق ہیں۔ قتادہ (جو حدیث کے راوی ہیں) ا
 حدیث کو بیان کر کے یہ کہتے تھے کہ ہمارے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شخص بھی دوزخ سے نکالا جاوے گا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا اور اُس کے دل میں
 ایک جوہر برابر ہی نیکی (یعنی ایمان) ہوگی اور وہ بھی دوزخ سے نکالا جاوے گا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا اور
 اس کے دل میں گہیوں برابر ہی نیکی ہوگی اور وہ شخص بھی دوزخ سے نکالا جاوے گا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا
 اور اس کے دل میں ایک رتی یا چونٹی برابر ہی نیکی ہوگی **ف** غرض اللہ جل جلالہ کے فضل سے اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بڑی امید ہے کہ کوئی موصد بھی جس کے دل میں رتی برابر ہی ایمان
 ہو وہ بھی دوزخ میں نہ رہے گا **عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُثْفَعُ**
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الْمُتَّقُونَ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نبیاست کردن میں لوگ شفاعت کریں گے انبیاء پھر علماء و رزین
 کے عالم با عمل جو پھر کے نائیبین (پھر شہداء و عتبات) **الطَّافِلُ بْنُ أَبِي بِنٍ كَتَبَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِسَامَ الثَّبَاتِ وَخُصْبَتِهِمْ وَمَصَاحِبِ شَفَاعَتِهِمْ
 غیر فحش ابی بن کعب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نبیاست کا دن ہوگا تو میں سارے
 انبیاء کا پھر بدن کا امام ہوں گا اور اُن کا خطیب (یعنی اُن کی طرف سے بات کرنا) واجب وہ خاموش ہو
 جاوے گا (اور اُن کی شفاعت کرنے والا اور یہ میں فخر کی راہ سے نہیں کہتا بلکہ حق تعالیٰ نے ینعت
 مجھے عطا فرمائی اس کو ظاہر کرتا ہوں) **عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
لَيُجْزَيْنَ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ لِيُشَافَعَنِي يَوْمَئِذٍ لِبَعْضِ ثَمَنِي عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت کی وجہ سے کچھ لوگ جہنم سے نکالے

پناہ مانگو جو ایک دلدی ہے جہنم میں اور جہنم اس سے ہر در چار سو بار پناہ مانگتا ہے اس میں رہا کار فاری
داخل ہو گئے لیکن حضرت محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اہل کبار حسب ہون ہون تو دوزخ میں نہیں جاؤ گی
بلکہ قیامت کر میدان کی گرمی اور شدت یہی عذاب انکے لیے کافی ہوگا یا اور کچھ عذاب دیا جاوے گا
پھر خفاحت و محبت میں داخل کیے جا دیں گے اور اسکی دلیل سو انکے کشف کر لیدر کچھ نہیں ہے ان
کے نزدیک اس حدیث سے مراد وہ لوگ ہون گے جو آپ کی امت دعوت میں بیٹے تمام کفار یا جو اسلام
سے پہ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یا وہ لوگ جو نام کے لیے مسلمان ہیں اور تمام سیم
اور عادات مشرکین کے سے کرتے ہیں جیسے ہندوستان میں جاہل مسلمان کاؤن اور دیات کر
والہ عالم (انجیح مختصر) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْسُلُ
الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ فَيَسْكُوتُ حَتَّى يَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ حَتَّى يَصِيرَ فِي دُجُوهِهِمْ
كَهَيْئَةِ الزُّخْدِ وَلَوْ أَرَيْتُ فِيهِ الشُّعْنَ لَجَوْتُ اس بن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں پر رونا بھیجا جاوے گا وہ رو دیں گے یہاں تک کہ آنسو
ختم ہو جائے گی پھر خون رو دیں گے یہاں تک کہ ان کے چہرہ میں مینا لیون کی کی طرح نشان بن جاؤ گی
ایسے کہہ دے ہو کہ اگر ان میں کشتیاں چوڑی جا دیں تو وہ بہ جا دیں عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُمْ
أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَلَوْ أَنَّ قِطْرَةً مِنْ سَرَقُومٍ قُطِرَتْ فِي الْأَرْضِ لَأَسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيَّتُهُمْ
فَكَفَّ مِنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ بَن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ آیت پڑھی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا دانتہم مسلمون یعنی اے ایمان
والو اللہ سے ڈرو جو بیا حق اسکے ڈرنے کا ہے اور بت مر ذکر مسلمان رکھو اور فرمایا کہ اگر ایک قطرہ زقوم
کا رج جو خاک ہے دوزخ والوں کی زمین پر ٹپک آدمی کو ساری دنیا والوں کی زندگی خراب کر دے پھر
ان لوگوں کا کیا حال ہوگا (اسکی پناہ) جتنکے پاس سو اسکے اور کوئی کمانا نہ ہوگا عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ الشُّجْوَةِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ
أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ الشُّجْوَةِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگار
(دوزخ کی) آدمی کے بارے میں کو کمانے کی مگر سب کے کا مقام چوڑی دگی اللہ نے انگار پر اسکا کمانا حرام

کر دیا ہے (یعنی جو مناسب ہو مگر نہ زمین پہنکتے ہیں ان میں سجدے کو مقام محفوظ و مجاہدین کے اس سے بھی
 یہ نکلتا ہے کہ بعض مسلمان بھی دوزخ میں جاویں گے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُطْلَعُونَ خَائِفِينَ وَبِطِينٍ
أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ سَكَانِهِمْ الَّذِي هُمْ فِيهِ يُقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ
فَيُؤْمَرُ بِهِ كَيْدُ نَجْعٍ عَلَى الصِّرَاطِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيقَيْنِ كَلَامًا مَخْلُودٌ فَيَمَّا تَجِدُونَ لَا مَوْتَ فِيهَا أَمَّا
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو لاؤنگر
 اسکو بلصراط پر کھڑا کرینگے اور کہا جاوے گا اے حبیب والدودہ یہ آواز سن کر گمراہ کر دیتے ہوئے اور پراویں گے
 ایسا نہ ہو کہ وہ جہان بین و بان سے نکال کر جاوین پھر پکارا جاوے گا اے دوزخ والدودہ اور آویں گے خوش
 خوش کہ شاید انکے نکلنے کے لیے حکم ہوگا اتنے میں کہا جاوے گا تم اسکو پہچانتے ہو وہ کہیں گے ہاں
 یہ موت ہے ہر حکم ہوگا اسکو بلصراط پر ذبح کر دینگے (وہ صورت ایک سینڈ ہے کے ہوگی اللہ تعالیٰ کی قدرت
 سے) بعد اس کے دونوں فرقوں سے (جنت والوں کو اور دوزخ والوں سے) کہد یا جاوے گا اب دونوں
 فرقے ہمیشہ رہیں گے اپنے اپنے مقاموں میں اور موت کہی نہ آوے گی **بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ حَسْبُكَ مَا يَأْتِي**
اللَّهُ تَعَالَى يَكُونُ أَوْ سَبَّحَ الْمَآئُونَ كَوْنَهُ ضَيْبُ كَرَسٍ) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ
عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَمَنْ بَلَغَ مَا قَدِ احْكَمْتُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ أَقْدَرُ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا
أُخْفِيَ لَكُمْ مِنْ قُدْرَةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ قَالَ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هَؤُلَاءِ قُدَاتِ أَعْيُنٍ
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جلالہ فرماتا ہے میں اپنے نیک بندوں
 کے لیے وہ سامان اور لذتیں طیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا کی آنکھ نے) اور نہ کسی کلام
 نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر وہ گذرا ابو ہریرہ نے کہا ان لذتوں کو تو چھوڑ دو جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم
 سے بیان کر دیا اور ان کی سوا کتنی بے شمار لذتیں ہوں گی اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو فلا تعلم نفس ما
 اخفی لہم اخیر تک ابو ہریرہ اس میں قرأت اعلیٰ پڑھتے تھے جمعہ کے ساتھ اور مشہور قرأت قرۃ العین ہے
 بے صیغہ واحد یعنی کوئی نفس نہیں جانتا جو سو نہیں سکے اسے آنکھوں کی سنہ کین چہا کر کہی گئی
 میں یہ بدلہ ہے انکی نیک اعمال کا **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**

صحف نامہ جلد ثالث رفع العجاہ عن سنن ابن ماجہ											
صفحہ	سہو	صواب	خطا	صفحہ	صواب	خطا	صفحہ	صواب	خطا	صفحہ	صواب
۳	۲	۵۹	۱۰	۹۶	۴	۱۶۴	۵	۱۶۴	۵	۱۶۴	۵
۱۴	۱۴	۶۲	۶	۶۲	۲۳	۶۲	۲۳	۶۲	۲۳	۶۲	۲۳
۱۲	۱۲	۶۳	۳	۶۳	۱۴	۶۳	۱۴	۶۳	۱۴	۶۳	۱۴
۲۱	۲۱	۶۴	۱۰	۶۴	۱۳	۶۴	۱۳	۶۴	۱۳	۶۴	۱۳
۱۲	۱۲	۶۵	۱۴	۶۵	۱۳	۶۵	۱۳	۶۵	۱۳	۶۵	۱۳
۶	۶	۶۶	۱۹	۶۶	۱۸	۶۶	۱۸	۶۶	۱۸	۶۶	۱۸
۲۲	۲۲	۶۷	۱۱	۶۷	۲	۶۷	۲	۶۷	۲	۶۷	۲
۱۴	۱۴	۶۸	۱۵	۶۸	۱۴	۶۸	۱۴	۶۸	۱۴	۶۸	۱۴
۶	۶	۶۹	۲	۶۹	۶	۶۹	۶	۶۹	۶	۶۹	۶
۲۳	۲۳	۷۰	۱	۷۰	۱	۷۰	۱	۷۰	۱	۷۰	۱
۱۵	۱۵	۷۱	۱۵	۷۱	۹	۷۱	۹	۷۱	۹	۷۱	۹
۹	۹	۷۲	۲	۷۲	۱۴	۷۲	۱۴	۷۲	۱۴	۷۲	۱۴
۲۳	۲۳	۷۳	۶	۷۳	۳	۷۳	۳	۷۳	۳	۷۳	۳
۳۰	۳۰	۷۴	۱۴	۷۴	۶	۷۴	۶	۷۴	۶	۷۴	۶
۲۱	۲۱	۷۵	۸	۷۵	۱۶	۷۵	۱۶	۷۵	۱۶	۷۵	۱۶
۲۳	۲۳	۷۶	۲	۷۶	۱۳	۷۶	۱۳	۷۶	۱۳	۷۶	۱۳
۱۲	۱۲	۷۷	۱۱	۷۷	۲	۷۷	۲	۷۷	۲	۷۷	۲
۱۴	۱۴	۷۸	۲۳	۷۸	۹	۷۸	۹	۷۸	۹	۷۸	۹
۲۲	۲۲	۷۹	۱۴	۷۹	۲۰	۷۹	۲۰	۷۹	۲۰	۷۹	۲۰
۲۹	۲۹	۸۰	۲۳	۸۰	۱۴	۸۰	۱۴	۸۰	۱۴	۸۰	۱۴
۱۸	۱۸	۸۱	۶	۸۱	۱۴	۸۱	۱۴	۸۱	۱۴	۸۱	۱۴
۲۰	۲۰	۸۲	۲	۸۲	۱	۸۲	۱	۸۲	۱	۸۲	۱
۳۹	۳۹	۸۳	۱۱	۸۳	۱۳	۸۳	۱۳	۸۳	۱۳	۸۳	۱۳
۹	۹	۸۴	۱۳	۸۴	۱	۸۴	۱	۸۴	۱	۸۴	۱
۱۴	۱۴	۸۵	۱۶	۸۵	۱۰	۸۵	۱۰	۸۵	۱۰	۸۵	۱۰
۲۲	۲۲	۸۶	۲۳	۸۶	۲۰	۸۶	۲۰	۸۶	۲۰	۸۶	۲۰
۱۴	۱۴	۸۷	۴	۸۷	۶	۸۷	۶	۸۷	۶	۸۷	۶
۹	۹	۸۸	۶۱	۸۸	۳۳	۸۸	۳۳	۸۸	۳۳	۸۸	۳۳
۱۵	۱۵	۸۹	۴	۸۹	۴	۸۹	۴	۸۹	۴	۸۹	۴

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۶	۹	مین	مین	۲۹۲	۲۲	دنا اور خضر	دنا اور خضر	۲۹۲	۲۲	مین	مین	۲۹۲	۲۲	مین	مین	۲۹۲	۲۲	مین	مین
۲۴۹	۱۰	بہو بکلیا	بہو بکلیا	۲۹۳	۵	رہس	رہس	۲۹۳	۵	رہس	رہس	۲۹۳	۵	رہس	رہس	۲۹۳	۵	رہس	رہس
۲۵۲	۱۳	ہون	ہون	۲۹۵	۹	مہرین	مہرین	۲۹۵	۹	مہرین	مہرین	۲۹۵	۹	مہرین	مہرین	۲۹۵	۹	مہرین	مہرین
۲۵۳	۱۴	جیرا	جیرا	۲۹۹	۱۰	مہرین	مہرین	۲۹۹	۱۰	مہرین	مہرین	۲۹۹	۱۰	مہرین	مہرین	۲۹۹	۱۰	مہرین	مہرین
۲۵۴	۳	گواہ رہو	گواہ رہو	۳۰۰	۶	ادری	ادری	۳۰۰	۶	ادری	ادری	۳۰۰	۶	ادری	ادری	۳۰۰	۶	ادری	ادری
۲۶۲	۱۳	مین	مین	۳۰۲	۱۵	جانتے	جانتے	۳۰۲	۱۵	جانتے	جانتے	۳۰۲	۱۵	جانتے	جانتے	۳۰۲	۱۵	جانتے	جانتے
۲۶۳	۱۵	پہلے	پہلے	۳۰۳	۱۴	کھبت	کھبت	۳۰۳	۱۴	کھبت	کھبت	۳۰۳	۱۴	کھبت	کھبت	۳۰۳	۱۴	کھبت	کھبت
۲۶۵	۱۶	بکر	بکر	۳۱۹	۲۰	پس	پس	۳۱۹	۲۰	پس	پس	۳۱۹	۲۰	پس	پس	۳۱۹	۲۰	پس	پس
۲۶۶	۸	شہید	شہید	۳۲۲	۲	حضرت	حضرت	۳۲۲	۲	حضرت	حضرت	۳۲۲	۲	حضرت	حضرت	۳۲۲	۲	حضرت	حضرت
۲۶۷	۱۴	البلاغ	البلاغ	۳۲۴	۱۹	نہ مین	نہ مین	۳۲۴	۱۹	نہ مین	نہ مین	۳۲۴	۱۹	نہ مین	نہ مین	۳۲۴	۱۹	نہ مین	نہ مین
۲۶۸	۲۳	بزم	بزم	۳۲۶	۱۶	کیا	کیا	۳۲۶	۱۶	کیا	کیا	۳۲۶	۱۶	کیا	کیا	۳۲۶	۱۶	کیا	کیا
۲۶۹	۱۶	سب	سب	۳۲۷	۲۰	بانی	بانی	۳۲۷	۲۰	بانی	بانی	۳۲۷	۲۰	بانی	بانی	۳۲۷	۲۰	بانی	بانی
۲۷۰	۱۱	لسی	لسی	۳۳۱	۲۱	لیر	لیر	۳۳۱	۲۱	لیر	لیر	۳۳۱	۲۱	لیر	لیر	۳۳۱	۲۱	لیر	لیر
۲۷۱	۱۲	انتظار	انتظار	۳۳۲	۱۴	لوگوں	لوگوں	۳۳۲	۱۴	لوگوں	لوگوں	۳۳۲	۱۴	لوگوں	لوگوں	۳۳۲	۱۴	لوگوں	لوگوں
۲۷۲	۱۸	مانکی	مانکی	۳۳۳	۷	کھیں	کھیں	۳۳۳	۷	کھیں	کھیں	۳۳۳	۷	کھیں	کھیں	۳۳۳	۷	کھیں	کھیں
۲۷۳	۶	قدیم	قدیم	۳۳۴	۱۵	دھوٹے	دھوٹے	۳۳۴	۱۵	دھوٹے	دھوٹے	۳۳۴	۱۵	دھوٹے	دھوٹے	۳۳۴	۱۵	دھوٹے	دھوٹے
۲۷۴	۱۶	حدیث	حدیث	۳۳۵	۷	سبح	سبح	۳۳۵	۷	سبح	سبح	۳۳۵	۷	سبح	سبح	۳۳۵	۷	سبح	سبح
۲۷۵	۱۶	اطح	اطح	۳۳۶	۵	القائم	القائم	۳۳۶	۵	القائم	القائم	۳۳۶	۵	القائم	القائم	۳۳۶	۵	القائم	القائم
۲۷۶	۱۰	مرینہ	مرینہ	۳۳۷	۳	دجال کا	دجال کا	۳۳۷	۳	دجال کا	دجال کا	۳۳۷	۳	دجال کا	دجال کا	۳۳۷	۳	دجال کا	دجال کا
۲۷۷	۱۳	عنفا	عنفا	۳۳۸	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۳۸	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۳۸	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۳۸	۲۱	دجال کا	دجال کا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۸	۱۱	دجال کا	دجال کا	۳۳۹	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۳۹	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۳۹	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۳۹	۲۱	دجال کا	دجال کا
۲۷۹	۱۰	مرینہ	مرینہ	۳۴۰	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۰	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۰	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۰	۳	دجال کا	دجال کا
۲۸۰	۱۳	عنفا	عنفا	۳۴۱	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۱	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۱	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۱	۲۱	دجال کا	دجال کا
۲۸۱	۱۰	مرینہ	مرینہ	۳۴۲	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۲	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۲	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۲	۳	دجال کا	دجال کا
۲۸۲	۱۳	عنفا	عنفا	۳۴۳	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۳	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۳	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۳	۲۱	دجال کا	دجال کا
۲۸۳	۱۰	مرینہ	مرینہ	۳۴۴	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۴	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۴	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۴	۳	دجال کا	دجال کا
۲۸۴	۱۳	عنفا	عنفا	۳۴۵	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۵	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۵	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۵	۲۱	دجال کا	دجال کا
۲۸۵	۱۰	مرینہ	مرینہ	۳۴۶	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۶	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۶	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۶	۳	دجال کا	دجال کا
۲۸۶	۱۳	عنفا	عنفا	۳۴۷	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۷	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۷	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۷	۲۱	دجال کا	دجال کا
۲۸۷	۱۰	مرینہ	مرینہ	۳۴۸	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۸	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۸	۳	دجال کا	دجال کا	۳۴۸	۳	دجال کا	دجال کا
۲۸۸	۱۳	عنفا	عنفا	۳۴۹	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۹	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۹	۲۱	دجال کا	دجال کا	۳۴۹	۲۱	دجال کا	دجال کا

